

مَكْتَبَةُ رَوْدَةُ الْقُدْسِ

فَتْاویٰ کرامت العالیہ

جلد ۹

کتاب الطلاق بمقتل

اقاات

مفتی اعظم ہند علامہ محمد رفیع الرحمن صاحب عثمانی

مؤلف

مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب

حسب حدیث

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب عثمانی

ناشر

مکتبہ روادۃ القدر



مَكْمَلًا وَمُدَّةً لَكَ

فتاویٰ کا اعجاز و دیوبند

جلد ۹

کتاب الطلاق نصف اول

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مؤتب

مولانا مفتی محمد ظفر الدین صاحب

علامہ دیوبند کے علوم کا پاسان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیکرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس افاد کیلئے ایک مفید ترین
ٹیکرام چینل

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب عثمانی، مہتمم دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالاحسان دیوبند

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل جلد نم

کتاب الطلاق	جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے سے طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے۔
باب اول وقوع طلاق کی شرطیں طلاق کب اور کیوں کر وجہ بجائے اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں	۳۸ { انگریزی لباس کی وجہ سے طلاق ضروری نہیں ۳۹ پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی ۴۰ { بیوی کو نفرت ہو تو طلاق دینے میں گناہ نہیں ہے۔
عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے جب میاں بیوی میں میل نہ ہو تو کیا حکم ہے صرف دل میں بار بار خیال آنے سے کہ تین طلاق دیدی، طلاق نہیں ہوئی جب بیوی کی خبر گیری نہ کر کے فوت طلاق دینا واجب ہے۔ آواز کا پردہ نہ کرے تو طلاق دیجائے یا نہیں بیوی متبع شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے جان کے خوف سے جو طلاق دی گئی اس کا کیا حکم ہے طلاق شرعی اور بیبی میں فرق ہے یا نہیں	۴۱ { صرف تحریری طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی ۴۲ { اس کہنے سے طلاق نہیں ہوتی کہ "کیا طلاق دلا نا چاہتی ہو" مرد کی طرح عورت مرد کو چھوڑ کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں۔ عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

خداق سے جو تین طلاق دی ہے اس کے بعد

رجعت جائز ہے یا نہیں

بخار کی مددوشی میں طلاق دینے سے طلاق

ہوگی یا نہیں

حالت حیض کی طلاق واقع ہوتی ہے اور

رجعت کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے

باپ نے طلاق نامہ لکھا بیٹے نے دستخط

کیا کیا حکم ہے

بلا اجازت بیوی کہیں جائے اس کو طلاق

دینا کیسا ہے

عورت نے کہا کہ میں نے شوہر سے قطع

تعلق کر لیا میں اس کی بہن وہ میرا بھائی

اس کا کیا حکم ہے

خدا کی قسم اس کو کبھی زندہ کون گا کہنے سے

طلاق نہیں پڑی

والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا مگر پسند نہیں

اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

زہرہ سنی نکال دینے کی وجہ سے عورت اپنے باپ

کے گھر آجائے تو یہ طلاق کیوجہ نہیں ہو سکتی

ایک طلاق کے بعد دوسری تیسری طلاق

کب دی جائے

بیماری طلاق بھی واقع ہوتی ہے

غصہ میں بلا نیت کہا تم کو سو طلاقیں تو

کیا حکم ہے

بلا وجہ طلاق دینا کیسا ہے

حالت حیض میں کہا طلاق طلاق طلاق

اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں

استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع

ہوتی ہے یا نہیں

ثقلہ دو گواہی سے طلاق کا حکم کرنا درست ہے

پسند نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو

طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

حیض و نفاس کی حالت میں بھی طلاق

ہو جاتی ہے

طلاق میں طاقی جگہ تار یا قاف کی جگہ

کاف نکل جائے تو کیا حکم ہے

کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے

ضروری ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

تیرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیج دو تو میں طلاق

لکھ کر بھیجتا ہوں عورت نے بھیج دیا

شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا حکم ہے

بیماری کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ طلاق

دی اب ساتھ رہنے کی کوئی صورت کیا نہیں

ایک جملہ میں تین طلاق پڑا جاتا ہے یا نہیں

اور یہ واقع ہوتی ہے یا نہیں

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر

ظاہر غلامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا اگر

۵۰

۴۷	سترو سال لڑکے کی طلاق درست ہے	۵۶	طلاق غضبان
۴۸	اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا	۵۷	غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق
۴۹	میرا اور اس عورت بیوی کا نکاح سالم نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	۵۸	کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں
۵۰	بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور نکاح باجرہ بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں	۵۹	تیرہ چودہ سال کے لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں
۵۱	بنا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوتی	۶۰	جبراً طلاق دلانے سے پڑتی ہے یا نہیں
۵۲	حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے	۶۱	زبان سے کہتے ہی طلاق ہوگئی تھی تحسیر پر ضروری نہیں
۵۳	زبردستی طلاق اضافی دہائی تو ہوئی یا نہیں	۶۲	مجھے کہا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہذا میں نے طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے
۵۴	پندرہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے	۶۳	طلاق نامہ کا مضمون لکھوا کر نقل کرتے سے طلاق ہوگئی
۵۵	کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے	۶۴	بیوی نے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی
۵۶	تھانہ میں جو عمر لکھی ہوئی ہو اس کے حساب سے پندرہ سال پوری ہو جائے تو طلاق واقع ہوگی	۶۵	ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی
۵۷	جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہوگئی	۶۶	بارہ سال لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے
۵۸	مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی	۶۷	جذام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ سے طلاق دینا کیسا ہے
۵۹	شوہر کی نافرمان بیوی کیا عمل سے باہر ہو جائے	۶۸	زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں
۶۰	کیا طلاق پر کچھ مدت گزر جائے تو وہ تلی ہو جاتی ہے	۶۹	جبر سے طلاق دینے سے بھی ہو جاتی ہے
		۷۰	نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ اس کی شادی اس کی چھوٹی بہن سے درست ہوئی
		۷۱	لفظ تلخ کیساتھ طلاق دی تو ہوئی یا نہیں

۸۴	جب غصہ میں ہوش و حواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے	۷۶	پندرہ سالہ جو ابھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے
۸۵	جب غصہ میں ہوش نہ تھا طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں	۷۷	بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں
۸۵	طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں	۷۸	جب طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں ولی کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائیگی
۸۶	جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے	۷۹	بیوی کا نام بدل کر طلاق دی نیت طلاق نہیں تعمد سے کوئی دوسرا لکھا یا حکم ہے
۸۶	جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے	۸۰	دوسری شادی کے لئے دھوکے کے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے
۸۷	شراب کے نشے میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۸۱	غیر نام لے کر طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے مندرجہ گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں
۸۷	نشہ میں جو طلاق دے جائے اس کا کیا حکم ہے	۸۲	تلاک کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے
۸۹	طلاق دیتے وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے	۸۳	طلاق دینے کی نیت سے بکاغذ خرید اگر نہ زبان سے کچھ کہا اور نہ بکاغذ لکھا کیا حکم ہے
۹۰	تنہائی میں طلاق دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے	۸۴	ساتھ والے شوہر کو مجبور کیا جائے کہ طلاق دیدے
۹۰	بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے	۸۵	مستقبل کے صیغہ سے طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں
۹۱	عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا	۸۶	طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے
۹۱	بیوی کا نام اختری تھا اور اس نے کہا کہ اتری کو طلاق دی تو کیا حکم ہے	۸۷	نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں
۹۱	بیوی کو زور و جبر دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی	۸۸	بھوٹے انکار نکاح سے طلاق نہیں ہوتی

۹۸	ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے	۹۲	حالت قتل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے اور یہ اس نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا بلا علم دھوکے سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط کرائیجے
۹۹	عورت بھاگ جائے تو شوہر کیا کرے طلاق کا معنی نہ جانتا ہو اور کہے طلاق ریوی تو بھی طلاق ہو جائے گی	۹۳	سے طلاق واقع نہیں ہوتی فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق پھر یاد آیا کہ کیا ہے اب کیا کرے
۱۰۰	خیاالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں عقل منسل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۹۴	کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کرے تو کیا بیوی والے پر طلاق دینا ضروری ہے بیوی کی خودکشی کے خوف کیسے طلاق نامہ لکھ دے تو طلاق ہوئی یا نہیں
۱۰۱	شراب پلا کر بلا اطلاع سامے کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوا لیا اور پھر اس پر طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے	۹۵	دل میں یہ سوچنے سے کہ طلاق ہے یا نہ کہ نہیں رکھوں گا طلاق نہیں ہوگی
۱۰۲	خوف کی وجہ سے عدالت میں نکاح کا انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی عمر پندرہ سال ہو مگر ہجرتی کے قابل نہ ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں	۹۶	دہ پیہ اور زہور لے کر بھاگنے سے طلاق نہیں پڑتی
۱۰۳	نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے	۹۷	پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر بیوی کو بھیج دے تو طلاق ہو جائے گی
۱۰۴	نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور ضرورت کی مراد کیا ہے	۹۸	سترہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہوگئی حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی
۱۰۵	نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے والدین کی	۹۹	۱۱ سال دس دہائی کی عمر میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں
		۱۰۰	عورت نے زنا کر لیا شوہر مہر مٹا کرے تو کیا حکم ہے

۱۱۶	مرگ والا حالت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہوگی	۱۰۶	نابالغ لڑکا یا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں
	اگر ایسا نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کر لوں گا		نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا سورت ہے
	یہ جملہ بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۰۷	نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے
۱۱۷	انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق دی واقع ہوئی یا نہیں	۱۰۸	مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں
	بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے	۱۱۰	نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں
۱۱۹	غصہ کی طلاق پر سوال اور اس کا جواب		نابالغ لہنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں
	نابالغ کے بھائی کے طلاق نامہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی	۱۱۱	ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں
۱۲۰	عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو کیا حکم ہے		نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے تو بھی کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی
۱۲۱	عورت کے ناجائز تعلق سے بچہ پیدا کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۱۱۲	گوچہ شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے
	تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	۱۱۳	اس سورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا تو کیا اس سے طلاق ہوگئی
	بیوی کے متعلق کہا اسے خدا بھی جانتا ہوں اور رسول بھی پھر طلاق دی تو ہوئی یا نہیں	۱۱۴	مجنون کی طرف سے اس کے وارث طلاق نہیں دے سکتے ہیں
	نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں بیوی کہتی ہے گواہ بھی نہیں	۱۱۵	بیوی کو خدنی ظاہر کرنے سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں
۱۲۳	عالت غصب کی طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں		عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی اور شوہر نے واپس لیجانے سے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے

۱۲۵	زوج انکار کرے اور گواہ گواہی دے تو کیا حکم ہے	۱۳۲	دو طلاق رجعی یکے بعد دیگرے دی اور رجعت کر لی تیسری بار انشا اللہ کے ساتھ طلاق دی وہ واقع ہوئی یا نہیں
۱۲۶	تو کیا حکم ہے	۱۳۳	بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے
۱۲۷	گوئی گائے بزبان حال یعنی اشارہ سے بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۳۴	جبراً طلاق دلانے سے ہوتی ہے یا نہیں
۱۲۸	نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں	۱۳۵	بیوی کے کلر کفر زبان سے نکالنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے
۱۲۹	صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے	۱۳۶	شوہر کے ولی کی طلاق اس کی بیوی پر واقع نہ ہوگی
۱۳۰	ایک شخص نے بیوی سے کہلویا میں تیری عورت نہیں ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا حکم ہے	۱۳۷	طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہوگئی
۱۳۱	غلط شہرت سے طلاق نہیں ہوتی	۱۳۸	اوپر کے جواب کے متعلق سوال
۱۳۲	شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے دوسرا کہتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا	۱۳۹	غصہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے
۱۳۳	جبراً طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے	۱۴۰	مجنون سے طلاق اس طرح لی کر وہ کبھی رہا تھا کیا حکم ہے
۱۳۴	صورت مسئلہ میں طلاق نہیں ہوئی	۱۴۱	بائش ہو گیا تو طلاق ہوگی
۱۳۵	طلاق کی طلب پر کہا انشاء اللہ طلاق تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۴۲	طلاق کے وقت شاہ اور قاضی کی شرط کہیں نہیں ہے
۱۳۶	زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے	۱۴۳	گوئی گائے نکری پھیکے تو اس سے طلاق نہ ہوگی
۱۳۷	اپنے شرط لکھ دی بیوی دے لے کہا اگر میں شرائط کے خلاف کروں تو جھوٹا ہوں بصورت خلاف ورزی کیا حکم ہے	۱۴۴	طلاق دینے کے ساتھ لفظ انشاء اللہ آجستہ کہا تو کیا حکم ہے
۱۳۸		۱۴۵	نام بدل کر طلاق دی مگر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام نہیں جانتا تھا اس لئے ایسا کیا کیا حکم ہے

۱۳۹	نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی سمجھ ہے یا نہیں	۱۴۶	جعلی طلاق نامہ خود لکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے
۱۴۰	نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوگئی دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے	۱۴۷	پہلے دستخط کرایا بعد میں سنایا تو طلاق ہوئی یا نہیں
۱۴۱	باب دوم طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہوتی ہے اور کن صورتوں میں نہیں	۱۴۸	جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوئی یا نہیں جبکہ لکھوانیوالا جبر کا انکار کرتا ہے
	طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۴۹	صرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی
	لکھنے سے طلاق ہو جاتی ہے	۱۵۰	طلاق نامہ لکھو کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے
	ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق لکھوائی اور کہا کہ رہنا ہے تو معافی مانگ ورنہ طلاق نامہ لے جا		ہندو کا تب سے طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہو جاتی ہے
۱۴۲	ایک کاغذ پر لکھا زید کی بیوی پتہ میں طلاق اور اس پر زید کا دستخط کرایا کیا حکم ہے	۱۵۱	شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاق نامہ لے تو اس سے مطلقہ ہوگی یا نہیں
	شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے دستخط کر لیا اور انہی لوگوں نے بھیجا تو طلاق ہوئی یا نہیں		کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاق نامہ لکھو کر جعلی دستخط کرادے تو طلاق نہ ہوگی
۱۴۳	طلاق نامہ کے لئے صرف اسٹامپ خریدنے سے طلاق نہیں ہوتی	۱۵۲	سادے کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم کے بغیر اسکی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوایا تو کیا حکم ہے
۱۴۴	فرب سے انگوٹھا لگو کر طلاق نامہ تیار کر لینے سے طلاق ہوئی یا نہیں		طلاق لکھو کر بھیجی اور شوہر نے دستخط کر دیا طلاق ہوگی یا نہیں
۱۴۵	ساتھ کاغذ پر انگوٹھا لگوایا پھر طلاق نامہ تحریر کیا حکم		طلاق نامہ لکھو کر رکھ لیا بیوی سے نہیں کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں اور کوئی طلاق ہوئی

۱۴۰	ملاقات نامہ لکھوایا بیوی کو نہیں بھیجا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں	۱۵۳	مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر نے بھیجا نہیں اور دستخط کر دیا تو کیا حکم ہے
۱۴۱	اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی یا شادی کروں گا، طلاق واقع نہیں ہوتی	۱۵۴	کتاب القاضی الی القاضی والی شرط طلاق بالکتابہ میں معتبر ہے یا نہیں
	بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر ساتھ رہنے لگا اور طلاق کا انکار کیا کیا حکم ہے		زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی
۱۴۲	ملاقات نامہ کی بات طے کی مگر مسودہ میں بھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۵۵	کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کو کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے
	شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں		شوہر نے نفیست آمیز خط لکھا بیوی نے عمل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی
۱۴۳	ملاقات نامہ پر دستخط کرنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	۱۵۶	خط لکھا کہ تم کو چھوڑ دیا، دریافت کرنے پر شوہر حلف کیساتھ انکار کرتا ہے کیا حکم ہے
۱۴۴	شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاق نامہ پر دستخط سے انکار کر دیا مگر کہنے سننے سے دستخط کر دیا کیا حکم ہے		ملاقات نامہ لکھوایا اس پر انگوٹھا لگایا، دو گواہوں کی گواہی کرائی کوئی طلاق واقع ہوئی دھوکے سے انگوٹھا لگوانے یا دستخط کرانے سے طلاق نہیں ہوتی
۱۴۵	ایک طلاق دے کر سترہ سال چھوڑ دیا اب رکھنا چاہتا ہے کیا کرے	۱۵۷	ایک ماہ بعد میں نے تین طلاق دی اس جمل کے لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
۱۴۶	ملاقات نامہ جبراً نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں		بیوی نے کہا طلاق دیدہ شوہر نے لکھا سب سے کہہ دو طلاق دیدی کیا حکم ہے
	ملاقات نامہ لکھو کر بھیجا مگر وہ بیوی تک نہیں پہنچ سکا تو بھی طلاق ہو گئی	۱۵۸	ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوالیا کیا حکم ہے
		۱۵۹	

۱۸۱	میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اس لکھنے سے طلاق ہو گئی۔	۱۴۱	طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنا یا کیا حکم ہے
۱۸۲	طلاق نامہ باضابطہ مکمل لکھوایا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۴۲	فارغ خطی لکھوائی مگر پھر پھاڑ دیا طلاق ہوئی یا نہیں
۱۸۳	غصہ میں طلاق نامہ لکھوایا مگر دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے	۱۴۳	طلاق نامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے تو طلاق نامہ رجسٹری کر دیا جائے کیا حکم ہے
۱۸۴	ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیئے کیا حکم ہے	۱۴۴	منصف کے سامنے کہوایا کہ چھ ماہ ہو طلاق دی اس نے تین طلاق لکھ دی کیا حکم ہے
۱۸۵	طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہوگی یا نہیں	۱۴۵	بغیر دستخط شوہر کا خط آیا بیوی کو میری طرح عیجازت ہے کیا حکم ہے
۱۸۶	زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا گولے تو اس سے طلاق نہ ہوگی	۱۴۶	طلاق دینا ہے یہ کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا پھر پھاڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں
۱۸۷	خسر کو لکھا کہ بروقت طلاق دختر آپ نے دعہ فرمایا تھا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں	۱۴۷	طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی
۱۸۸	شوہر نے کہا تم لکھو میں دستخط کر دوں گا بعد میں طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۱۴۸	اسامپ خرید کر طلاق نامہ لکھا مگر دستخط نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں
۱۸۹	والدہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہہ دو کہ چاہے لڑکے نے طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے	۱۴۹	خصمی سے پہلے طلاق در طلاق لکھو کر بیوی کو بھیج دیا طلاق ہوئی یا نہیں
۱۹۰	بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہو گئی طلاق نامہ لکھو کر جب انگوٹھا کا نشان لگا دیا جس کے مد کو نہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہو گئی	۱۵۰	طلاق نامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے کہہ نہیں کہا تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں
			کاتب سے کہا میری بیوی کیلئے طلاق لکھو کاتب نے لکھا کہ تو تین طلاق کیا حکم ہے

طلاق نامہ میں فارغ علی کا لفظ نہ بھی ہو تو بھی
طلاق ہو جاتی ہے

مومن سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی اس
نے کہا طلقک ثلاثہ تو کیا حکم ہے
معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر
سے کوئی طلاق واقع ہوگی

زبان سے طلاق دی تو کیا حکم ہے
کہا گیا طلاق دی شوہر نے کہا ہاں ایسا
ہی سمجھو کیا حکم ہے

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافت یہ کہے کہ
طلاق ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں
کہا کہ فلاں سے شادی کرے تو طلاق صحیح
ورنہ نہیں کیا حکم ہے

شوہر نے کہا چلنے کے دن طلاق دے چکا تھا
اب عدت کب سے شمار ہوگی

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرنے سے
دو تین دن پہلے طلاق دیدی کیا حکم ہے
لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا حکم ہے

صرف سسر کے اس کہنے سے کہ میں نے
ساتھ طلاق دیدی طلاق نہ ہوگی

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی
تجھ پر طلاق پھر کہا طلاق دے چکا ہوں
کیا حکم ہے

شوہر نے لکھا کہ لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی
زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے

باب سوم
طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے
بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے

بلا اضافت طلاق دے گا تو بھی واقع ہو جائیگی
بیوی کا نام لکھ کر تلاک تلاک تلاک کیا
تو کیا حکم ہے

کسی کے کہنے سے کہا طلاق دادم اور معنی
نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے

بائن طلاق دے کر بلا تعلق ساتھ رہا اس
زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی

میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد
نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں

مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق
دی وہ واقع نہیں ہوئی

بیوی کہتی ہے تین طلاق شوہر ایک کہتا
ہے کیا حکم ہے

بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روئی
کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہو گئی
شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی ادگوا کہتے

ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا کیا حکم ہے

۲۰۹	طلاق دیدی مندرجہ گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں	۲۰۳	اگر فلاں کام کر دے تو طلاق دیدوں گا پھر بتلایا
۲۱۰	تین لکیر یعنی تیسرے پر کہا مجھ پر میری عورت حرام حرام کتنی طلاق واقع ہوئی	۲۰۴	کر بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی کیا حکم ہے اگر نکاح کیا ہے تو طلاق بھوکے سے
۲۱۱	طلاق کا انکار کیا پھر کہا اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، کیا حکم ہے	۲۰۵	طلاق ہوگی یا نہیں
	دوسرے سے کہا کہ اس کو طلاق دے چکا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں		دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں نے تو طلاق دیدی کیا حکم ہے
	عورت نے کہا شوہر نے طلاق دیدی اور عرصے سے مجھے الگ کر رکھا ہے چنانچہ دوسرا نکاح کر لیا، شوہر اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۰۶	شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا جائے گا
	جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں		پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے
۲۱۲	دو طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا پھر چند ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے	۲۰۷	ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو طلاق بڑی یا ایک کو اور کتنی بڑی
۲۱۳	دو طلاق بائن کے بعد نکاح جدید کیا پھر چند دن بعد دو طلاق دی کیا حکم ہے	۲۰۸	تجملہ کو طلاق بے چلی جا کہنے سے کون طلاق واقع ہوئی
	بیوی کو تلاک یا تیلک یا انت مطلقہ کہا تو کیا حکم ہے		بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دیدی پھر خط کے ذریعہ داد کو اطلاع دی کیا حکم ہے
	ایک عورت بحیثیت گواہ تین طلاق بتاتی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے		طلاق و حلف کے ساتھ چھ کہنے کو کہا گیا مگر پھر بھی جھوٹ کہا کیا حکم ہے
۲۱۴	میاں بیوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں اور گواہ تین طلاق کیا کیا جائے		طلاق کے بعد شوہر کے پاس جاسکتی ہے یا نہیں
			طلاق بائن دی اور تین مرتبہ کہا مگر تاکید کی نیت سے، کیا حکم ہے

۲۲۶ { طلاق تو دی تھی دو مگر بیان میں جھوٹ تین کہہ دی، کتنی طلاق واقع ہوگی طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی سی ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں دو شخصوں نے بیوی کے بدلے کا معصوم ۲۲۷ { ارادہ کر لیا تو طلاق ہوئی یا نہیں طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور کہنے والا کہتا ہے کہ مراد یا کید تھی کیا حکم ہے شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ فلاں کی لڑکی کو ۲۲۸ { طلاق دی اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے طلاق دی، دیں دی کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی ۲۲۹ { صورت مسئول میں کیا حکم ہے طلاق، اور دو سہ شادی کے بعد بخوش ۲۳۰ { و عنہم بخوش میں اختلاف میاں بیوی طلاق کے منکر میں اسی ماہ ۲۳۱ { بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے طلاق دینے کے بعد بیوی سے مل گیا کیا حکم ہے دو طلاق دی اور بطور المذہب باپ سے ۲۳۲ { کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے ۲۳۳ { بلا ارادہ طلاق کہا اچھا حرام اچھا طلاق کیا حکم ہے	۲۱۵ { کئی طلاق دی مگر یا نہیں انکار کرتا ہے ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں میں نے کل طلاق دیدی اس کے بعد تین ۲۱۶ { مرتبہ کہا تمہاری صفائی دی کیا حکم ہے تین بار جواب دیا کہنے سے کونسی طلاق ہوئی میں نے طلاق دی جہاں چاہے چلی جا ۲۱۷ { کہا تو کیا حکم ہے بچے لکھی ہوئی صورت میں طلاق ۲۱۸ { ہوئی یا نہیں دو طلاق بائذ کے بعد ولی حرام ہوئی اور عدت کے بعد تیسری طلاق واقع نہیں ۲۲۱ { ہوئی دوبارہ نکاح کر سکتا ہے خواہ چل ہو مندرجہ ذیل صورت میں طلاق ۲۲۲ { ہوئی یا نہیں بلا اضافت کسی کو لکھا کہ چھوڑنا ہوں طلاق ۲۲۳ { طلاق، طلاق، نیت کچھ نہ تھی تو کیا حکم ہے بیوی سے کہا چھوڑ دیا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے عورت کئی طلاق دینا بیان کرتی ہے اور شوہر ۲۲۴ { صرف ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے اگر فلان کام کروں تو بیوی پر تین طلاق کام کرنے سے پہلے اگر بیوی کو ایک طلاق دیدے ۲۲۵ { اور عدت ختم کے بعد اگر بچہ نکاح کرے تو کیا حکم ہے

۲۳۵	کسی نے بیوی سے کہا طلاق دی طلاق بائن دی بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۳۶	بیوی کو طلاق کر کے خطاب کرنے سے طلاق ہوگی یا نہیں
	بغیر خطاب عین بار کہا طلاق دی تو کوئی طلاق واقع ہوئی		عورت کہتی ہے پانچ چھ مرتبہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے
	خرے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دے مگر لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا	۲۳۸	میں نے بیوی کو طلاق دیدی لوگوں کے پوچھنے پر اس جملہ کو دہرنا کیا حکم ہے
۲۳۶	چاہتی ہے کیا حکم ہے	۲۳۹	سورت مسول میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں
۲۳۷	طلاق دے چکا کہنے سے طلاق ہوگئی		طلاق کا لفظ کہا مگر تعدا دیا نہیں سننے والے کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے
	مصرف ایک شخص کے کہنے سے طلاق ثابت نہیں ہوتی	۲۴۱	عدت کے بعد زحی بائن ہو جاتی ہے ایک دو تین طلاق دی کہنے سے کتنی بنااتی واقع ہوئی
۲۳۸	کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق ہے طلاق دے چکا کیا حکم ہے		طلاق کی کتنی قسمیں ہیں
	بیوی سے کہا تم کو طلاق دیا تو تمش ماں کے ہے یہ تین مرتبہ کہا کوئی طلاق واقع ہوئی		ذیل کے مترادف سے طلاق ہوئی یا نہیں
	شوہر نے طلاق دی تھی مگر اب انکار کرتا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں	۲۴۲	اس وعدہ پر نکاح کیا کرتیرے گھر نہ رہوں تو نکاح درست نہ رہے خلاف ورزی
۲۳۹	بغیر اضافت کسی کے زور دینے سے صرف لفظ طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں		پر کیا حکم ہے
	شوہر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے رباؤ کی وجہ سے سکوت اختیار کرے		یہ ثابت ہو جائے تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے کہے لگا کیا حکم ہے
۲۵۰	تو کیا حکم ہے		لکھا کہ طلاق مسنونہ سے آزاد کر دیا اور یہی کہ جہاں چاہے شادی کرے اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں
	غصہ میں طلاق دی مگر یہ یاد نہیں کہ زودی یا تین تو کیا حکم ہے	۲۵۱	بیوی طلاق بنا دے عوی کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے کیا کیا جائے

۲۴۳	شوہر نے طلاق دی ہے مگر گواہ نہیں ہیں	۲۵۱	چھوڑنا صریح ہے یا کنایہ
۲۴۴	عورت کیا کرے	۲۵۲	چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ
۲۴۵	میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے	۲۵۳	کر کہا تھم پر طلاق کیا حکم ہے
۲۴۶	طلاق دی کہنا ایک مرتبہ یا دو	۲۵۴	طلاق دی مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں
۲۴۷	عورتیں تین کی گواہی دیتی ہیں کیا حکم ہے	۲۵۵	کی کیا حکم ہے
۲۴۸	اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے	۲۵۶	بائنا بطلہ طلاق نامہ کا جب تک شوہر
۲۴۹	عداوت سے گواہی دے کہ طلاق دی	۲۵۷	انکار نہ کرے طلاق ہوگی
۲۵۰	ہے تو کیا حکم ہے	۲۵۸	بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور گواہ پیش
۲۵۱	گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے	۲۵۹	کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے
۲۵۲	کچھ نہیں ہوتا	۲۶۰	دو طلاق دی اس کے بعد اس کا تذکرہ کیا
۲۵۳	جب شوہر کئی دفعہ کہے کہ ابھی طلاق	۲۶۱	کیا حکم ہے
۲۵۴	دیتا ہوں تو کیا حکم ہے	۲۶۲	سورت مسئول میں کیا حکم ہے
۲۵۵	کسی کے کہنے سے تین طلاق دفعہ ثریبے	۲۶۳	غفسہ میں دفعہ تین طلاق دی کیا حکم ہے
۲۵۶	تو واقع ہوگی یا نہیں	۲۶۴	زوجین طلاق کا انکار کریں اور تین شخص
۲۵۷	غفسہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق	۲۶۵	عداوت گواہی دے تو کیا کیا جائے
۲۵۸	تین طلاق کیا حکم ہے	۲۶۶	مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں
۲۵۹	بے نفازی کی گواہی سے طلاق ثابت	۲۶۷	خلاف ہمد سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں
۲۶۰	نہ ہوگی	۲۶۸	پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واقع
۲۶۱	طلاق دیدہ و نگاہ سے طلاق ہوتی	۲۶۹	ہو جاتی ہے
۲۶۲	ہے یا نہیں	۲۷۰	طلاق بے نخل بنا کہنے سے کونسی طلاق
۲۶۳	بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق مغلط	۲۷۱	واقع ہوگی
۲۶۴	دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے	۲۷۲	مغلط نہیں و طلاق دی تو وہ بھی واقع ہوگی
۲۶۵	دو مرتبہ کہ طلاق دیدہ میں گئے اور ایک	۲۷۳	ایک طلاق دے کر رجعت کر لیں پھر بقول تو ایک
۲۶۶	مرتبہ کہا جس طلاق دی کیا حکم ہے	۲۷۴	طلاق دی اور بقول دیگر تو کیا حکم ہے

۲۷۷	ملاق بعد کیا تجھ کو رکھوں تو ماں بہن کو رکھوں کیا حکم ہے	۲۷۰	نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں
۲۷۸	طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے	۲۷۱	بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا، تو کونسی طلاق ہوئی
۲۷۹	طلاق بائن دی حرام ہوئی کہا کیا حکم ہے	۲۷۲	پیر کے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں
۲۸۰	زبانی بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا حکم ہے	۲۷۳	چلی جا تجھ پر طلاق، یہ جملہ کہا کیا حکم ہے
۲۸۱	احتلام والے چودہ سال کی طلاق واقع ہوتی ہے -	۲۷۴	تحریری طور پر اور زبانی دونوں طرح طلاق دینے سے طلاق ہوگئی
۲۸۲	نشہ میں کہا طلاق کا طریقہ بتاؤ طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے	۲۷۵	تین طلاق دے کر پھر رکھ لیا کیا حکم ہے
۲۸۳	طلاق دی کہنے سے طلاق ہوگئی	۲۷۶	مفتی کو طلاق سے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہے یا نہیں
۲۸۴	تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کر چکا ہوں اس پر تین طلاق کیا حکم ہے	۲۷۷	نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے
۲۸۵	اگر تیری اجازت کے بغیر دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو طلاق کا اختیار ہے	۲۷۸	حاملہ اور حائضہ کو بھی طلاق ہو جاتی ہے
۲۸۶	یہ کہا کیا حکم ہے	۲۷۹	بلایت بھی کہے کہ میں نے تم کو طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی
۲۸۷	بیوی کہتی ہے طلاق دی شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۸۰	سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا حکم ہے
۲۸۸	سب گمراہوں کو طلاق دی یکساں ہے	۲۸۱	انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں
۲۸۹	نے کہا تیری بیوی پر بھی طلاق پڑی، کہا پڑنے دو کیا حکم ہے	۲۸۲	جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں
۲۹۰	صورت مسئولہ میں ایک زوجی طلاق پڑی	۲۸۳	بعوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں
۲۹۱	طلاق دی گواہ موجود ہیں مگر زوجین انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے	۲۸۴	مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

۲۸۲	تجہ کو طلاق، طلاق، طلاق، کونسی طلاق پڑی	۲۸۲	اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق، دو طلاق
۲۸۳	بیوی نے کہا تم بولو تو سات طلاق کیا حکم ہے	۲۸۳	تین طلاق اور اذکار تجھے "کا نہیں کہا
"	مندرجہ مضمون سے طلاق نہیں ہوئی	"	تو کیا حکم ہے
"	مہر کے عوض طلاق دی تو کونسی طلاق ہوئی	۲۸۴	بیوی سے کہا تین طلاق تے کیا حکم ہے
۲۸۴	بطور مثال بیوی سے سمجھانے کے طور پر کہا	"	ایک مجلس میں تین طلاق دے اور نیت
"	انت طالق کیا حکم ہے	"	ایک کی ہو تو کیا حکم ہے
"	نکاح کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی سے	"	ان پر دے کہا تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دی
"	اس کا نکاح کر دیا کیا حکم ہے	"	نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے
۲۸۶	غصہ میں طلاق	۲۸۳	صورت مسئولہ میں کونسی طلاق واقع ہوگی
"	طلاق کے لئے دو گواہ	"	پہلے بائن طلاق دی پھر نیت میں تین
۲۸۷	یہ کہنگ میں نے خلع تین طلاق دی	"	دی تو کونسی طلاق پڑی
"	یہ کہ بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کرو نکاح کروں تو	۲۸۴	تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا
"	اس کو طلاق کا اختیار ہے	"	ہے حالانکہ تین شاید موجود ہیں کیا حکم ہے
۲۸۸	شرائط کے خلاف پر طلاق	"	مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑی گی
"	طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے	"	حلالہ میں دہلی کے بعد فوراً طلاق دیدے
۲۸۹	یہ کہا کہ طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے	۲۸۵	تو عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح
"	شوہر دیوانہ ہو جائے تو بیوی کیا کرے	"	کر سکتی ہے یا نہیں
۲۹۰	تین طلاقیں	۲۹۶	اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر نہیں
"	اور ان سے متعلق احکام و مسائل	"	طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے
۲۹۰	حلالہ کے شرائط	۲۹۷	صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے
"	حلالہ میں جماع شرط ہے	"	بچپن میں نکاح ہو چکا تھا بالغ ہوئے
۲۹۱	صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۲۹۸	پھر نکاح کیا بیوی کے دھوکے میں اگر پہلے
"		"	نکاح کی طلاق دی کیا حکم ہے

۳۰۶	تجہ کو ایک طلاق دو طلاق دی نیت ہو کی بتاتا ہے کیا حکم ہے	۲۹۸	طلاق دیتا ہوں تین مرتبہ لکھا کیا حکم ہے دو طلاق کے بعد رجعت کر لی تھی تیسری طلاق کے مطالبہ پر کہا جاوہ بھی دیدیا
۳۰۷	شمار ایک طلاق دو طلاق، تجہ کو چھوڑ دیا کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی	۳۰۰	کیا حکم ہے والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے نے مطلقاً کہا طلاق، طلاق، طلاق کیا حکم ہے
۳۰۸	شافعی المذہب نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب بغیر حلالہ مراجعت کر سکتا ہے	۳۰۱	زیبہ کا عظمیٰ کو ایک دو تین طلاق کیا حکم ہے
۳۰۹	ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بلا حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے	۳۰۲	بیوی سے کہا جلی جاتین طلاق کیا حکم ہے جنگڑے میں بیوی سے کہا تجہ کو سات طلاق بعد میں کہتا ہے کہ سات کہا طلاق نہیں مگر گواہ ہیں کیا حکم ہے
۳۱۰	کبار لوگوں کے کہنے سے تین طلاق دی کیا حکم ہے	۳۰۳	کباخہ امر گیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے
۳۱۱	بیوی سے کہا ثلاثہ طلاق کیا حکم ہے ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا تین طلاق دیدی کیا حکم ہے	۳۰۴	ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے سلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں
۳۱۲	ایک طلاق دو طلاق تین طلاق کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی	۳۰۵	تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے پہلے تعلیق کے الفاظ کہے پھر دریافت کرے پھر کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے
	ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی		حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے
	حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی ایک نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی اور تیسرا کہتا ہے تین		تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ خلاق کہا طلاق ہوگی یا نہیں
	طلاق ہوئی کون صحیح ہے یکبارگی تین طلاق دی رجعت نہ کر سکتا ہے یا نہیں		

۳۱۲	کتنی طلاق سے عورت بلا حلالہ حرام رہتی ہے	۳۱۲	طلاق رجعی کے ساتھ طلاقاً مرتہ پر
۳۱۳	دس دفعہ طلاق کے بعد بلا حلالہ جائز نہیں ہے	۳۱۳	کلو یا کسی نے امرار کر کے طلاق پر ۳
	تین طلاق کے بعد بیوی کو رکنا کیسا ہے		ہو یا کیا حکم ہے
	اور اب جو اولاد ہوگی وہ وارث ہوگی یا نہیں		اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس کہنے
	مدخلہ غیر مدخلہ حتیٰ تکم زوجہ غیرہ میں برابر ہے		سے کتنی طلاق واقع ہوئی
	یاد دونوں میں فرق ہے		کہا میں نے آزاد کیا پھر کئی بار کہا طلاق
۳۱۴	ایک دو تین طلاق، اور ایک طلاق دو	۳۱۴	دے چکا کیا حکم ہے
	طلاق تین طلاق ان میں کیا فرق ہے		غیر عورت کو سامنے لا کر کہا طلاق
	ایک طلاق دے کر چلا گیا مگر پوچھنے پر بتایا		ثلثاً تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں
	کرتین طلاقیں دی تو کیا حکم ہے		سالی کی نیت کر کے بیوی کے چہرے
	شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کر لیا تو		کہا تیری بھینبی کو طلاق کیا حکم ہے
۳۱۵	بعد عدت عورت دوسری شادی کر سکتی ہے	۳۱۵	بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب سکر
	طلاق دی، دی، دی کہنے سے کتنی طلاق		ہے گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا حکم ہے
	واقع ہوئی		تم ہم پر حرام ہے تم کو طلاق ہے، تین
	اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دیدی، دیدی		طلاق ہے اس جملہ سے کونسی طلاق
۳۱۶	دیدی کتنی طلاق واقع ہوئی	۳۱۶	واقع ہوئی
	دو تین میں شک ہو تو کتنی طلاق		طلاق بعد پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں
	واقع ہوگی		کیا حکم ہے
	کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دی، نکل جا،		صورۃ مسئلہ میں کیا حکم ہے
	کونسی طلاق واقع ہوئی		صورۃ ذیل میں تین تین طلاق
	کہا طلاق دیدی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو		دونوں پر واقع ہوئی
	اس نے کہا سچ ہی طلاق دیدی، پھر دہرایا		اس طرح طلاق دی، میں نے طلاق دی ایک
	کتنی طلاق واقع ہوئی	۳۱۷	دو تین، آدی گواہ رہنا، کیا حکم ہے

۳۳۶	ایک مجلس میں تین طلاق دی، اب رجوع کرنا چاہتا ہے غیر مقلد کا فتویٰ پیش کرتا ہے کیا حکم ہے	۳۳۴	زبردستی صرف لفظ طلاق تین مرتبہ کہوا لیا جائے تو کیا حکم ہے
۳۳۷	طلاق ثلاثہ پر بعد کر فوڑا تین طلاق دی کیا حکم ہے	۳۳۵	شادی شدہ نے اپنے کو مخاطب کر کے کہا اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے
۳۳۸	سہ طلاق دارم کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	۳۳۶	ایک مجلس کی تین طلاق پہلے ایک تھی اب اس حدیث کا مانع کون ہے
۳۳۹	ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے	۳۳۷	ایک نفیس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حکم قائل کیا کیا حکم ہے
۳۴۰	ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے	۳۳۸	حالت غصب میں مولانا عبدالحی کے فتویٰ کے متعلق سوال
۳۴۱	پانچ پیمہ بار کہا کہ تجھ کو طلاق دے چکا تو طلاق مغفلہ ہو گئی	۳۳۹	ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے
۳۴۲	شوہر ابحدیث ہے اور بیوی حنفی شوہر نے ایک وقت میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد اس کی شادی جائز ہے یا نہیں	۳۴۰	دو طلاق کے کرنا کچھ کر لیا سات سال بعد پھر دو طلاق دی اور نکاح کر لیا کیا مکمل ہے
۳۴۳	بارہ طلاق دی تو بعد عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۳۴۱	ایک شخص نے قال دیکھ کر تین طلاق دیدی میں نے اسی سے کہوا کر بھیج دیا کیا حکم ہے
۳۴۴	دو طلاق دی پوچھنے پر کہا کہ تین طلاق دیدی تو کیا حکم ہے	۳۴۲	تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے
۳۴۵	تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے	۳۴۳	سہ طلاق دارم کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں
۳۴۶		۳۴۴	میں تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندو کو اپنے نفیس پر حرام کیا، اس کہنے سے ہندو کو کے طلاق ہوئی

۳۵۴	ایک مطلق دو مطلق چار مطلق دادم سے کتنی طلاق واقع ہوئی	۳۴۳	گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک طلاق دی اور ایک استعفا دیا کہا کیا حکم ہے
۳۵۵	دو گواہوں کی گواہی سے تین طلاق ہوئی گو شوہر کو یاد نہ ہو	۳۴۴	طلاق دو طلاق بائن مطلق کہا کیا حکم ہے
۳۵۶	شوہر ثانی دہلی کے بعد طلاق دے تو شوہر اول کے لئے جائز ہے	۳۴۵	طلاق مغلط کہا تو کونسی طلاق ہوئی اور کتنی جب تین طلاق دی تو طلاق مغلط ہوئی بلا حلالہ جائز نہیں
۳۵۷	پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ یعنی نکاح اور دہلی ضروری ہے اور طلاق دیدوں تک کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	۳۴۶	تین طلاق کے بعد زبردستی بیوی رکھ لے تو کیا حکم ہے
۳۵۸	ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے غیہ مذکورہ کو بھی تین طلاق پڑتی ہے	۳۴۷	ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم ایک مجلس میں تین طلاق
۳۵۹	بلاشبہ تکمیل شوہر ثانی نکاح کرے تو کیا حکم ہے	۳۴۸	یہ کہا کہ فارغ خطی لکھ چکا تو کیا حکم ہے
۳۶۰	حلالہ میں جب شوہر ثانی با دہلی طلاق دے تو پہلے شوہر کیسے حلالہ نہ ہوگا حلالہ کرنے والے کا حکم	۳۴۹	ایک مرتبہ کہا طلاق دی اور پھر تین لکے میں کسینی کتنی طلاق واقع ہوئی
۳۶۱	طلاق مغلط سے نکاح اور دہلی کے بعد طلاق دہی تو وہ شوہر اول کیلئے جائز تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے اور پندرہ سالہ بعد درست ہے	۳۵۰	تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کونسی طلاق واقع ہوگی
۳۶۲	مغلطہ حلالہ کے بعد جائز ہے	۳۵۱	جتنی شادیاں کر میں سب کو تین طلاق ہے جب کوئی کہے تو کیا حکم ہے
۳۶۳	حلالہ میں دہلی شرط ہے اگر با دہلی شوہر ثانی طلاق دے گا تو پہلے شوہر کیلئے جائز ہوگا	۳۵۲	ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے خواہ نہ جائز ہو مگر تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوگی
		۳۵۳	دو لفظ طلاق اور ایک لفظ حرام سے کتنی طلاق ہوئی
		۳۵۴	تین دفعہ کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ہوئی

۳۴۱ غیر مدخولہ بیوی سے کہا تین طلاق دیتا ہوں اب دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو اس پر آج سے ایک، دو تین طلاق دلوں ۳۴۲ پہلے نکاح میں آئی ہوئی غیر مدخولہ کو کتنی طلاق واقع ہوگی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق مغلطہ تو کیا حکم ہے نصرت مسؤلہ میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے اگر کوئی بیوی غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی	۳۴۲ جو لوگ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں گے اگر یہ جملہ کہا تو کیا حکم ہے غصہ کی تین طلاق معنی نہیں بی ہوتی ہے تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئی مطلقہ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت طلاق دیدے تو پہلے بھی نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں تین طلاق کی صورت میں مذہب شافعی پر عمل جائز ہے یا نہیں ایک مجلس کی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے
۳۴۳ باب چہارم کنایات ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کے ساتھ طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو	۳۴۸ غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق احکام و مسائل
۳۴۴ اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ بیعت سے طلاق ہوگی ۳۴۵ چھوڑ دیا اگر بیعت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی طلاق کی بیعت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو تین دفعہ کہنے کے باوجود ایک طلاق بائنہ ہوگی لفظ چھوڑا کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ۳۴۶ ہے صریح نہیں۔	۳۴۹ غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور چھوٹے گواہ بھی پیش کئے شوہر منکر ہے کیا حکم ہے رضعتی سے پہلے ایک دو طلاق دی کیا حکم ہے بیوی سے کہا طلاق، طلاق، بائن طلاق دی کتنی طلاق واقع ہوئی

۳۸۵	تین پتھر پیکے اور کبے چلی جا اس کا حکم کیا ہے	۳۸۷	کچھ تعلق نہیں کہنے سے نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہو گئی
۳۸۶	میرے کام کی نہیں، سرکار نہیں کٹا یہ کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی	۳۸۸	لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی
۳۸۷	میرے لائق نہیں، میری عورت نہیں وغیرہ ماکٹائے کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں	۳۸۹	صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائیگا جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی
۳۸۸	لہنی زوجیت سے علمدہ کر دیا کا جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	۳۹۰	خوہر جملہ کہنے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہوگی
۳۸۹	چھوڑ دینے کے لفظ سے طلاق بائن ہوئی ہے ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کٹا یہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی	۳۹۱	گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم میرا زبہ دینا مشکل ہے نکھ دیا اور طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی
۳۹۰	مطلب نہیں رکھتا، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں کے جملے کٹائے ہیں	۳۹۲	تم نکاح کر لو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں میری زوجیت سے باہر ہو گئی کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی
۳۹۱	تین دفعہ کہا مجھ پر حرام پھر نکاح کیا تو کیا حکم ہے	۳۹۳	جہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
۳۹۲	بیوی کے متعلق کہا میں اس کو نہیں رکھتا میرے لائق نہیں کیا حکم ہے	۳۹۴	بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں
۳۹۳	تو میری عورت نہیں کا جملہ کیا حکم ہے لفظ چھوڑا کہنے کے بعد رجوع جائز ہے یا نہیں	۳۹۵	جس جگہ چاہے نکاح کر لینا کہنے اور لکھنے کا کیا حکم ہے
۳۹۴	میرے یہاں سے نکل جاتے ہیں طلاق کی نیت تھی تو ہو گئی	۳۹۶	تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اس کے بعد نکاح ثانی ہو سکتا ہے

۳۹۴	تجملہ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی	۴۰۳	خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کر دیں
"	جرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں	"	کیا حکم ہے
۳۹۵	صورت ذیل میں کتنی طلاق ہوئی	"	بیوی سے کہا تیری ہی پیدا کر تجھ کو اپنے
۳۹۶	پھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہوگی	"	گھ میں آنے دیں کیا حکم ہے
"	صورت مذکورہ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہو گئی	۴۰۴	جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں
"	مہم تعلق کا جملہ کہنے سے نیت کے وقت طلاق ہوگی	"	میرا کچھ تعلق ہیں جدھر چاہے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
۳۹۷	بیوی سے کہا کہ زور سے اشوبہ کر لو تو اس کا کیا حکم ہے	۴۰۵	مندرجہ ذیل جملے سے بلا نیت طلاق واقع نہیں ہوئی
"	جادو سے جو چلی جائے کنا سے ہیں نیت سے طلاق ہوگی	۴۰۶	ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ نہیں کہنے میں نیت کی ضرورت ہے
۳۹۸	کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جملہ کنا سے نیت سے طلاق ہوگی	"	جہاں مرضی ہو چلی جا کہنے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں
"	تو بیوی نہیں کہا تو کیا حکم ہے	۴۰۷	ازاد کر دیا تین مرتبہ کہا تو کونسی طلاق ہوئی
۳۹۹	جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کا جملہ کنا سے نیت سے طلاق ہوگی	۴۰۸	کچھ واسطہ نہیں بلا نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے
"	صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی	"	لفظ پھوڑی سے بلا نیت طلاق ہوتی ہے لہذا دو بار نکاح ہو سکتا ہے
۴۰۰	مہم دلا دوا اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی	۴۰۹	پھوڑتا ہوں کے جملہ سے بشرط نیت طلاق ہوگی
۴۰۱	صورت ذیل میں طلاق نہیں ہوئی	"	
۴۰۲	بیوی سے کہا کہ جہاں جی چاہے چلی جا کیا حکم ہے	۴۰۳	

۴۱۷	پھوڑی کے لفظ سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کا تو کتنی طلاق ہوئی	۴۰۹	میرے مکان سے چلی جا، یا تو بھلے والدہ ہے ان جملوں کا کیا حکم ہے
۴۱۸	لفظ آزاد کر دیا کنا یہ ہے اس سے بوقت نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی	۴۱۰	ماہین فریقین کوئی قصہ زوجیت نہیں کے جملے سے بشرط نیت یا قرینہ طلاق ہوگی
۴۱۹	لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق جمعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے	۴۱۱	مطلوئہ سے تین مرتبہ کہا تم کو چھوڑا کیا حکم ہے میں اس کا ستوہر نہیں ہوں کنا یہ ہے بشرط نیت طلاق واقع ہوگی
۴۲۰	نابالغ بیوی کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی	۴۱۲	تیرا جی چاہے جہاں چلی جا کہنے میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی
۴۲۱	دین مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائنہ ہوتی	۴۱۳	مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے گھر سے نکل جا کہنے سے طلاق بوقت نیت ہوگی
۴۲۲	تین طلاق بائنہ کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے	۴۱۴	بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نخل سے خارج اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے
۴۲۳	غیر مدخول کو طلاق، طلاق، طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی اور کتنی	۴۱۵	حرام کے لفظ سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے
۴۲۴	غیر مدخول سے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں -	۴۱۶	تخیر طلاق دی بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے
۴۲۵	دور ہو نکل جا کہنے میں اگر نیت طلاق کی نھی تو طلاق بائنہ ہو جائے گی	۴۱۷	چھوڑ دیا کے لفظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں
۴۲۶	فلان علی حرام کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں	۴۱۸	شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا کونسی طلاق ہوئی
۴۲۷	میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	۴۱۹	بیوی کے متعلق کہا کہ وہ حرام ہوگئی کیا حکم ہے
۴۲۸	میری طرف سے جواب ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں		

۴۳۶	بیمج دوروز میں جواب دیدوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں	۴۲۷	کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں
۴۳۷	دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے	۴۲۸	میں نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں
۴۳۸	بلا نیت غصہ میں کہا میرے مکان مت آنا مجھ سے قطع تعلق کیا حکم ہے	۴۲۹	دختر تو مراد باید بگیر این فارغ غلطی دے سنگ ریزہ داد کیا حکم ہے
۴۳۹	کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر نہ کہ بیوی نہیں رہے گی شوہر نے منظور کیا کیا حکم ہے	۴۳۰	طلاق دی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں بیوی سے کناہ اور صریح الفاظ کے اور تعلیق بھی تو کیا حکم ہے
۴۴۰	بیوی سے کہا میں نے تم کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے	۴۳۱	تجھ کو تراق میرے گھر سے غل جا کہ تو طلاق ہوئی یا نہیں
۴۴۱	بغیر طلاق دوسری کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے	۴۳۲	چھوڑ دیا صریح ہے یا کناہ، بنگال میں ایسی کے کہنے کا رواج ہے
۴۴۲	اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلانیت اس سے طلاق نہیں ہوتی	۴۳۳	اں کے دباؤ کی وجہ سے بیوی کو فارغ غلطی لکھ دی دو سال بعد دونوں مل گئے کیا حکم ہے
۴۴۳	مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے	۴۳۴	اے لے جا اور جہاں چاہے نکاح کر دے میری طرف سے طلاق اس سے کوئی طلاق واقع ہوئی
۴۴۴	بیماری کی حالت میں طلاق دی مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے	۴۳۵	بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شوہر کہتا ہے تنبیہ کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا کیا حکم ہے
۴۴۵	طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں	۴۳۶	بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو کرے اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں
۴۴۶	حرام کر لیا سے مراد اگر طلاق تھی واقع ہو گئی نہیں تو جب تحریری طلاق دی تب واقع ہوئی	۴۳۷	میرا زیور دیدہ آزاد کردوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
۴۴۷	بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا کوئی متعلق نہیں کوئی طلاق واقع ہوئی	۴۳۸	لکھا کہ زوجیت سے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے

۴۵۳	جلد نم کو چھوڑ کر جاتا ہوں، کہا تو کیا حکم ہے	۴۴۳	جہاں چلے چلی جا، مجھ صورت نہ دکھانا
۴۵۴	چھوڑی سہ بار	۴۴۴	کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
"	انت لی حرام کہا کیا حکم ہے	"	غصہ میں کہا ایک، دو، تین، تو میری ماں
"	فلاں مجھ پر حرام ہے میں لے بیٹھ دوں گا	"	بہن ہے لفظ طلاق نہیں کہا کیا حکم ہے
"	کہنے سے کوئی طلاق واقع ہوئی	"	تو مجھ پر حرام کہنے سے کتنی طلاق پڑی، اور چند
۴۵۵	کہا تو جان اور تیرا کام کیا حکم ہے۔	۴۴۴	بار کہے تو کیا حکم ہے
۴۵۶	چلی جا، عمل جا، بیوی سے کہنا	"	شوہر کا یہ جملہ کہ جس طرح لائے تھے نکال دو
"	تجھ سے کچھ واسطہ نہیں مل جاے طلاق	"	طلاق کے لئے کتنا یہ نہیں ہے
"	تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہنا	۴۴۵	طلاق دیدوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی
۴۵۷	یہ کہنا مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں	۴۴۶	پہلے کہا حرام پھر کہا طلاق کیا حکم ہے
"	بیوی سے کہا جس سے چاہے بہستر ہو	۴۴۷	کہا نہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں کیا حکم ہے
"	مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں	"	میرا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا لکھے تو کیا حکم ہے
۴۵۸	یہ کہا کہ تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے	۴۴۸	چھوڑ چکا ہوں مگر بیوی کے متعلق کہا تو کیا حکم ہے
"	دوسرے کو لکھا کہ میری بیوی کو فاحشہ لبال	"	فارغ غلطی لکھ چکا ہوں، میرے لئے حرام ہے
"	کر دیں کیا حکم ہے	"	یہ لکھا تو کیا حکم ہے
۴۵۹	کہا کہ میرے کام سے نہیں طلاق دے چکا	۴۴۹	مندرجہ اشعار بیوی کو لکھے اس سے طلاق
"	کیا حکم ہے	"	ہوئی یا نہیں
۴۶۰	کہا کہ جہاں تیری مرضی، وہ چلی جا کیا حکم ہے	"	چلی جا میرے کام کی نہیں ان الفاظ کا کیا حکم ہے
"	سروکار نہیں کا جملہ طلاق کی نیت سے	۴۵۰	تو مجھ سے علیحدہ ہو تیری ضرورت نہیں
"	کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	"	یہ کہا تو کیا حکم ہے
"	"دوسرا خاوند کرے" کہنے سے بشرط	"	میرے گھر سے نکل جاؤ، یہ جملہ بیوی کو لکھا
"	نیت طلاق ہو گئی	"	تو کیا حکم ہے
۴۶۱	"میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا۔ کہنے	۴۵۱	اب تو میرے کام کی نہیں رہی نکل جا یہ
"	سے طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق ہوگی	"	کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں
۴۶۲	ایسی اور شخص سے شادی کر لو کہنے سے	"	بیوی سے کہا چھوڑ دیا طلاق ہوگی یا نہیں
"	بغیر نیت طلاق نہ ہوگی	۴۵۲	کہا تو کسی سے نکاح کر لے کیا حکم ہے
"	بیوی سے کہا کہ تو میری ہمشیرہ ہے تو	"	کہا تو میری عورت نہیں ہے کیا حکم ہے
"	کیا حکم ہے	۴۵۳	جا عمل جا طلاق دی کہنے سے بائنہ طلاق
"	ایک جملہ کا مطلب	"	واقع ہوئی۔

۴۷۰	بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی نہیں یہی میری طلاق و فارغی سمجھو کیا حکم ہے	۴۶۳	ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے یا نہیں اگر چھوڑ دیا کہا تو پھر بائنہ ہوگئی رجعت نہیں ہو سکتی
۴۷۱	ایک مرتبہ طلاق کہا اور تین مرتبہ چھوڑ دی تو کتنی طلاق پڑی کنا یہ کے مختلف جملے کہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی	۴۶۴	بیوی سے کہا "تو میری بہن ہو چکی ہے جہاں چاہے نکاح کرے" کیا حکم ہے کسی نے ہنسی سے کہا بیوی چھوڑ دی کیا حکم ہے
۴۷۲	تو میرے گھر سے نکل جا، طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق ہو جائے گی تو مجھ پر حرام ہے کہنے کے دو گواہ ہوں تو طلاق بائنہ ہوگئی	۴۶۵	اچھا جاؤ قطع تعلق کے جواب میں کہا اگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے بلا نیت طلاق غصہ میں بیوی سے کہا تم آزاد ہو تو کیا حکم ہے
۴۷۳	طلاق شرعی دیتا ہوں جہاں چاہے نکاح کر لیوے کہا تو کونسی طلاق ہوئی تو مجھ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو، کہا کیا حکم ہے	۴۶۶	لے فارغی لے طلاق کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں طلاق دیتا ہوں، اپنے نفس پر حرام کر لیا، جہاں چاہے چلی جا طلاق نام میں لکھا کیا حکم ہے
۴۷۴	تین لکیر کھینچ کر کہا بجا تم کو چھوڑا، کیا حکم ہے	۴۶۷	بیوی سے کہا میں تیرے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کر لو کیا حکم ہے
۴۷۵	اگر اتنے دن نہ آؤں تو میں لا دعویٰ ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے	۴۶۸	صورت ذیل میں کیا حکم ہے زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے
۴۷۶	تم کو نہیں رکھوں گا، تم کو چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے	۴۶۹	پانچ برس زوجی آئے کرنا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں
۴۷۷	دو طلاق رجعی کے بعد کہا جواب ہے تو کیا حکم ہے	۴۷۰	طلاق جاتی ہے بیوی نے کہا ہاں، شوہر نے کہا بھلا چلی جا کیا حکم ہے
۴۷۸	نکاح دو جہاں ہی چاہے چلی جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں	۴۷۱	ساس کو لکھا کہ اپنی نور زنی کا عقد کہیں کر دیں کیا حکم ہے
	غصہ میں سرحتک، فارحتک کہا تو کیا حکم ہے	۴۷۲	اپنے اوپر حرام کیا کہنے کا کیا حکم ہے

اس کو نے جاؤ اس سے نکاح کر لینا	ایسا نہ کیا تو آزاد سمجھی جاؤ گی نکاح مکر
۴۸۳ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہوگی	۴۷۹ نیت طلاق کی نہیں تھی تو کیا حکم ہے
میری طرف سے اجازت ہے رکھو	خرچہ کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں
یا عقد کرادو لکھنے سے طلاق ہوگی یا نہیں	تو کہیں جائیں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہوگی اور اعلام سے طلاق واقع نہیں ہوتی
۴۸۴ تم آزاد ہو دو مرتبہ کہا تو نسی طلاق ہوئی یہ میرے تصرف کی نہیں اس بدلہ میں	۴۸۰ لہٰذا لڑکی کو جس جگہ چاہو دیدو مجھ کو ضرورت نہیں اگر طلاق کی نیت سے
۴۸۵ طلاق کی نیت کا اعتبار ہے میں نے اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا کہنے سے طلاق	۴۸۱ کہے کا طلاق ہو جائے گی ہمیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں
۴۸۶ صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں	۴۸۲ واسطہ نہیں جیسے جلے میں نیت سے طلاق ہوتی ہے
میں نے تہباری صفائی کر دی کہہ کر علیحدہ کر دے تو طلاق ہوگی یا نہیں	۴۸۳ جہاں چاہو شادی کر دو کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد نہم ارباب فضل و کمال، علماء و مشائخ اور عام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے خاکسار مرتب کا دل حمد و شکر سے لبریز ہے کہ رب العالمین نے اپنے ایک بے باہر بندہ کو علمی اور دینی خدمت کی توفیق بخشی اور اس میں کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ فتاویٰ کی ابتداء انی بلدوں کے تین اڈیشن آچکے ہیں: اس سے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواص و عوام میں یہ سلسلہ مقبول ہے، اور وہ اس سے برابر مستفید ہو رہے ہیں، یقیناً یہ سب دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے۔

پیش نظر جلد طلاق کے مسائل و احکام پر مشتمل ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ نماز، روزہ کے بعد نکاح و طلاق کے مسائل ہی ایسے ہیں جن کی عام طور پر بکثرت ضرورت پیش آتی ہے توقع ہے کہ جلد پہلی جلدوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

کون ایسا انسان ہے جس سے غلطی نہیں ہوتی، اور خاکسار مرتب تو ایک ادنیٰ درجہ کا طالب نام ہے اس سے اگر غلطی سرزد ہوئی: تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، باقی اپنی حد تک فتاویٰ کی ترتیب، تکریرات کے حذف، جوابات کی تلاش و جستجو اور کتابت و طباعت کی نگرانی میں کوتاہی نہیں ہو: دی ہے، علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے بلا تا مل الطباع دس تا کہ دوسرے اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

اخیر میں سرپرست شعبہ سیدی حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی بہتم دارالعلوم دیوبند، اپنے خفیق اساتذہ کرام، اور اراکین خورنی کی خدمات بابرکات میں بدیہ اقتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توبہات، دعاؤں اور حوصلہ افزائیوں کے صدقہ میں یہ خدمت انجام پا رہی ہے، اللہ تعالیٰ خاکسار کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے، اور دنیا و آخرت کی پامانیوں اور کامیابیوں سے متمتع فرمائے
مَنْ بَنَى تَقَبَّرُ مِنْ اِنَّا اَنْتَ السَّيِّئُ الْعَلِيمُ۔

طالب درجہ: محمد ظفر الدین غفرلہ

دیوبند، قعدہ ۱۳۳۵ھ دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الطلاق

باب اول وقوع طلاق کی شرطیں، طلاق کب اور کیوں کر
دی جائے، اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں

عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے | سوال ۱۱، عورت کس صورت میں طلاق طلب
کر سکتی ہے۔

الجواب :- اگر باہم زوجین میں نا اتفاقی ہو، اور کوئی صورت موافقت کی
نہ ہو، اور حقوق طرفین ادا نہ ہو سکتے ہوں تو عورت طلاق طلب کر سکتی ہے اور خلع کر سکتی
ہے، لیکن اس میں اختیار عورت کا کچھ نہیں ہے، مرد کو اختیار ہے کہ وہ طلاق دے یا نہ

لہذا لا یاس بہ عند الحاجة للشقاق بعد الوفاق بما یصلح للمی در مختار، ای بوجود
الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفي التمساتی عن شرح الطحاوی السنة ان وقع بین
الزوجین اختلاف ان یتمع اھلہ فیمنعوا بینہما فان لم یصلحوا جاز الطلاق، والخلع امر
عندہما، والحکم المذکور فی الآیۃ وان خفتم شقاق بینہما فبعثوا احکم من اھلہ وحکم من اھلہ
ان یریدوا الصلاح، وفي التہ بینہما النساء، اور المختار باب الخلع مشہد اظہیر۔

ہونا چاہئے۔

الجواب :- شوہر کو پاپے اتفاق کرے، ورنہ طلاق دیدیوئے۔ فقط

سوال (۳)۔ محمد ابراہیم کو ایک دن بے روزگاری کی وجہ سے یہ خیال آیا کہ میری حالت تو ایسی تشنگستی

کی ہے اور میں نے اپنے ساتھ لپٹی زوجہ کی حالت بھی تباہ کر دی، میں نے ناحق اپنی شادی کی۔ اس کے ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ تین طلاق دیدی لیکن زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا۔ اس کی نیت طلاق کی تھی، جب یہ خیال دل میں آیا تو فوراً زبان سے استغفار اور لا حول پڑھا، لیکن شیطانی خیال ہے کہ بار بار وہی خیال آتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی مگر زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا، کیا اس خیال سے نکاح میں کوئی غلط واقعہ ہوا یا نہیں۔

الجواب :- حدیث صحیح میں ہے ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست
به صدورهم ا لما لم تعمل بها او تنكلم بها رواة الشيخان ۛ۔ پس معلوم ہوا کہ
اس صورت میں محمد ابراہیم کی زوجہ بر طلاق واقع نہیں ہوئی۔

١٤ فان خفتم الا يقيم احدا ود الله فلا جناح عليهما فيما افترتا به تلك حدود الله فلا تقعدوا ما (البقرة ٢٩٠) ظهير ١٥ الطلاق من ثلث فامساك بمعروف او تسريح باحسان (البقرة ٢٩٠) واما سببه فالحاجة الى الخلاص عند تبائن الاخلاق وعروض البغضاء الموجبة لعدم اقامة حدود الله المزويكون واجبا ان افات الامساك بالمعروف (البعث للشيخ كتاب الطلاق ص ٢٠٢) ظهير ١٦ مشكوة باب الوسوسة من الفصل الاول - ظهير ١٧ فقد افاد ان ركنه (اي الطلاق) اللفظ الدال على ازالة حل المحلية (البعث للشيخ كتاب الطلاق ص ٢٠٢) وشرعا رفع قيد النكاح الى بلفظ مخصوص هو ما اشتمل على الطلاق وركنه لفظ مخصوص (در مختار) واداد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستتية واشارة الاخر من ان رد المختار كتاب الطلاق ص ٢٠٢ (مجمع) ظهير -

جب بیوی کی خبر گیری نہ کر کے | سوال (۴)۔ ایک شخص صاحب ملکیت نے اپنی عورت کو گھر سے الگ کر دیا ہے، خرچ بھی کچھ نہیں دیتا، اب وہ نہایت

مصیبت سے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے، شخص مذکور نے اپنی ملکیت بھی دوسرے کے نام کر دی ہے، اس لئے بذریعہ عدالت انگریزی بھی کچھ چارہ جوئی نہیں ہو سکتی، اب وہ عورت اس بے کسی کی حالت میں طلاق لینے کی مستحق ہو سکتی ہے یا بدستور اس فادہ کشی اور بے کسی میں مبتلا رہ کر جان بحق تسلیم ہو جائے، اگر کوئی صورت طلاق کی نکل سکے تو تحریر فرمادیں۔

الجواب :- اس صورت میں بیشک شوہر کے ذمہ لازم ہے کہ جب کہ اساک بالمعروف نہیں کرتا اور اپنی زوجہ کو نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اس کو طلاق دیدے، اور اس مصیبت سے اس کو خلاصی دیوے، قال اللہ تعالیٰ فَاِمْسَاكُ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيْعٌ بِاِحْسَانٍ۔ درمختار میں ہے و يجب لوفات الامساك بالمعروف انہ پس معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں شوہر مجبور کیا جاوے گا طلاق دینے پر لیکن عورت خود بلا طلاق شوہر کے اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور تفریق نہیں کر سکتی، قال فی الدر المختار ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہما الاول بعدہ ایفائہ الخ حقہ الخ۔

اذا زکا پردہ نہ کرے تو طلاق رجائے یا نہیں | سوال (۵)۔ ایک شخص کی زوجہ ناز تو ہڑستی ہے لیکن محبت سے نہیں ہڑستی، اور نامحرم سے آواز کلہرہ نہیں کرتی، ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔

لہ البقرہ ۲۹۔ ظفیر۔ الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۹۔ ظفیر۔ لہ ولد اقلوا اذا فاته الامساك بالمعروف ناب القاضی منابہ فوجب التسریع بحسن البجرائق کتاب الطلاق ص ۲۹۔ ظفیر۔ کہ الدر المختار علی ما مشی رد المحتار باب النفقة ص ۲۹۔ مطلب فسخ النکاح بالمعجز عن النفقة ظفیر۔

الجواب :- ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے، شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نفیست کرتا رہے، اور وہ نازہ بڑھتی ہے اسی کو نفیست سمجھے، ناز بڑھتے بڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بغیر صورت بولنا غیر محرم سے درست ہے، کذا فی الشامیؒ۔ فقط۔

بیوی متعہ شریعت نہ ہو طلاق دینا کیسا ہے [سوال (۱۶)۔ اگر کوئی عورت باوجود ہر قسم کی فہمائش کے اپنے اخلاق اعمال درست نہ کرے، اور کفر و شرک کی رسوم اور باتوں کو نہ چھوڑے، اور اس کا شوہر متعہ شریعت ہے، اور اس کو اپنی عورت سے محض اسی بنا پر رنج رہتا ہے تو کیا وہ طلاق دے سکتا ہے۔

الجواب :- طلاق دینا ایسی صورت میں واجب نہیں ہے، لیکن اگر طلاق دیوے درست ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کو سمجھاتا رہے اور طلاق نہ دیوے۔

لہ الاصح خطیۃ الالحدیۃ الی بل یستحب لو مودیۃ او تارکۃ صلاۃ و مفارۃ لا اشر
بمعاشرة من لا تقبل (الدرا المختار علی ما مش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۲۲) ظفیر
۲ خلا الرجل و الکفین الا و صو تم علی الراجح (رد مختار) قولہ صو تم معطوف علی
المستثنی یعنی انہ لیس بعورة الا فانما تجیز الكلام مع النساء اللجان و معا و رتھن
عند الحاجة انی ذلک ولا تجیز لھن رفع اھوائھن و تلیطھا و لا تلینھا الا رد المحتار
باب شروط العلوة مطلب فی ستر العورة ص ۲۲۲) ظفیر۔ ۳ و قولہم الاصل
فیہ ای فی الطلاق الحظر مع ناکہ ان الشارع ترک هذا الاصل فاباحہ بل یستحب
لو مودیۃ او تارکۃ صلاۃ و مفارۃ ان لا اشر بمعاشرة من لا تقبل
الدرا المختار علی ما مش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۲۲ و ص ۲۲۲) لا یجب علی الزوج
تطلیق الفاجرة ولا علیہا کسرة الفاجر الا اذا خاف ان لا یقیا حد و راد فلا یاس
ان یتفرقا ایضا فصل فی المحرمات ص ۲۲۲) ظفیر۔

جان کے خوف سے طلاق | سوال (۷)۔ ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا کہ تو اپنی زوجہ کو
 مئی گئی اس کا کیا حکم ہے | طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق
 دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ عند المنفیہ اکراہ سے
 بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الدر المختار۔ فقط۔

طلاق شرعی اور بدعی میں فرق ہے یا نہیں | سوال (۸)۔ طلاق شرعی اور بدعی، غیر شرعی کی
 تعریف حسب تشریح فقہاء کیا ہے، اور دونوں کا حکم ایک ہے یا فرق ہے، اس پر ایک
 بنگالی مولوی نے یہ جواب لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تین طلاق بدعی ہوں تو عملاً کن
 ضرورت نہیں، تجدید نکاح کافی ہے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب :- اقول قال فی الدار المختار والبدعی ثلاث متفرقة او
 ثنتان بسیۃ او مرتین فی طهر واحد لا رجعة فیہ، اقول شارحہ العلامة الشافعی
 قوله ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی وعن الامام ابو یوسف یقع بلفظ
 الثلاث ولا فی حالة الحيض لانه بدعة محرمة وعن ابن عباس یقع بـ
 واحدة الخ وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين
 الى انه یقع ثلاث (الی ان قال) وقد ثبت النقل عن اکثرهم صحیحاً با یقع
 الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الی آخره ما
 نقل عن الکمال ابن الهمام صاحب فتح القدير فعلم ان الطلاق البدعی

له ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو عبداً او مکی ما کان طلاقه صحیح
 لا اقراره بالطلاق (در مختار بحوف البحر) ان المراد ان کما فی التلظ بالطلاق
 فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق، رد المحتار
 کتاب الطلاق ص ۲۲۹، ظنیر۔ ۲۷ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳

ایضاً واقع ومن طلقت ثلثاً بالطلاق البدعی فقد حرمت علی الزوج بالعمرة الغلیظة حتی لا تحمل له حتی تنکح زوجاً غیرہ کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له حتی تنکح زوجاً غیرہ فہذہ الآیۃ باطلاقہا تدل علی ان المطلقة الثلاثۃ بائ وجہ کان لا تحل للزوج الاول حتی تنکح زوجاً غیرہ ہذا فقط ۔

سوال (۹)۔ میری عورت میرے والد جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے کو طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے صاحب کی بہت بے عزتی کرتی ہے، والد مجھے

مجبور کرتا ہے کہ تم دوسری شادی کرو، اور اس عورت کو طلاق دیدو، چھ ماہ سے میں نے اس کو نکال دیا ہے، اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے، میں کچھ خرچہ وغیرہ اس کو نہیں دیتا مگر طلاق دیدوں تو والد میرا مجھ سے خوش ورنہ ناراض اور عورت زبان درازی سے ہرگز باز نہیں آتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، اور طلاق دینے کی کیا ترکیب ہے۔

الجواب :- ایسی حالت میں طلاق دینا درست بلکہ مناسب ہے، اور طلاق دینے کی اچھی صورت یہ ہے کہ جب وہ عورت پاک ہو، یعنی اس کو حیض نہ آتا ہو اس وقت اس کو ایک طلاق دیدی جاوے، یعنی اس طرح اس عورت سے کہہ دیا جائے کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دی ہے۔ فقط

انگریزی لباس کی وجہ سے طلاق ضروری نہیں | سوال (۱۰)۔ ایک عورت انگریزی لباس پہنتی ہے، اگر وہ انگریزی لباس کو نہ چھوڑے تو اس کو طلاق دینا لازم ہے یا کیا۔

۱۔ سورۃ البقرہ ۲۰۹۔ ظفیر ۳۔ وایقاعہ ای الطلاق مباح انزل یسحب لومودیۃ (درمختار) قولہ لومودیۃ اطلاقہ فشمیل المودیۃ لہ اولغیرہ بقولہا ویفعلہا (ردالمحتار کتاب الطلاق ۳۳۳ و۳۳۴) ظفیر ۳۔ ورنہ لفظ مضموم خال عن الاستثناء مطلقۃ رجعیۃ نقط فی طہر لا وطوفیہ و ترکہا حتی تمضی عدتہا احسن الدلائل المختار علی حامش ردالمحتار کتاب الطلاق ۳۳۴ و۳۳۵) ظفیر ۳۔

الجواب :- اس وجہ سے طلاق نہ دینا چاہیے۔

پائل کی طلاق واقع نہیں ہوتی | سوال (۱۱)۔ ایک شخص ہے اگر اس کی پیشانی پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا تو کہتا ہے کہ اس نے میرے اوپر جادو کر دیا، اور اگر اس کے سامنے پانی ڈال دیا تو کہتا ہے کہ جادو کر دیا، اس کے گھردلوں نے میلاد کرایا تو کہتا ہے دیکھو جادو کر دیا، اگر اس کی عورت کو اس کے پاس لایا جاتا ہے تو اس کو کھانے پینے کو بالکل نہیں دیتا، اگر اس کی عورت کے سامنے کتا، بلی نکل جاوے تو عورت کو مار پیٹ کرتا ہے اور رات کو چارپائی پر سجدہ کرتا رہتا ہے اور نماز بھی چارپائی پر پڑھتا ہے، اگر کوئی چیز آسمان میں نظر آتی ہے تو کہتا ہے دیکھو جادو آیا، اور گھردلوں کو مارتا ہے، آیا شخص مذکور دیوانہ ہے یا نہیں اگر اس کو دیوانہ کہیں گے تو اس کی طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب :- ایسی باتیں وہی کہہ سکتا ہے، لہذا محض ان باتوں کی وجہ سے اس کو مجنون نہ کہیں گے، اور اگر جملہ حرکات و افعال سے اس کا مجنون ہونا اور دیوانہ ہونا ہوگا تو معلوم ہو تو اس وقت اس کو مجنون اور دیوانہ کہیں گے اور شریعت میں مجنون اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور جو مجنون نہ ہو شخص وہی اور کم عقل ہو، اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثہ وعدہ منهم المجنون المکرر

لہ قیل الاصح حظرة ای منعه الا تحجة، ومفادہ ان لاثم بمعاشر من لا تصبل
والد المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۳۵ و ص ۳۶، لباس اگر سارا پردہ
پوش، ہے تو اس میں کوئی محسوس تراش خراش محسوس نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے باہمی تعلقات بگاڑ
لئے جائیں، ظفیر۔ ۳۵ لا یقع طلاق الموق علی امرأۃ غبیہ والمجنون مرد الصبی ولو مراہق
والد المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۳۵ و ص ۳۶، ظفیر۔ ۳۵ یقع طلاق کل زوج بالعدول
ولو عبد او مکر ما اوسفیہا حقیف العقل (ایضا ص ۳۶، ظفیر۔ ۳۵ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق
فصل ثانی ص ۳۷ و سنن ابن ماجہ باب طلاق المعوۃ مشکوٰۃ۔ ظفیر۔

بیوی کو نفرت ہو تو طلاق **سوال (۱۱۲)**۔ شہ اپنی بیوی جس قدر محبت کرتا ہے، بیوی دیکھنے میں گناہ نہیں ہے | اسی قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور بھاگتی ہے، اور سرزنش کرنے پر دل بدن رنجش برپا ہوتی جاتی ہے، تو اگر شوہر طلاق دیدے تو اس کو گناہ ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ کچھ بانی بود و باش اور باہمی اتحاد کی کوئی صورت نہیں تو مرد طلاق دے سکتا ہے، اس معاملہ میں اس کے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ یہی شکل بہتری کی ہے۔ فقط۔

صرف خود طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے | **سوال (۱۱۳)**۔ کریم کو جوڑے عورت مدخل منکوحہ خود کو تحریری طلاق لکھا کر دی مگر زبانی کچھ نہیں کہا، طلاق اس صورت میں واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے، خود لکھ دے یا کسی سے لکھوا دے اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی۔ فقط۔

صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی | **سوال (۱۱۴)**۔ ایک شخص کو خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر بکر سے بولوں تو میری زوجہ کو تیس طلاق، اب اس کی یہ حالت ہے کہ جب سانس لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ”طلاق دی“ نکل رہا ہے، تنوک نکلتے اور لقمہ نکلنے زبان سے یہ

لہ فی التمسستاق عن شرح الطحاوی السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع
اعلمهما ليصلحا بينهما فان لم يصطلحا جازا الطلاق والغلم (رد المحتار باب الخلع ص ۶۶)
بل يستقب (الطلاق) لوموذية (در مختار) اطلاقه فمثل الموزية له او لغيره بقولها او بفعلها
(رد المحتار كتاب الطلاق ص ۶۶) ظفیر۔ لہ كتب الطلاق ان مستبينا علی غلوح
وقع ان ذی وقیل مطلقا (در مختار) لوقال لکاتب اکتب طلاق امرتی کان اقرارا
بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۶۶) ظفیر۔

آواز محسوس ہوتی ہے کہ ”طلاق دی“ کہہ رہا ہے، آیا کسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس واقع میں کسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اور محض لفظ ”طلاق دی“ برسیل مذکرہ کہنے سے جب کہ اس کی نیت اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، (سوال میں جتنے الفاظ ہیں وہ ہم پر دلالت کرتے ہیں، اور خیال و دوسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، ظفیر)

محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی | **سوال ۵۸۰ :-** اگر کسی شخص کو محض خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر میں دوسری شادی کروں تو اس پر تین طلاق، اس صورت میں دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط۔
اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ | **سوال (۱۶) :-** اگر شوہر اپنی زوجہ کو صرف یہ لفظ کہے ”کیا طلاق دلانا چاہتی ہو“ تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس قدر شوہر کے کہنے سے کہ کیا طلاق دلانا چاہتی ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، لہذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

۱۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجلوز عن امتی ما حسوست بہ صدورہا ما لم تعمل بہا وتکلم متفق علیہ مشکوٰۃ باب الوسوسۃ فصل اطلاق
ولکنہ ای رکن الطلاق لفظ مخصوص (در مختار) ہوا جعل دلالت علی معنی الطلاق من صریح او کنیۃ الخ و اراد اللفظ ولو حکما (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶) نوکرت
مسائل الطلاق بحضرة زوجتہ ولا ینوی لا تطلق (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶) ظفیر۔ ۲۔ اس کے لئے دیکھئے اوپر والا حوالہ۔ ظفیر ۱۲۔

سوال (۱۷): جس طرح مرد کو اختیار ہے کہ اپنی زوجہ کو دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں بلا حصول اس کی رضا کے بذریعہ طلاق اپنی زوجیت سے

خارج کر سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی مرد کی بدکاری وغیرہ سے مجبور ہو کر بلا حصول اس کی رضا مندی کے شرعاً اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

الجواب :- طلاق کا اختیار شریعت سے مرد کو ہی دیا گیا ہے، عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا، حدیث الطلاق لمن اخذ الساق وغیرہ اس پر شاہد ہیں اور آیت البرجاء فی المؤمن علی النساء وغیرہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، اس لئے خفیہ کا مذہب مفتی بہ یہ ہے کہ عورت با اختیار خود طلاق نہیں کر سکتی، البتہ بصورت ناموافق و عدم ادائے حقوق مرد کو شرعی حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو کا لعلقہ نہ چھوڑے بلکہ یا خیر گیری کرے ورنہ طلاق دیدیوے اور حاکم شوہر کو اس پر مجبور کر سکتا ہے فقط۔

سوال (۱۸): ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کی عدم دینے سے طلاق ہوئی ہے یا نہیں موجودگی میں طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ طلاق دینے کے وقت عورت کا سامنے ہونا اور پاس ہونا ضروری نہیں ہے۔

سوال (۱۹): بزرگ کے دوست نے

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۱۰۰ ما جہ ص ۱۰۰ ظفیر۔

لہ سورۃ النساء ۱۰۰ اس کے علاوہ یہ آیت بھی سامنے رکھی جائے: اذ اطلقتہ النساء قبلہن احسن

فامسکون بہ عروضا۔ اور سرحہ ہونے بعد عروضا (بقیہ ص ۱۰۰) سے معلوم ہوا کہ طلاق صرف مرد کو ہے ظفیر

لہ غیب ای الطلاق لو فاق الامساک بالمعروف والدانہ خیار علی ما مشرد المختار کتاب

الطلاق ص ۱۰۰ ظفیر لہ ولنا قالہ: اذ افاقہ الامساک بالمعروف کتاب القاضی مناب

فوجب التکریع بالاحسان (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۱۰۰) ظفیر۔

زید سے زید کی بی بی کے بارہ میں مذاق کیا، زید نے مذاقاتین دفعہ یہ کہہ دیا کہ ملاق دی، طلاق دی، طلاق دی، مولوی عبداللہ ٹوٹی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی دوسرے ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع ہو گئی، لیکن رجوع کر سکتے ہو، چنانچہ زید نے رجوع کر لیا، اور جس وقت زید نے لفظ طلاق کہا تھا، اس کی نیت طلاق نہ تھی، بلکہ مذاق کہا تھا، اور زید نے مشکوٰۃ کے ترجمہ کو دیکھا، اس میں لکھا ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین بار کہنے سے ایک بار سمجھا جاتا تھا، اس لئے رجوع جائز ہے، اور یہ ہی حال حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے زمانہ تک رہا، آیا شرعاً رجوع کرنا زید کو صورت مسؤل میں جائز ہے۔

الجواب :- چونکہ پہلے سے ذکر زید کی زوجہ ہی کا تھا، لہذا الفاظ مذکور سے زید کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، اور صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور انصاف و سچ کی بھی حاجت نہیں ہے بلکہ قرائن سے واضح ہے کہ زید اپنی زوجہ ہی کی نسبت کہہ رہا ہے کہ طلاق دی، اور تین بار لفظ طلاق کہہ کر رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور نکاح بدوں حلال کے جائز نہیں، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ، اور اجماع صحابہ اس پر ہو گیا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ سے اگرچہ بلفظ واحد ہو، بدوں حلال نکاح درست نہیں، فقط۔

لہ و یقع بما ای بمذہب الا لفاظ وما بمعناھا من الصریح او فلا فرق بین عالم و جاہل و حد مختار، و لا یلزم کون الاضافة صریحہ فی کلامہ (رد المحتار باب الصریح ص ۳۵) و الحاصل ان قولہم الصریح لا یحتاج الی النیۃ (البحر الرائق کتاب الطلاق ص ۳۵) ظہیر ۱۵ سورۃ البقرہ ۲۰۹۔ ظہیر ۱۵ و البدعی ثلاث متشقة و کذا بکلمۃ واحد قبل اولیٰ بنصب جمیع الصحابة و التابعین و من بعدہم عن ائمة المذہب انہ یقع ثلاث او وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحاً بایقاء الثلاث و لم یظهر لہم مغالاف فماذا بعد الحق الا الضلال (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۵) و م ۳۵، وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرة و ثمرین فی الامۃ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بہا ثم یطلقہا و الموت عنہا علی غیرہ (مصری ص ۳۵) ظہیر۔

سوال (۲۰): ایک شخص کی نسبت محلہ والے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ دو تین برس ہو چکے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق سے طلاق ہو گئی یا نہیں

بخار کی مدد بخشی میں طلاق دینے

مغلط دیدی ہے، پھر اس مطلقہ کو گھر میں رکھ کر بود و باش کر رہا ہے اور وہ شخص بہت دنوں سے بیمار تھا، طلاق کے وقت بھی اس کو بخار لاحق تھا، بعض شاہد یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ طلاق دینے کے وقت بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا، دوسرے روز جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے کیوں طلاق دی تو جواب دیا کہ میں نے کیا کہا اور کیا کیا مجھے کچھ بھی معلوم نہیں میں بخار کی وجہ سے مدہوش ہو گیا تھا، اب قول اس کا معتبر ہو گا یا نہیں، سوال یہ ہے کہ تین برس تک شہادت نہ دینا اور طلاق کو ظاہر نہ کرنا بلکہ اس کی ساتھ مواکلت و مشار کرتے رہنا، اب طلاق کو ثابت کرتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- وجب الاداء بلا طلب لوالشهادة في حقوق الله تعالى و سبق آخر شاهد المحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد كطلاق امرأة

اس سے معلوم ہوا کہ گواہان طلاق کا بلا عذر تاخیر شہادت کرنا موجب فسق و رد شہادت ہے، لہذا اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی، اور شوہر جب کہ منکر ہے طلاق سے یا یہ کہتا ہے کہ مجھ کو یاد نہیں ہے تو اس صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔

سوال (۲۱): اگر کے زوجہ خود را در حالت حیض طلاق دہد واقع شود یا نہ و رجوع تو اعمد کر دیا

حیض طلاق دہد واقع شود یا نہ و رجوع تو اعمد کر دیا

الجواب :- طلاق واقع شود و رجعت واجب است، اگر ایک دو

له الدار المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص ۱۴۵ . ظفیر

له لا يقع طلاق المولی علی امرأة مبدوءة المجنون والمعتق المفضی علیہ والمذموم المذموم

والدار المختار علی هامش رد المحتار کتاب المطلق ص ۱۴۵ . ولا يقع طلاق المصبی وان یعقل

والجنون والنائم والمبرسم والمفضی علیہ والمذموم المذموم مکن فی فتم القدر علی المکبری مصری ص ۱۴۵ . ظفیر

الجواب :- دریں صورت طلاق واقع شود کہ طلاق مکرمہ ہم واقع است
 کذا فی الدر المختار و فی الحدیث ثلاث جہ من جہ و من لمن جہ الحدیث
 لیکن صورت مسؤل میں طلاق واقع نہ ہوئی، اس لئے اگر اہ! و زبردستی زبان سے کہلوا
 دینے سے تو طلاق واقع ہوتی ہے نہ زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، فقہار نے
 صراحت کی ہے و فی البحر ان المراد الا کراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی
 ان یکتب طلاق امراته فکتب لا یتطلق لان الکتابۃ اقامت مقام العبارة
 باعتبار الحاجة والحاجة هنا کذا فی الخانیہ دیکھئے مراد المختار کتاب
 الطلاق ص ۹۹، ۱۰۰ ظفیر۔

www.besturdubooks.com

بلا اجازت بیوی کہیں بھی جاتی ہے تو اس کو طلاق دینا کیسا ہے

سوال (۲۳):- ایک عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے اپنے بیٹھنے کے ساتھ چلی گئی تو شوہر کو طلاق

دینا واجب ہے یا نہ۔

الجواب :- طلاق دینا واجب نہیں، لیکن اگر طلاق دے گا واقع ہو جائیگی عورت نے نہا کہیں نے شوہر سے قطع تعلق کر لیا سوال (۲۴):- مطیع اللہ خاں اور ان کی زوجہ میں اس کی بہن وہ یہ بھائی اس کا کیا حکم ہے زمرہ بیگم دس بارہ برس سے خانگی معاملات پر نہا جاتی ہو کر مسماۃ والدین کے گھر رہنے لگی، مطیع اللہ خاں اس کو لینے اور رضامند کرنے کی غرض سے گئے، مگر مسماۃ رضامند نہیں ہوئی، اور یہ کہا کہ آج کے دن سے ہم نے اپنا تعلق مطیع اللہ خاں سے قطع کر دیا، آج سے میں ان کی بہن وہ میرے بھائی ہیں، آیا عورت کو یہ حق ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے اور تعلق قطع کر دے اور عورت اس صورت میں مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب :- عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ با اختیار خود اپنا تعلق زوجیت اپنے شوہر سے منقطع کر لے، طلاق دینے اور قطع تعلق کرنے کا اختیار شرعاً شوہر کو ہے کماورد "الطلاق لمن اخذ الساق" رواہ ابن ماجہ پس قول عورت کا لغو ہے، اس سے قطع تعلق نہیں ہوا اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مہر مؤجل کا مطالبہ عورت بعد طلاق یا موت کے کر سکتی ہے، اور ابھی چونکہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور زوجین زندہ ہیں تو عورت مطالبہ ادا سے مہر مؤجل کا نہیں کر سکتی۔ فقط

لصومفادہ ان لا اثر معاشرۃ من لا تعلی والدرا المختار علی ما مشی بہ المحتل کتاب الطلاق ص ۲۶، لا یجوز علی الزوج تطلیق الفاجرة (ایضا فصل فی الحرامات ص ۲۶) ظفیر ص ۲۶ ابن ماجہ باب طلاق العبد ص ۱۰۱، اس کے الفاظ یہ ہیں انما الطلاق لمن اخذ بالساق۔ ظفیر ص ۲۶ ابن ماجہ باب طلاق او موت در مختار ص ۱۰۱ مطالب بالہم الموجل فی الطلاق در المختار باب الہم الموجل ص ۲۶ ظفیر

غدا کی قسم اس کو کبھی نہیں رکھوں گا | سوال (۲۵) :- زید نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر گھر سے
کھنکھنے سے طلاق نہیں بڑی نکال دیا اور یہ الفاظ کہ بہہ کو خدا کی قسم اس عورت کو میں

کبھی نہیں رکھوں گا، چنانچہ عرصہ چار سال کا ہو گیا کہ نان و نفقہ نہیں دیا، تو زید کے ایسے
صاف الفاظ ہوتے ہوئے کبھی کیا اس کی نیت بابت طلاق دریافت کی جاوے گی یا کیا
الجواب :- اس صورت میں زید کی زدہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت

کے دریافت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ سیدنا استقبال میں اگر صریح الفاظ
طلاق کے ساتھ بھی تکلم کر لے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی مثلاً اگر یوں کہے کہ خدا
کی قسم میں تجھ کو یا اس کو طلاق دیدوں گا، تو اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی، کذا فی العالمیہ

والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا مگر سوال (۲۶) :- ماں باپ نے لڑکے کا نکاح کیا اور لڑکا
پسند نہیں اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں ناراض ہے کہ یہاں نہ کرو، اب ان دونوں میں ناراضی
رہتی ہے، اب اگر یہ طلاق دیوے تو کچھ مواخذہ تو نہیں ؟

الجواب :- بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرے طلاق نہ دے، لیکن اگر
موافقت کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دینا جائز ہے کچھ مواخذہ اس میں نہیں ہوگا۔

زبردستی نکال دینے کی وجہ عورت اپنے باپ کے سوال (۲۷) :- اگر کوئی شخص اپنی بیٹے
گھر آجائے تو یہ طلاق کی وجہ نہیں ہو سکتی کی بیوی کو ار کر باہر نکال دے اور جہاں وہ

لے بخلاف قولہ کنمل لانه استقبال ولم یکن تحقیقا بالتشکیک وفي المحيط لوقال بالعربیة
اطلق لا یكون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا عالمیة مصریة غیر
لے عن ابی الدرداء قال اوصاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بنسب لا تشترک بالله شیئا
واطعوا الديك وان امراك ان تخرج من دنیاك فخرج لهما الادب المفرد باب یبر

والدیہ مالہ یکن معصیة) ظفیر لے وایقاعہ مباح ای ایقاع الطلاق وقیل الاصح
حظیہ الا لحاجة (در مختار) لما فیہ من کفر ان نکرہ الکلام (رد المحتار) بالکلام مہم، ظفیر

بیمار کی طلاق بھی واقع ہوتی ہے | سوال (۲۹) :- ایک شخص مریض نے کسی وجہ سے اپنی زوجہ کو گواہوں کے زور و دین طلاق دیدی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، دوبارہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہ ۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور بدولت علما کے شوہر اول اس عورت مطلقہ کو نکاح میں نہیں لاسکتا۔ فقط

غصہ میں بلا نیت کہا تم کو سہ طلاقیں تو کیا حکم ہے | سوال (۳۰) :- ایک شخص نے تکرار میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو سہ طلاقیں دی، اب وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے غصہ کی حالت میں بلا نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں ۔

الجواب :- صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، بدون نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو باقی ہے بلکہ ظاہر ہے کہ اکثر غصہ ہی سبب طلاق دینے کا ہوتا ہے، اور بعض کنایات میں فقہاء کا حالت غضب کو قریبہ وقوع طلاق کا بلا نیت کے کرنا اس کی دلیل کافی ہے، اور شامی میں غایہ حنبلیہ نقل کر کے لکھا ہے ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیم و هذا الموافق عندنا۔ فقط

لہ ویقع طلاق کل زوج بالجماع والوطء عداً ومکرہاً والحدود مریضاً والدم المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق مجتہد ظفر لہ وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحیۃ لم تحل له حتی تکثر زوج غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل منها ثم یضطرها او یموت عہد کذا فی التہذیب ولا فرق فی ذلك بین کونہ مطلقاً ثم مدخولاً بمنزلاً و غیر مدخول بھا کذا فی فتح القدر و رد المحتار باب الرجوع ص ۵۹۵ مشیر لہ من المصر ولا یجوز الی الدیۃ رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ص ۵۹۵ ظفر لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹۵ تحت مطلب فی طلاق المدحوش۔ ظفر لہ

بلا وجہ طلاق دینا کیسا ہے | سوال (۳۱) :- ایک شخص کی شادی نو برس کی عمر میں ہوئی اور فقیری و گوشہ نشینی کی غرض سے اپنی عورت سے مباشرت کر کے، ابرس کی عمر میں طلاق دیدی، عورت میں نہ کچھ عیب ہے نہ وجہ لگا ہے تو وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں اور اس کی فقیری پر طلاق کا کیا اثر پڑے گا، اور بذریعہ خط اہل تنہائی میں طلاق کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر بلا کسی وجہ کے بھی طلاق دیوے تو گنہ نہیں ہے، البتہ بلا کسی وجہ کے طلاق دینا بہتر نہیں ہے، درمختار میں ہے وایقاعہ مباح عند العامة لا طلاق الا بآیات اس پر شامی نے منقل کیا ہے، لا طلاق قولہ تعالیٰ فطلقوهن لعدتمن لا جناح علیکم ان تطلقتم النساء۔ ولانہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصة لا لریبة ولا کبر وکذا فعلہ الصحابةؓ اور پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں اگر شوہر نے بعد بالغ ہونے کے طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور طلاق دینے والا مرتکب کسی گنہ کا نہیں ہوا، اور اس کی فقیری میں اس وجہ سے کوئی فرق نہیں آیا، اور خط کے ذریعہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ سوائے شوہر کے کسی کو خبر نہ ہو، فقط حالت حیض میں کہا طلاق، طلاق، طلاق | سوال (۳۲) :- ایک شخص نے اپنی بیوی اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں، سے بحالت حیض جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں، اور عدت کب سے شمار ہوگی۔

لہ الدار المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق مبیہ۔ ظفیر لہ رد المحتار کتاب الطلاق مبیہ۔ ظفیر لہ کتب الطلاق ان مستینا علی غلوہ وقع ان ذی وقیل مطلقا (رد مختار) المراد بفی الموضوعین ذی یولم بنور رد المحتار کتاب الطلاق مبیہ، ظفیر۔

الجواب :- اس عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئی اور حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ بُرا ہے مگر طلاق ہوگئی، اور وہ بائنہ مغلط ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر سابق کے لئے حلال نہ ہوگی اور عدت طلاق کی وقت طلاق دینے سے شمار ہوگی نہ فقط۔

سوال (۳۳) :- استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں | واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، مثلاً کسی نے ایک شخص سے کہا کیا تم نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، اس نے کہا ہاں دی ہے۔

الجواب :- استفہام کے جواب میں یہ کہنے سے کہ ہاں دی ہے یا جھوٹ کہہ دینے سے کہ ہاں دی ہے، طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی۔ فقط۔

سوال (۳۴) :- ایک لڑکی کی شادی عرصہ چھ سات سال کا گذر چکا کسی جگہ ہوئی تھی، یہ لڑکی اپنے خاوند کے یہاں ایک مرتبہ جا کر دوبارہ نہیں گئی، نہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تھی۔ اب لڑکی کے والد نے اس کا نکاح دوسری جگہ لالچ کی وجہ سے کر دیا ہے، یہاں پر مولانا مولوی شمس الدین نے جس کے یہاں اب نکاح ہوا ہے ماسی کے رشتہ داروں کی تین شہادت لیکر

لہ والبدعی ثلاث متفرقة (وکن ابکلمة واحدة) فی طهر واحد فی حیض موطوءة
والد المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۶۶ ظفیر لہ وینک مبانہ بما
دون الثلاث فی العدة وبعد ما بالجماع لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ برہانی
بالثلاث حتی یطلعا غیہ ان ینکح نافذ رد المحتار علی هامش رد المحتار باب الرجعة
ص ۲۶۶ و ۲۶۷ ظفیر لہ ینکح المرأة بعد زوال النکاح رد المحتار ص ۲۶۷ معری باب العدة
ص ۲۶۷ ظفیر لہ لو اقر بالطلاق کاذبا او اذ لا وقع قضاء لا یریانہ
(رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۶۶، ظفیر۔

نکاح جائز کر دیا ہے، یعنی دو چچا حقیقی اور ایک پھوپھا حقیقی کی شہادت لے کر نکاح جائز کر دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر دو گواہ طلاق کے معتبر وثقہ ہیں تو عدت طلاق کی جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں پوری کر کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، چچا اور پھوپھا کی شہادت معتبر و مقبول ہوتی ہے۔ فقط

سوال (۳۵) :- اگر مرد عورت کو نہ چاہے، اگر عورت مرد پسند نہ ہوئے کی صورت میں | کو جھوٹ الزام لگا دے، جس سے مرد کو نقصان ہوا ہو، اور بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

مرد بدنام ہوتا ہو، مرد کی کچھ خطا نہ ہو، ایسی صورت میں طلاق دیوے یا نہ دیوے ؟
الجواب :- طلاق دیدیوے تو درست ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ طلاق نہ دے اور تصور اس کا معاف کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۳۶) :- اگر کسی نے بحالت حیض یا نفاس اپنی بیوی کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دی تو واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے، لیکن ایسی حالت میں طلاق بدعت و مکروہ ہے، اور اگر طلاق ثلاثہ نہ ہوں تو رجعت کرنا اس میں لازم ہے، مگر تین طلاق کے بعد رجعت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ ثلاثہ کو شوہر اول نکاح میں نہیں لاسکتا۔

۱۔ قبل تنہا الرجل (اخیرہ) و محمد لا بعد الام التمام الخ ۲۔ ۱۲۳
۳۔ فی غایۃ الزیادۃ یستحب طلاقہا اذا كانت سلیطۃ موزیۃ (المحرر الی انی کتاب الطلاق ص ۳۵) ظفر ۳۔ و طلاق المملوۃ حائضہ بدعی فیہا جمعہا و یطلقہا فی طهر
۴۔ (المحرر الی انی کتاب الطلاق ص ۳۵) ظفر ۴۔ و ان کان الطلاق ثلاثاً فی النحرۃ ثم غلب علیہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل برأئہ یطلقہا و یموت عنہا (عالمگیری مصری کتاب الطلاق باب الرجعة ص ۳۵) ظفر۔

طلاق میں طاک جگہ تا یا قاف | سوال (۳۷) :- طلاق کے لفظوں میں حروف ط، ت، ق، ک کی بھی امتیاز ہوتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس میں کچھ فرق نہیں سب الفاظ طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔
کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری | سوال (۳۸) :- کیا طلاق دینے کے وقت گواہوں کا
ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں | ہونا ضروری ہے یا ایسا بھی دے سکتا ہے۔

الجواب :- ضروری نہیں ہے طلاق تنہائی میں دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے،
گواہوں کا ہونا ثبوت طلاق عند القاضی کیلئے بوقت انکار شوہر ضروری ہے۔

تیرہ سال لڑکے کے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۳۹) :- لڑکا کس وقت بالغ ہوتا
ہے، اگر ۱۳ سال کا لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دیدے تو معتبر ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل احتلام وغیرہ لڑکے میں ظاہر
نہ ہو تو فتویٰ اس پر ہے کہ پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ شمار ہو گا کذا
الدر المختار، پس جس لڑکے میں کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو، اور وہ تیرہ برس کا ہو

لہ یقع الطلاق، بعد ای بمدة الا لفاظ وما بعد ما من المریع وید من غیر طلاق
وتلاغ وطلاک وتلاغ اوطال، ل، ق اور طلاق باش بلا فرق بین عامہ و خاصہ وان
قال تعدتہ نحو یغایر یصدق قضاء الدر المختار علی عامش رد المحتار کتاب الطلاق باب
الصبر منہ و ص ۹۹، ظفیر ۳۷ ذهب جمهور الفقہاء من السلف والخلف ان
الطلاق یقع بدون اشماد لان الطلاق من حقوق الرجل ولا یحتاج الى بیئہ کی
یباشر حقہ ولم یرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزہ عن الصحابہ مہدل علی
مشروعیۃ الا شہاد قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اذا نکلتمہن المومنات ثم طلقتموهن
فقال اللہ تعالیٰ اذا طلقتم النساء فبلغن اجلن فامسکوهن، نعم رف اور قروہن بمعرفہ
ظفیر، ۳۷ بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والامتزاج فان لم یوجد فیہ ما شئ
فحتی یتما کمال منہما خمس عشر سنۃ بہر فتی الدر المختار علی عامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام
ص ۹۹، ظفیر

تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، لکنانی کتب الفقہ۔

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیج دو تو میں طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں | سوال (۴۴)۔ زید ہندہ کو اس عورت نے بھیج دیا شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا مکم ہے کے میکہ میں چھوڑ کر ملایا ٹاپو چلا گیا،

جس کو عرصہ زائد نو سال سے ہوتا ہے، اور اس دوران میں ہندہ کی کچھ خبر نہ ان و نفقہ وغیرہ کی نہ لی، اب زید نے بذریعہ خط ہندہ کو اطلاع دی کہ اگر ہندہ بذریعہ خط اپنا مہر بخش کر اور دو گواہان سے دستخط ثبت کر کر میرے پاس بھیج دے تو میں ہندہ کو طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں، چنانچہ ہندہ نے ایسا ہی کیا جس کو عرصہ دو ماہ سے زائد ہوا، مگر اب تک زید نے کوئی جواب ہندہ کو نہیں دیا تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- زید نے جو کچھ خط میں لکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہندہ مہر کی معافی لکھ بھیجے گی تو میں طلاق لکھ بھیجوں گا، پس یہ وعدہ ہوا زید کی طرف سے طلاق دینے کا مہر کی معافی پر ہے پس زید کو چاہئے کہ موافق اپنے وعدہ کے طلاق دیدیوے اور لکھ بھیجے، لیکن جب تک زید طلاق نہ دے گا، اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ مہر معاف ہوگا، کیونکہ معافی مہر کی طلاق دینے پر معلق ہے، العزمن بدون طلاق دینے زید کے طلاق واقع نہ ہوگی، زید کو پھر لکھا جائے کہ وہ کچھ جواب دیدیوے۔ فقط

بیماری کی حالت میں عین مرتبہ کہا کہ طلاق | سوال (۴۱) :- زید نے بحالت غضب و

دی کیا اب ساتھ بیٹنے کی کوئی صورت ہے | بیماری تب و لرزہ اپنی زوجہ کو تین مرتبہ بہ تکرار

یہ الفاظ کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، آیا زید کی زوجہ کسی طرح اس کے نکاح میں

لے و لا یقع طلاق الصبی والمجنون والناصر (مدا یہ کتاب الطلاق

میں) ظفیر لہ و لیس منہ، اطلقک بصیغۃ المضارع الا اذا غلب استعمالہ فی

الحال کما فی فتح القدیر (البحر الی البی باب المخرج میں) ظفیر۔

رہ سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر نہیں طلاق واقع ہوگئی بدون حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، اور کیفیت حلالہ کی یہ ہے کہ عورت مطلقہ بعد گزرتے عدت طلاق کے جو کہ عائفہ کے لئے تین حیض ہیں، دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد و طی وصبت کے طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گزرھاوے، اس وقت شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الا یہ فقط۔

سوال (۱۴۲) :- طلاق ثلاثہ جملہ واعدۃ ہر اجماع یا نہیں اور سوا قح ہوتی ہے یا نہیں ہے یا نہیں جو شخص اجماع کی مخالفت کرے اس پر

شرعاً کیا حکم ہے، غصہ میں جو عوام الناس اکثر تین طلاق دیتے ہیں واقع ہوتی ہے یا نہ

الجواب :- اس پر اجماع ہے اور مخالف اور منکر اس اجماع کا گمراہ ہے فتح القدیر میں اس اجماعی مسئلہ کو لکھ کر لکھا ہے فماذا بعد الحق الا الضلال۔

لہ یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبد او مکمل ما لا یؤثر فیہ من یضار الدر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۲۰۷ و ۲۰۸ و یقع طلاق من غضب خلافاً لابن المقیم و المختار کتاب الطلاق ص ۲۰۷ (ظہیر) وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرة لم یحل حتی تنکح زوجا غیرہ تکلیفاً صریحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت (عالمگیری مصری باب الرجعة ص ۲۰۷) (ظہیر) ص ۲۰۷ سورة البقرة رکوع ۲۹۰۔ ظہیر ص ۲۰۷ والبدعی ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی الخ و ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدہم من ائمة المسلمين انی انه یقع ثلاث الا وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بإیقام الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن هذا قلنا لو حکم حکم ما حکم بانما واحدة لم ینفذ حکم لانه لا یسوغ الاجتهاد فیہ (رد المختار کتاب ص ۲۰۷ و ۲۰۸) (ظہیر)۔

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر ظاہری [سوال (۴۳) :- کسی نے حالت غضب علامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا کیا حکم ہے] میں طلاق دی دو شاہد نے گواہی دی، لیکن

ظاہری علامتوں سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا، لہٰذا وہ دعویٰ مدہوش ہونے کا کرتا ہے، ایسی حالت میں اس کا قول معتبر ہوگا یا شاہدوں کا۔

الجواب :- جب کہ ظاہری علامت سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کرے گا، لیکن اگر وہ خود سمجھتا اور جانتا ہے کہ میں مدہوش تھا اور کچھ نہ بھولی تو دیانۃ طلاق واقع نہ ہوگی۔

طلاق غضبان [سوال (۴۴) :- غضبان کے ظاہری اقوال و افعال میں جب مجنونیت پائی جاوے تب وہ مدہوش کہلا سکتا ہے، یہ حق ہے یا نہیں، یا صرف اس کے قول کی تصدیق کی جاوے گی۔]

الجواب :- جب کہ اس کے ظاہری اقوال و افعال سے اس کا مدہوش و مجنون ہونا معلوم ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی طلاق کے وقوع کا حکم نہ ہوگا اور جب کہ ایسا نہ ہو تو اگر وہ مدہوش ہوئے کا مدعی ہو تو قول اس کا معتبر ہوگا ورنہ نہیں۔
فی الشامیؒ۔

لہذا یقیم طلاق المولیٰ علی امرأة عبدة والمجنون والمغنی علیہ والمدہوش والنائم لا تنفذ الإرادة (در مختار) علی ثلثة اقسام احدها ان يحصل له مبادى الغضب بحيث لا يتغير عقله ويعلم ما يقول ويقصد وهذا الاشكال فيه (ای نقد طلاقہ، الثانی ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يريد، فمنه الا رب انه لا يفند شئ) (ای لا یقیم طلاقہ) (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۶) ظفیرؒ قلت للحافظ ابن القيم العنبلی رسالة فی طلاق الغضبان قال فیہا انہ علی ثلثة اقسام احدها ان يحصل له مبادى الغضب بحيث لا يتغير عقله ويعلم ما يقول ويقصد وهذا الاشكال فيه الثانی ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يريد فمنه الا رب انه لا يفند شئ من اقواله الثالث من توسط بين المرتبتين بحيث لم يصح كالمجنون فمنه ا محل النظر والادلة تدل علی عدم نفوذ اقواله لکن اشار فی الغایة الی مخالفة الثالث حيث قال یقیم طلاق من غضب خلاف لابن القيم وهذا الموافق عندنا لما مر من رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۶) ظفیر۔

غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق | سوال (۴۵) :- غضب کے تین درجہ ہیں، مبادی، متوسطہ، نہایت، اول کے دو درجوں میں وقوع طلاق کا فتویٰ دینا صحیح اور حق ہے یا نہ۔

الجواب :- حنفیہ کا مذہب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علامہ شامی نے اس میں کچھ بحث کی ہے اور پھر اس پر اشکال بھی پیش کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے جو خالی اشکال سے نہیں ہے۔

کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں | سوال (۴۶) :- ایک شخص بات چیت عقلمندوں کی سی کرتا ہے اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے پہنتا ہے، لیکن معاملات میں بہت نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً پندرہ کی چیز پانچ میں فروخت کر دیتا ہے، اور اگر کوئی کہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، تو تعجب نہیں کہ ایسا بھی کرے اور لالچ میں طلاق دیدے، اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- یہ شخص مجنون نہیں ہے جس کی طلاق واقع نہ ہو، بلکہ طلاق ایسے کی واقع ہو جاتی ہے، فقط

لہٰذا اشار فی الغایۃ الی مخالفتہ الثالث حیث قال دیمع طلاق من غضب خلا فالابن القیم (ایضاً) اس سے پہلے حاشیہ کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ مبادی میں بھی طلاق واقع ہوتی ہے اور متوسط میں بھی، البتہ درجہ نہایت میں نہیں واقع ہوتی۔ ظفر
کہ دیمع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او حازلاً او سفیہاً خفیف العقل (در مختار) وشرح السفہ فی اللغة الخفۃ
وفی اصطلاح الفقہاء خفۃ تبعث الانسان علی العمل فی مالہ بخلاف مقتضی العقل (رد المحتار کتاب الطلاق
صفحہ ۵۴۲) ظفر۔

تیرہ چودہ سال کے لڑکے کی | سوال (۴۷)۔ ایک لڑکے کا عرصہ آٹھ نو سال سے
طلاق واقع ہوگی یا نہیں | ایک لڑکی سے نکاح کیا ہوا ہے، لڑکے کی عمر تیننا تیرہ چودہ

سال ہے، اور لڑکی کی عمر بیس پچیس برس ہے، لڑکی جو ان کا سخت خطرہ ہے، لہذا سب
فریق متفق ہیں کہ ان میں جدائی کی جاوے، اور لڑکے کا نکاح اس کی زوجہ کی بہن سے
کر دیا جاوے اور لڑکی منکومہ کو طلاق دلا کر کسی دوسری جگہ ہم عمر کے ساتھ اس کا نکاح
کر دیا جاوے، شرعاً لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- شرعاً عمر بلوغ کی پندرہ سال ہیں، اگر اس سے پہلے کوئی علامت
بلوغ کی مثلاً انزال و احتلام لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر وہ
بالغ ہوگا اور اسی وقت اس کی طلاق واقع ہو سکتی ہے، اس سے پہلے اس کی طلاق
واقع نہ ہوگی، کما صرح بہ الفقہاء من ان طلاق الصبی غیر واقع در مختار
وغیرہ و فی الحدیث رفع القلم عن ثلثہ وعدہ صلی اللہ علیہ وسلم
منہما الصبی اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی بھی طلاق نہیں دے سکتا، نہ باپ
دادا نہ کوئی دوسرا ولی عصبہ لحدیث ابن ماجہ انما الطلاق لمن اخذ الساق
در مختار پس جب تک کہ وہ لڑکا بالغ ہو کر طلاق نہ دیدیوے، اس وقت تک
دوسرا نکاح اس لڑکی منکومہ بالغہ کا درست نہ ہوگا، لیکن یہ سب اس وقت ہے کہ
اس نابالغ کا نکاح اس کے ولی جائز نہ کیا ہو، اور اگر غیر ولی نے اس کا نکاح کیا ہے
تو وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے، اور اگر ولی نہ ہو تو باطل ہے، پھر طلاق کی
ضرورت نہیں، فقط

لہ الدار المختار علی ما مشرد المحتار کتاب مہمہ ظفیر لہ مشکوٰۃ باب
الخلع والطلاق ۲۸۴۔ ظفیر لہ الدار المختار علی ما مشرد المحتار کتاب
الطلاق مہمہ۔ سنن ابن ماجہ ۱۵۱۔ ظفیر۔

جبراً طلاق دلائے سے ہڑتی ہے یا نہیں | سوال (۴۸)۔ ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کر لیا تھا مگر اس کے خسر نے جبراً طلاق دلا دی تو طلاق پڑ گئی یا نہیں، وہ دونوں پھر اسی نکاح میں رہ سکتے ہیں یا نہیں، اور رجوع کرے یا دوسرے مرد سے نکاح کرانے کی ضرورت ہوگی۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ جبراً طلاق دلوانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن اگر ایک طلاق دی ہے تو عدت کے اندر ہلا نکاح کے وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ کو رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت گزر چکی ہے تو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے، حالانکہ کی ضرورت نہیں ہے، فقط۔

زبان سے کہتے ہی طلاق | سوال (۴۹)۔ زید نے ہندہ کو تین اشخاص کے رو برو ہو گئی تھی تحریر ضروری نہیں | دوسرے طلاق دی مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ طلاق تحریر ہوگی، اور وہ اوئی تصور ہوگی، عدت تاریخ تحریر سے شروع ہوگی، چنانچہ زید نے تحریر طلاق بھی لکھ دی، ایک حیض گزر جانے کے بعد زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کر دیا، اس کے بعد ہندہ کے بھائی نے تجدد نکاح کرنے پر مجبور کیا تو زید نے کہا کہ مقررہ طلاق سے زائد ہو چکی ہے، اب کوئی گنجائش باقی نہیں، بغیر حلالہ کے جائز نہیں ہو سکتا، مگر مولوی صاحب نے تاریخ تحریر سے طلاق اولی و ثانی کا اعتبار

لہ و یقع طلاق علی زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکراً فان طلاقہ ای المکرمہ صحیح (الدائم المختار علی ما مشی رد المختار کتاب الطلاق ص ۳۳۳) ظفیر لہ اذ ینقل الرجل امراته تطلیقہ رجعیۃ او تطلیقین ملایہ ان یراجعہا فی عدتہا رضیت ہذا للہ اولیٰ مرتضیٰ (مدایہ باب الرجعة ص ۳۳۳) ظفیر لہ و اذا کان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان یتزوجہا فی العدة وبعد انقضاءها لان حل المحلیۃ باقی لان زوالہ علی بالطلقة الثالثة فینعدم قبلہ (مدایہ باب الرجعة ص ۳۳۳) ظفیر۔

کر کے تجدید نکاح کی رائے دی اسی بنا پر تجدید نکاح ہو گئی، زبانی طلاق دینے کی تاریخ سے طلاق عائد ہوگی اور عدت شروع ہوگی یا تاریخ تحریر سے، اور یہ تجدید نکاح درست ہونی یا نہیں، کیا ان میں تفریق کرادی جاوے۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق اسی وقت ہو گئی تھی، جس وقت زید نے زبانی دومرتبہ طلاق دی تھی، یہ قول غلط ہے کہ بدون تحریر طلاق کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ زبانی طلاق شریعت میں معتبر ہے اور عدت بھی اسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے جس وقت زید نے زبانی طلاق دی تھی، پھر ایک حیض کے بعد جو زید نے دوسرا طلاق نام لکھ کر روانہ کر دیا، اس سے غرض زید کی انشاء طلاق جدید تھی تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، پھر بدون حلالہ کے زید سے اس صورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا،... تفریق اور غلطی کرادی جائے، جیسا کہ خود زید کے قول سے ثابت ہے اور باوجود تصریح زید کے کہ مقررہ طلاق سے زائد ہو چکی ہے، مولوی صاحب کا تجدید نکاح کرانا اور اس کی اجازت دینا سخت غلطی ہے، البتہ اگر زید کہتا کہ دوسرے طلاق نامہ میں جو طلاق لکھی گئی ہے اس سے اسی سابق دو طلاق کی خبر دینا مقصود ہے، انشاء طلاق جدید مراد نہیں ہے تو پھر حکم تجدید نکاح بلا حلالہ کے صحیح ہوگا، مگر جب کہ خود زید کے قول سے انشاء طلاق ہدیہ ثابت ہے تو پھر کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے، کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

لہ و یقع طلاق کل زوج اذا کان، ما قلا بائغلامدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳، فالصریح قولہ انت طالق ومطلقة وطلقت فہذا یقع بہ الطلاق الرجعی ولا یتقنی الی النیۃ لامنہ صریح فیہ لغلطۃ الاستعمال (مدایہ باب ایقاع الطلاق ص ۳۳) ظفیرؒ العدة می انتظار مدة معلومة یلنی م المرأة بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری ص ۳۳) ظفیرؒ وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم یحل له حتی تنکح زوجا غیرہ تکلمہ صحیحاً ویدخل بہا ثم یطلقها او یموت (عالمگیری مصری ص ۳۳)۔ ظفیر۔

مجھ کا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہذا | سوال (۵۰) :- میں نے اپنی مطلقہ کو تہجد پڑھ کر
میں نے طلاق نام لکھ دیا کیا حکم ہے | دوسری بیاہ نکاح کر لیا، مگر میری مطلقہ باوجود
اس کے میرے انتظار میں بیٹھی رہی، آخر لوگوں کے کہنے سننے سے نکاح کی تیاری ہوئی
مگر عین موقع پر اس کے والد نے کہا کہ پہلی زوجہ کو طلاق دیدو، مجھے نہایت رنج ہوا،
اور صاف انکار کر دیا، ایک روز ایک مولوی نے کہا کہ تم کاغذ لکھ دو تو ان کی زبان بند
ہو، اور وقت گزر جائے گا، اور صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک زبان سے
نہ کہی جاوے، مولوی کے کہنے پر مجھے یقین ہوا کہ صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوگی چنانچہ
مولوی مضمون بتلاتا تھا اور میں لکھتا تھا، لفظ سے طلاق کا بھی لکھوایا اور زوجہ کا نام وغیرہ
بھی لکھا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق جس طرح زبان سے کہنے سے واقع ہوتی ہے لکھنے سے
بھی ہو جاتی ہے، پس جب کہ اس مولوی نے باقاعدہ آپ کے قلم سے طلاق نام
لکھوایا اور آپ نے لکھا تو آپ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ اس مولوی نے
آپ کو دھوکہ دیا چنانچہ اس کی تحقیق شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع
ہو جاتی ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے ثلاث جد من جد وھل من جد الحدیث
اس سے معلوم ہوا کہ ہنسی اور مذاق سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور بلائنت بھی
صریح طلاق واقع ہو جاتی ہے، فقط۔

لہ کتب الطلاق ان مستبنا علی غلو و وقع ان ذی وقیل مطلقا در مختار (ثم المرسومة
لا تغلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقیم الطلاق و تلزم
العدة من وقت الكتابة (رد المحتار کتاب الطلاق مطب فی الطلاق بالكتابة) ظفیر
کے مشکوٰۃ باب الخلع و الطلاق مشکوٰۃ - ظفیر ۳ ولا یفتقر الی النية لانہ
صریح فیہ لغلبة الاستعمال (ھدایہ باب ایفاء الطلاق) ظفیر۔

سوال (۵۱): - زید سے زیدہ کے بھائی نے کہا کہ اپنی نقل کرنے سے طلاق ہو گئی | زوجہ ہندہ کو طلاق دیدو، زید نے انکار کیا، بھائی نے ناراضی ظاہر کی، زید نے بھائی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ کہا کہ آپ طلاق نامہ کا مضمون بنادیں میں نقل کر دوں، چنانچہ زید نے نقل کر دیا اور زبان سے نہیں کہا، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کے زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرے شخص کو کہنے سے کہ تو طلاق نامہ لکھ لے میں اس کی نقل کر دوں گا، اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جد من جد ومن لہمن جد الحدیث اور شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراءنا بالطلاق وان لم یکتب ۲۲ جلد ثانی شامی۔ فقط۔

سوال (۵۲): - ایک شخص شراب خوار ہوئے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں | جب شراب پی کر گھر میں آیا اور اپنی زوجہ جبری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی | کچھ سختی کی تو اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی تو اس کہنے سے اس پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں عورت مذکورہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ صورت کے اس کہنے سے کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی ہوں، طلاق نہیں ہوئی اور کچھ گناہ اس میں نہیں ہے، لیکن آئندہ ایسا لفظ نہ کہے۔ فقط۔

لہ مشکوۃ المصابیح باب العلم والطلاق مکتبہ ظفیر علیہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابہ مکتبہ ظفیر۔ علیہ طلاق کا حق شوہر کو ہے بیوی کو نہیں، اس لئے بیوی کا اس طرح کا کوئی جملہ بھی اگر نہیں رکھتا، جس سے طلاق کا شبہ ہو سکتا ہے۔ باقی ایسا کہنا ہندو باقی ہے اس سے بھنا ضروری ہے۔ ظفیر۔

ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے | سوال (۵۳)۔ زید نا بالغ کا نکاح اس کے
ولی نے قریشہ نا بالغ سے کیا اور چند روز بعد کسی وجہ سے کہ ابھی تک دونوں نا بالغ ہیں
زید کے ولی نے قریشہ کو طلاق دیدی، یہ طلاق جائز ہے یا نہیں۔
الجواب:۔ یہ طلاق نہیں ہوئی۔

بارہ سال لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے | سوال (۵۴)۔ ۱۶ سال لڑکے نے اپنی عورت کو
طلاق دی ہے، علامت بلوغ انزال وغیرہ کوئی ظاہر نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔
الجواب:۔ بارہ سال کی عمر کا لڑکا جس کو علامت بلوغ انزال وغیرہ کچھ نہ
ہو، وہ شرعاً نا بالغ ہے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الحدیث رفع القلم
عن ثلثة الحدیث وحکذا فی الدر المختار و الشامی۔ فقط۔

ہنمام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ | سوال (۵۵)۔ زید کی عورت کو جدام ہو گیا ہے
سے طلاق دینا کیسا ہے | محلہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں، اور زید دباؤ
ڈالتے ہیں کہ عورت کو طلاق دیدے اور اس کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے، یہ
جائز ہے یا نہ۔

۱۔ ولا یقیم طلاق المولیٰ علی عبدہ الحدیث ابن ماجہ انا المطلق لمن اغتبل ساق
بعد مختار کتابہ عن ملک المتعہ الدار المختار علی ما مشی رد المختار کتاب الطلاق
میں، ظفیر۔ ۲۔ پوری حدیث اس طرح ہے حق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رفع القلم عن ثلثة عن الناضر حق یستقیظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن
المعتق حتی یعقل رواہ الترمذی وغیرہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق میں، ظفیر
۳۔ لا یقیم طلاق المولیٰ علی عبدہ الا المجنون والصبی ولو مراعتا اور
اجازہ بعد البلوغ الدر المختار علی ما مشی رد المختار کتاب
الطلاق میں، ۴۔ و میں، ۵۔ ظفیر۔

الجواب :- عورت کے جذامی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، اور محلہ والے جبراً شوہر سے طلاق نہیں دلواسکتے اور محلہ والوں کو اس عورت کے نکالنے کا حق نہیں ہے، البتہ اس سے علیحدہ رہیں اور کھانا اس کے ہاتھ کا نہ کھاویں یہ درست ہے۔ لیکن شوہر کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کر سکتے اور نہ شوہر کے ذمہ طلاق دینا اس کا ضروری ہے البتہ اس سے امتیاط رکھنا چاہئے اور کھانا وغیرہ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا چاہئے اور توکل علی اللہ اگر کھالیوے تو کچھ ممانعت نہیں ہے۔ الغرض یہ امر شوہر کی طبیعت پر موقوف ہے جس طرف اس کی طبیعت راغب ہو وہ امر کرے، شریعت کسی امر پر اس کو مجبور نہیں کرتی۔

زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں | سوال (۵۶) :- زید اپنے سرسبز بکر کے پاس

دارملنگ رہتا تھا، عرصہ چار ماہ کا ہوا، اپنے وطن کو ہائیں و جبہ چلا آیا کہ اس کے سرسبز بکر اور اس کے لڑکے دونوں نے انوار اقسام کی دھمکی جان دے کر محض ایک سادہ کاغذ پر زید سے دستخط کر اگر انگوٹھ لگوا لیا ہے اور طلاق دلوادی، ایسی حالت میں زید کا طلاق دینا صحیح ہوا یا نہیں، اور بکر کا طلاق لینا اپنی لڑکی بالغ کی جانب سے شرعاً جائز ہوا یا نہ۔

الجواب :- اگر زید کو مجبور کر کے زبردستی اس سے لفظ طلاق کا کہلایا ہے

اور اس نے مجبور ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے، تب تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، اب کچھ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مکروہ کی طلاق بھی عندا الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے اور اگر زید نے زبان سے طلاق نہیں دی محض سادہ کاغذ پر زید سے دستخط اور انگوٹھ کرا لیا ہے۔ اور پھر اس کاغذ پر کسی سے طلاق لکھالی ہے تو اس صورت میں

لموقع طلاق کل زوج بالعمق و لوعید الامنکس فان طلاق صحیح و مختار ای

طلاق امنکس صحیح و زاد المحتار کتاب الطلاق، ص ۳۵، ظفیر۔

جبر سے طلاق دینے سے بھی ہو جاتی ہے | سوال (۵۷) :- ایک شخص کی شادی ایک عورت سے ہوئی، دین مہر پانسو روپیہ ایک اشرفی قرار پایا، اس عورت کے دین مہر میں اس کے شوہر نے اپنا سرکان اور اپنی کاشتکاری جو دین مہر کی قیمت کا تھا لکھ دیا، اور اس سے چار پانچ لڑکے بھی ہوئے، اس کے بعد اس کی ماں اپنے گھر لے گئی، جب اس کا شوہر رخصتی کے لئے گیا تو لڑکی نہیں آئی، اور دین مہر کا دعویٰ کر دیا لڑکی کے وکلاء نے شوہر کے وکلاء سے ظاہر کیا کہ طلاق دلا دجائے، اور ہم دین مہر معاف کر ا دیتے ہیں، شوہر کو یہ منظور نہ تھا، مگر وکلاء نے اس کو زبردستی دبا کر مسلمنامہ پر دستخط کرا دیئے اور اس نے اپنی زبان سے طلاق نہیں دی، دوسرے دن عورت سے اجلاس پر گئی اور پیشکار نے مسلمنامہ پڑھ کر سنا دیا، اور اس نے کچھ نہیں کہا، اسر صورت میں عورت مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- حنفیہ کے نزدیک جبر و اکراہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

اور استدلال اس کا اس حدیث سے ہے ثلث جدّ هن جدّ و هن لهن جدّ المحدث، لیکن اگر شوہر زبان سے طلاق دے دے اور دوسرے لوگ طلاق نامہ لکھ کر جبراً اس کے دستخط کرا لیں، اور اس کو اقرار اس کا نہ ہو کر یہ طلاق نامہ میں نے

لعدوی البحران المراد انکراہ علی التلظظ بالطلاق فواکر علی ان یکتب طلاق امراته فکتب لا تطلق لان الکتابۃ اقامت مقام العبارة باعتبار الحاجة والحاجة هنا فی الخانیة (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۶۶) ظفیر۔ لہ مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۳۷۰۔ ویقع طلاق کل زوج بالعداقل ولو مکرها فان طلاق ای المکره صحیحۃ لا افساد بالطلاق (رد المحتار

علی ماسی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۶۶) ظفیر۔

حلال کے وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط
سترہ سالہ لڑکے کی طلاق درست ہے | سوال (۶۱) :- تقریباً ۷ سال کی عمر کا لڑکا اگر اپنی زوجہ
کو طلاق دیوے تو صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- پندرہ برس کی عمر میں شرعاً حکم بلوغ کا ہو جاتا ہے اور اسی پر
فتویٰ ہے، کذا فی الدر المختار، پس سولہ سترہ برس کی عمر میں اگر شوہر طلاق دیوے گا
تو واقع ہو جاوے گی۔ فقط۔

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوتی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا | سوال (۶۱) :- اگر کوئی شخص اپنی عورت
سے کہے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا، تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط۔

میرا اور اس عورت (بیوی) کا نکاح سالم | سوال (۶۲) :- اگر کوئی اپنی عورت کے
نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی | بارے میں کسی دوسرے شخص سے مخاطب ہو کر
کہے کہ میرا اور اس عورت کا نکاح سالم نہیں ہوا تو کیا دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے
اگر بغیر دوبارہ نکاح کے ہیستر ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ نکاح پہلے ہو چکا ہے تو اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی۔
اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، اور مقاربت درست ہے۔

لہ و بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والامزال ہون لم یوجہ فیہم شئی فتنی بہ
لکل منہما خمس عشر سنۃ بہ یفتی الدر المختار علی ہامس رد المحتار فصل
فی بلوغ الغلام ص ۱۱۱، ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ایضا کتاب الطلاق ص ۱۱۱، غلیظ
لہ اس میں کوئی لفظ طلاق کے معنی کا نہیں، دوسرے سیفہ مستقبل کا ہے اس سے طلاق واقع
نہیں ہوتی۔ ظفیر

لہ یہ جملہ باب الکنایات سے نہیں ہے۔ ظفیر

بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور کہا کہ ہاجرہ | سوال (۶۳) :- ایک شخص نے دوسرا
بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں | نکاح کیا، بایں طور کہ اس منکوحہ کا نام پیدائشی
صغریٰ بی بنت پانچو ہے اور بلا نام لے کر پکاری جاتی ہے، چنانچہ نکاح کے وقت
صغریٰ بی بنت چھدا سو تیلے باپ کا نام لیا گیا تھا، زوجہ ادلی کے باپ اور اپنے
بھائی کے دباؤ سے نکحے زوجہ ثانیہ کو طلاق دی، بایں طور کہ منکوحہ کا ایک تیسرا نام جو
نہ پیدا ہوا ہے نہ پکارا جاتا ہے، ہاجرہ بنت چھدا کہہ کر طلاق دیدی، اس صورت
میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ در مختار میں ہے غلط و کیلھا بالنکاح فی اسم ابیہا
بغیر حضورہ الم یضم و کذا الو غلط فی اسم بنتہ الا اذا كانت حاضرة
و اشار الیہا فی صحیحہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر لڑکی مجلس نکاح میں حاضر نہ ہو اور
گواہان و وکیل اس کی طرف اشارہ نہ کریں تو پھر باپ کا نام غلط لینے سے یا اس
لڑکی کا نام غلط لینے سے نکاح نہیں ہوتا، لہذا صورت مسؤل میں نہ نکاح صحیح ہوا،
اور نہ طلاق واقع ہوئی۔ فقط۔

بلا طلاق ہو کر رہنے سے طلاق نہیں ہوتی | سوال (۶۴) :- ز نے خود را از خانہ خود بسبب
تنازع و تکرار بیروں می کند، عرصہ دو وزہ سال بیاں منقضی می شود، نہ اورا خرج
نان و نفقہ می دہد و نہ باوے جمع آید، نہ طلاق دہد، لیکن بزعم خود زن خود را مطلقہ می
پندارد، دریں صورت شرعاً چہ حکم است۔

الجواب ۱۔ بدون طلاق داد نش اورا مطلقہ پنداشتن معتبر نخواہد شد،
باید کہ اورا طلاق دہد، بعد طلاق و گدشتن عدت نکاح ثانی می توان کرد و نکاح
اول فسخ خواہد شد، ہنوز نکاحش باقی است، از اخراج و عدم اداے نفقہ طلاق

لہ الدد المختار علی ما مشی بہ المختار کتاب النکاح ص ۲۲۲۔ ظفیر۔

واقع نمی شود، و مطلقہ پنداشتن اور الغواست۔ البتہ اگر بوقت اخراج برنیت طلاق
اورا گفتمہ است کہ برو و از خانہ بدر شو، یا غیراں از الفاظ کنایہ و نیت طلاق کردہ است
طلاق واقع شود۔

حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے [سوال ۱۶۵]:- زید کا نکاح نشہ کی حالت میں
قاضی نے پڑھا دیا، بعد دو برس کے نشہ کی حالت میں ایک جلسہ میں تین طلاق دیدی،
بعد نشہ زائل ہونے کے نہایت افسوس کر کے اپنے گناہ سے توبہ کی، اب دوبارہ ان کا
عقد جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- حالت نشہ میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو طلاق واقع
ہو جاتی ہے جیسا کہ در مختار میں ہے و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدر
لیدخل السکران ولو عبداً او مکراً او ما نزل او سفیہا او سکران
در مختار ملخصاً قوله لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل زجراً لہ
فلا منافاة بین قوله عاقل وقوله الاقوی او سکران انہ انشا می پس اگر شوہر
نے تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے مطلقہ ثلاثہ کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا قال اللہ
تعالی فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الا یہ اور طریقہ حلالہ

لہ اس لئے کہ نہ صریح طلاق کا لفظ کہا اور نہ کنایہ کا کوئی لفظ صرف
نہ لانا طلاق نہیں ہے ۱۲ ظفیر

۳۷ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۳۵۔ قوله سکران السکر سرور یزید العقل فلا یعرف
بہ اسماء من الارض وقال بل یغلب علی العقل فمندی فی کلامہ ازوبین فی التعلیل حتمہ
انہ ان کان سکرہ بطریق معرّم لا یبطل تکلیفہ فتلزمہ الاحکام و تقسم عباراتہ من
الطلاق والعناق والبیع والاقرہ و تزویج الصغار من کمورد والاقرض والاستقلال
ان العقل قائم انما رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۳۵، ظفیر۔ ۳۷
سور البقرہ رکوع ۲۹۶۔ ظفیر۔

کایہ ہے کہ وہ عورت بعد گزرنے عدت کے جو کہ تین حیض ہیں (اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو، اور تین ماہ ہیں، اس کے لئے جس کو حیض نہ آتا ہو) دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص بعد و طی کے طلاق دیوے، اور اس کی عدت گندہ جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے فقط۔

زبردستی طلاق اضافی دلوائی تو ہوئی یا نہیں | سوال (۶۶) :- زید نے عمر سے بطور اکراہ طلاق اضافی کہلا دی، آیا کوئی صورت علت نکاح کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اکراہ سے طلاق کہہ دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور طلاق اضافی بھی عقد بطریق تعلیق صحیح ہے، مثلاً یہ کہے کہ تازو زوجت امرأۃ غنی طالی تو جس وقت کسی عورت سے نکاح کرے گا، اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ کذافی الدر المختار۔ فقط۔

پندرہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے | سوال (۶۷) :- لڑکا ۲۱ مارچ ۱۹۵۰ء کو تولد ہوا ہے، اب ہم لوگوں نے حساب کیا ہے، پورے پندرہ برس ہوتے ہیں۔

لہ وان كان الطلاق ثلاثاً في المرأة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره، نكاحاً صحيحاً و يدخل بهما ثم يطلقهما أو يموت (عالمکیر مصری ص ۱۶۵) ظفیر ۲۷ دفع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً أو مکره فان طلاقه ای المکره صحیح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶۵) ظفیر ۲۷ اذا اضاف الطلاق ای النکاح وقع عقیب النکاح غوان یقول لا امرأة ان تزوجتک فانت طالق وکل امرأة تزوجها فمهی طالق الخ و اذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقاً مثل ان یقول لا امرأة ان دخلت الدار فانت طالق (عالمکیری مصری فصل فی تعلیق الطلاق ص ۱۶۵) ظفیر ۲۷ دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ص ۱۶۵۔ ظفیر۔

اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر قمری حساب سے پورے پندرہ برس کی عمر پوری ہو جائے تو وہ لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور تاریخ دس ولادت عیسوی سے جو آپ نے ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء لکھی اس کے حساب سے ۱۹۱۶ء کی ۳۱ مارچ تک چودہ سال عیسوی ہوئی اور اکتوبر ۱۹۱۹ء کی ۲۱ تک چودہ برس سات ماہ پورے ہوں گے، اور سنہ قمری کے حساب سے ایک سال میں دس دن کا فرق ہوتا ہے، پس جنتری میں حساب دیکھ لیا جاوے کہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو قمری کونسا مہینہ اور کیا تاریخ تھی اس سے حساب لگ جاوے گا، فقط

سوال (۶۸) :- زید کے دل میں وساوس اس کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے

قسم کے آتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا، یا دیدی، خلاصہ یہ ہے کہ کلام نفسی میں اگر کوئی شخص طلاق دے اور الفاظ طلاق زبان سے نہ نکلیں تو طلاق پڑ جائے گی یا نہیں۔

الجواب :- اس سے کچھ نہیں ہوتا، یعنی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

لہ بلوغ الغلام بالاحلام والاحبال والانزال الزمان لم یجد فیہما شئ فحتی یتم خمس عشرة سہبہ۔ (رحمۃ رسل فی بلوغ الغلامین)

ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل انزال الدار المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۹، ظفیر۔ ۱۷ من الشرع انما یتعارفون الا شرع والسنین بالاملة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلک و نم یصرحوا بخلافه فتح رسد المعتمد باب العین وفیہ ص ۵۹، ظفیر۔ ۱۷ ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورہا ما لم تفلح فنادتکم بما رواہ الشیخان (مشکوٰۃ باب الوسوسہ ص ۵۹، ظفیر۔

تھانہ میں جو عمر نسبی ہوئی ہو اس کے حساب سے | سوال (۱۶۹) :- یک طفل است
پندرہ سال پوری ہو جائے تو طلاق واقع ہوگئی | علامت بلوغ از احتلام و اجبال و غیرہ

در وظاہر نیست و جسم او و قد او قصیر معلوم می شود، عمر او بموجب تحریر چوکیدار علاقہ
کہ در تھانہ و دفتر سرکاری می باشد بموجب سن انگریزی عمر او چودہ سال شش ماہ و
شش روز می شود، و بموجب سن ہجری عمر او ۱۴ سال ۱۱ ماہ و ۱۰ روز می شود، تحریر
چوکیدار در بارہ طلاق معتبر است یا نہ دیگر شہادت و غیرہ سوائے تحریر مذکور بر سن
تولد او موجود نیست۔ بیان فرمایند کہ بعد کمال شدن پندرہ سال سن طفل مذکور
بوجوب تحریر مذکورہ طلاق او نافذ گفتہ آید یا ثبوت شہادت ضروری است چونکہ
شہادت موجود نیست تا ظہور علامت بلوغ توقف کردہ آید یا چگونہ پانزدہ سال
مکمل بموجب سن عیسوی کردہ شوند یا بموجب سن ہجری۔ بعد اتمام پانزدہ سال
کامل بموجب تحریر چوکیدار حکم بموجب سنہ ہجری شہادۃ تولد حکم بلوغ او کردہ و طلاق
از گرفتہ منکوتہ او دیگر جائز نکاح کند یا نہ۔

الجواب :- در شامی جلد رابع باب کتاب القاضی تصریح و تحقیق ایں
امر کردہ کہ تحریرات دفاتر سلاطین و حکام دفاتر بیایع و صراف و غیرہ معتبر است
للعرفۃ، پس سنہ و تاریخ ولادت اطفال کہ در دفتر سرکار است معتبر و مسلم خواہد
شد اگرچہ بذریعہ چوکیدار باشد کہ عرفا ہمیں معتبر و مسلم گردیدہ است و حکام آل
را مسلم شمرده و از ال تاریخ پانزدہ سال عمرش اگر تمام گردده حکم بلوغش حسب

لہ یجوز الجمع فی الحکم ای دو او بن من کان قبلہ من الامناء لان

مسجن القاضی لا یخو عار و حیث کان محفوظاً عند الامناء رد المختار کتاب القضاء ص ۴۲۸

و ابن الشنہ دین و مہین جن ما بالیس بد دفتر الصراف و نحوہ قال ان هذه العلة فی الدفاتر السلطانیہ
اولی الاما خط البیام و انت صراف و السمار من حجتہ کتاب القاضی ص ۴۲۹ بضمیر

انصرح فقیہا کردہ خواہ شدہ، فی الدر المختار فان لم یوجد، فیہما جتنی مملوکر
فحتی یتم لکل منہما خمس عشر سنۃ بہ یفتی ۱۰ پانزدہ سال قمری بحساب
شہور و سنین اسلامیہ گزشتہ خواہ شدہ کہ ہمیں حساب معتبر در شرع است قال اللہ
نقائی یسلو ناک عن! لا ھلہ قل ھی موأقیب للناس! پس طلاق کے کر
بعم پانزدہ سال بحساب اہل رسیہ است واقع است فقط۔

جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے سوال (۲) :- ایک شخص نے اپنی عورت
وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہو گئی | کو طلاق دی، چنانچہ عورت اور اس کے
باپ کا نام جو بوقت نکاح کہا گیا تھا بوقت طلاق طالق نے وہ نام نہیں لئے بلکہ
بغلاف ان دونوں ناموں کے منکوحہ اور اس کے باپ کے دوسرے نام لے کر
طلاق دی، آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- جو نام اس منکوحہ کا اور اس کے باپ کا لے کر طلاق دی ہے
اگر اس نام سے وہ پکاری جاتی ہے اور ارادہ کی جاتی ہے، اگرچہ بوقت نکاح
وہ نام نہ لیا گیا ہو تو طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جائے گی ورنہ طلاق واقع نہ
ہوگی، کیونکہ نام بدل جانے سے وہ اجنبیہ کے حکم میں آگئی۔ ظفیر۔

لہ رد المحتار فصل فی بیوع الغلام ۱۰۰۔ ظفیر لکھ و اہل الشرع اسما
یتعارفون الا شہور والسنین بالاولیۃ (رد المحتار باب العین وغیرہ ۱۰۰) ظفیر
۱۰۰ سورۃ البقرۃ - رکوع ۲۴۔ ظفیر لکھ حاصل یہ ہے کہ جب طلاق یوی کوئی دی اور
وہ اس نام سے جانی پہچانی جاتی ہے جس نام سے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر ایسا
نہیں ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، جل قال امرأتہ عمرہ بنت صبیح طالق و امرأتہ عمرہ بنت
حفص و لا نیت لہ لا فطلق امرأتہ وان کان صبیح زوج ام امرأتہ و کانت تنسب
الیہ و ھی فی حجرہ الا اصل انہ متی وجدت النسب و ظفیر اسمہا بغیرہ یقع
لان التعریف لا یحصل (البحر الرافق باب الطلاق الصریح ۱۰۰) ظفیر۔

جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی | سوال (۱، ۷۱)۔ ایک شخص حالت جنون میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار وغیرہ لا یقع طلاق المجنون والصبی الا فقط۔

سوال (۱، ۷۲)۔ جو عورت ہمارا مندی اپنے خاوند شوہر کی نافرمان ہوئی کیا نکاح سے باہر ہو جاتی ہے | کے اپنے رشتہ دار کے یہاں سکونت اختیار کرے خاوند کے بار بار آتے پر بھی خاوند کے گھر واپس نہ آوے، مشکوک لوگوں کے سامنے بے پردہ آوے، بلکہ خاوند کے رنج پہنچانے کی نیت سے خاوند کے دشمنوں سے میل ملاپ رکھے، خاوند پر ناجائز تہمت رکھے اور مقابلہ سے پیش آوے، بہر صورت خاوند کی اطاعت سے باہر ہو آیا ایسی عورت نکاح سے باہر ہو چکی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ ایسی عورت جو خاوند کی نافرمانی کرے، اور اچھے کاموں میں اس کا کہنا نہ مانے اور معصیت کا ارتکاب کرے سخت گنہگار فاسقہ فاجرہ ہے اور نان و نفقہ اس کا شوہر کے ذمے ساقط ہے، جب تک کہ وہ شوہر کی فرماں برداری نہ کرے گی، اور جہاں وہ رکھے وہاں نہ رہے گی، اس وقت تک اس کا نفقہ نہ ملے گا اور نکاح فسخ نہیں ہوا، وہ عورت بدستور اپنے شوہر کی زوجہ ہے، دوسرا نکاح کسی

لہ لا یقع طلاق اعمولی علی امرأۃ عبدة الا والمجنون الا بالصبی
الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶۶، ظفیر
۲۔ لا نفقة لخارجة من بیتہ بغیر حق وھی الناشئة (در مختار)
ای بالمعنی الشرعی اما فی اللغة فھی العاصیة علی الزوج
المبغضۃ لہ الا وللزوج ان یمنع امرأتہ عما یوجب خللا فی حقہ
رد المحتار باب النفقة ص ۱۶۶ و ۱۶۷، ظفیر۔

دوسرے شخص سے نہیں کر سکتی۔ فقط

کیا طلاق ہر کچھ مدت گزر جائے | سوال (۷۳)۔ ایک ملا شخص جس سے ایک
تو وہ تمادی ہو جاتی ہے مسئلہ طلاق کا پوچھا جاوے اور عرض بھی کر دی جاوے

کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو باوجود طلاق دینے کے اپنے پاس رکھ رکھا ہے اور
اس سے ہم بستر ہوتا ہے، ملا صاحب ثبوت شہادت لے کر اپنی زبان سے اقرار فرمادیں
کہ شہادت طلاق معتبر ہے، اور طلاق کا دینا ثابت ہو چکا ہے، مگر چونکہ طلاق دیئے
ہوئے عرصہ زیادہ گزر چکا ہے، اس واسطے طلاق کی معیاد باقی نہیں رہی جو طلاق چھ
ساتھ مہینہ کی معیاد گزرنے کے بعد پوچھی جاوے وہ طلاق ہرگز نہیں پڑتی ہے۔
یعنی اس طلاق کی معیاد گزر چکی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب :- طلاق جس وقت واقع ہو جاتی ہے، پھر اس کی معیاد نہیں
ہے کہ اس معیاد کے بعد حکم طلاق کا نہ رہے، یہ غلطی اور جہالت اس ملا کی ہے جو ایسا کہتا
ہے، البتہ طلاق رجعی ہو، بائنہ اور مغلطہ نہ ہو تو اس میں عدت کے اندر رجعت بدوں
نکاح کے درست ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے اسی

لہ طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے یا بعض اوقات نسخ نکاح قاضی کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے، بیوی اپنی
غلط حرکتوں سے بطور خود نکاح سے باہر نہیں ہو سکتی ہے۔ الطلاق حق من حقوق الزوج لا ین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما امر امة سالت رجلاً طلاقاً من غیر با من
فخر ام علیہا راحة الجنة رواہ اصحاب السنن مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق مستحب
والن طلاق لا یكون من النساء الدار المختار علی ما مشی رد المحتار باب نکاح الکافر
میں، ظفر علیہ واذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في
عدتہ رضیت بذلك او لم تعرض الا اذا انقطعت الدم من الحيضة الثالثة بحث رواہ الامام
انقطعت الرجعة وهذا به باب الرجعة مکتبہ مدت ختم ہونے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے اور بائنہ سے
بہن سے کم طلاق کی صورت میں بغیر ملا کے نکاح مجدد ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ظفر۔

طرح طلاق بائنہ میں بھی نکاح جدید ہو سکتا ہے، اور طلاق مغلط یعنی تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا، لہذا فی کتب الفقہ فقط

پندرہ سال جو ابھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا | سوال (۷۴) :- ایک لڑکا پندرہ سال کا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے، مگر بالغ نہیں ہوا ہے، اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ عمر اس کی پندرہ برس کی پوری ہو گئی ہے تو شرعاً وہ بالغ سمجھا جاتا ہے، اگرچہ احتلام وغیرہ نہ ہوا ہو، پس اس کی طلاق شرعاً واقع ہو جاوے گی۔ فقط

چودہ سال لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے | سوال (۷۵) :- لڑکے چودہ سالہ غیر محتمل ممیز کی طلاق شرعاً واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ سرائق یعنی قریب البلوغ ہو اور ممیز ہو، اور چودہ سال کی عمر میں شرعاً بلوغ کا حکم نہیں دیا جاتا، جب کہ احتلام وغیرہ علامت بلوغ ظاہر نہ ہو، درمختار ہیں ہے والصبی ولو ہوا حقاً

لہ وان كان الطلاق بائناً دون الثالث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضاءها
ايضا م ۳۳، ظفیر لہ وان دون الطلاق ثالثاً في العدة لم تحل له حتى تنكح زوجاً
غيره تكلياً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت ايضا م ۳۳، ظفیر لہ
وبلوغ الغلام بالاحتلام والاحتجاب والانهزال الزمان لم يوجد فيهما شيء فحتى
يتم خمس عشرة سنة بغير نفقته (رد المحتار فصل في بلوغ الغلام م ۳۳)، ظفیر لہ ويقع
طلاق كل زوج بالغ عاقل (الدر المختار على ما مشي رد المحتار كتاب الطلاق م ۳۳)، ظفیر
لہ لا يقع طلاق المولى على عبده الا والمجنون والصبي ولو مراهما
اجازة بعد البلوغ (ايضا م ۳۳)، ظفیر۔

اور اجازت بعد البلوغ شامی میں ہے قولہ اور اجازت بعد البلوغ لانہ حیض وقوعہ وقع باطلاً و الباطل لا یجازطہ۔

بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۷۶) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس آدمیوں کے رو برو یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق صحیح ہوگئی اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی۔

جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۷۷) :- زید ہر سخت تشدد کیا گیا کہ وہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، چنانچہ اس نے لکھ دیا کہ مجبوری میں میں طلاق دیتا ہوں، اور باکراہ یہ ہی الفاظ تلوار کی چھاؤں میں زید سے کہلوائے گئے، کیا ایسی صورت میں عند الشرع طلاق واقع ہوگئی۔

الجواب :- اگر شوہر ہر جبر و اکراہ کر کے اور ڈر اور دمکا کر طلاق دلوائی جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے اور مکہ حافان طلاقہ صحیحہ اور شامی میں بحرے نقل کیا ہے کہ زبان سے اگر جبراً طلاق دلوائی جائے تو واقع ہو جاتی ہے، لیکن اگر جبراً طلاق لکھوائی جائے، اور شوہر زبان سے کہہ نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، فلواکسہ علی ان یکتب طلاق امراتہ فکتب لہ وتطلق لہ۔

۱۔ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۵۵۔ ظفیر ۳۵۵ و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبد ابو مکہ ما از الدار المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۳۵۵، ظفیر ۳۵۵ الدار المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۳۵۵۔ ظفیر ۳۵۵ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۵۵۔ ظفیر۔

ولی کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائے گی | سوال (۷۸) :- ایک لڑکے بالغ
نے ولی کے تشدد کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی کما فی الدر المختار
و یقع طلاق بطل زوج عاقل بالغ ولو مکراً الا انتمی ملخصاً فقط

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، نیت طلاق نہیں | سوال (۷۹) :- بدراحتق نے اپنی زوجہ
تقی، دوسرے کو دھوکہ دینا تھا کیا حکم ہے | کو طلاق اس طرح پردی کر جواب کی لڑکی
سکینہ جو ہماری زوجیت میں ہے، تین طلاق دیا، حالانکہ سکینہ اس کی بیوی نہ
تھی، بلکہ اس کی بیوی کا نام حبیبہ ہے، اور نیت طلاق دینے کی نہ تھی اور یہ حیل
اس لئے کیا کر بدراحتق دوسری شادی کر رہا تھا، اس بنا پر لوگوں نے کہا کہ تم پہلی
بیوی کو طلاق دیدو، لہذا اس نے اس حیل سے طلاق دی، اس صورت میں طلاق
واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں بدراحتق کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی
وہ بدستور اس کی منکومہ ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تغیر اسم کی صورت میں
نسبت الی الاب کچھ مفید نہیں ہے، کیونکہ جب اس نے نام بدل دیا تو اس تہذیبی نام
سے وہ ایک اجنبی عورت سمجھی جاوے گی، اور باپ کی طرف جو نسبت کی گئی ہے وہ
غلط ہے اور بے معنی ہے علی الخصوص ایسی حالت میں کہ ایقاع طلاق کی نیت بھی
نہ ہو، نقل صاحب البحر عن المحيط فی المحيط الاصل انہ متى
وجدت النسبة و غیر اسمها بغیرہ لا یقع لان التعریف لا یحصل
بالتسمیة متى بدل اسمها لان بذلك الاسم تكون امرأة اجنبیة
بحر الرائق جلد ۳ فی العالمگیریة عن الذخیرة ولو قال امرأتہ

لہ الدر المختار علی ما شرد المختار کتاب الطلاق ۱۱۵ ظفر لکھا بحر الرائق باب الطلاق مقصود ۱۱۵ ظفر

الحبشية طالق ولا نية له في طلاق امرأته وامرأته ليست بحبشية لا يقع عليها وعلى هذا اذا استنى بغير اسمها ولا نية له في طلاق امرأته۔ عالمگیری جلد ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تمت

دوسری شادی کیلئے دھوکے کے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے | سوال (۱۸۰)۔ ایک شخص دوسرا نکاح کرنے گیا تو اولیاء مختوبہ نے کہا کہ تم اپنی بی بی مسماۃ افروزہ خاتون بنت ابومیاں کو طلاق دو، ہم نکاح کر دیں گے، تب اس نے تسمیہ میں قصداً غلطی کر کے کہا کہ عافیہ خاتون بنت ابومیاں کو میں نے تین طلاق دی تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- نام کی غلطی سے جس طرح کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا، طلاق بھی واقع نہ ہوگی، پس اس صورت میں اس کی زوجہ افروزہ خاتون پر طلاق واقع نہ ہوگی، غلط و کیلہا بالنکاح فی اسم ابیہا بغير حضورها لم یصح للجمہالة وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

بغير نام لئے طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے | سوال (۸۱) :- ایک شخص نے اپنی عورت کا نام نہیں لیا، اور بدون نیت طلاق کے یوں کہا کہ ایک طلاق، دو طلاق تین طلاق

۱۔ عالمگیری مصری باب ایقام الطلاق ص ۳۶۰ ظفیر۔ ۲۔ لو قال: امرأتنا حبشية طالق وامرأته ليست بحبشية لا يقع عليها وعلى هذا اذا استنى بغير اسمها ولا نية له في طلاق امرأته۔ عالمگیری جلد ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۲۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۳۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۴۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۵۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۶۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۷۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۸۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۱۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۲۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۳۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۴۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۵۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۶۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۷۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۸۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۹۹۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

۱۰۰۔ لو غلط فی اسم بنتہ الخ در مختار۔ فقط۔

اب مقدمہ عدالت میں پیش ہے، عدالت کہتی ہے کہ تم فتویٰ شرعی منگادو، ورنہ عورت کو زبردستی اس کے خاوند کے یہاں بھیج دیا جاوے گا، لہذا جو حکم شریعت کا ہو، وہ تحریر فرما دیں، تاکہ فتویٰ عدالت میں پیش کیا جائے اور لڑکی عذاب سے نجات پاوے، فقط۔

الجواب :- ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، البتہ ایسی حالت میں کہ زوجین میں موافقت نہیں ہے اور شوہر طرح طرح کی تکالیف اپنی زوجہ کو پہنچاتا ہے، زوجہ کو اس کے پاس نہ بھیجنا چاہئے، بلکہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ طلاق دے کر اس کو رہا کرے یا نان نفقہ کی خبر لے اور حقوق زوجیت ادا کرے فقط مستقبل کے میغ سے طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں [سوال (۸۶) :- ان سید ۲

قال لزوجة الهندة اطلقك واحدا ثم قال ثانيا ساطلقك ثلاثا، فزى بالقولين الاستقبال، هل تقع الفارقة بينهما ام لا ورجع بعد اليومين اليها هل يكون العاصي۔

الجواب :- لا تقع الفارقة بالقولين لان معنى الاستقبال

له وان بانت على مثل ادك امي وكذا وحذف على برا لاظهار ادا طلاقا صحت نيته ووقع ما خواه لانه كناية ذال لا ينوشيا وحذف الكاف لغاوتعين الادنى اي البر يعني الكرامة ويكره قوله انت امي ويا ابنتي ويا اختي وغو (در مختار) قوله اد حذف الكاف بان قال انت امي، قوله لغا لانه مجمل في حق التشبيه لا يحكم شئ (رد المحتار باب الظهار ص ۴۹۷)، ظفیر، ۲۔ ورجب الطلاق (لوفات المسالك بالمعروف (الدار المختار علی مامش (رد المحتار كتاب الطلاق ص ۴۹۷)، ظفیر۔

فی الثانی ظاهر بالسیین و فی الاول لما اراد الاستقبال لم یقع ب
ایضا وان وقع فالرجعة جائزۃ فیہ فلا یكون عاصیا بالرجعة قال
فی الدر المختار وانا اطلق نفسی لم یقع لانه وعدا وھکذا صرح
فی العالمگیریۃ بانه لا یقع الطلاق باطلاقک لانه وعدا۔

طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے | سوال (۸۷) :- اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے
اپنی بیوی کو طلاق دیا، اور نیت کچھ نہ ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں صرف ایک طلاق جہی واقع ہوگی، چاہے
نیت کرے یا نہ کرے، اسی صورت میں نیت کا اعتبار نہیں بخلاف ما اذا
قال انت طالق للسنة و لم یض علی الثلاث لا تقم نية الجمع فیہ
کذا فی الھدایۃ۔

نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۸۸) :- اگر کوئی شخص نام بدل کر
طلاق دے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اگر سہواً نام بدل دے تو کیا حکم ہے۔
الجواب :- اس صورت میں سہواً نام بدلا ہو یا عمدہ طلاق واقع نہیں
ہوئی، مسئلہ عن اراد ان یقول من ینب طالق فجری علی لسانہ عمرۃ
علی ایھما یقع الطلاق، فقال فی القضاء تطلق اللی سمی و فیما بینہ و بین
اللہ تغائی لا تطلق واحدة منھما کذا فی الشارح۔

لہ الدر المختار علی ما مضی رد المحتار باب تفویض الطلاق مہذبہ۔ ظفیرؒ۔ منہج
مصری کتاب الطلاق مہذبہ۔ ظفیرؒ۔ صریحہ۔ لم یستعمل الا فیہ کطقتک و انت
طالق و مطلقہ۔ یقع بھای بہذا الا لفظ و ما بمعناھا من الصریح و واحدة رجعیۃ وان
لونی خلافہ من الی ثلث اولہ و شہدہ و درمختار۔ لم یزاد الصریح ولا یجوز ان فی لنیۃ
رد المحتار باب الصریح مہذبہ۔ ظفیرؒ۔ ہدایہ کتاب الطلاق مہذبہ۔ ظفیرؒ۔
رد المحتار کتاب الطلاق مہذبہ۔ ظفیرؒ۔

تھوٹے نکاح سے طلاق نہیں ہوتی | سوال (۸۹) :- زید اور ہند مٹے کسی مصلحت سے حاکم کے سامنے تھوٹا اقرار کیا کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے
الجواب :- زید اور ہندہ کا نکاح قائم ہے، جھوٹا اقرار کرنے سے کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا، طلاق نہیں پڑتی، فقط۔

سوال (۹۰) :- ایک شخص کا اپنے سالہ کے جب غصہ میں ہوش حواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے ساتھ بہت جھگڑا و نزاع ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ شخص غصہ میں بدحواس ہو گیا، اور الفاظ بیہودہ و ناگفتہ بہ اور فحش اپنی زبان سے کہنے لگا، منہمدا اور الفاظ فحش کے لفظ طلاق بھی اس کی زبان سے اسی بے ہوشی کی حالت میں نکلا، آیا ایسے جنون کی کسی حالت میں لفظ طلاق کہے اور زبان سے نکلنے میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہ۔

الجواب :- جب غصہ اس درجہ پہنچ جاوے کہ کچھ ہوش و حواس نہ رہیں تو ایسے حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا حققہ فی الشامی حیث قال الثاني ان يبلغ النهاية فلا يعلم ما يقول ولا يريد به فهذا لا سبب انه لا ينفذ شيء من اقواله الا وقال قبيله نقله عن الخيرية وسئل نظماً فمن طلق زوجة ثلاثاً في مجلس القاضى وهو مغتاض مدعوش فاجاب نظماً ايضاً بان الدمشى من اقسام الجنون فلا يقع له۔

سوال (۹۱) :- عبد العزیز نے اپنی زوجہ کے جس غصہ میں ہوش و حواس نہ رہے دی تو واقع ہوتی یا نہیں | تصور پر اس کو مارا، اور تین طلاق دیں، لیکن غصہ میں اس کو خبر طلاق کی نہ تھی، عبد العزیز اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے

لہ رد المحتار کتاب الطلاق میں مطلب فی طلاق المدعوش۔ ظفیر۔

لہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدعوش میں۔ ظفیر۔

اپنی زوجہ کو لکڑی سے تین بار مارا، اس کے بعد مجھے کچھ بھی خبر نہ رہی بوجہ غصہ کے۔ آیا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- قال فی رد المحتار نقلًا عن الخیر یہ و سئل نظمًا
فیمن طلق زوجته ثلاثاً فی مجلس القاضی وهو معتاد مدہوش فاجاب
نظمًا ایضاً بان الدہش من اقسام الجنون فلا یقع و اذا کان یعتادہ
بان عرف منه الدہش مرة یمصدق بلا برہان الخ پس ہر گاہ مسمی عبد العزیز
طالق مدعی اس امر کا ہے کہ مجھے بوجہ غایت غیظ و غضب کے کچھ خبر طلاق کی نہیں رہی
تو مابینہ و بین اللہ اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر اس کی عادت سے اس
کا ایسا غصہ معروف ہے تو قاضی بھی اس کے قول کی تصدیق کرے گا بلا برہان کے
کما مر عن الخیر یہ۔

طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں | سوال (۹۲) :- طلاق میں
خطاب ہونا اور سامنے ہونا زوجہ کا شرط ہے یا نہیں۔

الجواب :- خطاب ہونا اور رو برو ہونا زوجہ کا شرط نہیں، اگر زوجہ
غائب ہو اور اس کو خطاب نہ کیا جاوے، اور غائبانہ طلاق دی جاوے تب بھی
طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ فقط

جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے | سوال (۹۳) :- ایک شخص اپنی عورت کو
اس کو طلاق دینا کیسا ہے | پردہ میں رہنے کی اور نماز کی تاکید کرتا تھا، اس

پر عورت ناراض ہو کر خاوند کے گھر سے باپ کے گھر چلی گئی اور فسق و فجور و شرک
و کفر کے کام کرنے لگی۔ جب وہی قبر چلہ سالارہ ار پر غلاف، مایہ، گھونٹی وغیرہ چڑھاوا

لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۴۴، ظہیر لہ و امینہ بكون الاضافة صریحہ فی تلامہ کافی بحر
لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ رد المحتار باب الصروع ص ۴۴، ظہیر۔

پھر طہانی ہے، اور ہنود کے میلوں میں جاتی ہے، بے پردہ پھرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے، اور خاوند طلاق نہیں دیتا۔ اس امر میں کیا حکم ہے، اور عورت مذکورہ باوجود ارتکاب امور متذکرہ بالا مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب :- ایسی صورت میں طلاق دیدینا مناسب ہے، اگرچہ واجب نہیں ہے، قال فی الدر المختار لا يجب علی الزوج تطليق الفاجرة الا اذا خاف ان لا يقيما حدود الله فلا باس ان يتفصقا۔ لیکن شامی نے یہ تحقیق کیا ہے کہ جب امساک بالمعروف فوت ہو جاوے تو طلاق دینا واجب ہے مقتضی اس کا یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق دینا ضروری ہے، مگر یہ کہ عورت تائب ہو تو پھر طلاق دینا ضروری نہیں ہے، اور عورت اگر مدخولہ ہے تو کل مہر واجب ہے، اور اگر قبل دخول و خلوة طلاق دے گا تو نصف مہر لازم ہوگا۔

جس بوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے | **سوال (۹۴) :-** عرصہ دو برس سے میں نے اپنی زوجہ کو چھوڑ رکھا ہے، طلاق نہیں دی، اور وہ طلاق چاہتی ہے کیا طلاق دینا ضروری ہے۔

الجواب :- در مختار میں ہے و يجب لوفات الامساك بالمعروف یعنی زوجہ کو اچھی طرح نہ رکھ سکے اور اس کے حقوق ادا نہ کرے تو طلاق دینا ضروری ہے۔ فقط

شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں | **سوال (۹۵) :-** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو شراب کے نشہ میں تین طلاق دی، حالت نشہ میں طلاق واقع ہو جاتی

لہ الدر المختار علی ما مشہد المختار فصل فی المعمرات م۲۲ ظفیر لہ و يجب لوفات الامساك بالمعروف فالظاهر انه استعمل لا باس ابتداء هذا للوجوب الا في المختار فصل فی المعمرات م۲۳ ظفیر لہ الدر المختار علی ما مشہد المختار کتاب الطلاق م۲۴ ظفیر۔

ہے یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے، وفي التتارخانیہ طلاق السكران واقع اذا سکر من الخمر ادا النبيذ وهو مذہب اصحابنا۔

نشہ میں جو طلاق دی جائے اس کا کیا حکم ہے [سوال (۹۶) :- زید نشہ پی کر اپنی زوجہ کو طلاق طلاق بکتا ہے، اور لوگوں کی مار پیٹ کرنے کی وجہ سے طلاق طلاق کہتا ہوا چلا جاتا ہے، تین دن کے بعد اپنی بی بی سے قصور کی معافی چاہتا ہے۔ اور طلاق کی وجہ دریافت کرنے پر لاعلمی ظاہر کرتا ہے، غرض کہ حالت نشہ میں متعدد مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا ہے، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی ہوئی، مجنون و سکران میں کیا فرق ہے، اردو کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور سکران کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ دونوں فاتر العقل ہیں۔

الجواب :- شامی میں ہے وفي التتارخانیہ طلاق سکران واقع اذا سکر من الخمر ادا النبيذ وهو مذہب اصحابنا پس بموجب اس روایت کے صورت مسئلہ میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی، پھر اگر زید نے لفظ طلاق تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہا ہے تو اس کی زوجہ مغلظہ بائنہ ہو گئی، رجعت اس سے درست نہیں، اور نکاح جدید بھی بلا حلالہ کے درست نہیں ہے اور اگر لفظ طلاق دو مرتبہ کہا ہے تو اس میں رجعت عدۃ کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، لیکن ظاہر سوال سے زید کا چار دفعہ لفظ طلاق کہنا معلوم ہوتا ہے کہ دو مرتبہ خود بخود حالت نشہ میں لفظ طلاق کہا اور دو مرتبہ لوگوں کی مار پیٹ پر

بہرہ المحتار کتاب الطلاق ۱۰۰۰ رد المحتار کتاب الطلاق ۱۰۰۰۔ ظفر۔

تو اگر فی الواقع ایسا ہی ہے، اور یہ تکرار عبارت نہیں ہے تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور رجعت و نکاح جدید بلا حلالہ کے درست نہیں ہے، اور گو اس میں شک نہیں کہ مجنون کی طرح سکران بھی فاتر العقل ہے۔ لیکن مقدمہ طلاق میں اس کا یہ سکر جس کی صحیح تعریف یہ ہے کہ بوجہ نشہ کے آسمان کو زمین سے فرق نہ کر لے۔ زجر اور توبیخ کی غرض سے غیر قابل اعتبار تصور کیا گیا ہے، اور بجائے فاتر العقل کے قائم العقل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل، ولو نقدیراً لیدخل السکرانؑ سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سکران لزوم احکام میں زجراً بمنزلہ ہوشیار کے اور حکم میں عاقل کے ہے بخلاف مجنون کے یعنی ایسا شخص جس کی دماغ میں غلطی طور پر کوئی نقصان ہو، یا کسی آفت اور صدمہ کی وجہ سے ایک ایسا غلط واقع ہو گیا ہو کہ جس کی وجہ سے پہلے اور بُرے میں اس کو کوئی امتیاز باقی نہ رہے، نہ کسی کام میں اس کی نظر نفع نقصان پر ہو کہ وہ بحکم حدیث رفع القلہ عن الثلاثہؑ، اس حکم سے خارج ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت سے ظاہر ہے، پس اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں، اور اسی وجہ سے حالت جنون میں مجنون کی طلاق کے متعلق عدم وقوع کا حکم دیا گیا ہے۔

لہ السکر سروریزیل العقل فلا یعرف بہا السماء من الارض وقال بل یغلب علی العقل فیمذی فی کلامہ ان قال فی البحر والمعتمد فی المذہب الاول (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۶۶) ظفیر لہ اندر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۶۶ قولہ لیدخل السکران فانہ فی حکم العاقل (جہا لہ رد المحتار ایضاً) ظفیر لہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۳۶۶۔ ظفیر لہ ولا یقع طلاق المولیٰ علی عبدة الذم والمجنون (در مختار) قال فی التلویح الجنون اختلال القوة المیزة بین الامور الحسنة والقبیحة الذم (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۶۶) ظفیر۔

طلاق : یہ وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے | سوال (۹۷) :- جس طرح صحت عقد کے واسطے شہادت شاہدین لایہدی ہے طلاق کے باب میں کیوں حضور شاہدین ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے اور ادنیٰ سبب سے بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے ۔

الجواب :- حکم شریعت اسی طرح ہے نکاح بلا شاہدین صحیح نہیں ہے، اور طلاق کے لئے یہ شرط نہیں ہے، اور ہم لوگوں پر احکام شریعت کی پابندی لازم ہے چونکہ چرائی اجازت نہیں ہے (نکاح میں اعلان ضروری ہے تاکہ وہ ناجائز تعلق سے مستاز ہو جائے، طلاق میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، ظہیر)۔

تنبائی میں طلاق نہنے سے بھی واقع ہو جاتی ہے | سوال (۹۸) :- اگر طلاق اور کسی کے سامنے نہیں دی، تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اور مہر دینا پڑتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- طلاق ہر طرح واقع ہو جاتی ہے، کوئی پاس ہو یا نہ ہو، مہر لازم ہے۔

بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے | سوال (۹۹) :- کسی کی بیوی اگر اس کے اثر میں نہ ہو، اور علی الاطلاق خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرے تو مرد کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- اس کو سمجھانا چاہئے اور زرد کو بے ایسی حالت میں تنبیہ کرنا درست ہے، اور طلاق دینا شرعاً ایسی حالت میں واجب نہیں ہے بلکہ جہاں تک ہو اصلاح کی جائے اور اس کو سمجھایا جاوے۔

لہذا فی البحر قیدنا لا شہاد بانہ خاص بالنکاح (رد المحتار کتاب النکاح) ظہیر علیہ وقوع طلاق کیلئے کسی کا پاس ہونا شرط نہیں ہے، ظہیر علیہ قال اللہ تعالیٰ واللی تمحلون نشوز من فظونہ من امجی ومن فی المضاجع واضرؤ من فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن سید و سورة النساء لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیہا تسریر الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیم احدهما فلیبایا ان یتفرقا (در مختار) الفجور العصیان کما فی المغرب (رد المحتار فصل فی المعومات) یتفرقا بل یتحیلوا مؤذینا و تلک صلوٰۃ و مفادہ ان لا اثر بعدا شرعاً من لا یصلی (رد المحتار علی ما مشہور) رد المحتار کتاب الطلاق

عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا | سوال (۱۰۰) :- ایک عورت شوہر کے گھر سے بھاگ کر ماں باپ کے یہاں چلی گئی، نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور مہر ساقط ہو گیا یا باقی ہے۔

الجواب :- ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا، لہذا اس صورت میں نکاح قائم ہے، فسخ نہیں ہوا، مگر ایسا کرنا بُرا ہے، البتہ اتنے دن کا نفقہ ساقط ہو جائے گا۔

سوال (۱۰۱) :- عبد الکریم نے اپنی بیوی مسماۃ کو اختیار کیا اور اس نے کہا کہ اتری کو طلاق دی تو کیا مکمل ہے | اختیار النساء کو اس عنوان سے الفاظ طلاق کہے کر میں نے اتری کو تین طلاق دی ہے، لیکن بیوی کا نام اختیار النساء ہے، بچپن میں لوگ اختیار کیا کرتے تھے اور اس کی بیوی اتری کے نام سے مشہور نہیں، اور عبد الکریم بسوگند شدید کہتا ہے کہ مجھے تطلیق زوجہ کی اصلانیت نہ تھی، اس لئے تہدیدائیں نے اختیار کے بجائے اتری کہہ کر طلاق دی ہے تاکہ میری بیوی ڈر جائے، اس صورت میں عبد الکریم کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر اتری کے نام سے وہ نہ پکاری جاتی تھی تو اتری کو تین طلاق دینے سے عبد الکریم کی زوجہ اختیار النساء یا اختیار پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اضافۃ الی الزوج وقوع طلاق کے لئے ضروری ہے اگرچہ اضافۃ معنویہ ہو کا لفظ والاشارہ، درمختار میں ہے۔ قید بخطاب معالہ نہ لو قال ان خیر جت یقع الطلاق ان لم یقع لتركها الاضافة الیهما الزوجی، والمختار

لہ نکاح شوہر ہی توڑ سکتا ہے، یا بوقت ضرورت قاضی، اور ای وہ سے عورت کے ہاتھ یہ معاملہ نہیں

رکھا گیا ہے، لان الطلاق لا یكون من النساء (الدعا المختار علی ما مشردا المختار م ۳۶) ظنیہ۔ ۲۵ لا

نفقہ لمخارجہ من بیتہ بغیر حق دہی النامیۃ (الدعا المختار علی ما مشردا المختار باب النفقہ م ۳۶) ظنیہ

قوله لترک الاضافة ای المعنوية فانها الشرط والمخاطب من الاضافة المعنوية الزوکن الاشارة نحو هذه طالق وکن انحو اهراتی طالق و
من ینب طالق الاصل جلد ثانی کتاب الطلاق، شامی۔ البتہ اگر شوہر یہ کہتا
کہ میں نے اپنی زوجہ اتری کو تین طلاق دی تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جاتی۔

بیوی کو زوجہ دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی | سوال (۱۱۰۲)۔ ہندہ زید کے نکاح
میں تھی، بعدہ زید نے ہندہ کو طلاق دیدی، ہندہ نے مدت گزار کر بکرے نکاح کر لیا
اب بکر زوجہ عالیہ نے کسی مصلحت سے کرایہ بھی یا سرکاری بھی میں ہندہ زوجہ زید
لکھا دیا اور قصد بکر کا طلاق کا نہ تھا اور نہ ہے، بکر کی اس مصلحت جوئی یا تہ بھرا یہ
نتیجہ تو نہ ہوگا کہ ہندہ کو بکر کی طرف سے طلاق پڑ جائے۔

الجواب ۱۔ ہندہ زوجہ زید لکھ دینے سے ہندہ ہر بکر شوہر مال کی طرف
سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ لکھ دینا لغو ہے یا باعتبار سابق کے ہے، یعنی
مطلب اس کا یہ ہے کہ ہندہ زوجہ سابقہ زید، درمختار میں ہے کہ اگر اپنی زوجہ کسی
دوسرے سے نکاح بھی کر دے تو بدون نیت طلاق کے اس پر طلاق واقع نہ ہوگی،
اور اس غیر سے نکاح اس عورت کا صحیح نہ ہوگا و فی القنیہ زوج امرأتہ من غیرہ
لم یکن طلاق ثم رقصان فوی طلقت، درمختار مگر اس صورت میں یہ بھی

لہ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق باب المریع مہم، الاصل انہ متى وجدت النسبة و
غیر اسمہا بغیرہ لا یقع (الطلاق)، لان التعریف لا یحصل (البحر الرائق باب الطلاق
المریع مہم)، ظفیر۔ الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق باب
الکنايات مہم، سئل انا فقال لا یطلق! اتفاقا وان فوی درمختار، ومنہ قوله
لما تزوجك او لم یکن بیننا نکاح الا والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یكون طلاقا بل یكون
جحدوا رد المحتار باب المریع مہم، ظفیر۔

نہیں ہوا اگر غیر سے اس کا نکاح کیا جاتا، لہذا یہاں کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی۔
 حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۰۳) :- ایک عورت مرض دیوانگی
 میں مبتلا ہوئی، وہ مکان میں نہیں ٹھہرتی تھی، ادھر ادھر آزادی سے پھرتی تھی۔
 حالت علات میں وہ عورت حاملہ ہوئی، اس کے بعد وہ عورت اچھی ہو گئی، اب
 اس کا شوہر حاملہ ثابت ہونے پر طلاق دینا چاہتا ہے تو طلاق جائز ہے یا نہیں،
 الجواب :- حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور عدت اس
 کی وضع حمل ہے اور وہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جاوے گا یعنی اس بچہ کا نسب شوہر
 سے ثابت ہوگا۔ اور تفصیل اس میں یہ ہے کہ اگر طلاق رجعی ہے تو دو برس اور
 اس سے زیادہ تک بھی اگر وضع حمل ہو تو نسب بچہ کا اس سے ثابت ہوگا بشرطیکہ
 عورت نے عدت گزرنے کا اقرار نہ کیا ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو دو برس سے کم
 میں اگر بچہ پیدا ہو تو نسب اس سے ثابت ہوگا ورنہ نہیں، کذا فی الدر المختار۔
 شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر | سوال (۱۰۴) :- زید سفر کو
 طلاق ہو جاتی ہے اور پھر اس نے شوہر کی نفی سے مل گیا | جاتے وقت اپنی زوجہ کو نفیحت

لہ (وفی حق الحامل) مطلقاً ولوامۃ او کتابیۃ او من زنا بان تزوج حبلی من زنا و
 دخل بها ثم مات او طلّقها فتعد بالوضع (وضع جمیع علمہا) (الدر المختار علی هامش
 رد المحتار باب العدة) ظفیر لہ فیثبت نسب ولد معتد الی جمعی الإخوان
 ولدت لا کثر من سنتین ولو لعشرین سنة فاکثر لاحتمال امتداد
 طهرها وعلوقها فی العدة ما لم تقر بمضی العدة وکانت الولادة رجعة لو
 فی الاکثر منهما لا فی الاقل کما فی مبتوتہ جاءت لا قل منهما من
 وقت الطلاق ولسم تقر بمضیها ولو لتمامها لا یثبت النسب
 (ایضاً فصل فی ثبوت النسب) وظفیر۔

کی کہ تہارے بھائی کی شادی ہوگی، اگر وہاں کوئی کام خلاف شرع ہو تو تم وہاں سے چلی آنا اور یہ بھی کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کی بات نہیں سنتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے، زوجہ نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، زید کے سفر میں جانے کے بعد نبی شادی میں گئی اور خلاف شرع امور یہ وہاں سے نہیں آئی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی۔

بلا علم دھوکے سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط
سوال (۱۰۵) :- زید کی شادی بکر کی لڑکی
کرا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی زبیدہ سے ہوئی، اور قبل عقد ایک زردین

مہر کا بیع مقاسہ اور اس کے ساتھ ایک اقرار نامہ بزبان بنگلہ رجسٹری کرایا گیا زید کو دونوں کاغذ پڑھ کر سنائے گئے، مگر زید بنگلہ سمجھنے سے قاصر تھا، زید نے تصور کیا کہ صرف دین مہر کی رجسٹری کی گئی ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ اقرار نامہ جعلی و فرتبی ہے، عرصہ ہو گیا بکر نے لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور مہر کی نالش کر کے ڈگری حاصل کر لی ہے، بکر کہتا ہے کہ از روئے اقرار نامہ طلاق واقع ہو گئی، اب رخصت نہیں ہو سکتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب تک زید گویہ علم نہ ہو کہ اس اقرار نامہ میں کیا شرائط ہیں تو وہ اقرار نامہ زید کی طرف سے زید کا مسلمہ نہ سمجھا جاوے گا، اور

لہ نصیحت کی خلاف ورزی سے طلاق واقع نہیں ہوتی و شرعاً رفع قید النکاح فی الحائز
بالبائن او المال بالرجعی بلفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق «در مختار»
ای علی مادة ط، ل، ق مبرعاً مثل انت طالق او کنایۃ تکملقة بالتخفیف
(۱۰۵) المختار کتاب الطلاق ج ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

جب کہ وہ شرائط زید کو تسلیم نہیں ہیں تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی۔
 فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق | سوال (۱۰۶): زید نے قسم کھائی کہ اگر میں
 پھر یاد آیا کر کیا ہے۔ اب کیا کرے | فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے
 بوقت حلف اس کو یقین کامل تھا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا، چنانچہ اسی یقین پر
 اس نے یہ قسم کھائی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے وہ کام قسم کھانے
 سے پہلے کر لیا تھا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی، کما فی
 الدر المختار۔ ولو الحالف مکرھا او مخطئا او ذاهلا او ناسیا۔
 کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کرے تو کیا | سوال (۱۰۷): زید کی زوجہ ہندہ کو عمر
 بیوی دے کر طلاق دینا ضروری ہے | ناجائز طوڑ سے عرصہ دراز سے اپنے یہاں رکھتا
 ہے، عمر زید سے کہتا ہے کہ تو اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دیدے، زید نہیں مانتا اور کہتا ہے
 کہ میری زوجہ ہندہ کو میرے سپرد کر دو، لیکن عرصہ ہنوز ایسا کرنے کو تیار نہیں،
 اس صورت میں زید کو دیوث کہا جائے گا یا نہیں، اور شرائط زید پر طلاق دینا
 واجب ہے یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں غاصی و فاسق و ظالم عمر ہے، زید مظلوم

لہذا استکتب من آخر کتاب بطلان قہر اذ قرأ علی الزوج محتمة و
 عنونہ وعت بہ الیہا وان لم یقر انہ کتابہ و لہ تقربینہ
 لکنہ وصف الکافر علی وجہہ لا تطلق قضاء ولا دیانہ و کذا کل
 کتاب لم یکتبہ بخطہ و لہ ملہ بنفسہ لا یتہ الطلاق۔ لہ یقر انہ کتابہ و لہ المخار
 کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابہ ملہ، ظفیر لہ دیکھو
 الدر المختار علی ما مشرد المختار میں۔ ظفیر

ہے، اس کی زوجہ اسی کو ملنی چاہئے، اور زید کے ذمہ طلاق دینا اس کا لازم و واجب نہیں ہے قال فی الدر المختار لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجر ^{لہ} (۱) اس میں گناہگار اور ظالم وہ شخص ہے جس نے دوسرے کی بیوی پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور زنا کا مرتکب ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حیۃ یزنی وهو مومن فایاکم ایاکم متفق علیہ مشکوٰۃ باب الکبایر مکتبہ ظفیر۔ (۱)

بیوی کی خودکشی کے خوف کی وجہ سے طلاق نامہ | رسول (۱۰۸) :- ایک شخص کی بیوی کو آخر لکھ دے تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں جنون ہے، ایک روز خاوند اور بیوی میں شکار ہوا، بیوی نے خاوند سے کہا کہ مجھ کو طلاق نامہ لکھ دو، میں تمہارے یہاں نہیں رہوں گی، اور تلو اور ہاتھ میں لے کر کہا کہ اگر طلاق نامہ نہیں لکھو گے تو اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لوں گی، خاوند کا ارادہ دلی طلاق دینے کا نہیں تھا، بیوی کے اصرار پر طلاق نامہ لکھ دیا اور تین طلاقیں لکھ دی، دربی بی کو پڑھ کر سنا دیا اور یہ کہا کہ اس پر گواہی کرا کر دوں گا، بخیاں اس کے کہ بی بی کی حالت مجنونانہ ہے، جب جنون اور غصہ کم ہو جائیگا سمجھ میں آجائے گی، جب روہ کا غصہ فرو ہو گیا تو افسوس کرنے لگی، اس صورت میں بیوی خاوند پر مباح ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی

لقولہ علیہ السلام ثلاث جدھن جد وھن لھن جد الحدیث بدو

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار فصل فی المعومات ^۲، ووزنت امرؤ رجل

لم تحرم علیہ وجازلہ وطوھا عقب الزنا (رد المختار فصل فی المعومات ^۲)، ظفیر مکتبہ

الطلاق ان مستہینا علی غیور و وقع وقیل مطلقاً (رد مختار) لوی اولم یزنی، رد المختار کتاب

الطلاق ^۲، ظفیر مکتبہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق مکتبہ ظفیر۔

ملا کر دے وہ عورت اپنے خاوند پر حلال نہیں ہے۔ فقط۔

دل میں یہ ہے کہ طلاق بنایا یہ کہ
سوال (۱۰۹) :- ایک لڑکا جس کی عمر ۱۴ سال کی ہے، اس نے اپنی زوجہ پر غصہ میں ۵ سال کی ہے۔

دل میں یہ خیال کیا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا، اور اس کو طلاق ہے، دو چار روز کے بعد اس نے عورت سے صحبت کر لی آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب :- اگر محض دل میں یہ خیال کیا تھا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا اور اس کو طلاق ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ لفظ کہ اس کو طلاق ہے زبان سے کہا تو ایک طلاق جمعی واقع ہوئی، پھر جب اس نے اس سے صحبت کرنی رجعت ہو گئی، لہذا اب وہ اس کی زوجہ ہے۔ فقط

روپیہ اور زیورے کر بھانے سے طلاق نہیں پڑتی | سوال (۱۱۰) :- میری زوجہ صبح کے وقت بلا

اطلاع میرے مکان سے سات سو روپیہ نقد میرا اور میرے والدین کا نیز اپنا زیورہ اور میری ضعیف والدین کا زیورہ قریب چار سو روپیہ تالا توڑ کر اپنی والدین کے مکان پر لے کر چلی گئی، کوشش کرنے پر زیورہ اور چار سو روپیہ تو ملا باقی نہیں ملا، اس صورت میں یہ عورت میرے نکاح میں ہے یا خارج ہو گئی۔

الجواب :- نکاح قائم ہے۔

پس سے کارڈ یہ لفظ طلاق کہہ کر بیوی کو بھیجے تو طلاق ہو جائے گی | سوال (۱۱۱) :- ایک لڑکا عمر ۲۰

سا، وان كان الطلاق ثلثا في الحرمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ولو بدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالى فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وهذا به باب الرجعة في طلاق عورت کی اس ترک سے طلاق نہیں واقع ہوئی، اس لئے کہ طلاق کا حق مرد کو حاصل ہے، البتہ اس کی یہ حرکت باعث بدنامی ہے پھر پاپا ہے لان الطلاق لا يكون من النسوة (البدل المغتار علی ما مشى به المختار باب عا ۳۴ النافذ في طلاق عورت کی یہ طلاق

سال اور لڑکی عمر۔ اس سال جس کا کہلادہ بھی نہیں ہوا، لڑکے نے ایک کارڈینسل کا لکھا ہوا جس میں ایک لفظ طلاق کا لکھ کر روانہ کر دیا یا رنج میں ایک دفعہ طلاق لکھ دیا تو طلاق واقع ہوگی یا نہ۔

الجواب :- پسل سے لکھا ہوا رنج کی وجہ سے لکھا ہو، جب کہ شوہر نے لفظ طلاق اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیج دیا یا خواہ کسی کے پاس بھیجا، اس سے ایک طلاق واقع ہوگی، اور زوجہ جو نکاح غیر مدخولہ ہے، اس لئے ایک طلاق سے وہ بائنے ہوگی، اور عدت لازم نہیں ہے اور رجعت بلا نکاح کے اس سے نہیں ہو سکتی، اور نکاح مجدد بلا عدت کے ہو سکتا ہے سترہ سال لڑکے کی طلاق واقع ہوگئی | سوال (۱۱۲) :- زید کی عمر سترہ برس کی ہے، زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو واقع ہوگئی یا نہیں، زید کو نابالغ کہتے ہیں۔

الجواب :- شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے، پس زید جب کہ سترہ برس کا ہے طلاق اس کی واقع ہوگئی، کذا فی الدر المختار، فقط۔
حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی | سوال (۱۱۳) :- ایک شخص نے جنون کی حالت میں بی بی کو طلاق دی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع العلم عن ثلثة عن النائم حتى يستقيظ وعن الصبي حتى يبلمع وعن المجنون حتى يفیق او كما قال صلى الله عليه وسلم فقط۔

۱۔ وان كانت من سبعة يقع الطلاق بولي او لم ينزرد المختار كتاب الطلاق ۱/۱۰۰، ظفیر
۲۔ قل لزوجته غیر المدخول بعد ان طلق ثلاث دفعی، ان غرق بانث بالاولی (القدر المختار علی ما مشی) والحمد
بنب طلاق غیر المدخول بما یصل، ویکم مبات بلدون الثلاث فی العدة، وبعد ما بالاجماع ومنع غیره فیها
(ایضاً باب الرجوع ۱/۱۰۰) ظفیر ۳۔ بلوغ الغلام بالاحتلام والجماع حاله نزال افان لم یجد فیما شئ فحق
ینزل کل منب خمس عشر سنة به یفتی الدر المختار علی ما مشی در المختار من بلوغ الغلام ۱/۱۰۰، ظفیر
۴۔ یتیم طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالذوالا یقع طلاق الصبی والمجنون عا لانا بعد ایہ کتاب الطلاق
۵۔ ظفیر ۶۔ دیکھ مشکوٰۃ باب تلغ والطلاق ۱/۱۰۰ ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (مدایہ ۱/۱۰۰) ظفیر

سوال (۱۱۴) :- ایک شخص کی عمر ۳۴ سال ۱۰ دن کی ہے، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی واقع ہوئی یا نہ۔
 البجواب :- اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال وغیرہ نہ پائی جاوے تو لڑکا پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً بالغ شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے بالغ شمار نہیں ہوتا، پس اگر اس میں کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال و احتلام پایا گیا ہے تو طلاق اس کی واقع ہے اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی گئی تو ہودہ سال دس دن والے کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط۔

سوال (۱۱۵) :- ایک عورت نے اپنے شوہر سے زنا کرایا شوہر معاف کر دے تو کیا حکم ہے؟
 دیورے زنا کیا عورت کے خاوند نے کہا کہ تو مجھ سے طلاق لے کر اس سے نکاح کر لے۔
 عورت شوہر سے قصور کی معافی چاہتی ہے تو مرد کو اس عورت میں کیا کرنا چاہئے۔
 البجواب :- جب کہ وہ عورت توبہ کرتی ہے تو اس کو چھوڑنا اور طلاق دینا ضروری نہیں ہے، اس کا قصور معاف کر دے، اور آئندہ کو اس سے توبہ کرا لیوے اور اللہ سے بخشش چاہے۔ فقط۔

سوال (۱۱۶) :- جس کی ولایت سے نکاح ہو جاتا ہے ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے اس سے یا اس کے بعد جو ولی جائز موجود ہو اس سے طلاق و فلع وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

لہ بلوغ الغلام بالاحتلام والاحمال والانزال فان لم يوجد فيهما شيء فمقتی يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتی (الدر المختار علی مامش رد المحتار) فصل بلوغ الغلام ۱۳۲
 ويقع طلاق من زوج اذا كان عاقلاً بالغاً مدیہ کتاب الطلاق ۱۳۳ (ظفیر علی ولا یقع طلاق المصی والمجنون والنائم مدیہ کتاب الطلاق ۱۳۴) ظفیر علی ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجر یا الذی لا المختار علی مامش رد المحتار فصل فی المعزمات ۱۳۵ (لوزنت امرأة رجل لم تحرم علیه وجزله وطواها عقب الزنا) رد المحتار فصل فی المعزمات ۱۳۶ (ظفیر۔

الجواب :- طلاق کا اختیار سوائے زوج کے اور کسی کو نہیں قال فی الدر المختار ویقہم طلاق کل زوج بالغ عاقل انہ لا یقع طلاق الا بالصبی و لو ہما اہلًا اور نہ یتاہبہ بن ماجہ میں ہے انما الطلاق لمن اخذ الساق الحدیث پس کوئی ولی شوہر صغیر کی طرف سے طلاق کا مجاز نہیں ہے ۔

عورت بھاگ جائے تو شوہر کیا کرے | سوال (۱۱۷) :- ایک شخص کی عورت زیور کپڑے برتن لے کر رات کو بھاگ گئی اس کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے اس کو رکھے یا نہ ۔

الجواب :- ایسی عورت کو اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے، شریعت میں طلاق دینا اس کا واجب اور لازم نہیں ہے اور اگر بوجہ موافقت نہ ہونے کے اور اس سے نفرت کرنے کے اس کو طلاق دیدے تو یہ بھی درست ہے فقط ۔

طلاق کا معنی رہ جانا ہو اور کہے طلاق | سوال (۱۱۸) :- اگر زوج اپنے عرف میں طلاق دیدی تو بھی طلاق ہو جائے گی کا ذکر کر رہا ہو اور لفظ کے معنی بالکل نہیں جانتا، عورت نے اس کو کہا کہ تین مرتبہ مجھے مخاطب کر کے طلاق دیدے، طلاق کے معنی بالکل نہیں سمجھتا، طلاق ہو جائے گی یا نہیں ۔

الجواب :- لفظ طلاق کہنے سے بے سمجھی طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔

تین دفعہ کہا میں تم کو طلاق دوں گا طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۱۱۹) :- زیہ نے اپنی بیوی بندہ کو غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہے کہ میں تم کو طلاق دوں گا آیا طلاق ہوئی یا نہ ۔

لے دیکھئے الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۱۹ و ۱۲۰ طعیر
کھدیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق ص ۱۱۹، طعیر کھد لا یجب علی الزوج تطلیق العسرۃ الا ان
یخاف ان لا یقیم احدہما و لا یتزوج الا ان یخاف ان لا یتزوج الا ان یخاف ان لا یتزوج الا ان
یکہ صریح ما لہ یسنن الا میکتلفک دانت عانت، یقع بعد ای بعدہ الا لفاظ و بمعناھا
من العسر و یدخل غوط و لا یفرق من مالہ و ما من انما کتاب الطلاق باب العسرۃ ص ۱۲۰ طعیر

الجواب :- الفاظ مذکورہ کہنے سے ہندہ بد طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ مستقبل کے لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی کذا فی العالمگیریہ وغیرہما لانہ وعدہ فقط۔

سوال (۱۲۰) :- نکاح ہونے سے تھوڑی دیر بعد خیالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں اس کے دل و زبان پر شیطانی و سوسہ خیالات فاسدہ آپ ہی آپ بلا نیت و قصد و ارادہ کے جاری ہو گئے ہوں کہ تو نے فلاں کو قبول کیا یا نہیں، میں نے نہیں کیا یا میں نے اس کو ترک کیا اور دل میں خیالات فاسدہ ہو کر بلا ارادہ کے آہستہ زبان سے کوئی لفظ طلاق وغیرہ کا بھی نکل گیا، ہو تو اس شخص کا نکاح صحیح رہا یا نہیں۔

الجواب :- ایسے دساوس اور خیالات اور حرکت لسانی وہی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح نہیں ٹوٹتا جیسا کہ در مختار میں ہے وادنی المخافۃ السماع نفسه ومن یقر به الذوی یجوز ذلک المذکور فی کل ما یتعلق بنطق کتسمیہ علی ذبیحۃ الذو عتاق و طلاقاً فقط۔

مقل مغل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۲۱) :-

جواب فتویٰ پہنچا، آپ کی تحریر سے دو دوہ طلاق نہ ہونے کی پائی جاتی ہیں، ایک یہ کہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں، دوسرا یہ کہ نہ شوہر مقرر ہے، گواہ تو دو ہیں ایک بڑا بھائی جس کا بیان تحریر کیا گیا ہے، اور دوسرا اس کا رشتہ دار یعنی جس نے طلاق کہا اور حقیقت میں مرض سخت میں وہ ضرور مبتلا تھا، اب کیا حکم ہے۔

لہ اوانا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعدہ (الدر المختار علی هامش رد المختار ص ۶۵) ظنیر۔

لہ عالمگیری مصری ص ۶۶۲ - ظنیر

لہ الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی القراءۃ ص ۶۶۲ و ۶۶۳ ۱۲ ظنیر۔

الجواب :- اقول وبالله التوفیق شامی میں ہے وکن ایقال فیمن
اختل عقله لکبر او لمرض او لمصیبة فاجاتہ فمادام فی حال غلبة
الخلل فی الاقوال والافعال لا تعتبر اقوالہ وپس جب کہ بوجہ شدت مرض کے
اس کی عقل اس وقت مختل تھی، اور بقول طبیب عاذق وہ مرض بھی ایسا ہی تھا تو اس
حالت میں اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۲۲) :- ایک شخص نے اپنی
عورت کو زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا بلکہ مصدی نے جو طلاق نامہ لکھا تھا، اس پر دستخط
کئے کیا اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق نامہ کا مضمون سن کر بطریق تصدیق مضمون، دستخط کرنے سے
شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشافعی (اگر اس نے یہ دستخط بخوشی کیا ہے اور
کسی دباؤ کا نتیجہ نہیں ہے۔ ظفیر)۔

شراب پلا کر بلا اطلاع سادے کاغذ پر شوہر کا | سوال (۱۲۳) :- ایک شخص کے دشمنوں
انگوٹھا لگوا لیا اور پھر اس پر طلاق نامہ لکھ دیا حکم ہے | نے ایک وثیقہ فروش اور عرمنی نويس سے
مل کر ایک موقع پر اس شخص کو شراب پلا کر اس کی طرف سے ایک وثیقہ طلاق نامہ
خرید اور اس سے اس نشہ ہی کی حالت میں رجسٹر اور وثیقہ سفید پر اس کا انگوٹھا لگوا لیا
اور پھر ان اہل مشورہ نے اس کی طرف سے اس کی عورت منکومہ کو طلاق لکھ دی، لیکن
اس کو اور اس کی عورت کو اس وثیقہ اور طلاق کی کچھ خبر نہیں، غرض جلد کارروائی فرضی اور
دھوکے سے، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور جو کچھ اولاد اس

لہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المد موش ۱۲۵ ظفیر ۱۲۵ ولما استکتب
من آخر کتاب الطلاق قرا علی الزوج فاخذ الزوج وختمه ومنونه اذ وقع ان اقر الزوج
انه کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ۱۲۵ ظفیر)۔

قصہ کے بعد ہوئی اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- فرضی طور سے کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھ دینے سے اور بدوین
اطنار اس امر کے کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے، شوہر کا انگوٹھا لگوا لینے سے طلاق
واقع نہیں ہوتی۔ اسی عرصہ سفید سادہ کاغذ پر کسی جیلہ سے شوہر کا انگوٹھا لگوا کر بعد میں اس
کاغذ میں طلاق لکھ دینے سے شوہر کی طرف سے طلاق واقع نہ ہوگی کما فی حدیث
ابن ماجہ الطلاق من اخذ الساقی الاورشامی میں ہے وکذا اکل کتاب
لم یکتبه بخطه ولم یملہ بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ الخ پس
اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق نہیں ہوئی اور اولاد ثابت النسب اور
ولد الحلال ہے۔

سوال (۱۲۴) :- ہندو بیوہ کا نکاح زید کے ساتھ
خوف کی وجہ سے نہالت میں نکاح کا
انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی
میں صرف یہ ہی چند اشخاص تھے جو مذکور ہوئے ہیں، عام طور سے یہ مجلس نکاح منعقد نہ
تھی، کیونکہ ہندو کا خاوند سابقہ بکر کی جائیداد زرعی تھی، وہ تمام ہندو کے نام پر درج تھی،
یہ اخفاء صرف محرومی وارثان بازگشت کے لئے کیا گیا تھا، جب منجانب وارثان مقدمہ
دارالعدالت ہوا، گواہان نے ہندو کے نکاح صحیح ہونے کا بیان، ہمراہ زید کے کیا ہے۔
زید کے نطفہ اور بطن ہندو سے ایک لڑکی بھی تولد ہوئی ہے جو موجود ہے، مگر نکاح نے

لہ ولو استکتب من آخر کتابا بطلان تھا و قرأ علی الامم فخذ الزوج وختمه وعزونه وجبث بہ
الہما فاما ما وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ ولم تقر بہینہ لکن نصف الامر علی وجهہ وطلق قضاء و لا
بریانہ وکذا اکل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملہ بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ امرہ والاعتبار
کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ الخ فیہ ظفر لہ دیکھئے ابن ماجہ ابواب الطلاق واصل الدار المستتر
علی ما مشہد والاعتبار کتاب الطلاق و فیہ ظفر لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۶۔ ظفر۔

بوجہ خوف عدم اندراج رجسٹر کرنے کے اور عائد ہونے مجرم کے اور منکوحہ بوجہ زائل ہونے ملکیت کے اپنے عقد نکاح صحیح سے رو بروئے عدالت منکر ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا کوئی عقد نہیں ہوا، کیا اس کا انکار معتبر ہوگا یا نہیں یعنی نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے اور مسئل الکاحۃ فقال لا یتطلق اتفاقا وان فوی لان الیمن والسوال قرینتا ارادة النفی فیہما اذ فوی رد المختار قوله لا یتطلق اتفاقا وان فوی، ومثله قوله لما تزوجت اولم یکن بیننا نکاح اولاً حاجۃ لی فیک بدائع الی ان قال والاصل ان نفی النکاح اصل لا یتكون طلاقا بل یتكون جحوداً اذ پس معلوم ہوا کہ صورت سنوٰر میں نکاح ہونا تو شرعاً ثابت و محقق ہے، پس انکار اس سے کذب اور محذور ہے، طلاق نہیں ہے، لہذا صورت سنوٰر میں نکاح مابین زید و ہندہ قائم ہے اور طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط

سوال ۱۱۲۵ :- بکر کی عمر پندرہ سال کی ہے مگر عورت سے ہم بستری کے قابل نہیں۔ اس کی طلاق ہوگی یا اس کا باپ دے گا، دوسرا نکاح عورت کا کیسے کیا جائے۔

الجواب :- اگر بکر کی عمر پندرہ برس پوری ہے تو وہ شرعاً بالغ ہے اور اس کی طلاق واقع ہوگی، باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ اس سے طلاق لی جاوے بغیر طلاق عیلمدگی کی کوئی صورت نہیں پندرہ سال جب عمر پوری ہو جاتی ہے، لڑکا لڑکی کو شرعاً بالغ قرار دیدیا جاتا ہے، خواہ اس وقت تک ہم بستری پر پوری قدرت ہو یا نہ ہو۔ اور

لہ الدار المختار علی هامش رد المختار قبیل باب طلاق: المریض مجتہد۔ ظفر
لہ یقہ طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبد اذ مکر۔ ہا اور یقہ طلاق المولیٰ احسن مبدء
نحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ السابق در مختار بکناہ من ملک المتعة ویکفی رد المختار
کتاب الطلاق ص ۱۰۳ و ۱۰۴ ظفر۔

اگر بارہ سال کے بعد احتلام، انزال ہونے لگے، اور خواہ پندرہ سال کی عمر نہ ہوئی ہو تو بھی شرعاً بالغ قرار پاتا ہے، واللہ اعلم، بغیر

نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز | سوال (۱۲۶): در بارہ طلاق صغیر اہل علم میں جا ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے

مختلف شدہ اند، فریق اول می گوید کہ کبر سن زوجہ و خوف

زنا و پشیمانی عورت و والدین و خوف فسادات زمانہ داخل شد ضرورت است، پس طلاق صبی واقع است و ضرورت حاکم مجاز و قاضی شرعی در دفع نیست خود صغیر مالک طلاق است از و طلاق گرفته بدیگر جائز نکاح جائز است، فریق ثانی می گوید ضرورت آن باشد کہ در کتب مصرح است و این ضرورت است مذکورہ و کہ کدام کتاب مصرح نیست، ہر کس مجاز ایجا و ضرورات نیست، و بالفرض اگر ضرورت تسلیم کنیم قضاء قاضی شرط است، ہر کس مجاز نیست، فریق اول می گوید کہ بایں ضرورات مذکورہ ترک مذہب جائز است، ہر مذہب غیر عمل جائز است، فریق ثانی منکر اند ترک تقلید بایں ضرورت جائز دارند و دلائل ہر فریق مفصل ابلاغ اند، بوقت ضرورت طلاق صبی واقع می شود یا نہ، مراد از ضرورت کدام ضرورت است، ہر کس مجاز اختراع ضرورت است یا ہر کس در کتب مصرحہ باشد، ضرورات مصرحہ فریق اول واقعی ضرورت اند بایں طلاق صبی جائز است و عمل ہر مذہب غیر جائز است یا نہ، قضائے قاضی دریں مسئلہ شرط است یا ہر کس را اختیار است کہ از صبی طلاق دہا یندہ نکاح دیگر نایند، امثال مایاں مقلدان را ترک مذہب با اختراع ضرورت از خود جائز است یا ہماں وقت کہ تصریح در کتب فقہ یافتہ شود و بوقت اشد ضرورت دریں معاملہ ترک مذہب خود و عمل ہر مذہب غیر

لہ بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال فان لم یجد فیہما شیئ فحتی یتقر لکل منہما خمس عشرة سنۃ بدینی و ادنی مدۃ اثنا عشر سنۃ ولہا تسع سنین (در مختار، قولہ فان لم یجد فیہما ای فی الغلام والجاریۃ شیئ مما ذکرہ رد المحتار کتاب النکاح فصل بلوغ الغلام ۱۳۲، ظہر

جائز است، چنانچہ در بارہ زوجہ مفقود و معتد الطبر مصرح است تحریر مولوی محمد بخش در
امتناع طلاق صغیر صحیح است یا چہ ۔

الجواب :- طلاق صبی واقع نیست و او محل ایقاع طلاق نیست لحدیث
رفع القلم عن ثلثة الحدیث و لما صرح بہ الفقہاء قاطبہ و تفریق قاضی
کہ در مواقع مخصوصہ در بعض اقوال طلاق کردہ شدہ است آل در حقیقت ایقاع طلاق
از صبی نیست بلکہ تفریق قاضی را حکم طلاق دادہ شد، پس تفریق قاضی در ان مواقع ہم
ضروری است بلکہ اصل ہماں است و ہماں تفریق قاضی را طلاق نام کردہ اند نہ آنکہ طلاق
صبی بدون تفریق قاضی واقع شود، و مواقع تفریق قاضی ہماں است کہ فقہاء تصریح آن
فرمودہ اند نہ آنکہ با بخلاف مواقع مذکورہ حکم جواز طلاق صبی کنیم و ضرورت مجوزہ فریق
اقل در ان داخل نیست و تفریق قاضی ضروری است کہ ہر کس را اختیار نیست کہ
بواقع ضرورت از صبی طلاق دہا یندہ نکاح ثانی کنند و ترک مذہب مقلدان ماسوائے
مواقع کہ فقہاء در ان مواقع بذہب غیر عمل را تجویز فرمودہ اند جائز نیست ۔

پس تحریر مولوی محمد بخش صاحب در بارہ عدم وقوع طلاق صبی صحیح و معتبر است
و تحریر مجوزہ صبی طلاق صبی صحیح و معتبر نیست ۔

نابالغ فی طلاق واقع نہیں ہوتا | سوال (۱۲۷) :- ایک لڑکے کا نکاح بجات نابالغی
ہے اور نہ اس کے والدین کی ہوا، والدین نے اسباب و قبول کیا، اب وہ لڑکا طلاق
دے سکتا ہے یا نہیں، لڑکے نے طلاق نہیں دی تو لڑکی کو اس کے ساتھ رخصت کرنا

اصولاً یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (ہذا یہ کتاب الطلاق صغیر ص ۳۲) ظفیر ص ۳۲ مشکوٰۃ باب
الغلو والطلاق ص ۳۲ ظفیر ص ۳۲ ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبیدہ الا طلاق المجنون والصبی و
لو مرأہ قالوا بجازہ بعد البلوغ (الدرا المختار علی ما مشی بہ المعیار کتاب الطلاق ص ۳۲) ظفیر
ص ۳۲ الا اذا کمن مجبوراً و فرق بینہما اذا سلمت زوجتہ فرفض الاسلام علیہ مینزافانی وقع
الطلاق (الدرا المختار کتاب الطلاق ص ۳۲) ظفیر ۔

چاہئے یا نہیں۔

الجواب :- صورت مسؤلہ میں نکاح ہو گیا، نابالغ کی طرف سے اس کے والدین ایجاب و قبول کر سکتے ہیں اور نکاح ہو جاتا ہے، لیکن نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین طلاق دے سکتے ہیں، پس اس لڑکی کو اس کے شوہر کے گھر رخصت کر دینا چاہئے۔

سوال (۱۲۸) :- میرے لڑکے نابالغ نکاح کیا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟
چار سال کا نکاح ایک لڑکی پندرہ سالہ بالغہ سے ہوا تھا، ایک سال ہوا، اب لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے اور لڑکا پانچ سال کا ہے، لڑکی کا گذارہ مشکل ہے، اب مجھے اپنی عزت کا ڈر ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو طلاق دیدوں، ایسی حالت میں لڑکا یا میں اس کو طلاق دے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر نہیں پڑ سکتی اور نابالغ کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب تک لڑکا بالغ نہ ہو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے۔ **ہکذا فی الدر المختار وغیرہ۔**

سوال (۱۲۹) :- ایک شخص نے اپنے پسیر نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا صورت ہے؟
نابالغ کا نکاح عرصہ سے کسی نابالغہ سے کیا تھا، اور اب عرصہ دو سال سے عورت بالغ ہے اور لڑکا نابالغ، اب کسی وجہ سے باپ یہ چاہتا ہے کہ نکاح فسخ ہو جاوے، اب کوئی ایسی صورت بتا دیں کہ حیل سے نکاح فسخ ہو جاوے تاکہ لڑکی کا نکاح اور کہیں کر دے

نہ لا یقع طلاق الموفی علی امرأة عبدة لحديث ابن ماجة الطلاق لمن اخذ بالساق الا ذوالعجز والعصبی ولو مراعتا الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ۴۰۰ و ۴۰۱ ظفر ۱۱۵ لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبدة لحديث ابن ماجة الطلاق لمن اخذ بالساق الا ذوالعجز والعصبی ولو مراعتا رد المحتار کتاب الطلاق ۴۰۰ و ۴۰۱ ظفر ۱۱۵۔

اور حیلہ کرنا شرعاً جائز ہے کہ ناجائز ہے اور فسخ نکاح اس وجہ سے چاہتا ہے کہ کہیں یہ لڑکی حرام میں مبتلا نہ ہو جائے۔

الجواب :- اقول بحوالہ التوفیق جاء فی الحدیث الطلاق ممن اخذ الساق الزکب الطلاق فی حد المختار من کتاب المآذون و کذا لا یقع من غیره کابیہ و وصیہ و القاضی للضرورة و سیجی هذه للعبارات بتمامها فی الدر المختار و الصبی و لوم احمائی لا یقع الطلاق و در مختار کتاب الطلاق و فی کتاب المآذون و تصرف الصبی و المعتوه ان کان نافعا معضا کالاسلام و الا تمعاب مع بلاء اذن الا و ان ضاراً کالطلاق و العتاق و الا و ان اذن به و لیسما و در مختار قوله و ان اذن به و لیسما لا یشرط اهللیة الکاملة و کذا الواجزة بعد بلوغه الا اذا كانت بلفظ بصلح لا ابتداء العقد کادفعت الطلاق و العتاق و کذا لا تصح من غیره کابیہ و وصیہ و القاضی للضرورة قلت و مواضع الضرورة مستثناة من قواعد الشرعیة کما لو کان مجبوراً و اسرته و اسلمت امرأته و ابی الاسلام او کاتب و لیه حظر من عبد مشترك و استوفی بدله فقد صار الصبی مطلقاً فی قول الخیر و در قولیک صبی دریں مواقع منسوخ مطلق کفہ اند مطلبش ہیں است کہ دریں موضع خاصہ اطلاق مطلق برو کردہ خواہ شدہ آنکہ در غیر لیں مواقع منسوخہ طلاق واقع کنند پس کدام حیلہ است کہ در صورت مسؤل بکار آید و طلاق صبی واقع شود ایں محال است و خیال۔

نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے [سوال (۱۳۱) :-] زیر بحث

لہ الدر المختار علی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲۰ ظفیر ۱۲ ایضاً ص ۱۲۰ ظفیر

۱۲۰ الدر المختار کتاب المآذون مع تحقیق تصرف الصبی ص ۱۲۰ ظفیر۔

اپنے بیٹے عمر کا نکاح جس کی عمر تخمیناً چھ سال کی ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ جس کی عمر تخمیناً بارہ سال ہے کر دیا، زید مذکور دو سال کے بعد مر گیا، اس وقت چونکہ ناکح دلڑے کی عمر آٹھ سال ہے، اور منکوحہ (لڑکی) کی عمر چھ سال ہے، زید کے وارث اس خیال سے کہ لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغ ہو چکی ہے، اس حالت میں اگر میل کر دیا جائے تو اتحاد کی صورت نظر نہیں آتی بلکہ ناکح کا ضرر جاتے ہیں، بنا بریں چاہتے ہیں کہ منکوحہ کا نکاح فسخ کر اگر دوسری جگہ کر دیا جائے اور اس عوض دوسرا بازو دوسری لڑکی، لڑکے کی عمر کے برابر ناکح (لڑکے) نابالغ سے کر دیا جائے، اس صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ کتاب نور الاوار مطبع یوسفی مشہ ۲۸ میں یہ روایت ہے وان طلاق الصبی واقع الاور کتاب تلویح میں ہے قال شمس الدنۃ الحق انه لا ضرر ودرۃ فی اثبات الاور کتاب نامی شرح سامی مطبع مجتہائی دہلی جلد ثانی ص ۸ میں درج ہے ان الطلاق والعقاق الا فقط۔

الجواب :- صبی کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، در مختار میں ہے لا یقع طلاق المولوی (الولی ان قال) والصبی، قال الشامی قوله والصبی۔ الا اذا کان مجبوراً (شامی ص ۱۰۷) پس معلوم ہوا کہ طلاق صبی واقع نہیں ہوتی، اور نور الاوار وغیرہ کی عبارتوں کا مطلب وہی ہے جو شامی نے بیان فرمایا، پھر یہ ایک اصولی بحث ہے کہ ابا عن الاسلام وغیرہ کو طلاق سمجھنا چاہئے یا نہیں، پس کتب مذکورہ کی عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ان مواقع خاصہ میں بضرورت طلاق کا حکم کیا جاتا ہے، یہ حکم دوسری جگہ جاری نہیں ہو سکتا، نیز یہ کتابیں اصول فقہ کی ہیں، فتاویٰ کی کتابیں نہیں ہیں کہ ان سے فتویٰ دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم۔ اصول فقہ کی وہ بحث یہ ہے وفی شرح التحریر قال صاحب الکشف وغیرہ المراد من عدم شرعیۃ الطلاق ادالعقاق فی حق الصغیر عدمها عند

عدم الحاجة فاما عند تحققها فمشرود، قال شمس الائمة السرخسی زعم بعض مشائخنا ان هذا الحكم غير مشرود اصله في حق الصبي حتى ان امرأته لا تكون محلا للطلاق وهذا اوهم مندي فان الطلاق يملك بملك النكاح اذ لا ضرر في اثبات اصل الملك بل الضرر في الايقاع حتى اذا تحققت الحاجة الى صحة ايقاع الطلاق من جهته لدفع الضرر كان صحيحا فاذا اسلمت زوجته وابني فرق بينهما وكان طلاقا عند ابی حنیفة ومحمد واذ ارتد والعيانبا لله وقعت البینونة وكان طلاقا في قول محمد واذ وجدته محبوبا فخلصت فرق بينهما (در المختار باب الكاخر ۵۳۶) ظفیر۔

مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں [سوال (۱۳۱)]:۔ چہ می فرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندر یہ کہ شخصے پسر نابالغ را با دختر نابالغ تزویج نموده و آن پسر دختر را سه طلاق داد، عام است کہ آل پسر نابالغ عاقل است یا نہ، بر تقدیر اول مراہق است یا غیر ازاں، موافق شریعت غرا و ملت بیضا و قوبع طلاق خواہد شد یا نہ؟ پس ادا انقضائے مدت چند بر مساوات آنکہ قبل بلوغ باشد یا بعد ازاں والدین دختر مراد در نکاح شخص دیگر آورده اند، پسر ازاں دختر اولاد ہویدا شد نکاح ثانی منعقد شد یا نہ؟ بر تقدیر ثانی تفریق میان شاں لابد است یا نہ؟ اگر لابد است حکم اولاد شاں چہ؟ بموقف حلال گردید یا نہ؟ فقط۔

الجواب ۱۔ طلاق صبی نابالغ غیر صحیح و غیر واقع است اگر چہ صبی مراہق و عاقل باشد و ہر گاہ طلاق واقع نہ شد، نکاح آل دختر شخص دیگر ناجائز و باطل است قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امهاتکم و المحصنات من النساء الا یہ و صبی نابالغ مرفوع القلم است بنفس عدیث۔ پس طلاقش علی الصیم غیر صحیح است و خلاف آل معتبر نیست و ہر گاہ نکاح ثانی ناجائز و باطل است تفریق میان شاں

نازم است و اولاد ولد حرام است فقط والشرع علم فی العالم کیویہ ولا یقع
طلاق الصبی وان کان یعقل لا یجوز الا بطلب امر مصری

کتبہ عزیز الرحمن مفتی مدارسہ

نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۱۳۲) :- اگر نابالغ اپنی منکومہ کو طلاق
دیوے تو واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔ مولوی سر اج احمد بھاو پوری فتویٰ وقوع
اکادیے ہیں۔

الجواب :- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کافی الدار المختار لا یقع
طلاق المولیٰ علی امرأة عبده، و المجنون و الصبی و لو مراها قدا و اجازہ
بعد البلوغ الا نہ حیث وقوعہ و وقع باطلا و الباطل لا یجوز ان یتشامی ۲۶
پس معلوم ہوا کہ فتویٰ وقوع طلاق نہیں کا دینا غلط ہے عند الحنفیہ صحیح نہیں ہے۔

نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس | سوال (۱۱۳۳) :- ایک نابالغ نے اپنے
کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں | باپ کے ذریعہ سے اپنی بیوی کو طلاق دی،
اسی وقت ایک مولوی نے اس شخص کا نکاح اس عورت کی ہمشیرہ کے ساتھ کر دیا
یہ نکاح و طلاق صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نابالغ کا باپ یا دوسرا
ولی نابالغ کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ
الساق کذا فی الدر المختار، پس نکاح اس لڑکے نابالغ کا اس کی زوجہ کی ہمشیرہ
سے بحالت موجودہ صحیح نہیں ہے بلکہ باطل ہے قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا
بین المحتین الا یہ

لحد و المختار کتاب النکاح و بیہ ۲ و بیہ ۱۲ غفر لہ ولا یقع طلاق الصبی، ہایہ کتاب الطلاق
۲۶ غفر لہ المختار علی ما مضی و المختار کتاب الطلاق ۲۶ غفر لہ سورۃ الف ۲ رکعہ غفر

ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۳۴) :- طلاق نبی عند الضرورت جائز ہے یا نہیں -

الجواب :- طلاق صبی واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار والصبی ولو مراہقاً و اجازہ بعد البلوغ، اور وہ جو بعض مواقع میں صبی کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور قاضی تفریق کر دیتا ہے، جیسے محبوب کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے یا مرتد کی زوجہ کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے تو وہ درحقیقت صبی کی طلاق نہیں ہے اور اگر اس کو مجازاً طلاق صبی کہا جاوے تو ان مواقع پر اور کسی موقع کو قیاس نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ تفریق حسب تصریح فقہاء ان ہی مواقع کے ساتھ خاص ہے کما لو کان مجبوراً و اسرئاً و اسلمت امرأۃ و ابی الاسلام و شاعی۔

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے تو بھی | سوال (۱۳۵) - کریم بخش نابالغ تین سال کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی | نکاح مسماۃ زینب بالغہ سے کیا گیا تھا وہ عورت مذکورہ چونکہ بالغہ تھی کہنے لگی کہ اس لڑکے نابالغ سے طلاق لے کر کسی بالغ مرد سے نکاح کر دو، نہیں رہا جاتا زنا ہو جائے گا، چونکہ طلاق صبی کی غیر نافذ تھی، یہ معاملہ نہ کیا گیا، مسماۃ زینب نے زنا شروع کر دیا، چنانچہ زنا سے ایک لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور ایک لڑکی ابھی چار سال موجود ہے، عورت مذکورہ اب بھی خواہاں ہے کہ طلاق دلا دو، میں کسی سے نکاح کر لوں اور لڑکا کریم بخش جو عاقل غیر بالغ ہے بچہ رت سے طلاق دینے پر ہر وقت طیار ہے، ایسی صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا کیوں کر۔ کتب فقہ میں ہے کہ طلاق صبی کی عند الضرورت جائز ہے ۱۰ ان ضرورت سے کیا مراد

لہ الدر المختار علی حاشیہ رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲، ظفیر لکھ دو دفعہ ۲ فی المسائل الاربع للعاجلة و دفع الضرر لاینا فی عدم اہنیۃ للطلاق فی غیر مکتہ مرتعقہ فی نکاح الکافر رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲، ظفیر لکھ ایضاً کتاب الطلاق ج ۲، ظفیر

ہے جس عورت بالغہ بزرگ ہو جانے کا سخت اندیشہ ہو، اور ابھی ہوا نہ ہو، وہ اپنے
 ناکہ نابالغ سے طلاق لے سکتی ہے اور اس نابالغ کی طلاق جائز ہو سکتی ہے یا نہیں
 الجواب :- طلاق نابالغ کی کسی طرح صحیح نہیں ہے اور وہ جو بوجہ عین ہونے
 یا مجنون ہونے یا مقطوع الذکر ہونے شوہر کے یا اسلام لانے زومہ نابالغ کے اور آثار
 کرنے شوہر کے اسلام سے قاضی بضرورت تفریق کر دیتا ہے وہ درحقیقت ایقاع
 طلاق از جانب نابالغ نہیں ہے اور اسوا ان مواقع کے جن میں فقہاء نے تفریق کی
 تصریح کی ہے دوسرے موقع میں فقہاء عدم وقوع طلاق صبی کی تصریح فرماتے ہیں کہ
 ما سوا مسائل اربعہ کے صبی میں اہلیت طلاق کی نہیں ہے۔ قال فی الشامی و
 وقوع فی المسائل الاربع للحاجة ودفع الضرر لا یبانی عدم اہلیتہ
 للطلاق فی غیرہا کما مر تحقیقہ فی باب نکاح الکافر^۱ وایضاً فی
 الشامی فی کتاب الماذون ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد
 الشرع کما لو کان مجبواً وادارتہ او اسلمت امرأتہ والی الاسلام
 او کاتب ولیہ حظہ من عبد مشترک واستوفی بدلہا فقد صلا الصبی
 مطلقاً فی قول کما صار معتقاً^۲ فقط

لنگ شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے | سوال (۱۳۶) :- ایک شخص نے اپنی

لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۵ نکاح کافر میں یہ بحث اس طرح ہے وهو من اعرب
 المسائل حیث یقع الطلاق من صغیر ومجنون زینعی^۳ و فیہ نظر اذا الطلاق من
 القاضی وهو علیہما لا منہما فلیسا باہل للایقاع بل للوقوع کما لو درث قریبہ
 (رد مختار) قوله فلیسا باہل للایقاع ای ابقاع الطلاق منہما بل ہما اہل للوقوع
 ای حکم الشرع بوقوعہ علیہما عند وجود موجبہ رد المحتار کتاب نکاح الکافر
 ص ۵۶ ظفیر لہ رد المحتار کتاب الماذون ص ۱۵۱ ظفیر۔

دختر کا نکاح زمانہ طفولیت میں ایک لڑکے سے کر دیا تھا، اس وقت لڑکے میں کوئی عیب نہیں تھا، بعد بلوغ لڑکے میں چند عیوب پیدا ہو گئے، منجملہ ان کے ایک عیب یہ ہے کہ لڑکا نامرد ہے اور گونگا بھی ہے، اس وجہ سے لڑکی کا والد چاہتا ہے کہ اس کا دوسرا نکاح کر دوں مگر لڑکا بوجہ گونگا ہونے کے طلاق نہیں دے سکتا، اس وجہ سے اس کا دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- گونگے کی طلاق اشارہ سے پڑ جاتی ہے، اور تحریر سے پڑ جاتی ہے، اگر وہ لکھ سکتا ہے تو اس سے طلاق لکھائی جا دے اور اشارہ سے طلاق دی جاتی ہے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے۔ فقط اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۱۱۳) :- ہندہ نے بعد وفات شوہر

کے دوسرا نکاح خالد سے کیا، زمیندار نے نکاح کے دس برس بعد بر بنا اس قانون کے کہ جب عورت بیوہ اپنا نکاح کر لیوے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اس کی اراضی سے شوہر اول کی بید غلی کر دے، استغاثہ بید غلی ہندہ نے عدالت میں کیا، خالد نے یہ بیان کیا کہ میرا نکاح چھٹے نہیں ہوا، اور ہندہ نے بھی یہی جواب دہی کی تو اس سے نکاح باقی رہا یا نہیں۔

الجواب :- خالد کے اس بیان سے اس کی زوجہ ہر طلاق واقع نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے قوله لا تطلق (اتفاقاً) ومثله قوله لم اترجى، والاحمل

له او اخر من ولو طاراً باشارته المعمورة فانما تكون كعبارة الناطق استحساناً (در مختار) يقع طلاق الاخر من بالاشارة يريد به الدي ولد وهو اخر من او طر اعلى خلاف ودام حتى صارت اشارته مفهومة والا لم تعتبر ففي كافي الحاكم الشريفة مانصه قال كالآخر من لو يكتب وكان له اشارته تعري في طلاقه وتكاحه وشرايه وبيعه فهو جائز الا في انفساءه بجزالة اشارته على مجزئه من الكتابة فيفيد انه ان كان حسن الكتابة لا يجوز ان يرد بالآخر كتاب الطلاق

ان نفی النکاح اصلاً لا یكون طلاقاً قابل یكون جعلاً الزمہم شامی فقط
 نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا | سوال (۱۳۸) :- ایک شخص نے اپنی لڑکی دوسرے
 کے لڑکے کے نکاح میں دینا کیا، اور اس کی لڑکی اپنے
 لڑکے کے نکاح میں لینا کیا نابالغ لڑکی کا نکاح نابالغ لڑکے سے پہلے ہوا، اور بعد میں
 دوسرے لڑکے لڑکی کا نکاح ہوا، نکاح ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی بالکل دیوانی ہے
 اس لئے اس نے اس لڑکی دیوانی کو واپس کر دیا اور اپنی نابالغ لڑکی کو واپس لے لیا،
 اب وہ لڑکی بالغ ہے اور نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا اس کو طلاق لینا ضروری ہے یا اس
 کے باپ کا واپس کرنا ہی اس کے لئے طلاق ہے۔

الجواب :- دونوں لڑکیوں کا نکاح ہو گیا، ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں
 ہو سکتی اور دونوں کا نکاح قائم ہے، جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دے، اس
 وقت تک کوئی لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسری جگہ نکاح
 درست نہ ہوگا، اور باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فقط
 مجنوں کی طرف سے اس کے وارث | سوال (۱۳۹) :- مجنوں کی طلاق اس کے
 طلاق نہیں دے سکتے ہیں | وارثوں کی طرف سے یعنی بھائی یا والد کی جانب
 سے ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس پر عدت ہے یا نہیں۔

الجواب :- مجنوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور اس کا ولی خلا بھائی
 وغیرہ بھی طلاق نہیں دے سکتا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق

لہ رد المحتار قبیل باب طلاق المریض ص ۶۲۳ طغیر لکھ نکاح جب بائنا بطہ ہو چکا تو اب
 دونوں میں طہر کی کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ شوہر بالغ ہو کر طلاق دے اس لئے کہ نابالغ کی طلاق
 واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے باپ کی طلاق اس کی پیری پر واقع ہوگی ولا یقع طلاق المریض علی امرا عبدہ الا
 باللعنۃ والنسی وان کان مراہقاً وادانہ بعد البلوغ کالمعتاق علی ہذا راجعاً کتاب الطلاق ص ۶۲۳

لن اخذ الساق البتہ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی
مجنون کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اس کے بعد اگر وہ اچھا نہ ہو
تو ان میں تفریق کرادے، بعد تفریق کے عورت عدت گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے
بیوی کو ضعیف ظاہر کرنے سے | سوال (۱۴۱) :- زید نے دو پار آدمیوں کے سامنے

طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں | اپنی زوجہ کو غشی ظاہر کیا کہ میری زوجہ میرے کام کی نہیں
ہے، کیا زید کی اس گفتگو سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اس کی زوجہ
مہر لانے کی مستحق شرعاً ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس گفتگو سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور مہر جو عمل
کا سبب بھی قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا۔

سوال (۱۴۲) :- ایک عورت اپنے شوہر
شوہر سے واپس لی جانے سے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے | کے گھر سے بھاگ کر دوسرے شخص کے پاس چلی
گئی، جب اس کے شوہر سے کہا گیا کہ تو عورت کو لے جا تو اس نے لے جانے سے

لہ دلائق طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبید، الزوال المجنون والصبی رد المحتار کتاب الطلاق

۳۳۰۔ ابن ماجہ ۱۵۱، ظفیر ۳۷۰ ولا تخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام

ویرمن ویرقی وقرن وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة لوبالزوج وللغشی بالزوج محمد ودر مختار، و محمد

فی الثلاثة الاول لوبالزوج کما یفہم من العمد رد المحتار باب العینین ۳۳۱ تفصیل کیلئے دیکھئے

الحیث الناجزہ للتحاوی اور للرحمان ۳۳۲ ظفیر ۳۷۰ طلاق جب شوہر دے گا واقع ہوگی البتہ یہ مسئلہ ضرور حکم

غشی مثل سے نکاح منع نہیں ہوتا ہے عقد یقید ملکہ المتعة ای حل استمتاع الرجل ۳۳۳ رد المحتار

یستم من نکاحا مانع شرعی فخرج الذکر والغشی المشکل رد مختار ای ایذا العقد عنہما

لا یفید ملکہ استمتاع الرجل بہما لعدم محلیتہ لہ ۳۳۴ لزوجہ الیہ او مولدہ لامرأة اور جلا

لا یحکم بصمتہ رد المحتار کتاب النکاح ۳۳۵ ظفیر ۳۷۰ وهذا لان الغایۃ معلومة

فی نفسہا و هو الطلاق ای الموت واما المکبریٰ مصریٰ باب الذکر ۳۳۶ ظفیر

۳۳۰

انکار کر دیا، تو کیا نکاح فسخ ہو گیا، اور اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں،
الجواب :- اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا، اور طلاق واقع نہیں

ہوئی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ یا اس عورت کو طلاق دیوے یا لے جاوے
اور نان نفقہ کی خبر گیری کرے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو جائز نہیں

سوال (۱۴۲) :- زید کا نکاح ہندہ سے بحالت
مرگی والامانت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہوگی

نا بالغی زوجین ہوا، زید نکاح کے بعد ایک سال
تندرست رہا، بعد اس کو مرض مرگی لاحق ہوا، جس کا دورہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے
اب زید کی عمر، اس سال نو ماہ کی ہے، اگر زید اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو ہو جاوے گی
یا نہ۔

الجواب :- زید اگر حالت افاق میں طلاق دے گا تو طلاق صحیح ہے واقع
ہو جاوے گی۔

سوال (۱۴۳) :- ہندہ زوجہ حاملہ زید کی
یہ جلد بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

بیان کرتی ہے کہ بوقت روانگی جائے ملازمت
تاریخ ۲۴ مارچ ۱۴۲۸ء میرے شوہر زید نے کہا کہ اگر وضع حمل میری ماں کے پاس
نہ کیا تو تجھے قطع تعلق کر دوں گا، اور زید ان الفاظ کے کہنے سے منکر ہے، دوسرے
ایک خط نوبت سابق کا آیا، ہوا زید کا بنام والدہ ہندہ کے آیا تھا، اس کا اول و آخر
خلعہ کر کے جس ورق کی ایک سطر میں عبارت "اگر آپ کی ذات کو میری ذات سے
وصہ لگتا تھا" اس سے پہلے اور بعد کی عبارت لعاب دہن سے حذف کر کے آگے

لہ وجہ الطلاق لغات الامساك بالمعروف والد المختار علی ما مضی رد المحتار کتاب الطلاق

مکملہ ہوا ما کا منکوحۃ الفیہ فلم یقل بعد بحوانہ فلم یعتقد اصلاً (ایضاً باب الہرم ۳۶۶) ظفیر

لہ وقع طلاق کل زوج بالمعاقل، ولو مریضاً، والد المختار علی ما مضی رد المحتار کتاب الطلاق ۳۶۶ ظفیر

صرف "قطع تعلق کر دیا" درج ہے، والدہ ہندہ پیش کرتی ہے، جس کو زید کا زبردستی مٹانا لعاب دہن سے ظاہر کرتی ہے، اس صورت میں زوہ زید پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- موافق اس تحریر کے جو ہر شے ہے، ہندہ زوہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جو کچھ بیان ہندہ کا ہے اس کے موافق تو اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ زید نے موافق قول ہندہ کے شرط یہ کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو مجھ سے تعلق قطع کر دوں گا، تو اس لفظ سے اگر شرط بھی پائی جائے تو طلاق واقع نہیں ہوئی نہ بلفظ المستقبل ولا یقع الطلاق بلفظ المستقبل لانہ وعدہ کذا فی کتب الفقہ۔ اور والدہ ہندہ جو خط مشتبہ پیش کرتی ہے، اس سے بھی طلاق واقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید نے کس کو یہ لفظ لکھا ہے اور نیت اس لفظ سے کیا ہے، اگر بالفرض یہ لفظ زید نے اپنی زوہ ہی کو لکھا ہو تو چونکہ یہ کنایہ ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، لہذا یہ تحریر بھی موجب وقوع طلاق نہ ہوئی قال فی الدار المختار علم انہ حلف ولم یدر بطلاق او غیرہ لغاکما الوشک اطلق اثم لا

انتبائی غصہ کی حالت میں طلاق | سوال (۱۱۴۴) :- زید علفاً اس بات کی تصریح دی واقع ہوئی یا نہیں کرتا ہے کہ بکر سے عمر خسر بکر نے نہایت جاہلانہ مناقشہ کیا بکر کو جو ایک معزز شخص ہے کچھ کہہ کر مخاطب کیا اور بہت سے الفاظ اسے کہے جس کی باعث بکر پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ تمام بدن کا ہنسنے لگا، جس کی بابت یہ مشہور ہے کہ وہ نہایت مورد الغضب مغلوب المزاج شخص بکر سے عمر کو جو اب

لہ اوانا اطلق نفسی لم یقع لان وعدہ الدار المختار علی ما مشہد المختار باب تفویض الطلاق

۶۵۶ طغیر لہ ایضاً کتاب الطلاق باب السر یجوزہ ۶۵۶ . ظفیر۔

ترکی برتری جو دنیا شروع کیا، زید متحیر ہوا کہ یہ کیا جہالت ہے، بکر کو کیا ہو گیا ہے کہ جو شاہلو
 پر ایک معزز شخص ہو کر ایسی جہالت کر رہا ہے، اسی بحثا بحثی میں عمر خسر بکر نے پانچ
 سات مرتبہ ایک ایک نقص و عیب کو جتلا کر طلاق مانگی وہ عمر کی طرف دیکھتے تھے،
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بکر متحیر بہوت ہے ایسی مبہوتی میں طلقت طلقت کہتا
 زید کے ساتھ دیکھنے والے کئی شخص تھے، بعد اس کے بکر کا نشہ اترا، اور آدمی کی طرح
 باتیں کرنے لگا اور زید کو قطعی یقین تھا کہ بکر کی یہ غضب آلودگی اور مجنونانہ حرکات
 ہاتھ پائی کی توبت لائے گی، آیا بکر کی اہلیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں بینا تو جس دا
 اس پر مولوی محمد شبلی مدرس ندوہ نے یہ جواب لکھا ہے کہ صورت مسئلہ میں
 طلاق نہیں پڑی، کیونکہ مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور عبارت شامی جلد دوم
 ص ۴۷۷ کی مسئل فیمن طلق زوجته ثلاثا فی مجلس القاضی و هو مدہوش
 فاجاب بان الدہش من اقسام الجنون فلا یقع اللہ پیش کی ہے، اس پر
 حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جواب تحریر فرمایا ہے
 الجواب :- اقول وبالله التوفیق یہ ظاہر ہے کہ طلاق اکثر غصہ ہی کی
 حالت میں دی جاتی ہے اور غصہ ہی موجب اور باعث طلاق دینے کا غالباً ہوتا ہے
 چنانچہ کنایات میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں کرنا اس
 کی دلیل بین ہے کہ حالت غضب میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور سوال میں بکر کا
 کچھ بیان بھی مذکور نہیں ہے، مثلاً یہ کہ میں نہایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا، اور
 مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں وغیرہ، پھر حکم عدم وقوع طلاق کا کرنا اس
 صورت میں مشکل ہے اور مدہوش قرار دینا بکر کو اس کی حالت ظاہری کو دیکھ کر درست
 نہیں ہے، اور باب الطلاق میں احتیاط لازم ہے کہ تحلیل حوام کی طرف مقتضی نہ ہو، اور

صورت مذکورہ میں تین طلاق دینا مذکور ہے، لہذا حکم یہ ہے کہ بدون عللہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے فقط۔

بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے | سوال (۱۴۵): مکرر متعلقہ ماقبل مندرجہ جلد ہذا جناب کے اس جملہ پر کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی

مذکور نہیں، بکر سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک مجھ پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ بدحواسی و عیش میں تھا، اب کیا حکم وقوع طلاق کے بارے میں ہوگا۔

الجواب:۔ قاضی تو اس کو نہ مانے گا اور حکم وقوع طلاق کا کرے گا۔ البتہ دیانہ موافق اختیار شامی طلاق واقع نہ ہوگی اور بندہ کو اس میں تامل ہے کیونکہ باب التعلیق کی عبارت ہر حال میں وقوع طلاق کو چاہتی ہے اور محققین مثل صاحب فتح و خانیہ نے اس کو اختیار فرمایا ہے اور یہ عبارت احقر کی اور سوال میں بکر کا کچھ بیان علی سبیل التزل تھی کہ اختیار شامی کے موافق ہے، جب کہ وہ کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ میری زبان سے کیا نکلا۔ فقط۔

غصہ کی طلاق سوال اور اس کا جواب | سوال (۱۴۶): جناب نے استفتاء میں یہ

تحریر فرمایا کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں مثلاً یہ کہ میں غایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، اگر بکر خود ظاہر کرے کہ میری یہ حالت تھی اسی وقت عدم وقوع طلاق کا حکم لگایا جاسکتا ہے اگر دوسرے لوگ اس کو ظاہری حالت و قرینہ سے اس کی بدحواسی کو بیان کریں تو وہ حکم نہیں دیا جائے گا، اگر مدہوشی اسی قسم کے نہ ہو کہ جو کچھ وہ کہے اس سے بے خبری رہے تو کیا طلاق واقع ہو جاوے گی، اگر ایسا ہے تو شامی کی اس عبارت کے اس حصہ کی تردید

لہ و یقع طلاق من غضب خلا لا بن القیم هذا هو الموافق عندنا و عند المحتار

کتاب الطلاق ص ۱۱۹، ظفیر۔

کہے ہوگی جسے مفتی صاحب ندوۃ العلماء نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے لایسنہ فیہ
ان یكون بحيث لا یعلم ما یقول بل ینکفی فیہ بغلبة الہدیان واختلاط
المجد والہزل فقط بیننا وحقیرا۔

الجواب :- خود کہنے سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ دوسرے
لوگ بھی قرائن سے معلوم کر سکتے ہیں مثلاً ایسے امور اس سے سرزد ہوں کہ ان کو وہ
حالت ہوش میں نہیں کر سکتا جیسا کہ دیوانوں اور باؤلوں کو دیکھا جاتا ہے اور شامی
کی عبارت مذکورہ پر جو خود اس نے اشکال پیش کیا ہے نغمہ مشکل علیہ علیاتی
فی التعلیق عن البحر وصرح بہ فی الفتح والحانیہ وغیرہما الا ان اس پر
فرمایا ہے وهذا مشکل جداً، سودر حقیقت مذہب حنفیہ کا وہی ہے جو فتح القدیر
وغانیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ طلاق غضبان واقع ہے اور تمام تفریعات فقہیہ
طلاق غضبان کے وقوع کی بابت ہیں اور جو جواب شامی نے اشکال مذکور کا دیا
ہے وہ کافی نہیں ہے اور باب حرمت فروج میں اعتیاط تام لازم ہے لہذا سوال
مذکور میں جو صورت بیان کی گئی ہے جو کہ غضب میں ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہی ہونا
چاہئے کہ طلاق واقع ہے۔ فقط

سوال (۱۴۷) :- ایک نابالغ کی زوجہ کو اس کے
لکھے طلاق نہیں ہوتی۔
بڑے بھائی نے دوسرے شخص کے بہکانے سے طلاق نامہ
لکھو دیا، کیا نابالغ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی یعنی بھائی
باپ وغیرہ طلاق دے سکتا ہے درمختار میں ہے لا یقع طلاق المولوی علی
امراتہ عبداً والمجنون والصبی الا اور حدیث شریف میں ہے الطلاق

لمن اخذ الساق المحدث

عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۴۸) :- اگر عورت اپنے شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے ناجائز تعلق سے پہلے سوال (۱۴۹) :- اگر عورت آوارہ ہو اور حرام کا بچہ کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں پیدا ہوا ہو تو طلاق پڑتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی۔

میں قہر کو لے جاتا ہوں یا ہوتا ہے | سوال (۱۵۰) :- اگر شوہر یہ کہے کہ میں قہر کو لے جاتا ہوں تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس میں بھی بدون نیت کے طلاق نہیں ہوتی۔

بیوی کے متعلق کہا اے خدا بھی جانتا ہوں | سوال (۱۵۱) :- غلام رسول ﷺ میں اور رسول بھی پھر طلاق ہوئی یا نہیں یہودہ کو اس کرتا بلکہ کلمات کفر بھی اس کی

زبان سے نکلے مثلاً یہ کہ میں خان بانو لڑکی کو جسے چاہتا تھا خدا بھی جانتا ہوں اور رسول بھی جانتا ہوں، والعیاذ باللہ، پھر ۳ جولائی ۱۳۱۲ء کو اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظ

لحمہ الدار المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ج ۱، ظفر ۳۵۵، لایق من النساء (ایضاً باب نکاح الکافر ۳۵۵)، ظفر ۳۵۵، لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجر، لا یضاً فصل فی المعصیات ۳۵۵، وزنت امرأة رجل لم تعزم علیه رد المختار فصل فی المعصیات ۳۵۵، ظفر ۳۵۵، فنی مالة المرءة ای غیر الغصب والملاکمة توقف الاقسام الثلاثة (من الکنايات المذكورة علی نیتة للاحتمال القول لم یمنع فی عدم النیتة) وفي الغضب توقف الاول ان قوی وقم والا لا، وفي سناکر، الطلاق يتوقف الاول خطله وقم بالاخیوت وان لم یخطل المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق باب الکنايات ۳۵۵، ظفر

دیا، اس بارہ میں مولوی احمد مدین کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ کفر ہیں، قائل مرتد ہے اور مرتد کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لئے بلا حلالہ کے اس کی عورت اس پر جائز نہ ہوگی، اس کے علاوہ دوسرا اور تیسرا جواب عدم وقوع طلاق کا ہے، اس صورت میں آپ کی کیا تحقیق ہے۔

الجواب :- اس صورت میں احقر کے نزدیک پہلا جواب صحیح ہے، یعنی حکم ارتداد کا اس صورت میں کیا جاوے گا۔ اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ شدہ نکاح کر کے گا جیسا کہ درمختار و شامی میں تصریح ہے کہ ردۃ حکم طلاق کو باطل نہیں کرتی۔

درمختار و شامی میں تصریح ہے فلا یحلما و طوا المونی ولا ملک امة بعد

لہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمات کفریہ کی وجہ سے غلام رسول مرتد ہو گیا اور ابھی تجدید ایمان نہیں کی تھی کہ سال بعد اس نے پہنی بیوی کو طلاق مغلطہ دیدی، تو حالت ارتداد میں اس نے جو طلاق دی وہ اس کی بیوی پر واقع ہو گئی، اب تجدید ایمان کے بعد اس سابقہ بیوی کو بغیر حلالہ وہ نہیں رکھ سکتا ہے و یقع طلاق زوج المرتدة علیہا مادامت فی العدة لان المحرمۃ بالرحمة غیر موبدة فانہا ترفع بالاسلام فیقع طلاقہ علیہا فی العدة الثلاث و ہذا اذا لم تلحق بدار الحرب ففی الخانیة قبیل الکنایات المرتدة اذا التحق بدار الحرب فطلق امرأتہ لایقع دان عامہ مسلماد می فی العدة فطلقہا یقع والمرتدة اذا التحقت فطلقہا زوجہا ثم عارت مسلمة قبل الخیض فعندہ (۱) یقع وعندہا یقع (۲) والاحتیاط باب نکاح الکافر ص ۵۳۹) اس سے معلوم ہوا کہ ارتداد کے بعد بھی عدت میں طلاق واقع ہوتی ہے، لیکن ارتداد کے بعد عدت کے گزر جانے کے بعد اگر مرتد یا نہی بیوی کو طلاق دیا تو اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی، صورت سنو! میں غلام رسول نے طلاق کفریہ کے ایک سال بعد طلاق دی ہے اسلئے جواب میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اس نے عدت ختم ہونے سے پہلے اگر طلاق مغلطہ دی تھی تو واقع ہو گئی اور اب ملاحظہ فرمائیے اور اگر عدت گزر چکے کے بعد یہ طلاق مغلطہ ہوئی ہے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی، واللہ اعلم، ظہیر رفعتی

طلقتین احرة بعد ثلث وردة و سبتي الا (در مختار) قال فی الشاهی ای ولو
 طلقها ثنتين و هي امه ثم ملكها او ثلثا و هي حرة فارادت و لم تحت بدار الحرج
 ثم سبیت و ملكها لا یحل له و طوعا بملك الیمن حق یزوجها فیدخل بها الزوج
 ثم یطلقها كما فی الفتح ثم قال بعد اسطر فوجه الشبهة بین مسئلتین ان الردة
 و اللحاق و السبتي لم تبطل حکم الظهار و اللعان كما لم تبطل حکم الطلاق
 ۵۳۹ جلد ۲ شاهی.

نشد کی حالت میں طلاق دی عرشوہ | سوال (۱۵۲): ایک شخص نے حالت نشہ میں
 کو خہ نہیں دی کہتی ہے گواہ بھی نہیں اپنی بی بی کو تین بار نام لے کر لفظ طلاق کا کہا کہ جا میں
 نے تجھ کو طلاق دیا، مگر مرد کو اپنا کہنا معلوم نہیں صرف عورت کہتی ہے کہ مجھ کو ایسا کہا اور
 اس کا کوئی دوسرا گواہ بھی نہیں ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- سکران کی طلاق صحیح مذہب کے موافق ہو جاتی ہے، پس صورت
 مسئلہ میں جب کہ عورت اس کا اقرار کرتی ہے اور شوہر بھی انکار نہیں کرتا تو عورت پر
 تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے اس کے درمیان علت کی کوئی صورت
 نہیں، ہدایہ میں ہے طلاق السکری ان واقع الا لانه زال عقله بسبب هو
 معصية فجعل باقیا حکما زجر الہ فقط

مالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۵۳): زید نے جو پار سا آدمی
 ہے، اپنی منکومہ موطوہ کو حالت شدت غضب و غصہ میں کہا تجھ کو ایک طلاق، زوجہ
 نے کہا مجھ کو طلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر زید نے سخت غصہ میں کہا کہ تین طلاق
 تین طلاق، سو طلاق، اس اثناء میں زید کی بہن آگئی، اور زید سے کہا، ہوش میں آتیرے

لہ دیکھئے ردالتاری باب الرصد ۲۴۰۔ ظفر لہ مدایہ کتاب الطلاق ص ۲۳۶ و ۲۳۷۔ ظفر۔

ہوش قائم نہیں ہیں، زید نے کہا میرے ہوش قائم ہیں، نصف فرو ہونے کے بعد زید نے اپنی
بمشیرہ سے کہا کہ تو نے مجھ کو ہوش میں آ، اور میں نے میرے ہوش قائم ہیں، نہیں کہا، زید
کی نیت بھی طلاق کی نہیں تھی، اور دو عورتوں اور ایک مرد کی شہادت سے معلوم ہوا کہ زید
کے ہوش و حواس باختہ تھے، انہیں سرخ تھیں، دستار سر سے اتری ہوئی تھی، ہاتھ پاؤں
کانپ رہے تھے، لیکن زید کہتا ہے مجھ کو طلاق کا علم ہے، طلاق ہوئی یا نہیں، واقع ہے تو
شامی جلد ثانی مصری رحمہ اللہ میں جو حالت غضب کی تشریح کی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب ۱۔ اس بارہ میں علامہ شامی نے ادلاً حافظاً بن قیم سے نقل کر کے
تحقیق کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر غصہ و غضب اس درجہ پہنچ گیا کہ اس کی حالت
بالکل بمنوانہ ہو گئی ہے اور اس کو کچھ ہوش و خبر نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے تو اس حالت میں
طلاق واقع نہیں ہوتی، اگر مبادی غضب اور منتہائے غضب کے درمیان ناس کی
حالت ہے جیسا کہ صورت مسئلہ سے معلوم ہوتا ہے تو ابن قیم اس میں بھی مدد وقوع طلاق
راجع سمجھتے ہیں اور حنفیہ کا مذہب اس صورت میں وقوع طلاق کا ہے کما فی الشامی
لکن اشاہی مخالفتہ فی الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا
لابن القیم رحمہ اللہ اور آخر میں علامہ شامی نے فتح القدیر اور غنائیہ سے ایک مسئلہ نقل کیا ہے
جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے اور صورت مسئلہ اس
کے مطابق ہے، وہ مسئلہ یہ ہے لو طلق فشهد عندہ اثنان انہ استثنیت و هو
غیر ذاکر ان کان بحیث اذا غضب لا یدری ما یقول وسعد الاخذ بشہادۃ
حالات لا یمکن ذکر الاشکال والجواب عنہ فیما اجعلہ حاصلہ وقوع الطلاق
فی مثل الصورت المسئولۃ عنہا، الفرض صورت مسئلہ میں تین طلاق واقع ہو گئیں،

۱۔ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفر لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲۔ ظفر

۲۔ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفر لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲۔ ظفر

بغیر طلاق کے حلت شوہر اول کے لئے کوئی صورت نہیں ہے، فقہا کرام رحمہم اللہ جو اقسام کنایات اور اقسام مطلق کی تفصیل فرماتے ہیں، اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے، باقی وہ غضب جو بالکل مجنونانہ حالت بنادے اس کو البرئہ خارج کیا جائے گا کہ وہ جنون ہے، اور آنکھوں کا سرخ ہونا وغیرہ اس حالت میں دلیل نہیں ہے غصہ میں ایسا اکثر ہوتا ہے، احادیث میں ہے **اَلَا تَرٰی اِلٰی اِسْتَفَاخِ اَحْدَاہِمْ وَ اِحْصَاہِمْ** عینہ الحدیث اور **کَمَا قَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** ابو داؤد میں ہے **اَسْتَبَدَّ جِلْدَانِ ہٰذَا النِّبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** جعل احدهما تحمر عیناہ و تنفخ اوداجہ **لَعَنَہُ** زوجہ انکار کرے اور گواہی دے تو کیا حکم ہے **سوال (۱۵۴):** ایک شخص کی بابت چار گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، اور دیگر لوگ کہتے ہیں ہم نے نہیں سنی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور زوجہ انکار کرتا ہے۔

الجواب: اگر گواہوں میں دو گواہ بھی عادل ہیں تو طلاق واقع ہو جائے گی اور انکار زوجہ مقبول نہیں ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر منکر تھا اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے **سوال (۱۵۵):** عورت بولتی ہے کہ میرے شوہر نے عین طلاقیں دی ہیں اور زوجہ منکر ہے اور دو شاہد ہیں مگر اس وقت وہ ہر دو موجود نہ تھے، دوسری مجلس میں ان کے سامنے زوجہ نے اقرار کیا ہے، اور ان میں سے ایک طلاق کا مقرر ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ طلاق کا اقرار نہیں کیا بلکہ کہا عورت نہیں رکھوٹا آیا طلاق ہو گئی یا نہیں؟

لہ مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف منکر - ظفیر

لہ ابو داؤد باب ما یقال عند الغضب منک - ظفیر۔

لہ و نصابہما الغیر ما من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح و طلاق و کالہ الا رجلان (اور رجل عامر اسان) (الدائم الغتار علی ما مشی بہ المتأ کتاب الشہادات منک) ظفیر

الجواب ۱۔ جب کہ زوج منکر طلاق ہے اور گواہان میں باہم اختلاف ہے لہذا صورت مسئلہ میں طلاق ثابت نہ ہوگی، زوجہ کا دعویٰ لغو ہے اور قول شوہر کا معتبر ہے کما فی الشامی شرح قول الدر المختار وکن اتجب مطابقة الشهادتين لفظاً ومعنی بطریق الوضع قوله بطریق الوضع ای بمعناہ المطابقة وهذا جعله الزیلعی تفسیراً للموافقة فی اللفظ لا فقط۔

سوال (۱۵۶)۔ زید پیدا لائی گونگا ہے مگر عقل و بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں | گونگائے بزبان مال سے اشارہ ہے | سمجھ اور نفع و نقصان اور حرام و حلال کی بھی کسی قدر تیز رکھتا ہے اور صوم و صلوٰۃ اشارہ سے ادا کر لیتا ہے، مگر اور محلہ کے لوگ اس کے اشارہ کو سمجھ لیا کرتے ہیں، شب کے وقت اپنی اہلیہ سے کسی امر نامشروع کے صادر ہوتے دیکھ کر غصہ میں آکر اپنے باپ اور بھائی اور چند مستورات سے اشارہ اور زبان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دیا اور نکال دیا آیا اس کی اہلیہ مطلق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب ۲۔ طلاق اخرس باشارة المعهودة واقع است کما فی الدر المختار او اخرس ولو طار یا ان دام للموت به یعنی انہ واستحسن الکمال اشتراط کتابہ باشارة المعهودة فانہا تكون كعبارة الناطق الذی فی الشامی وطلاقہ المفہوم بالاشارة اذا کان دون الثلث فمورد جمعی کذا فی المضمرة معلوم ہوا کہ اس کے متعین اشارہ سے طلاق ہو جائے گی، ظفیر۔

سوال (۱۵۷)۔ زید کو چند لوگوں نے گانجا جو نشہ | نشہ پلا کر جب ہوش نہ رہا | اور چیز ہے بقدر زاید پلویا جس سے اس کے ہوش و طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں | حواس جاتے رہے، حالت سکر میں اس کی عورت کو اس کے سامنے پلویا اور کہا کہ

لہ دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الشہادۃ باب الاختلاف فی الشہادۃ ص ۲۵۳ ظفیر۔

الدر المختار علی ما مسترد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۵۳ ظفیر۔ رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۵۳ ظفیر۔

اس کو طلاق دیدو، چنانچہ حالت سکر میں زید نے اس کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی کتب الفقہ پس اس شخص کی زوجہ ہمارے اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی فقط۔

سوال (۱۵۸) :- مسماۃ اللہ رکھی کہتی ہے کہ مجھ کو میرے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے شوہر نے طلاق دیدی، لیکن اس مجلس میں خود موجود نہیں تھی

بلکہ مسیٰ عبدالوحید اور مقبول احمد اور مسماۃ خورشیدی و بیگم وزینب و حسینہ موجود تھیں سب کا بیان ہے کہ ہمارے رو برو طلاق دی ہے، یہ بھی عرض ہے کہ مسماۃ حسینہ و خورشیدی پابند نازی ہیں اور وزینب و بیگم و عبدالوحید غیر پابند نازی ہیں، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، بیانات گواہان منسلک استفتا ہیں۔

الجواب :- اس صورت میں نصاب شہادت شرعیہ موجود نہیں، کیونکہ محض دو عورتیں نازی ہیں حسینہ و خورشیدی، سوال کی شہادت کافی نہیں ہے، لہذا قول

لہ و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل، و لو سکران و لو نبینا و وحشیان و افیون و بنجر
نہ جہا بہ یفتی تصحیح القدوری و اختلف التصحیح فہم سکران مکی ما در مختار و فی التتار
خانہ طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ و مو مذہب اصحابنا
و رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۳۶ و ص ۳۳۷، اگر نہ زبردستی ہے، آیا ہو تو اس حالت کی طلاق میں
اختلاف ہے مکررات یہ ہے کہ واقع نہیں ہوتی فصیح فی التحفہ و غیر ما عدم الوقوع و جزم فی
الخلاصۃ بالوقوع قال فی الفتح و الاول احسن لان موجب الوقوع عند زوال
العقل لیس الا التسبب فی زوالہ بسبب محذور و مستف و فی النہر
عن تصحیح القدوری انہ التحقیق۔ (رد المحتار کتاب الطلاق
ص ۳۳۶) ظہیر۔

شوہر معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط

ایک شخص نے بیوی سے کہلوا دیس تیری عورت نہیں | سوال (۱۵۹) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا مکمل ہے | عہدہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہلائے کہ میں تیری عورت نہیں ہوں، اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے تو اس کہنے سے طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب :- اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، طلاق واقع نہیں ہوئی، اُتدہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہئے۔

غلط فہم سے طلاق نہیں ہوتی | سوال (۱۶۰) :- مصاحب علی اور ان کی بیوی میں عہدہ سے بخش تھی، چند اشخاص نے مصاحب علی کی بیماری میں اور تندرستی میں دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے انکو طلاق دی اور نہ میں ان سے ناراض ہوں، صرف دعا پنے باپ کے یہاں گئی ہوئی ہیں، جس وقت ان کا جی چاہے علی آویں ان کا گھر موجود ہے مگر بعد وفات مصاحب علی کے غلام مصطفیٰ کو جس کو مصاحب علی نے مل جائد ادبہ کی ہے، انہوں نے غلطیہ مشہور کیا کہ ہم نے مسئلہ ہے کہ مصاحب علی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے، آیا اس غلط فہمی کرنے سے طلاق ثابت ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے ترک سے محروم ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شوہر کے مرتے کے بعد لوگوں کا یہ مشہور کرنا کہ مستوفی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی، حالانکہ زوجہ مستوفی کی اس سے انکار کرتی ہے لغو اور

لہذا نصابا لغیر ما منہ لہ تحقیق نہ نکاح و طلاق (جلد ۱۵) اور جل عامرات (جلد ۱۶) و مستقبل شہادۃ ادبیر بلارجل (۱۵) و المستدر علی ما منہ و کتاب الشہادات (جلد ۱۶) و فیہ ۱۱۱ ظہیر ۱۵ طلاق ملک و عورت نہیں لہذا عورت کے اس جملے کے کہنے سے طلاق واقع ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، انما الطلاق لمن اخذ الساق (۱۵) ماجہ منہ (ظہیر)۔

باطل ہے، لوگوں کے کہنے سے بعد مرنے شوہر کے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی، خصوصاً جب کہ خود غرضی مان کی معلوم ہو، علاوہ بریں اگر مرض الموت میں شوہر کا طلاق دینا بھی ثابت ہو جاوے اور قبل اختتام عدت شوہر فوت ہو جاوے تو عورت پھر بھی وراثت ترکہ شوہر سے ہوتی ہے کما فی الدر المختار فلو ابانھا وھو کذلک لدیات فیہ بذلک السبب ودرت حتیٰ الا فقط

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے | سوال (۱۶۱)۔ زید کے ایک ہی بیٹا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہو گا | زید اس سے ناراض رہتا ہے، زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو بیٹے سے کہہ دینا کہ اگر تو نگیں میں صورت دکھاوے تو تیری مال پر تین طلاق زید اور اس کی بیوی کے سوا تیسرا شخص موجود نہ تھا، اور زید کی بیوی نے اپنے بیٹے سے یہ پیام پہنچا دیا، اور بیٹا اس کا نگیں سے باہر چلا بھی گیا، بیان مذکور زید کی بیوی، زید یہ کہتا ہے کہ میں نے ماں کا لفظ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ تو اس سے کہہ دینا اگر وہ یہاں صورت دکھاوے تو اس پر تین طلاق ہیں۔

الجواب :- جب کہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں لفظ ماں کہنے کی گواہ نہیں ہیں، اور زید اس لفظ سے انکار کرتا ہے تو قول زید کا معتبر ہے اور زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، حکذا فی کتب الفقہ۔

جزا طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے | سوال (۱۶۲) :- زید غلط ہے یا چٹا کاٹا دھول بجاتا ہے۔

لہ المدرا المختار علی ما مشی رد المعتاد باب طلاق المریض مہیہ، اذا طلق الرجل امرأته فی مرض موتہ طلاقاً بائناتاً وصی فی العدة ودرتہ وھذا یہ باب طلاق المریض مہیہ، ظفیر لہ وضمایمہا الغیر ما من الحق سوا۔ فان الحق ملاد و ظفیرہ کتکاح و طلاق الزجل من الزجل و امرأتان المدرا المختار علی ما مشی رد المعتاد کتاب الشہادات مہیہ، ظفیر۔

زوجہ کے حقوق میں ہمیشگی کرتا ہے، وارثان مسابۃ کو جبراً زید سے طلاق دلوادینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کما کہ شرح بہ فی الدار المختارہ وغیرہ فقط۔

مسوئل (۱۶۳) :- ایک عورت شوہر سے چھپ کر

مکان پر باپ کے چل گئی، ایک سال کے بعد شوہر کو نوٹس دیا کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اگر تم طلاق سے انکار کرتے ہو تو یہاں آکر فیصلہ کرو، آٹھ روز کی مہلت ہے اگر ایک ہفتہ میں تم نہ آئے تو مجھے نکاح کرنے کا اختیار ہے، شوہر نے اس تحریر کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ خود گیا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر واقع میں شوہر نے پہلے طلاق نہیں دی تھی اور شوہر کو طلاق

سے انکار ہے تو محض عورت کے لکھنے سے اور شوہر کے اوپر نوٹس کرنے سے اور کچھ جواب نہ دینے سے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت کا یہ کہنا لغو ہے کیونکہ عورت کو کوذا اختیار طلاق کا بلا اختیار دینے شوہر کے نہیں ہے۔ فقط

مسوئل (۱۶۴) :- بندہ زوجہ زید نے زید سے طلاق مانگی

طلاق کی طلب پر کہا انشاء اللہ | مسوئل (۱۶۴) :- زید نے کہا انشاء اللہ مجھ کو طلاق، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

لہ و یقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو مکراً فان طلاقہ صحیح
لا اقرارہ بالطلاق (الدار المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق
مجلد ۵، ظفیر۔ لہ حدیث نبوی ہے انما الطلاق لمن اخذ بالساق) (مجموعہ
مذہب) طلاق مرد کا حق ہے، عورت کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہونی نکاح باقی ہے فقط
 زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے | **سوال (۱۶۵) :-** زید نے عمر کو طلاق اضافی دی
 اور عمر مفہوم طلاق مونسوف سے بالکل لاعلم ہے تو طلاق اضافی واقع ہوتی ہے یا نہ اور
 مذہب امام ابوحنیفہ یا صاحبین بنا بر طلاق اضافی کے کوئی چیز ایسی ہے کہ وہ عمل
 کر سکتا ہے یا بوجہ بے خبری کے دیگر مذاہب پر عمل ہو سکتا ہے ۔

الجواب :- شامی میں اس کے متعلق یہ تحقیق کی ہے کہ امام محمد سے جو اس
 بارہ میں روایت عدم وقوع طلاق کی ہے وہ ضعیف ہے، اس پر فتویٰ نہ دیا جاوے
 لا یقال اذا کان ذلک قول محمد فکیف لا یفتیہ بہ لما علمت فی ان ذلک
 روایہ عن محمد وان قوله کقول الشیخین بالوقوع وان ما فی الظہر ینہ
 لا ینافی ذلک کما قررناہ آ نقا و لیس للمفتی الاختار بالروایۃ الضعیفۃ و کونھا
 افتی بہا کثیر من ائمہ خوارزم لا ینفی ضعیفھا و لذا تقدم عن انصارہ
 لا یعمل لاحد ان یفعل ذلک الا و اس سے کچھ پہنچے یہ لکھا ہے یعنی ان المفتی لا
 یفتی صاحب الحادثة بما یتوصل بہ الی فسخ الیمین فلا یقول لما رفع الیمین
 الی شافعی او حکمہ فی ذلک او استفتہ بل یقول یقع علیک الطلاق لان
 علیہ ان یجیب بما یعتقدہ از فقط

سوال (۱۶۶) :- زید کے باپ خالد
 خلاف کروں تو جھوٹا ہوں بصورت خلاف درزی کیا حکم ہے | یہ اقرار نامہ ہندہ کی ماں کو لکھ دیا کہ
 جب تک ہندہ کی ماں چاہے ہندہ کو زید کے نکاح میں رکھے جب چاہے علمہ

لہ اذا قال لامرأۃ انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ متصلا لہ یقع الطلاق بقولہ علیہ السلام
 من حلف بطلاق او عتاق فقال انشاء اللہ متصلا بہ لا تحت علیہ (مدنیہ بعض فی الامم) نہ ظہیر
 لہ دیکھئے (المستدرک) بالطلاق مطلب فی فسخ الیمین للضافة الی المملک (یحییٰ) ظہیر لہ ایضا ظہیر

کرے، زید نے یہ الفاظ کہے جو کچھ میرے باپ نے اقرار نامہ میں شرائط لکھی ہیں مگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، زید اب تک اپنی شرائط پر قائم رہا۔ مگر اب وہ اپنی عورت ہندہ کو خلاف شرائط اقرار نامہ اپنے مکان علاقہ غیر لے جانا چاہتا ہے تو بر بنائے خلاف ورزی اقرار نامہ طلاق مائد ہوگی یا کیا حکم ہوگا۔

الجواب :- شرعاً اس صوبت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ زید شوہر کے باپ خالہ کا اقرار دربارہ طلاق معتبر نہیں ہے، اور زید نے ان الفاظ سے شرطیں قبول کی ہیں کہ اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، اس میں ذکر طلاق کا نہیں ہے، لہذا اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال (۱۱۶) :- زید نے اپنی عورت پر طلاق رجمی کے بعد دیگرے دی اور رجعت کر لی تیسری بار انشاء اللہ کہ اس طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی ہندہ کو ایک طلاق رجمی دی اور اسی وقت رجعت کر لی، دو ایک ماہ بعد پھر ایک طلاق رجمی دے کر اسی وقت رجعت کر لی ایک سال بعد زید نے پھر اسی عورت کو کہا کہ تجھ کو طلاق انشاء اللہ، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار۔

لہ اذا اضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح الا خلا اضافة الى الشرط
وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق
وما المكيبري كشوري الفصل الثالث في تعليق الطلاق متى يقع، اور بہار نکاح کی طرف
اضاف ہے نہیں، اس لئے طلاق واقع نہیں ہوگی، واللہ اعلم، ظفر علیہ قال لہا انت طالق انشاء اللہ
متصلا الاسموماء بحيث لو قرب شخص اذنه الى فيه يسمع ولا يقع للشك (در مختار) قوله بحيث انما
به الى ان المراد بلسه مامشانه ان يسمع وان لم يسمعه المنشي لكثرة اصوات
مطلوب من المختار كتاب الطلاق مطلب الاستثناء متى (ظفر علیہ)

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا مکرم ہے | سوال (۱۱۶۸)۔ زید نے بوقت نکاح ثانی منکوحہ اوئی کو طلاق مغلطہ دیدی، لیکن زید نے منکوحہ اوئی کے نام میں عند الطلاق تبدیلی کی مثلاً منکوحہ کا نام ہندہ تھا اور کلثوم نام لے کر طلاق دی گئی مگر منکوحہ اوئی کے والد اور نولہ کا نام زید نے صحیح طور پر لیا وقت طلاق کے، آیا منکوحہ کے نام کے تبدیل کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب ۱۔ جب کہ نہ وہ معاصرہ ہو، اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا گیا اور نام دوسرا لیا گیا تو اس کی زوجہ سابقہ اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی جیسا کہ در مختار میں ہے غلط و کیلہا بالنکاح فی اسمہا بغير حضور حالہ یصح للجهالة و کذا الوغلط فی اسم بنتہ الا اذا كانت حاضرة و اشار اليہا فیصح پس جیسا کہ نکاح میں تسمیہ غلط سے نکاح نہیں ہوتا، ایسا ہی طلاق میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

جبر طلاق دلائے ہوئی ہے یا نہیں | سوال (۱۱۶۹)۔ اگر کوئی شخص کسی سے جبراً اس کی بیوی کو طلاق دلاوے تو واقع ہوگی یا نہیں، اگر واقع ہوگی تو ابن ماجہ کی اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے بھول چوک اور جو امرز بردستی سے صادر ہو معاف کیا۔

الجواب ۲۔ طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے، کیونکہ دوسری حدیث شریف میں ہے ثلاث جدد من جدد من جدد الحدیث اس میں آنحضرت صلی اللہ

لہ الدار المختار علی حاشی رد المحتار کتاب النکاح ص ۱۲ ظفیر ۱۵ بخلاف المازل واللاصب فانه یقع قضاء و دیانۃ لان الشارع جعل حزلہ بہ جدد افتح الدار المختار علی حاشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفیر ۱۵ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۱۵۲ ائمہ اربعین کی تشکیح فقہ حدیث میں موجود ہے ۳ النکاح والطلاق والرجعة رد اہل الترمذی لا یدخل ظفیر

علیہ وسلم نے طلاق کو بھی شمار فرمایا ہے۔

بیوی کے کلمہ کفر زبان سے نکالنے کے | سوال (۱۷۱) :- زید نے اپنی بیوی کو کلمہ کفر بولنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے

کے بعد زید نے اسی بیوی سے بلاگواہ کے نو دفعہ عقد کر لیا جائز ہو یا نہیں۔

الجواب :- کلمہ کفر سے تفریق ہو جاتی ہے، پھر طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر

کلمہ کفر سرزد نہ ہوتا تو ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور بدون حلال کے شوہراول کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے۔ فقط

شوہر کے دلی کی طلاق اس | سوال (۱۷۲) :- اگر زید اور اس کی منکوحہ کی عمر پانچ چھ سال کی ہوگی | سال کی ہے۔ اور زید کے باپ دادا یا چچا نے زید کی منکوحہ

کو تین طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، وہ لوگ رجوع بھی کر سکتے ہیں یا نہیں

الجواب :- نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نہ نابالغ کے باپ دادا

وغیرہ کی طلاق واقع ہوتی ہے، پس رجوع کی ضرورت نہیں ہے، نکاح ان کا قائم

ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الطلاق لمن اخذ الساق وقال علیہ

الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلاثة الحديث۔

طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہوگئی | سوال (۱۷۳) :- زید کا لڑکا خالد اپنی بیوی سے

کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، اور خالد کا باپ زید کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق

لے دار استدعا حد ما فتیہ عاجل بلا قضاء الدر المختار علی ما مشی رد المحتار

باب نکاح الکافر ص ۹۴ ظفیر لہ۔ البدای ثلاث متفرقة او شتان بمرة (رد مختار)

ازہب جمہور العیابة وانتابعین ومن بعدہم من ائمة المسلمین ان انہ یقع

ثلاث متفرقة وکذا یطلمہ واحدة بالاولی (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۹۴) ظفیر

لہ ابن ماجہ ص ۱۲۰ ظفیر لہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۱۲۰ ظفیر

دلا دیتا ہوں، اپنے میکہ علی جاؤ، خالد اور اس کے باپ نے متعدد مرتبہ یہ کلمہ کہا عورت کا باپ اس کو گھر لے آیا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ خالد نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں تو اس سے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، پس اگر خالد نے تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ عورت خالد کے انکاح سے خارج ہو گئی۔ فقط۔

ادھر کے جواب سے متعلق سوال | سوال (۱۳۱) :- سکریتانی استفتاء مندرجہ بالا دریا طلب یہ ہے کہ یہ وعدہ ہے یا بالفعل تطلیق ہے، اگرچہ جواب سے احتمال ثانی ظاہر ہو گیا ہے۔

الجواب :- اگر یہ کہنا کہ طلاق دوں گا تو وہ نہایت استقبال ہے اور وعدہ ہے اور صورت مذکورہ میں اس نے دینا ہوں کہا ہے جو کہ بظاہر حال ہے اور محال سے طلاق واقع ہو جاتی ہے شامی میں ہے ولان المضارۃ حقیقۃ فی الحال معیار فی الاستقبال کما هو احد المذاهب وقیل بالقلب وقیل مشترك بينهما وعلى الاشتراك يرجح هنا ارادة الحال بقدر یستلزمه اخبار اعم من امر قائم فی الحال ثم الغرض یہ ہے کہ محال سے طلاق واقع ہوتی ہے اور دیتا ہوں سے بظاہر حال مراد ہے اگرچہ احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آئندہ دیدوں گا مگر یہ احتمال خلاف ظاہر ہے۔ فقط

غرض کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے | سوال (۱۳۲) :- ریمے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا ایک طلاق، تین طلاق، پانچ طلاق، اب زید کہتا ہے کہ تم کو غصہ میں کچھ ہوش نہ تھا

لہذا لان المضارۃ حقیقۃ فی الحال مجاز فی المستقبل اور دالمختار کتاب الطلاق باب

تغیض الطریق من حیث طغیض لہذا لان المضارۃ حقیقۃ فی الحال مجاز فی المستقبل اور دالمختار کتاب الطلاق باب

مجھ کو خبر نہیں کہ میں نے کیا کہا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، ظاہر ہے کہ طلاق غصہ میں ہی اکثر دی جاتی ہے اور غصہ کو فقہاء نے قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں لکھا ہے، البتہ یہ بھی بعض کتابوں میں تصریح ہے کہ اگر غصہ اس قدر زیادہ ہو کہ مدجنون کو پہنچ گیا ہو، اور اس وقت اس کو کچھ ہوش نہ رہے تو اس وقت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن معمولی غصہ میں وقوع طلاق میں کچھ شبہ نہیں ہے اور بعد میں تین طلاق کے بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

سوال (۱۷۵) :- ہندہ نے اپنے شوہر مجنون سے کہا کہ مجنون سے طلاق اس طرح لی کر
 کہ مجھ رہا تھا کیا حکم ہے یا تو مجھے اپنے گھر میں رہنے دے یا مجھ کو طلاق دیدے تاکہ

میں اپنا دوسرا نکاح کرالوں، مجنون نے گھر میں رہنے سے منع کیا اور اشارہ سے کہا کہ محلہ کے چند آدمیوں کو جمع کرے، آدمی جمع ہوئے، مجنون نے اپنی زوجہ ہندہ کو اٹھا کر مہر کا غنہ ہندہ نے لکھا دیا، مجنون نے بحفاظت اس کا غنہ کو اپنے رومال میں باندھ لیا اور طلاق نامہ پراپنا انگوٹھ سب کے سامنے لگا دیا، ایسی حالت میں طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ مجنون کو اگر کسی وقت ہوش آجائے تو اس کا حکم میز لڑکے کا سا لکھا ہے یعنی اس کے بعض تصرفات کو اگر ولی جائز رکھے تو صحیح ہیں ورنہ نہیں، اور طلاق کی اجازت ولی بھی نہیں دے سکتا کہ فی الدال المختار و ان ضاراً کا لطلاق لا

لہ و یقع طلاق من غضب خلافاً لہ بن القیم (معا المختار کتاب الطلاق ص ۴۴) ظفر

لا حاد اذن بہ ولیہما الا البتہ امام محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت مجنون کو دی جاوے، اگر وہ اچھا نہ ہو تو قاضی تفریق کرادے اور اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔ پس شوہر مجنون کو ایک سال کی مہلت دے کر اگر وہ اچھا نہ ہو تو کسی قاضی مسلم سے تفریق کرادی جاوے۔ فقط

بالت ہو گیا تو طلاق ہو گئی | سوال (۱۷۷) :- منام بہلہ دی جائے ہیں۔ بڑا منا چھوٹا بہادر بہادر کی شادی نابالغی میں ہوئی تھی، جب رخصتی ہوئی عورت جوان تھی بہادر نابالغ تھا، منا نے بہادر سے کہا کہ تو طلاق دیدے میں نکاح کرلوں گا، دیو بند سے دریافت ہوا کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، بعد چھ ماہ کے منا نے بہادر سے یہ کہا کہ اب تو بالغ ہو گیا ہے طلاق دیدے، خلاصہ یہ کہ سکر جس طرح ہوا بہادر سے طلاق دلا دی بعد تین یوم کے منا نے بہادر کی بیوی سے نکاح کر لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت ہونی چاہئے یا مناکا نکاح بلا عدت گزرا ہے ہی اس سے صحیح ہو گیا، (۲) اس حالت میں بلوغ کے بارہ میں عمر کا اعتبار ہو گا یا دیگر علامات کا۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، بشرطیکہ بہادر بالغ ہو گیا ہو، یعنی پندرہ برس کا پورا ہو گیا اور منا نے جو نکاح بعد تین یوم کے کر لیا، اگر بہادر نے اپنی زوجہ سے صحبت اور خلوت نہ کی تھی اور قبل خلوت و صحبت طلاق دی تھی تو اس کے لئے عدت نہیں ہے قبل عدت نکاح جائز ہے اور اگر خلوت و صحبت ہو چکی تھی تو اس پر عدت واجب ہے قبل عدت نکاح درست نہیں ہوا، (۲) اس حالت میں اس کی عمر دیکھی جائے گی اگر پندرہ برس کی عمر پوری ہو گئی ہے تو وہ بالغ شمار ہو گا اور کسی علامت کو نہ دیکھا جاوے گا۔ فقط

لہ الدار المختار علی حاشی روال المحتل کتاب المذاہب ۱۵ واما الذی یحییٰ فحکمہ کمینہ نغایہ رایشان کتاب الحجر مہمہ ۱۵ وایضاً فی روال الغلام والاحیان والاموال فی یجد فیہما مشق فحق یتدر لکل منہما خمس عشر سنۃ بہ یلتحق رایشان فی روال الغلام ۱۵ وایضاً فی روال الغلام ۱۵ وایضاً فی روال الغلام ۱۵

طلاق کے وقت شاہدار | سوال (۱۷۷) :- کیا قرآن شریف میں ہے کہ طلاق اسی وقت
بہنی کی غڑا کہیں نہیں ہے | واقع ہوگی کہ چار شاہدوں اور قاضی کے سامنے دی جاوے۔

الجواب :- ایسا کہیں قرآن شریف میں نہیں ہے۔
دو تین کنکر دیکھتے تو اس سے طلاق ہوگی | سوال (۱۷۸) :- زید گونگا ہے اس کی عورت
اس سے علحدہ ہونے کی صورت یہ اختیار کی کہ اس سے تین کنکریاں پھینکنے کو کہا،
گونگا کے اس فعل سے تین طلاق واقع ہو جاویں گی یا نہیں۔

الجواب :- تین کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ درمختار وغیرہ
دارادبما للفظ ادمسببہم مقام من الکتبۃ المستبينة ادر
الاشارة المفہومۃ فلا یقع بالقاء ثلثة اجمار الیہا۔ شامی۔

طلاق دینے کے ساتھ لفظ انشاء | سوال (۱۷۹) :- اگر طلاق اس طرح دے کر آہستہ لفظ
آہستہ کہا تو کیا حکم ہے | انشاء اللہ کہے۔ مثلاً یوں کہے میں تمام لوگوں کے

سامنے تین طلاق دوں گا۔ انشاء اللہ دل میں ضرور کہوں گا اور ایسے ہی کیا۔ یعنی
انشاء اللہ آہستہ سے کہا جس کو کسی نے نہیں سنا۔ تو یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر انشاء اللہ طلاق کے ساتھ اس طرح کہا جاوے کہ اگر کوئی
اپنا کان اٹکے منہ سے ملادے تو سن لے تو وہ مستثنیٰ معتبر ہے یعنی طلاق واقع نہ
ہوگی۔ اور اگر شخص دل میں کہا اور زبان سے اس طرح نہیں کہا کہ اس کے منہ سے کان
لگائے والا سن سکے تو طلاق واقع اور استثنیٰ صحیح نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے قال
لہا انت طالق انشاء اللہ متصلاً مسموعاً بحیث لو قرب شخص اذنه الى
افہ یسمع فسموا۔ مثلاً انا اصر لا یقع۔ فقط

۱۷۹ رد المحتار باب المریع ص ۵۹۵۔ ظفیر

کتاب المختار علی ما شرد المحتار باب التعلیق ص ۵۹۵۔ ظفیر

نام بدل کر طلاق دی عمر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام | سوال (۱۸۰)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ
نہیں جانتا تھا اس لئے ایسا کیا، کیا حکم ہے | کو نام بدل کر طلاق دی مثلاً یوں کہا اگر آبیہ

خاتون بنت النور پر طلاق، اور نام اس کا آبیہ خاتون نہیں ہے بلکہ رجب ہا فہی کسی
نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے نام بدل کر طلاق کیوں دی، شاید تیرے دل میں شرارت
ہے، اس نے جواب دیا کہ میرے دل میں شرارت نہیں ہے بلکہ میں چونکہ اپنی زوجہ کا نام
نہیں جانتا اس لئے دوسرے نام سے میں نے طلاق دی، آیا صورت ہذا میں نیت
طلاق پائی جاتی ہے یا نہ اور شخص مذکور کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- صورت مسئلہ میں جب کہ شخص مذکور نے دوسرے نام لے کر
الانشاء طلاق کیا ہے اور اپنی زوجہ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا تو پھر من حیث اللیل
قوی یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کے الفاظ تعین نیت میں
صریح نہیں، پھر اگر نیت ہی ہے تب بھی اس حالت میں کوئی مفید نہیں، باب طلاق میں
نیت ایسی حالت میں مفید ہو سکتی ہے کہ الفاظ میں بھی ایقاع طلاق کا تحمل ہو لیکن جبکہ
ایسا نہیں تو پھر مجرد نیت کیا مفید ہو سکتی ہے حقیقی مدار تو صرف لفظوں پر ہے قال
فی البحر فی المحيط الاصل انه متى وجدت النية وغیر اسمها بغیر ولا یقع
لان بدل اسم تکون احیاء اجنبیة ولو بدل اسمها و اشار الیها یقع
بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۲۷۳ فقط

نافرمانی کی وجہ سے بحالت غضب | سوال (۱۸۱) :- زید نے ہندہ کی نافرمانی کی وجہ سے
طلاق دی صحیح ہے یا نہیں | بحالت غضب طلاق دی ایسا طلاق دینا صحیح ہو سکتا ہے یا نہ

الجواب :- ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے چنانچہ کتب فقہ میں حالت
غضب کی وجہ سے وقوع طلاق کا بعض کنایات میں قرار دیا گیا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ
عادة اکثر اوقات طلاق غضب ہی کی حالت میں دی جاتی ہے، اور غضب و غیظ ہی

باعث طلاق ہوتا ہے۔

سوال (۱۸۲) :- زید تاڑی پنی کر آیا مگر حواس
درست تھے، اس حالت میں اپنی لڑکی و منکومہ
کو بلایا، اس پر زید کی ساس نے کہا کہ تمہارے یہاں نہیں جائے گی، اور تین دفعہ یہ
کہا کہ تم طلاق دیدو، چنانچہ زید نے اس پر کہا کہ ”ہم ماں سمجھ کر طلاق دیا“ راستہ میں
دو شخصوں نے یکے بعد دیگرے دریافت کیا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیا کہا، زید نے جواب دیا کہ
”ماں سمجھ کر طلاق دیا“ بعد اٹھ ماہ کے دونوں چاہتے ہیں کہ حق زوجیت کسی صورت
سے قائم ہو جائے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، لیکن طلاق منغلظ
نہیں ہوئی، لہذا بدون ملالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے قال فی
الدر المختار ویقہ طلاق کل زوج بالغل عاقل ولو تقدیراً بدائع لیدخل
السکھان ولو عبداً او مکرراً او حازلاً او سکراناً او در مختار۔

لہ ویقہ طلاق من غضب خلافاً لابن القیم و هو الموافق عندنا لما مر
(در المختار کتاب الطلاق ص ۵۵) ظفیر علیہ الدر المختار علی ما مشہور المختار
کتاب الطلاق ص ۵۵۔ ظفیر۔

باب دوم

طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہے اور کن صورتوں میں نہیں

سوال (۱۸۳)۔ ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں | ابھی عورت کو ظاہر نہیں کیا تو طلاق واقع ہوگئی یا نہیں

الجواب :- شامی میں ہے کہ مہر لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، بلکہ شامی میں یہ ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراً بالطلاق وان لم یکتب۔

سوال (۱۸۴)۔ ایک شخص کی بیوی ہے اس پر دوسری شادی کی بات ہوئی، بوقت ایجاب و قبول لڑکی والے نے اس کو مجبور کیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، ورنہ عزت جائے گی، اس نے چارہ نے مجبوراً دکر مایا طلاق نامہ ہاتھ سے لکھ دیا، زبان سے اقرار نہیں کیا شرفاً طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کن اصرار بہ فی الدر المختار۔ فقط

لہذا المختار کتاب الطلاق ملخص، ثم المرسومة لا تغلوا ما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا ایقع الطلاق وتلن معا العدة من وقت الكتابة: ایضا ظفیر علیہ کتب الطلاق ان مستبینا علی غولوح وقع ان نوزی و قبل مطلقا نوزی اولم یزود الدر المختار علی ما مشی و المختار کتاب الطلاق ملخص، ظفیر

ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق نکلائی اور سوال (۱۸۵) :- ایک شخص نے غصہ میں کہا کہ رہنے ہے تو معافی مانگ درہ طلاق نامہ لے جا۔ اپنی عورت کو وثیقہ نویس سے تین طلاق نکھوائی اور رو برو گواہان کے اپنی عورت سے یہ کہہ دیا کہ یہ طلاق نامہ میں نے اس واسطے لکھا ہے کہ اگر خجہ کو طلاق یعنی منظور ہے تو شام تک سوچ لے اور شام کو مجھ سے یہ طلاق نامہ لے جا، جہاں تیری مرضی ہو جا، اگر میرے گھر رہنا منظور ہو تو مجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگ، شام سے قبل عورت اور خاوند رضامند ہو گئے، کیا شرفاً یہ طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب :- رد المحتار معروف شامی جلد ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکتاب اکتب طلاقاً مراۃً کان اقراً بالطلاق وان لم یکتب^۱ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی و فی الحدیث ثلاث جدد من جدد هن لهن جد النکاح والطلاق والعقاق^۲ اور کما قال صلی اللہ علیہ وسلم فقط

سوال (۱۸۶) :- ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ لکھ کر زید کی بیوی ہندہ کو تین طلاق، زید و ماں پر زید کا دستخط کرایا کیا حکم ہے پر یہ لکھ کر زید کی بیوی ہندہ کو تین طلاق، زید سے دستخط کرائے، زید نے زبان سے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید نے مضمون اس کا سن کر دستخط کئے ہیں، تو تین

۱۔ دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق، مطلب فی الطلاق بالکتابۃ

۲۔ ۵۸۹/۲ ظفیر

۳۔ دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۱۸۲ ۱۲ ظفیر

طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور اگر اس کو سنایا نہیں گیا ہے اور دھوکہ دیا
اس کی مرضی کے خلاف طلاق نامہ پر دستخط لے لیا گیا ہے یا زبردستی سے دستخط لیا ہے تو
طلاق واقع نہیں ہوگی، ظہیر۔

شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے | سوال (۱۸۷):۔ اغوی احد
دستخط کر دیا اور ان ہی لوگوں نے مجھ کو طلاق ہوئی یا نہیں زوجہ رجل و اخفا ما و ادعی الرجل

فی محكمة الجوركة فافتی اهل الجوركة بان يطلق الرجل المدکور زوجته
بعوض ان یاخذ من الذی اغوی زوجته مائتی روبیة وینکم بنت اخرى
فبعد المحكم المذكور امر اقر به الزوج بكتابة الطلاق للکاتب والزوجة
ساكت وبعد الفراء من الكتابة کتب الزوج اسم تحت الصک بيده كما
هو المرسوم فی الحرف وما ارسل الى الزوجة وما امر احد ان يرسله الى الزوجة
هل يقع الطلاق فی هذه الصورة أم لا۔

الجواب:۔ فی هذه الصورة ان الزوج ان اقر انه كتابه وانه
راض به يقع الطلاق والا كما فی رد المحتار وكن اهل كتاب

له الكتابة على تعيين مرسومة وغير مرسومة ونقنى بالمرسومة ان يكون مصدرا
ومعنا مثل ما يكتب الى الغائب وغير المرسومة ان لا يكون مصدرا و
معنونا وهو على وجهين مستبينة وغير مستبينة فالمستبينة ما يكتب على
الصحيفة والمخاطب والارض على وجه يمكن فهمه وقراءته وغير المستبينة
ما يكتب على الهوار والماروشى لا يمكن فهمه وقراءته ففى غير
المستبينة لا يقع الطلاق وان قوى وان كانت مستبينة لكنها
غير مرسومة ان قوى الطلاق يقع والا فلا الزجل اكره بالضرب
والحبس على ان يكتب طلاق امرأة ان فكتب لا تطلق امرأة (عالمگیری
مصرى باب الطلاق بالكتابة مستبينة وظہیر۔

لہر یکتبہ بخطہ ولہر یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالہ یقر اسہ
کتابہ ۱۰ ملخصاً عن التتارخانیہ - فقط

سوال (۱۸۸) :- زید نے طلاق نامہ کیواسطے
طلاق نامہ کیلئے صرف اسٹامپ خرید لیا لیکن اسٹامپ پر طلاق تحریر نہیں
کرتا اور نہ کسی دوسرے سے طلاق تحریر کراتا ہے، اور نہ اپنی زبان سے زوجہ کو
طلاق دی تو محض اسٹامپ خریدنے سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔
اگر طلاق واقع نہیں ہوتی تو رد التتار کی عہارت دلواستکتب من آخر کتابنا
بطلان قہاۃ کا کیا مطلب ہے۔

الجواب :- محض اسٹامپ بغرض مذکور خریدنے سے اس کی زوجہ پر
طلاق واقع نہیں ہوتی اور عہارت شامی دلواستکتب من آخر کتابنا بطلان قہاۃ
کا مصادیق نہ آنا اس صورت میں ظاہر ہے، کیونکہ مضمون طلاق نامہ اس لئے نہ خود لکھا
نہ کسی سے لکھوایا واذلیس فلیس۔

سوال (۱۸۹) :- زید امام مسجد نے شوہر ہندہ
کرنے سے طلاق ہوئی یا نہیں | سے مکرو فریب سے انگوٹہ لگو کر طلاق بنائی اور
پھر کسی دیگر شخص سے ہندہ کا نکاح کر دیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں
اور نہ زید امام مسجد کا شرعی حکم ہے، اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا
جائز ہے یا نہیں اور نکاح ثانی کے جو شاہد ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح صحیح

لہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ علیہ ۱۲ ظنیہ علیہ ہر عہارت
اس طرح ہے دلواستکتب من آخر کتابنا بطلان قہاۃ وقرأہ علی الزوج فلخذہ الزوج وختہ و
عنہ وبعثہما الیہما فانما وقرأہ علیہما ان قرأ الزوج انہ کتابہ (ایضاً) ظنیہ۔

ہوگا قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء ای حرمت علیکم ذات
الازواج من النساء فی المدا رک والمخازن وغیرہما شامی میں ہے وان لم
یقتر انه كتابه ولم تقم بينه لکنه وصف الامر علی وجه لا تطلق قضاء
ولا دیانہ وکذا اکل کتاب لم یکتبه مخطره ولم یبذلہ بنفسه لا یقع الطلاق
مالہ یقر انه کتابہ الا بعد المحتار جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ آخر کتاب الطلاق قبیل
باب الصریح، اور زید امام مسجد جس نے دھوکہ اور فریب سے کافذ طلاق کا بنایا
مفتی کذاب اور فاسق ہے، ایسے امام کو معزول کرنا واجب ہے اور نانا س
کے بیچے مکرو تھوکی ہے کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی
حرام ہے قال فی الشامی واما الفاسق فقد علوا کرامة تقدیمہ بانہ
لا یستمر لا مودیمہ و بان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم
امانتہ شرعا ولا یغنی انہ اذا کان احکم من غیرہ لا تزول العلة الا بسل
مشی فی شرح المنیۃ علی ان کرامة تقدیمہ کرامة تعظیمہ لا کرامة جلد ۱
شامی اور نکاح ثانی کے معاویین و شاہدین بھی اگر ان کو علم اصل واقعہ کا ہے
عامی و فاسق ہیں تو بہ کریں۔ فقط

سوال (۱۹۱)۔ ایک شخص کی زوجہ اپنے گھر سے
طلاق نامہ تحریر کر دیا کیا مکرم ہے | مفرد ہو گئی، اس شخص کے ماں باپ نے بالجبر عورت
کی عدم موجودگی میں ایک کافذ پر اس سے انگوٹھا لگو کر عرضی نويس سے طلاق نامہ
لکھوایا اور اس شخص نے اپنی زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا، آیا عورت کو طلاق

لہ دیجئے مدارک التنزیل جلد ۱ باب التاویل للمخازن جلد ۱ ظہیر کلمہ المحتار کتاب
الطلاق مطلب الطلاق بالکتابۃ جلد ۱ ظہیر کلمہ المحتار باب الامامۃ جلد ۱ ظہیر
کلمہ المحتار منکومتا الفیر الام یقل احد بحوانہ اصلہ المحتار فصل فی المعامات جلد ۱ ظہیر

ہو گئی یا نہیں، اگر وہ آپس میں پھر رجوع کریں تو کس طرح کریں۔

الجواب :- طلاق تحریر کرانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے، پس اگر اس طلاق نامہ میں جو عرضی نوٹس سے لکھوایا گیا ہے اور شوہر نے اس پر نشان انگوٹھا کیا (خواہ خوشی سے یا ناراضگی سے) تبیں طلاق نکمی گئی ہیں تو رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور بدو حلالہ کے اس عورت سے نکاح درست نہ ہوگا اور اگر ایک یا دو طلاق اس میں لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا عدت کے اندر درست ہے (زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ جواب کسی اور شخص نے لکھا ہے اس سے چوک ہو گئی۔ ظفیر)۔

سوال (۱۹۱) :- ایک شخص نے کسی وجہ سے دوسری جہلی طلاق امر و نکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے شادی کا ارادہ کیا جو جگہ پسند تھی پیغام بھیجا جواب ملا کہ پہلی بیوی کو طلاق دید تو ہم شادی کرنے کو تیار ہیں، پہلی بیوی فرمانبرداری اس کو طلاق دینا شاق گذرا، اس وجہ سے بہانہ کیا گیا، میاں بیوی میں مشورہ ہوا کہ لوگوں کے دکھانے کو چند روز کے لئے علیحدہ کیا جاوے گا اور بعد پھر سے واپس لے آؤں گا، چنانچہ اسٹامپ خرید لیا اور دو گواہ بھی جعلی بنائے گئے، چنانچہ جعلی اسٹامپ طلاق جائے مقصود لکھوایا گیا یعنی دکھلایا گیا اور شادی ہو گئی، آیا پہلی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق لکھنے اور لکھانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور

لفظ جہلی لکھوانے طلاق واقع نہیں ہوتی و فی الجہات المراد الا کہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکر علی ان یکتب طلاق امر و نہ یکتب لا یطلق لان الکتابۃ ایت مقام العبارة باعتبار الحاجۃ لا حاجۃ لک انی الخانیہ من المحتار کتاب الطلاق ص ۱۴۶ ظفیر۔

طلاق کے اندر جد و ہزل برابر ہے یعنی جعلی طور سے یا مذاق سے بھی اگر طلاق دی جاوے یا دوسرے سے کہے کہ طلاق لکھ دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، شامی میں ہے ولو قال للکتاب اکتب طلاق امراتی کان اقرا بالطلاق فان لم یکتب الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کا طلاق نامہ لکھ دے تو یہ اقرار طلاق کا ہے اگرچہ وہ نہ لکھے، غرض یہ ہے کہ اتنے کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، فقط

پہلے دستخط کرایا بعد میں سنایا | سوال ۱۹۲۸ :- عبدالغنی مدعا علیہ کا بیان ہے کہ تو طلاق ہوئی یا نہیں | یہ صلح نامہ فریقین کے درمیان میری جانب سے طلاق کا اقرار ہے اس کو مریم بی بی مدعیہ کے کیلوں نے بطور خود بغیر میری اجازت کے میری جانب سے لکھا ہے اس اقرار نامہ کی مجھ کو واقفیت نہ تھی کہ اقرار نامہ کا کیا مضمون ہے اور نہ مجھ کو پڑھ کر سنایا گیا بغیر سنائے مجھ سے دستخط کرائے بعد میں مجھ کو سنایا لیکن میں نے دستخط کرتے وقت زبان سے لفظ طلاق کا نہیں کہا، نقل اقرار نامہ کی ارسال ہے اس صورت میں مسماۃ مریم بی بی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- یہ صورت فلع کی ہے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق دیدی اور در مختار و شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے پس اگر شوہر کی اجازت اور رضامندی سے طلاق نامہ لکھا گیا اور اس نے اس پر دستخط کر دیے اگرچہ دستخط پہلے کرائے ہوں اور مضمون بعد میں سنا ہو، اور اس مضمون سے انکار نہ کیا اور اپنی ناراضی ظاہر نہ کی تو یہ بھی اقرار طلاق ہے، اور طلاق واقع ہوگئی، زبان سے لفظ طلاق کہنے کی ضرورت نہیں ہے، لکھنے اور لکھوائے اور لکھی ہوئی

لے ثلاث جد من جد و ہزل من جن النکاح والطلاق والعنق مشکوٰۃ ابی العنق والظن

۲۴۲ ظہیر ۲۵ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۵، ظہیر۔

کو تسلیم کر لینے سے اور دستخط کر دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے و تمام تحقیقہ فی الشاشی فقط (اگر مضمون معلوم نہ تھا اور نہ سننے کے بعد اس سے موافقت ظاہر کی اور نہ طلاق نام لکھنے کو کہا تھا تو طلاق نہیں ہوتی۔ ظہیر)۔

جب طلاق نام لکھو ۲ سے طلاق ہوتی یا نہیں | سوال (۱۹۳) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نام ایک طلاق نام لکھا کہ میں خوشی سے اپنی

سورت کو تین تلاق دے کر دخل زوجہ ہوئے کا انکار کرتا ہوں، اب زید کا بیان ہے کہ ہندہ کے بھائی نے مجھے مکان میں بند کر کے مجھے لکھوایا اور میری سورت کو طلاق دلوئی مسماۃ ہندہ کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم نے جبر نہیں کیا، زید کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں اور جبر کے طلاق نام لکھوایا گیا ہو تو ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق مکرمہ عند المحنفیہ واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل و ذلوعبد او مکى ما فان طلاقه صحيح الا قرأه بالطلاق اور شامی نے نقل کیا ہے کہ بصورت اگر وہ جو طلاق واقع ہوتی ہے مراد اس سے زبانی طلاق دینا اور دلانا ہے، پس اگر شوہر سے جبراً طلاق لکھوائی جاوے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی و فی البحران المراد الا قرأه على التلفظ بالطلاق فلو اکره على ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق لان الكتابة اقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة والحاجة هنا كذا في الخانية انتهى رد المحتار۔ لیکن

لہ مکذال کتاب لم یکتب بخطه ولم یملہ بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر ان یتکتابه رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۷، ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ایضاً۔ ظہیر ۲۔ فلو اکره ان یکتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق ایضاً۔ ظہیر ۳۔ دیکھئے الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۷، بتظہیر ۴۔ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی مسائل التي تعم مع الاکره ۵۔ و ظہیر

جب کہ اس میں اختلاف ہے کہ طلاق بالجبر لکھوائی گئی ہے یا نہیں، شوہر دعویٰ اکراہ کا کرتا ہے اور ہندہ اور اس کے ورثہ اس سے منکر ہیں تو شوہر کو دو عادل گواہوں سے ثابت کرنا اپنے دعویٰ اکراہ کو ضروری ہے بدون ثابت ہونے کے دو گواہوں سے قول شوہر کا معتبر نہ ہوگا، اور حکم وقوع تین طلاق کا کر دیا جاوے گا، اور حرفت سے لکھنا طلاق کا مضر نہیں ہے، طلاق پھر بھی واقع ہو جاتی ہے، اور در مختار میں ہے ویدخل نحو طلاق و تلاغ و طلاق و تلاک و لا فی الشامی قال فی البحر ومنہ ای من الصریح الا لفاظا المصحفة وھی خمسة فزاد علی ما هنا تلاق و فقط

مرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی | سوال (۱۹۴) :- سعد اللہ کا نکاح پانچ سال ہوئے سنی رمون کی دختر سے ہوا تھا، دو برس ہوئے کہ لوگوں نے سعد اللہ کو مارپیٹ کر ایک سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگوا لیا، اور زبان سے سعد اللہ نے کچھ نہیں کہا، صورت سنو! میں شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہ، لڑکی کے بھائی اس کو رخصت نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ تم نے طلاق دیدی، ہم لڑکی کا دوسرا نکاح کریں گے۔

الجواب :- اس صورت میں سنی سعد اللہ کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوا کر بعد میں طلاق نامہ لکھوا لینے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی، سعد اللہ کی زوجہ اس کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح رمون کی دختر کا اس صورت میں شرعاً درست نہیں ہے۔ دختر کے اولیاء کو لازم ہے کہ وہ اس کو رخصت کر دیں اور سعد اللہ کے گھر بھیج دیں۔ شامی میں ہے وان لم یقر انه کتابہ الا لا تطلق قصدا ولا دیانا وکذا کل کتاب لم یکتب بخطه و لم یملہ بنفسه لا یقع

لہ وضاہما لغيرہا من التعوق کتاب و طلاق اور جلان اور حل و امرأتان (در مختار) قولہ لغيرہا ای لغير الحدود والقصاص من الذر الذکر کتاب الشهادات (میر) سفیر مکہ رد المحتار باب الصبر و ہجرت طغیر۔

الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ۔

سوال (۱۹۵):۔ ہندہ کو اس کے شوہر زید نے طلاق
 طلاق نام لکھوا کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

دی اور طلاق نام مکمل کر دیا، جس وقت دوسرا اسٹامپ
 بابت معافی مہر کے محرر نے تحریر کرنا شروع کیا، بلکہ قریب اختتام تھا کہ دفعۃً خود بخود
 بلا کسی ترغیب و التجار کے ہر دو کاغذ پارہ پارہ کر دیئے، اکثر اہل خرد اس واقعہ کو طلاق
 مطلق کہتے ہیں، آیا طلاق ہوئی یا نہ؟

الجواب:۔ اگر زید نے بلا کسی شرط کے طلاق نام لکھ دیا اور طلاق واقع کرنے
 کی غرض سے طلاق نام لکھا تو اگر تین طلاق اس میں لکھی گئی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق
 واقع ہو گئی، فقط

سوال (۱۹۶):۔ ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق
 دے کر طلاق نام لکھوا دیا، لیکن کاتب اور گواہ ہندو ہیں
 اور شخص مذکور کہتا ہے کہ مجھ کو بہکا کر برادری نے طلاق نام لکھوا دیا، ورنہ طلاق دینے میں
 میری کوئی نیت نہ تھی تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ جب کہ شوہر نے وہ طلاق نام لکھوایا ہے اور اس کو اقرار ہے۔
 اگرچہ کاتب و گواہ ہندو ہے اور اگرچہ شوہر نے کسی کے بہکانے سے طلاق نام لکھوایا ہے،
 تو اس کی زوجہ پر موافق شرط طلاق نام کے طلاق واقع ہو گئی، پس اگر تین طلاق نہیں لکھی

لہٰذا رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶۶۔ ظفیر رحمہ و لہٰذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان
 اقراراً بالطلاق وان لم یکتب رد المحتار ص ۱۶۶۔ کتب الطلاق ان مستبینا علی غلوہ و قہ
 ان فی وقیل مطلقاً الدر المختار علی ما مشی رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶۶۔ ظفیر۔
 رحمہ و لو استکتب من آخر کتابا بطلاناً و قرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج و ختم و عنونہ
 و بعث بہ الیہا فانما وقع بئذ قرأ الزوج انہ کتابہ و لہٰذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً
 بالطلاق۔ لم یکتب رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۶۶۔ ظفیر۔

گئی بلکہ ایک یا دو طلاق صریح لکھی گئی ہے تو اس صورت میں عدت کے مانند شوہر اس عورت کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔ فقط۔

شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاق نامہ | سوال (۱۹۷) :- ایک شخص اپنی زوجہ کو چھوڑ کر آئے تو اس سے مطلقہ ہوگی یا نہیں ملازمت پر چلا گیا، سات سال ہوئے اس درمیان میں کاغذ کبھی کبھی ارسال کرتا تھا، فی الحال اس کی طرف سے اس کی زوجہ کے پاس طلاق نامہ وصول ہوا ہے، یہ طلاق نامہ معتبر ہو کر اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- ایسے معاملات میں خط کا اعتبار ہوتا ہے، پس اگر قرائن سے معلوم ہو کہ یہ خط شوہر کا ہے تو حکم طلاق کا کر دیا جائے گا، پھر اگر شوہر انکار کرے کہ یہ خط میرا نہیں ہے، اور دو گواہ موجود نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط

کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاق نامہ | سوال (۱۹۸) :- ایک شخص نے بکر کے خط لکھا اور جعلی دستخط کرادے تو طلاق نہ ہوگی کے موافق خط بنا کر طلاق نامہ لکھا اور اس پر جعلی دستخط بکر کے کر کے عورت کے سپرد کر دیا، بکر اس تحریر کا انکار کرتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں، اور عورت کے پاس بھی سوائے اس تحریر کے اور کوئی شاہد نہیں ہے تو یہ طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ طلاق شرعاً ثابت اور واقع نہیں ہے۔

لہ کتب الطلاق ان مستبینہ اذ وقع ان ذی ذیل مطلقاً الدار المختار علی ما مشی
رد المختار کتاب الطلاق مجلہ ۱، ظفر۔ لے اس صورت میں شوہر نے زبان سے طلاق دی اور نہ
اس نے لکھا اور نہ لکھنے کا حکم دیا اور اس کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی وکن اہل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ
بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (رد المختار کتاب الطلاق مجلہ ۱، ظفر۔

سادہ کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم | سوال (۱۹۹) :- عمر اور بکر نے زید سے ایک
کے بغیر اس کی بیوی کیلئے طلاق نامہ لکھوا دیا تو کیا حکم ہے | صاف بے نوشتہ کاغذ پر دستخط لے لئے، اور
بعد میں ان دونوں نے اس صاف کاغذ پر ایک دوسرے شخص سے طلاق نامہ لکھوایا
جس کا علم زید کو نہیں تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کما حقہ

ظاہر۔ فقط

طلاق لکھوا کر بھی اور شوہر نے | سوال (۲۰۰) :- زید کو بھرم قتل ۱۴ سال کی سزا ہوئی
دستخط کر دیا طلاق ہو گئی یا نہیں | زید کی بیوی چونکہ جوان تھی، زید کے قریبی رشتہ داروں نے
ایک طلاق نامہ لکھوا کر قید خانہ میں بھیجا، زید نے اس پر دستخط کر دیے، آیا طلاق
ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ زید نے مضمون طلاق نامہ کو پڑھ کر یا سنکر اس پر دستخط
کر دیے اور اس طلاق نامہ کو تسلیم کر لیا تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ خود لکھنے
سے یا لکھے ہوئے ہر ازراہ تصدیق و تسلیم دستخط کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے
کنافی الشامی۔ فقط

طلاق نامہ لکھوا کر کہ لیا بیوی سے نہیں کہا تو | سوال (۲۰۱) :- ایک شخص نے بحالت غصہ
طلاق ہوئی یا نہیں اور کون سی طلاق ہوئی | اپنی زوجہ کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر اپنے پاس رکھ
چھوڑا، زوجہ کو کچھ نہیں کہا، طلاق نامہ ہم رشتہ ہذا ہے، آیا طلاق نامہ لکھواتے سے
طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر طلاق ہو گئی تو کس قسم کی طلاق ہوئی۔

لے واسلم یقرانہ کتابہ ولم تقر بینه لکنہ وصف الامر علی وجه لا تطلق قصلہ مولود یا نہ
دراد المحتار کتاب الطلاق ج ۱، ظہیر لہ ولوا مستکتب من آخر کتابا بطلانھا اذ قرأه
علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ الإقراء ان قرأ الزوج انہ کتابہ (ایضاً) ظہیر۔

الجواب :- شامی میں ہے کہ اگر شوہر نے کاتب سے کہے کہ اکتب طلاق امراتی یعنی میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اسے کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ لکھے یا نہ لکھے، پس جب کہ بھروسہ اس کہنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو جب شوہر نے کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا اور اس کو یہ کہا کہ میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور جو بعض الفاظ طلاق نامہ کے یہ طلاق بابت ہوئی، پس حکم شرعی اس بارے میں یہ ہے کہ نکاح جدید کے ساتھ وہ شخص اپنی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔ فقط

مخالف طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر نے سوال (۲۰۶) :- سید وہاب شاہ نے اپنی زوجہ بھانہیں اور دستخط کر دیا تو کیا حکم ہے کو نہ اپنی زبان سے طلاق دی نہ منشی کو بغرض لکھوایا طلاق نامہ کے بلوایا مگر اتنا ہوا کہ منشی نے کسی دوسرے مخالف شخص نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا اور سید وہاب شاہ کو پڑھ کر سنایا مگر سید وہاب شاہ طلاق نامہ کا مطلب نہیں سمجھا بحالت عدم فہمی طلاق طلاق ثلاثہ پر دستخط کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- قول شوہر کے موافق اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کما قہم من عبارة الشامي ولما استكتب من آخر كتابنا بطلانها وقراء على الزوج فلخذ الزوج وختمه وعونه وبعث به اليها فأتاها وقبلت اقتر الزوج انه كتابه فقط

لہ دیکنے سے المختار کتاب الطلاق ص ۱۰۶۔ ظفر علیہ و بینک مباہلہ بملک ثلاث فی العدة و بعد ما بال اجماع (الد المختار علی ما مشرد المختار باب الرجعت ص ۱۰۶) ظفر علیہ المختار کتاب الطلاق ص ۱۰۶۔ ظفر۔

کتاب القاضی الی القاضی والی شرط
 طلاق بالکتابت میں معتبر ہے یا نہیں

سوال (۲۰۳) :- یہ عبارت جو کتاب
 القاضی الی القاضی میں مندرج ہے اور ہدایہ
 جلد سوم یوسفی میں مرقوم ہے وہ یہ ہے ولا یقبل الكتاب الا بشهادة رجلین او
 رجل واحد امرأتین لهن الكتاب یشبه الكتاب الذوقی مرد المحتار لا یعمل
 بالخط الذوقی عبارت مذکورہ طلاق بالکتابت میں جاری ہو سکتی ہے یا نہیں اور وقوع
 طلاق اس پر مبنی ہے یا نہیں، یعنی با شہادۃ یا فقط بین القاضیین ہی مخصوص ہے۔
 الجواب :- ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق
 امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا
 بطلاقها (الی ان قال) فانما وقع ان اقرها الزوج انه کتابه الذوقی لم یقر انه
 کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجه لا تطلق قضاء ولا هیأۃ
 مؤخر جلد ثانی اس سے معلوم ہوا کہ طلاق بالکتابت کا اعتبار اسی وقت ہے کہ شوہر
 خط کا اقرار کرے یا عورت بینہ قائم کرے کہ یہ خط شوہر نے لکھا ہے یا لکھوایا ہے اور
 بدون ان ہر دو امور کے طلاق واقع نہ ہوگی، فقط

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط | سوال (۲۰۴) :- زید سے ہندہ اور وارثان ہندہ نے
 اپنے سے طلاق نہیں ہوتی | زید کو بکر کے بجز طلاق نامہ پر دستخط لے کر ہندہ کو غیر شخص سے
 منعقد کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح ہے
 یا نہیں۔

الجواب :- بجز طلاق نامہ پر دستخط کر لینے سے جب کہ زید نے زبان سے طلاق نہیں
 دی اور نہ خود لکھی، طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح نہیں ہوا۔

لہ دیکھئے رد التارک کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابت ۱۱۰۰ ظہیر علیہ وکذا اعلیٰ کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ
 بنفسہ لا یقیم الطلاق ما لم یقر ان کتابہ رد التارک کتاب الطلاق ۱۱۰۰ فی البصران المراد الکتاب الی علی
 التالف طلاق فلا کسر علی ان یرکت طلاق او راتہ فکتب لا تطلق (ایضاً ص ۱۱۰۰) ظہیر۔

کاتب سے طلاق نام لکھنے کو کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے؟
سوال (۲۰۵): ایک شخص نے منفرہ میں اپنی منکوحہ کو ایک کاتب سے طلاق لکھنے کو کہا، اس نے طلاق نام تین طلاق لکھ دی، لیکن اس شخص نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا تو اب وہ شخص اپنی زوجہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر اس کاتب نے اس تحریر طلاق کو شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے اپنی مرضی سے اس پر نشان انگوٹھا لگا دیا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اس صورت میں رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر اس کاتب نے وہ تحریر شوہر کو نہیں سنائی اور نہ انگوٹھا لگایا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح قائم ہے۔ فقط

شوہر نے نصیحت آمیز خط لکھا ہو یا **سوال (۲۰۶):** زید شوہر ہندہ نے اپنی زوجہ کو نے مل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی ایک تحریر اس مضمون کی بھی کہ تم کو جن لوگوں کی صحبت سے بچنے کی میں نے تاکید کی ہے ان سے بچنا چاہئے، نیز فلاں عزیز کی سامنے نہ آنا چاہئے اور فلاں عزیز کے گھر نہ جاؤ ورنہ دین و دنیا میں ہمارا اتہارا سابقہ نہ ہوگا، لیکن زوجہ زید نے شرائط مذکورہ کی پابندی نہیں کی، تو اس صورت میں تعلقات زن و شوئی قائم رہ سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، نکاح قائم ہے۔

لے ولو استكتب من آخر كتابا بطلانها وقراه على الزوج وختمه وعونه الإذم
 ان آخر الزوج انه كتابه الزوج كذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولا يمل به بنفسه
 لا يقع الطلاق ما لم يقرا به كتابه (رحمہ اللہ) كتاب الطلاق (مصحف) ظفیر
 لکھ نساء شوہر میں کوئی جملہ یا نہیں ہے جس سے طلاق واقع ہو سکتی۔ ظفیر۔

خط لکھا کرتے ہوئے دریافت کرے کہ یہ مضمون کا خط لکھا کر میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے اس خط کے پہنچنے پر اس کی عورت مطلقہ ہو گئی یا نہیں، لیکن خط کے پہنچنے پر جب زید سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا ہے تو زید نے حلفیہ مسجد میں بیان کیا کہ میں نے کوئی خط نہیں لکھا اور نہ کبھی ہندہ کو طلاق دینے کا خیال کیا ہے، کیا زید کا یہ انکار معتبر اور مسموع ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ زید اس تحریر سے انکار کرتا ہے اور دو گواہ عادل زید کی طلاق دینے یا خط لکھنے کے نہیں ہیں تو انکار زید کا معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور علاوہ بریں اس خط میں صریح طلاق کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ کنایہ کا لفظ ہے جس میں نیت کی ضرورت ہے یعنی اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، پس جب کہ شوہر ان الفاظ کے کہنے اور لکھنے سے ہی منکر ہے تو کسی طرح اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط۔

سوال (۲۰۸) :- ہندہ نے اپنے شوہر سے طلاق نام لکھوایا اس پر نشان انگوٹھا لگایا۔ دو گواہوں کی گواہی گواہی کرائی، کون سی طلاق واقع ہوئی؟ کیا اگر یا تو میرے نام اپنی جائیداد کر دے، ورنہ مجھے طلاق دیدے، شوہر نے اپنی جائیداد اس کے نام کرنا پسند نہ کر کے ہندہ کی خواہش پر اسٹامپ خرید کر عرضی نوٹس سے طلاق نام لکھوا دیا اور دو گواہوں کی اس پر گواہی کرا دی اور اس کے مضمون کو تصدیق کر دیا اور نشان انگوٹھا طلاق نام پر لگا دیا۔

لہذا ان لم یقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الامر على وجهه لا يعلق فيه ولا حياة
(سوال کتاب الطلاق) ظہیر لہ ثم فرق بينه وبين سرحتك فان سرحتك
كنایة (سوال المختار باب الكنايات) ففي حالة الرضا، توقف الاقسام الثلاثة على نية
وفي الغضب توقف الاول وفي مداهمة الطلاق يتوقف الاول فقط على نية على ما في المختار باب الكنايات

پھر ان میں مصالحت ہو گئی، اب شوہر کہتا ہے کہ میں نے زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا صرف طلاق نام لکھوایا اور تصدیق کیا ہے، صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور اگر واقع ہوئی تو کونسی جہی یا بائن یا مغلطہ۔

الجواب :- جب کہ عرضی نويس کو کہا کہ طلاق نام لکھ دے اور پھر اس کے مضمون کی تصدیق کر دی اور نشان الگوٹھ لگا دیا، موافق تصریح فقہار کے طلاق واقع ہو گئی، اور جتنی طلاقیں اس کاغذ میں لکھی گئی وہ واقع ہو گئی، اگر تین طلاق لکھی گئی تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلطہ بائنہ ہو گئی، شامی میں ہے و اذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرا بالطلاق وان لم یکتب الا فقط۔

سوال (۱۲۰۹) :- ایک عورت نے کسی کے پہکانے سے دو کسے الگوٹھ لگوائے یا دستخط کرائے سے طلاق نہیں ہوئی اپنے خاوند سے فارغ خطی بطور شہادت کے لکھائی، کیونکہ دیگر شخص نے کچھ قرض دیا تھا، اس نے کہا تم ہم کو کاغذ لکھ دو، دو کسے فارغ خطی لکھائی دستاویز نہیں لکھائی، آیا وہ عورت طلاق پاگئی یا نہیں۔

الجواب :- شوہر کو اگر خبر نہ تھی کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے یا دو کسے کر شوہر کے دستخط کرا لینے سے اور الگوٹھ لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی، پس وہ فارغ خطی معتبر نہیں ہے ایک ماہ بعد میں جہتی طلاق دی اس سوال (۱۲۱۰) :- ایک شخص نے اپنے سالے جملہ کے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں کے نام خط لکھا اس میں تحریر تھا کہ ایک ماہ تک

لم یطلب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابہ صحیحہ۔ ظفیر علیہ دلہا استعجب من
الکتابیہ لا یقبل الا علی الزوج ملغذ الزوج و ختمه و عنوانه الا وقع ان اقرا الزوج
انه کتابه وان یقر انه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجه
لا یتعلق قضاء و ادیانہ و کذا اهل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملہ بنفسه لا یقع
الطلاق عالم یقر انه کتابه (هذا المختار کتاب الطلاق ص ۱۵۵) ظفیر۔

میرا انتظار کریں، بعد ایک ماہ کے میں نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو ان الفاظ کے کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اور خدا میں شوہر کے دستخط نہیں ہیں۔

الجواب :- ان الفاظ سے کہ ایک ماہ میرا اور انتظار کریں الوقت تحریر سے ایک ماہ بعد اس لکھنے والے کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی جب کہ لکھنے والا اس کا شوہر ہو، نام لکھنا یا نہ لکھنا برابر ہے، یعنی شوہر اس کا اقرار کرے یا دو عادل گواہ شہادت دیں کہ شوہر نے ہمارے سامنے لکھا ہے تب خط کا اعتبار ہوگا، بدون اس کے طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا۔

بیوی نے کہا طلاق دیدہ شوہر نے لکھا (سوال ۲۱۱) :- عورت نے اپنے خاوند سے سب سے کہ وہ طلاق دیدی کیا مکمل ہے کہا کہ مجھے طلاق دیدو، میرے اس نکاح میں بدنامی ہے، میرے رشتہ دار ناراض ہیں، اس کے جواب میں شوہر نے ایک رقعہ لکھا کہ تمہاری بدنامی جاتی رہے گی، تم سب سے کہہ دو کہ طلاق دیدی، اس سے مقصود بظاہر ایقاع طلاق نہ تھا، اب اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر واقع میں شوہر نے طلاق نہیں دی اور عورت سے کہہ دیا کہ سب سے کہہ دو کہ طلاق دیدی، تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر غرض

لہ وبقولہ انت طالق فذاذا فی غدا یقع عند طلوع الصبح الا ومثلہ انت طالق شعبان اذ فی شعبان (در مختار) فاذا لم تکن له نیت طلق حین تغیب الشمس من آخر یوم من رجب (در المختار) باب الصریح (میتجہ) ظہیر لکھ ولا کتب علی وجه الرسالۃ والخطاب کان یکتب یا فلا نة اذا اتا لک کتابی هذا فانت طالق طلق بوصول الکتاب (در مختار) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب ولما مستکتب من آخر کتابا بطلانها وقراءه علی الزوج فاخذ الزوج وختمه الزوجه ان اقر الزوج انه کتابه (در المختار) کتاب الطلاق (میتجہ) ظہیر لکھ واما ما فی الخانیۃ لواء علی ان یقر بالطلاق فاقول لا یقع کما لو اقر بالطلاق ما ذلک اذ کان فی البصر ان مراده بعدم الوقوع فی المشبه به بعد مدیانہ ثم نقل عن البرازیة والقنیۃ لواء یدیه الغیر عن الماضي کذا لا یدعی مدیانہ وان اشهد فی ذلک لا یقع قضاء (در المختار) کتاب الطلاق (میتجہ) ظہیر۔

اس لفظ سے طلاق دینا ہی تھا تو طلاق واقع ہو گئی، اب مرد سے پوچھا جاوے کہ اس کی کیا غرض تھی۔

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوا لیا کیا حکم ہے ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے لڑکی کے پھوپھائے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے شوہر سے طلاق دیا ہی اس نے طلاق دینے سے انکار کیا، اس پر اس لڑکی کے پھوپھائے عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا، چند لوگوں نے فریقین کو بلایا اور صلح کی تحریک کی، لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دیتے تو ہم صلح نامہ داخل کر دیں، ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خریدا اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا، معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے، لڑکی کا شوہر بیٹھا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان انگوٹھا لے لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اب تک اپنے منہ سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- لکھوائے اور لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ شوہر کو معلوم ہو کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور پھر اس پر اس نے نشان انگوٹھا لگا دیا تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر اس کو مضمون کاغذ کی کچھ اطلاع نہیں ہے اور طلاق کا حال معلوم نہیں ہے تو پھر دستخط کرنے اور نشان انگوٹھا لگانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

لے رقیع طلاق ط زوج بالغ عاقل و موجد ادمک ما اذ او حاز لا اذ الدار المحتار
علی ما مش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۶ و ۱۰۷ (ظہیر لے لو استکتب عن آخر
کتابا بطلانها و قرأ علی الزوج فاخذ الزوج و ختمه و عنینو بعث بہ الیہ فیہ عتقہ

طلاق نامہ لکھو یا بیوی کو نہیں بیجا | سوال (۲۱۳) :- زید نے اپنی دختر ہندہ گیارہ سال کا نکاح بکر کے بیٹے خالد عمر ۱۱ سالہ کے ساتھ کر دیا، تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

اور مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ثلث معجل و ثلثان موجل علاوہ از میں زیورات مبلغ پانچ سو روپیہ، ہندہ ساڑھے بارہ سال تک اپنی سسرال میں رہا، بکر ہمراہ خالد شوہر خود آباد رہی، بعد زید والد ہندہ فوت ہو گیا، اب خالد نے جس کی عمر ۲ سال کی ہے، اپنی بیوی ہندہ کو اسٹامپ پر طلاق نامہ تحریر کر کے چندا شخص اس کے ہاتھ اپنے والد بکر کے پاس بیجا کر وہ اس پر گواہی کر دیں، لیکن بعد اس کا غلط طلاق نامہ کو اپنے پاس رکھ لیا اور واپس نہ دیا، اس تحریر کے بعد پڑھ سال تک بکر نے ہندہ کو اپنے گھر میں رکھا، اب ہندہ چھ ماہ سے اپنی والدہ آمنہ کے پاس رہتی ہے، تیرہ سال کے عرصہ میں آج تک خالد نے اپنی بیوی ہندہ سے جماع نہیں کیا، معلوم ہوا ہے کہ خالد میں کوئی نقص ہے، اب ہندہ اپنے مہر اور زیورات کی خواستگار ہے، اور اب خالد اس وجہ سے کہ شرفاً بوجہ عدم خلوت نصف مہر کی ہندہ حقدار ہوتی ہے طلاق دینا نہیں چاہتا ہے، حالانکہ وہ پہلے اسٹامپ پر طلاق تحریری دے چکا ہے، اس صورت میں ہندہ خالد سے پورے مہر کے پانے کی مستحق ہے یا نہ، اور اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- اگر خالد نے ہندہ کے ساتھ خلوت کی ہے اگرچہ جماع نہیں کر سکا

بقیہ مسئلہ (۱) فانما ملاقع ان اقراء الزوج انہ کتابہ الزوج انہ کتاب لہ یکتبہ بخطہ ویملکہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقہ انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۶) اسی کے ساتھ شامی میں یہ بھی ہے وفي البصران المراد الزوج انہ کتابہ باللفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا ینفذ لان الکتابۃ اتمت مقام العبارة باعتبار الحلیۃ ولا حاجۃ هناک ان فی الخافیۃ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۶) ظہیر۔

تو میرا لازم ہو گیا، اور خالد نے اگر طلاق نامہ بغرض دینے طلاق کے لکھوایا تو طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ خالد کے باپ بچے نے اس کا غلہ کو روک لیا اور ظاہر نہ کیا کافی لشامی و لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقصاراً بالطلاق وان لم یکتب ان فی الدر المختار والخلوۃ ان کالوطی فیما یحیی ولو کان الزوج محبوباً وعیناً

اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی شادی | سوال (۲۱۴) :- عرصہ تینو ماہ کا ہوا کہ میرا کروں گا طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح ایک بالغ لڑکی سے ہو چکا ہے، چونکہ رخصتی نہیں

ہوئی ماس لئے میری بیوی اپنے باپ کے گھر ہے، ناواقفی سے دو غلطیاں مجھ سے ہوئیں اول یہ کہ میں نے ایک شخص کو مصلحتاً روپیہ وصول کرنے کی غرض سے یہ جھوٹ لکھ دیا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے اس میں روپیہ کی ضرورت ہوگی روپیہ دیدے مجھے اور اس طرح سے روپیہ لے گیا، دوسرے یہ کہ میرے دوست نے شادی کی بابت سوال کیا تب بھی میں نے ان کو مصلحتاً یہ جواب دیا کہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی، ایسی صورت میں میری زوہد پر طلاق تو واقع نہیں ہوئی۔

الجواب :- اس لکھنے اور کہنے سے کہ میرا نکاح ہونے والا ہے یا ابھی نہیں ہوا، منکومہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، ہاں یہ جھوٹی خبر دی گئی اس کا گناہ ہوا، اس سے توبہ کرنی چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے قال فی الدر المختار و مسند اللہ امرأۃ فقال لا یتطلق اتفاقاً فی الشامی ومثلہ قوله لم یتزوجک اد لم یکن بیننا نکاح

بذر بعد خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر تہ رہنے | سوال (۲۱۵) :- ایک شخص نے اپنے خسر لگا، اور طلاق کا انکار کیا، کیا مکہ ہے کے پاس اس مضمون کا خط بھیجا کہ اب میں

لہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتاب مشہد، ظہیر علیہ الدر المختار علی مامنی رد المحتار باب المہر و مہر طہر علیہ رد المحتار کتاب الطلاق باب المہر و مہر طہر علیہ

بیوی نہیں رکھ سکتا، میں نے آپ کی صاحبزادی کو جو میری بیوی ہے طلاق دی، میرا اور اس کا کچھ مطلب نہیں، نہ مجھے آپ کی صاحبزادی سے غرض ہے اور نہ مجھے اپنی چیز سے کچھ مطلب ہے، آپ کو اختیار ہے آپ جہاں چاہیں اس کا نکاح کر دیں، یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ یہ زوج ہی کا خط ہے، لیکن بوجہ جہالت کے کہ والد اس کا ناخواندہ ہے اس نے اس خط کو چھپا رکھا اور نہ کسی پر اس خط کا اظہار کیا، اور تھینا بعد دو سال کے اس کا شوہر اس کے والدین کے یہاں آیا اور اس لڑکی سے صحبت کی (لڑکی کو اس خط کی اطلاع نہ تھی) جس سے لڑکا پیدا ہوا، اب بعد تین سال کے اتفاقاً اس خط کا اظہار کیا گیا، جس کی خبر لڑکی کو بھی پہنچی، اب وہ علمدگی چاہتی ہے، شرعاً یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اب اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے یا نہ اور وہ لڑکا کیسا سمجھا جاوے گا۔

الجواب :- طلاق اسی وقت سے واقع ہو گئی، جس وقت اس شخص نے خط لکھا، لیکن اگر وہ اس خط سے انکار کرتا ہے تو وہ جانے، وبال اس کی گردن پر ہے اگر وہ بھوٹا ہے، اور عورت پر گناہ نہیں ہے، اگر شوہر خط لکھنے سے منکر ہے تو لڑکا بھی اسی کا ہے۔

طلاق نام کی بات طے کی مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۶) :- عمر اور اس کی منکوحہ میں نا اتفاقی اور خصومت اور مقدمہ بازی ہوئی اور اس اثناء میں کبھی ہر دو میں اتفاق کی نوبت بھی نہیں آئی جس کو عرصہ تقریباً تین سال سے زیادہ ہو گیا، اب جب ہر دو میں کسی طرح مصالحت نہ ہوئی تو مسماۃ کے کسی عزیز

لہ کتب الطلاق ان مستبینا علی غلوہ و وقع ان دی و قبل مطلقاً ای نوی اولم یزوالہ و کتب علی وجہ الرسالة والمخاطب «طلقت» (در مختار) وان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی اولم یزوالہ وان لم یقر انه کتابہ ولم تعمدینہ لکنہ وصف الامر علی وجہ لا یتعلق قضاء ولادیانہ (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۶) ظفیر۔

رشتہ دار کے ذریعہ سے یہ تصفیہ قرار پایا کہ عمر مسماۃ کو آزاد کر دے اور دونوں میں عدالتی قسم و قضایا ختم ہو جاوے تو اس پر عمر رمضان ہو گیا اور اس کی رمضان مذی سے مسودہ طلاق نامہ کا تحریر ہوا، اس میں طلاق بائن تحریر ہوئی، جس کو عمر نے پڑھا، اور منظور کر کے اسٹامپ دست برداری پر لکھنا قرار پایا اور عمر نے اپنے قلم سے طلاق نامہ کے مسودہ کو لکھنا شروع کیا اور ابھی تک الفاظ طلاق کو لکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ حسب اتفاق ایک شخص عمر کا رشتہ دار جس کو یہ تصفیہ منظور نہ تھا آہٹپٹا، اور عمر کو علمدہ بلا کر گفتگو کی جس کی وجہ سے باقی ماندہ مسودہ اسٹامپ پر تحریر کرنے سے باز رہا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- شامی میں ہے ولو استکب من آخر کتابا بطلان قہما و قرأه علی الزوج فاخذہ الزوج و ختمہ و عنونہ و بعث بہ الیہا فاشتا وقع ان اقر الزوج انه کتابہ او قال للرجل ابعث بہ الیہا او قال لما کتب نسخة و ابعث بہا الیہا دان لم یقر انه کتابہ ولم تقم بینہ لکنہ وصف الہ مر علی وجہ لا تطلق قضاء و لا دیانہ الا اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت سنواریں عمر کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس نے جو مسودہ کی نقل اسٹامپ پر کرنی شروع کی تھی اس میں الفاظ طلاق تک لکھنے کی نوبت نہیں آئی اور تکمیل اس کی ہوئی اور نہ دستخط وغیرہ عمر کے اس پر ہوئے۔

ایضاً :- یہ جواب پہلے جو لکھا تھا برہنہ اس نامہ تمام تحریر کے تھا جو اسٹامپ پر نقل ہو رہی تھی لیکن جب کہ شوہر نے مضمون مسودہ کی بھی تصدیق کر دی تھی، اور وہ اسی کے امر سے لکھی گئی تھی لہذا وقوع طلاق کے لئے وہ کافی ہے اور صحیح جواب اب حلقہ کے خیال میں یہ ہی ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی کما فی

سردالمختار دلو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اصراراً بالطلاق وان لم یکتب۔

شوہر نے بخوشی طلاق نام لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

سوال (۲۱۷) :- ایک عورت اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی تھی اس کے شوہر نے اس کو جانے سے روک دیا، عورت اپنے بہنوئی کے ہمراہ بدون اطلاع و رضامندی شوہر کے اپنے والدین کے گھر چلی گئی، جب شوہر کو اطلاع ہوئی تو اس نے غصہ میں قصبہ پھلور جا کر وثیقہ طلاق نامہ خریدا، اور عرضی نویس سے لکھوایا کہ مسماۃ خیران سے میری شادی ہوئی تھی، اب بوجہ ناموافقت لفظ طلاق سے مرتبہ کہہ کر مسماۃ مذکورہ کو بخوشی خود طلاق دیدی گئی، اس حاشیہ کے دو گواہ ہیں، ایک فوت ہو چکا ہے، اور دوسرا بھی اس وقت موجود نہیں، طلاق نامہ پر شوہر کا نشان انگوٹھا ہے، پھر اس کے نیچے اس کے شوہر نے مضمون طلاق کی تصدیق اور تصحیح کے لئے اپنا نام اپنے قلم سے لکھا ہے جو طلاق نامہ کی نقل سے ثابت ہوتا ہے، الغرض وہ طلاق نامہ اس مرد ہی کے پاس رہا، اپنی عورت کے پاس نہیں بھیجا، اور نہ اس کو اطلاع کی وہ اپنے والدین کے گھر دو سال تک رہی، اسی شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شوہر جا کر لے آیا، مرد و عورت دونوں اتفاق سے آباد رہے۔ اس طلاق نامہ کی خبر دو تین آدمیوں کو تھی جو شوہر کے ہمراز تھے، عورت کو اور عوام کو خبر نہیں تھی، آٹھ نو سال بعد ایک شخص نے اس کے شوہر پر مقدمہ دائر کیا، اور طلاق نامہ کی نقل لے کر توہین میں پیش کی، شوہر نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کو نہ طلاق دی اور نہ کوئی وثیقہ طلاق نامہ خرید کر تحریر کیا ہے، میرے کسی مخالف نے مجھ کو نہ اب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا۔

لہذا المختار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفیر۔

سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ طلاق نامہ کی خرید اور تحریر سے انکاری ہے اس کے جعلی اور فرضی ہونے کا اقرار ہے، دوسری طرف اس طلاق نامہ کی خرید کا ثبوت رجسٹر و وثیقہ فروش بہ نشان انگوٹھا اور تحریر کا ثبوت رجسٹر عرضی نویس اور مضمون طلاق پر اس کا دوبارہ نشان انگوٹھا اور دستخط مع شہادت دو گواہ ایک قسم کی شہادت بھاری ہے، تو اس صورت میں عند الشرائع اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور عورت مذکورہ کے بطن اور شوہر مذکور کے نطفہ سے ایک پسر و دختر ہیں۔

الجواب :- وباللہ التوفیق جب کہ شوہر طلاق اور اس تحریر کا مقرر نہیں ہے اور نہ شہادت شرعیہ اس وقت موجود ہے جو اس کی تحریر کی شہادت دیوے اور احتمال تزویر قائم ہے اور کے بارے میں امتیاز کی جاتی ہے اور بصورت ثبوت طلاق نسب اولاد کی نفی ہوتی ہے، لہذا قول شوہر کے موافق حکم کیا جاوے گا، اور طلاق کا حکم نہ کیا جاوے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی، کما فی رد المحتار باب ثبوت النسب، والنسب یحتال لا ثباتہ ممہما ممکن و فی کتاب القاضی الی القاضی منہ قولہ لا یعمل بالخط عبارة الاشباہ لا یعمد علی الخط ولا یعمل بمکتوب الوقف لا قال البیری المراد من قولہ لا یعمد ای لا یقضی القاضی بذلک عند المنازعة لان الخط منہ یزور ویفتعل . کما فی مختصر الظہیریۃ و لیس منہ ما فی دوادین القضاء الا قولہ ویلحق بہ البراءات عبارة الاشباہ و یمکن الحاق البراءات السلطانیۃ المتعلقة بالوظائف ان كانت العلة انہ یعنی کتاب الامان لا یزور وان كانت العلة الاحتیاط فی الامان لحقن الدم فلا قول یجب المصیر الی الاخیر سائغ فی ای لا مکان التزویر بل وقد سلم رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی مطلب لا یعمل بالخط مہمہ طغیر

وقع کما ذکرہ المحموی الی آخر ما قال لہ الحاصل اگر یہ کاغذات دفاتر کو بعض مواقع میں حجت بھی مان لیا جاوے تاہم اس میں اختلاف ضرور ہے اور احتمال تزویر بھی قائم ہے، پس بموضع احتیاط ضرور نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے، یعنی جب کہ احتیاط اس کے خلاف میں ہو، اور مسئلہ احتیاط فی اثبات النسب کا معروف ہے، اثبات نسب میں بقدر امکان حیلہ کیا جاتا ہے، لہذا تعرض کرنا شوہر سے اس بارے میں لازم نہیں ہے اور زوجین کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کہ اگر فی الواقع شوہر نے طلاق ثلاثہ دیدی تھی اور پھر بلا حلالہ کے مطلقہ کو رکھ لیا ہے تو یہ وبال اس پر ہے، لیکن جب کہ وہ تحریر طلاق اور زبانی طلاق دینے کا منکر ہے، اور دو شاہد عدل زبانی طلاق یا تحریری طلاق کے موجود نہیں ہیں، اور عرائض نویس اور وثیقہ فروش ایسے عدول نہیں ہیں کہ ان کی شہادت مثبت طلاق ہو، پھر نصاب شہادت بھی موجود نہیں ہے، اور عاشریہ کے دو گواہوں میں سے اب ایک فوت ہو چکا ہے اور ان کا عادل وثقہ ہونا بھی معلوم نہیں ہے، تو کوئی وجہ شرعی ملزم ایسی نہیں ہے کہ شوہر کے قول کو رد کیا جاوے اور طلاق کو ثابت کیا جاوے اور نسب اولاد کو نفی کیا جاوے اور ولد الزنا ہونا اولاد کا مانا جاوے، باقی یہ لکھنا بعض حضرات مفتیین کا کہ طلاق سکران بھی واقع ہے، اس میں یہ خدشہ ہے کہ شوہر طلاق بحالت سکر کا بھی مقرر نہیں ہے اور نہ دو گواہ عادل طلاق بحالت سکر کی شہادت دے رہے ہیں، شوہر نے تو احتمالی طور سے ایسا کہا ہے کہ میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا، دیکھئے اس میں لفظ تحریر کر لیا ہوگا موجود ہے جس سے

لہ رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی ص ۱۲۷ ظہیر علیہ و نصابہما الی الشہادۃ،

لغیرہا من الحقوق سواہ کان الحق مالاً او غیرہ مکننا مطلقاً الزجلانی الز اور جمل و

امراتان (الدر المختار) ص ۱۷۱ ما مشی رد المحتار کتاب الشہادۃ ص ۱۲۷ و ۱۲۸ ظہیر

اپنی تحریر کا بحالت سکر بھی اقرار نہیں ہے، پھر تعجب ہے کہ طلاق سکران کی واقعہ ہونے کو اس موقع پر کیسے حجت لایا جاتا ہے، فقہاء جو طلاق السکران واقعہ لکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مراد ان کی یہ ہے کہ اگر طلاق سکران محقق ہو جاوے تو واقعہ ہے اور تحقق اس کا دو طریق سے ہو سکتا ہے، یا دو گواہ ہوں یا وہ خود اقرار کرے اور طلاق نامہ کے لکھوانے میں علامہ شامی نے تفصیل کی ہے جو صورت مسئلہ کے طلاق نامہ کو غیر معتبر ٹھہراتی ہے حیث قال قبیل الصریح ولو استکتب من آخر کتاب ابطال اقہا و قرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج و ختمہ و عنونہ و بعث بہ الیہا فانما واقع ان اقر الزوج انہ کتابہ او قال للرجل ابعث بہ الیہا او قال لہ اکتب نسخہ و ابعث بہا الیہا ان لم یقر انہ کتابہ و لم تقم بینہ لکنہ و صف الزمر علی وجہ لا تطلق قضاء و لادیانہ و کذا اکل کتاب لم یکتبہ بخطہ و لم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ ۛۛۛۛ شامی

طلاق نامہ پر دستخط کر دینے سے طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۲۱۸) :- زید کی بی بی کو بہرہ جو زید کا چچا زاد بھائی ہے، زید کی عدم موجودگی میں اپنے مکان پر لے گیا، اور تین ماہ تک اس کو درغلان کر اپنے موافق اور زید سے ناموافق کر دیا۔ یہاں تک نوبت نہی کہ جب زید اپنی زوجہ کو لینے کے لئے گیا تو اس نے انکار کر دیا، بکرنے کہا کہ اس کا چال چلن خراب ہے تم اس کو پھوڑ دو، میں بھی اس کو اپنے مکان سے نکال دوں گا۔ اس بنا پر طلاق نامہ تحریر کیا گیا، لیکن اس پر دستخط کرنے کے لئے ہمارے گھنہ کی مہلت چاہی، مگر زید کے ایک قریبی رشتہ دار نے اس کو دستخط کرنے پر مجبور کیا لہذا زید نے ہلا کوئی لفظ اپنی زبان سے کہے اور بلا مضمون طلاق نامہ کا بڑے ہوئے مجبوراً دستخط کر دیئے، بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارروائی دھوکہ دہی ہے کیونکہ بکرا سے

لے رہا المحتار کتاب الطلاق ۛۛۛۛ۔ ظہیر۔

خود نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہیں،
 الجواب :- جب کہ زید نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے
 سے لکھوایا بلکہ دوسرے لوگوں نے از خود لکھ کر زید سے دستخط کرائے، اور زید نے
 اس طلاق نامہ کے مضمون کو نہ پڑھا نہ سنا بلکہ کسی کے مجبور کرنے سے دستخط کر دیے
 اور طلاق کا اس کو اقرار نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع
 نہیں ہوئی اور نکاح زید کا اس سے قائم ہے وہ اس کو بدستور سابق اپنی زوجیت
 میں رکھے، شامی میں ہے وکن اکل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یملہ بنفسه
 لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ الا فقط

شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاق نامہ پر دستخط | سوال (۲۱۹) :- رابعہ بیگم کو اس
 سے انکار کر دیا مگر کہنے سننے سے دستخط کر دیا کیا حکم ہے | کے شوہر عبدالکریم شاہ نے طلاق معلق
 دی اور اقرار نامہ لکھ دیا تا کہ عدالت میں پیش ہو، اور جو مقدمہ رابعہ بیگم نے اپنے
 شوہر پر کر رکھا ہے وہ خارج کر دیا جاوے، لیکن طلاق نامہ میں طلاق منجز لکھ دی
 عبدالکریم شاہ نے سن کر دستخط کرنے سے انکار کیا کہ میں تو وہی مشروط طلاق دیتا
 ہوں، حاضرین نے کہا مشروط طلاق سے مقدمہ خارج نہ ہوگا، طلاق تمہاری مشروط
 ہے مگر اخراج مقدمہ کی غرض سے طلاق قطعی پر دستخط کر دو، اس غرض سے عبدالکریم
 نے طلاق قطعی پر دستخط کر دیئے اس قصہ کے گواہ موجود ہیں، عبدالکریم شاہ کی زوجہ پر
 طلاق قطعی ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- شامی میں ہے ولو ظل للکاتب اکتب طلاق امراتی کات اقلها
 بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقس اہ علی
 الزوج فلخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاہا ووقع ان
 لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظنیر۔

اب رکھنا چاہتا ہے کیا کرے

عورت نے زور دیا کہ جب تک اپنی پہلی بیوی کو طلاق نہ دیوے، اس وقت تک میں نکاح نہیں کرتی، زید نے اس کے کہنے میں اگر اپنی زوجہ کو عجز وری طلاق نامہ لکھ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس گیا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، زوجہ نے کہا کہ میرا قصور ثابت کرو مجھ کو طلاق لینا منظور نہیں ہے، پھر زید خاموش ہو کر طلاق نامہ واپس لے گیا سترہ سال کے بعد زید اس کو اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے، لے جاسکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں جس وقت زید نے اپنی زوجہ سابقہ کو طلاق
 لکھی یا لکھوائی اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، پس اگر زید اس کو رکھنا چاہتا ہے تو
 نکاح جدید بپہر مجدد کرے اور بعد نکاح کے اس کو رکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ میں طلاق
 نہ لکھی ہوں ورنہ پھر ضرورت حلالہ کی ہے ولو قال لکاتب اکتب طلاق امرأۃ کان

له رد السعتر كتاب الطلاق مطلب الطلاق بالكناية ثم «تخفيف» واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا والتخفيف فصل ثالث في تعليق الطلاق ثم «تخفيف»

اقرأ بالطلاق الشامی وفيه وان كانت مرسومة يقع الطلاق لوى او
لم ينو ثم المرسومة لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت
طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من دقت الكتابة شامی
اور اگر چه اس صورت میں کچھ اشتباہ عدم وقوع طلاق کا بھی ہے لیکن تاہم تجدید
نکاح بہتر ہے تاکہ شبہ رفع ہو جاوے۔ فقط

طلاق نامرجہ نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۲۲۱) :- اللہ رکوع نے عبدالغنی سے
ایک طلاق نامرجہ جس کو وہ پہلے سے تیار کئے ہوئے تھا جبراً نقل کرایا، عبدالغنی نے
بخوف اس تحریر کی نقل کر دی۔ مگر حلفیہ کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق
واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اگرچہ قاضی حکم طلاق کا کر دے گا مگر دیانہ قول
اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ ہوگی، شامی۔

طلاق نامرکوعا کر بیجا مکر وہ بیوی تک نہیں | سوال (۲۲۲) :- زید نے طلاق نامر تحریری
بیٹھ رکھا تو بھی طلاق واقع ہوگئی | ایک شخص کو دیا کہ تم اس کو بیوی کے پاس دیدو
شخص مذکور نے وہ طلاق نامر زید کے والد کو دیدیا، اس نے دہالیا بیجا نہیں اس
صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں جس دقت زید نے طلاق نامر لکھا یا لکھوایا
اسی دقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، قال فی رد المحتار ولو قال للکاتب
اكتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب انتفی علیہما فقط

لہ رد المحتار للشامی کتاب الطلاق مہمہ ۱۱ ظہیر علیہ رد المحتار کتاب الطلاق
مہمہ ۱۲ ظہیر علیہ فی البحران المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان
یکتب طلاق امرأته فکتب امرأته فکتب (یعنی طلاق) رد المحتار کتاب الطلاق مہمہ ۱۳ ظہیر
علیہ رد المحتار کتاب الطلاق مہمہ ۱۴ ظہیر۔

طلاق نامر لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا کیا حکم ہے | سوال (۲۲۳) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نامر لکھا مگر ہندہ کو نہیں سنایا کیا کسی دوسرے کو معلوم ہوا۔ بعد تحریر طلاق نامر ہندہ کو اپنے گھر میں رکھ جماعت کرتا رہا پونے دو ماہ کے بعد ہندہ سے کہا کہ میں تجھے طلاق دے کر چھوڑے بھائی کے ساتھ نکاح کراتا ہوں اور بلا رمضان عورت کے اس کا انگوٹھ رجسٹر نکاح خوانی پر جبراً لگوا لیا تو اس طریق سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں، اور اس صورت میں طلاق کس وقت سے واقع ہوئی۔

الجواب :- یہ مسلم ہے کہ عدت بعد طلاق کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور تصریح اس کی کتب فقہ میں موجود ہے اور یہ بھی شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ کتابت سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شامی میں ہے کہ مجرد امر بکتابۃ الطلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے، پس جب کہ زید کو اس واقعہ سے یعنی طلاق نامر لکھنے سے انکار نہیں ہے تو اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور جبراً نشان انگوٹھ عورت کا لگوانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا اور گواہوں کے اختلاف کی صورت میں بھی نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ فقط

لے رجل تزوج امرأة نکاحا جائزا مطلقا بعد الدخول او بعد الخلوة الصحيحة كان عليها العدة (قاضی خاں علی مامش عالمگیری باب العدة) وظیفہ لہ ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرازا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق) وظیفہ اکتب الطلاق ان مستبینا الزوجه (الرد المحتار علی مامش رد المحتار) وظیفہ لہ اس لئے کہ اس میں لہ بجا نہیں پایا گیا اور نہ گواہ پائے گئے، جواز نکاح کی صورت یہ نکسی بجا نہ یکتب البیہا یخطبہا فاذا بلغها الکتاب وحضرت الشہود وقرأتہ علیہم وقالت زوجت نفسی منه او تقول ان فلانا کتب الی یخطبني فاشهدوا انی زوجت نفسی منه اما لو لم تقل بحضورهم زوجت نفسی من فلان لانا ینعقد لان سماع الشطرين شرط صحة النکاح وباسماعهم الکتاب (رد المحتار کتاب النکاح) مطلب التزوج بار سال الکتب (ظیفہ۔

تاریخ فعل لکھوائی مگر بھار | سوال (۲۲۴)۔ زید اور اس کی زوجہ میں ناہنجاری ہوئی
اور زید نے دیگر اشخاص کو جمع کر کے فارغ مطلق لکھوائی

اور یہ کہا کہ لڑکا لڑکی میرے سپرد کر دو تاکہ میں یہ طلاق نامہ سپرد کروں، اہل محس نے کہا
کہ تاہر ورش اولاد ہندہ کو نان نفقہ دیتے رہو، بعد ہر ورش ہو جانے کے لڑکے لڑکی
کو لے کر طلاق دیدیتا، اس میں بہت کچھ اصرار والا کار ہوا، مگر ہندہ نے لڑکا لڑکی نہ لے
زید نے طلاق نامہ چال کر ڈالا اور زید فرار ہو گیا، عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ زید واپس آگیا
اور زوجہ کے پاس رہتا ہے، آیا زید کا واپس آکر زوجہ کے پاس رہنا خلاف شرع
تو نہیں اور نکاح مابین زوجہ اور زید کے قائم ہے یا نہیں۔

الجواب :- رد المحتار میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی
کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتاب بطلانها
وقرأه علی الزوج فاخذها الزوج وختمه وعنونہ وبعث به الیها فاتاها
وقع ان اقر الزوج انه کتابه او قال للرجل ابعث به الیها او اس دوسری
روایت ولو استکتب من آخر کتاب بطلانها او سے یہ ظاہر ہے کہ صورت
مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ بظاہر صورت مسئلہ اسی کے مطابق ہے
پس اگر یہ ہی صورت واقع ہوئی ہے تو صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی
اور علاقہ زوجیت مابین زید اور اس کی زوجہ کے قائم ہے

طلاق نامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے | سوال (۲۲۵)۔ زید نے طلاق نامہ
تویہ طلاق نامہ رجسٹری کما دیا ہے کیا حکم ہے | مسئلہ کا مسودہ تیار کیا اور اپنی عورت
سے کہا کہ اگر تو مجھے پچاس روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرا دیا جائے مسودہ
لکھ کر اب وہ الٹا کر دے، عورت اپنے اقرار پر قائم ہے کہ روپیہ مجھ سے لے اور مجھے

چھوڑیہ ظاہر ہے کہ عزم مرد کا اس کے مسودہ سے صاف ہے الفاظ طلاق بائن بھی لکھ دیئے ہیں آیا یہ طلاق عاید ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر اس طلاق نامے کے لکھنے سے پہلے زوجہ سے یہ امر طے ہو گیا ہو کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو شوہر کی اس تحریر سے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی، کیونکہ عبارت طلاق نامہ کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو مہر معاف کر دیا، اور میں نے طلاق بائنہ دیدی، پس اگر واقعی زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو طلاق واقع ہوگئی، اور اگر ابھی تک مہر معاف نہیں کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق کا واقع ہونا مہر کی معافی پر موقوف ہے، اس نوٹ سے کہ عورت مہر معاف کرنے کو تیار ہے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک عورت نے مہر معاف نہیں کیا لہذا یہ طلاق نامہ کارآمد نہ رہا، اب پھر اگر شوہر راضی ہو تو خلع کر لے یعنی وہ طلاق دیدے اور عورت مہر معاف کر دے، فقط۔

منصف کے سامنے کہلوا یا کہ چھ ماہ ہو طلاق | سوال (۲۲۷) :- ایک شخص اپنی بیوی کو دی اس نے تین طلاق لکھ دی کیا مکم ہے | خلع طلاق دینے کے واسطے قاضی جو انگریزی

تسخوہ دار ہے) کے پاس گیا تاکہ طلاق نامہ رجسٹری کر دیوے، خلع کرائے والے نے کہا کہ تم قاضی کے سامنے یہ کہو کہ میں اپنی بیوی کو ایک سال ہو طلاق دی ہے۔ قاضی نے کہا کہ اگر ایک برس قبل کا طلاق دینا بیان کرو گے تو رجسٹری صحیح نہ ہوگی زیادہ سے زیادہ یا پنج چھ ماہ قبل کی رجسٹری ہو سکتی ہے، چنانچہ موافق قول قاضی کے خلع کرائے والے نے کہا کہ صاحب یہ شخص کہتا ہے کہ میں نے بھادوں کے مہینہ میں طلاق دی ہے، تب قاضی نے بلا کسی سے پوچھے تین طلاق رجسٹری کر لی، ان لوگوں نے رجسٹری سے ایک روز بند نکاح کر لیا، آیا ستر عا بیوی مذکورہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں

لے واذا ائناذہ الی الشرط وقع مقبب الشرط ائناذہ الی الشرط یستقلق ینذہ فیہ فیفر

اور نکاح کثیرہ کا نکاح صحیح ہو یا نہیں، اور شرکاء، نکاح و نکاح خواں کا نکاح باطل ہو یا نہیں۔

الجواب :- اگر اس کاغذ پر شوہر کے دستخط ہو گئے یا نشان انگوٹھا ہو گیا غرض یہ کہ امدیق اس مضمون طلاق کی شوہر کی طرف سے ہو گئی تو ہر سہ طلاق واقع ہو گئی، لیکن طلاق اسی وقت واقع ہوئی، جس وقت شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا، زماز گذشتہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی، مثلاً شوہر اگر یہ کہے کہ میں نے ایک برس ہو اطلاق دیدی اور واقع میں طلاق نہیں دی تھی تو فی الحال طلاق واقع ہوئی ہے، درمختار میں ہے ولو نکحہا قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضي انشاء فی الحال، ان قوله لان الانشاء فی الماضي انشاء فی الحال لانہ ما اسندہ الی حالة منافیة ولا یمکن، تصحیحہ اخیلا لکن بہ وعدم قدرته علی الاستدلال فكان انشاء فی الحال الإشاعی صحیح۔ وفي الشامی ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتاباً بطلانها وقرأه علی الزوج فاخذہ الزوج وختمه وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاها وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ (۱۷۴)۔ اور جب کہ طلاق بوقت رجسٹری واقع ہوئی تو اس سے ایک روز بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل ہے کیونکہ غدت میں نکاح باطل ہے۔ حاضرین مجلس و نکاح خواں کا نکاح باطل نہیں

لے وکذا اقل کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ۔ (۱۷۵)۔ الطلاق (۱۷۶)۔ ظفیر (۱۷۷)۔ المختار باب المریض مطلب اضافة الطلاق الی الزمان (۱۷۸)۔ ظفیر (۱۷۹)۔ المختار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتاب (۱۸۰)۔ ظفیر (۱۸۱)۔ کتبہا حرمت ثابتہ۔ کتبہا حرمت ثابتہ۔ (۱۸۲)۔ المختار (۱۸۳)۔ تزوجہا غیرہ فایضا حرمت علیہا (۱۸۴)۔ المختار باب العدة (۱۸۵)۔ ظفیر۔

ہوا، لانہم لم یرتدوا بحذہ المعصیۃ و فیما نکاح فرع الارتداد۔ فقط
 بنیر دستخط شوہر کا خط آیا، بیوی کو | **سوال (۲۲۷) :-** ایک شخص اپنی زوجہ کو اس کے
 میری طرف سے اجازت ہے کیا حکم ہے | باپ کے پاس تھوڑا کر پلا گیا تھا، پانچ سال تک وہ گھر
 نہیں آیا مگر اس کی خبر گاہ بگاہ ملتی رہی ایک خط اس کی طرف سے خسر کے نام آیا کہ میرے
 آنے کی امید نہیں لہذا میری بیوی سے مہر معاف کرادو، اور بیوی کو میری طرف سے
 اجازت ہے، اس خط پر اس کے دستخط نہیں تھے، اس مضمون پر لوگوں نے فتویٰ
 دریافت کیا، جواب یہ ملا کہ اگر وہ گم شدہ ہے اور پانچ چار سال ہو گئے ہیں تو وہ عورت
 عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا عورت کو اطمینان ہو جاوے کہ خط اسی کا ہے
 تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے، خط کی خبر سن کر وہ آیا اور خط سے انکار کرتا ہے لوگوں
 نے فتویٰ دکھلا کر کہا کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اس نے جواب دیا کہ اگر شریعت
 اس پر طلاق کا فتویٰ لگاتی ہے تو مجھ کو بھی مطابق حکم شریعت انکار نہیں ہے، اس کی
 بیوی کا نکاح اسی وقت دوسری جگہ کر دیا، اس صورت میں نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق کا حکم کرنے کی کوئی
 وجہ نہیں ہے اور نکاح ثانی صحیح نہیں ہے، اول تو وہ شخص خط ہی سے انکار کرتا ہے اور
 شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے، اور اگر اس کا خط ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس خط
 میں کوئی لفظ صریح طلاق کا نہیں ہے، اگر ہے تو کنا یہ کالفظ ہے، اور اس میں نیت
 شوہر کا اعتبار ہے اور شوہر کو یہ تسلیم نہیں ہے، بہر حال وقوع طلاق کی کوئی وجہ اس
 میں نہیں ہے، اور مفقود ہونے کی صورت میں دعویٰ کے بعد چار برس گزارنا ضروری
 ہے، دعویٰ سے پہلے جو مدت گزری اس کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس وقت سے عورت

لہ واد، لم یقرانہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الزمر علی وجہ لا تقطعون،

فضاء وادیانہ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۱) ظفیر

کہ مہلت دی جاوے اور قاضی یا جماعت مسلمین کی طرف سے چار برس کی مدت مقرر کی جاوے۔ اس وقت سے چار برس گزرنا ضروری ہے۔ بعد چار برس کے عورت عدت وقات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے، جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کذا فی الممدونۃ الکبریٰ للماکیہؒ اور اس شخص کا فتویٰ شرعی کو تسلیم کرنا طلاق ثابت نہیں کرتا، کیونکہ وہ فتویٰ جو طلاق کا دیا گیا صحیح نہ تھا، فقط طلاق دینا ہے یہ کہ کر طلاق نام لکھوایا | سوال (۲۲۸) - زید نے بکر سے کہا کہ مجھے بھرا دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں | طلاق نام لکھ دو، بکر نے پوچھا کہ کس کا طلاق نام لکھو اؤ گے، زید نے کہا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، بکر نے لکھ دیا بعد میں وہ مسئلہ کے سمجھانے سے طلاق نام چاک کر دیا، لہذا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور زید نے زبان سے تین طلاق نہیں دی تھی۔

الجواب :- زید کا یہ قول کہ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، اس پر دلالت کرتا ہے کہ زید نے ابھی طلاق نہیں دی بلکہ ارادہ طلاق دینے کا ہے، اور پھر اس نے وہ طلاق نام اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور نہ خود دیا، بلکہ اس کو پھاڑ دیا تو اس صورت میں موافق روایت شامی کی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی قال فی الشامی ولو استکتب من آخر کتابا بطلان قہار و قرأہ علی الزوج فاخذہ

لہ تفصیل کے لئے دیکھئے الحیاء الناجزہ للتماؤی، زیر عنوان ”حکم زوجہ مفقودہ“ مدونہ کبریٰ کی عبارت یہ ہے قلت اسأیت امرأة المفقود اعتد الا ربع سنین فی قول مالک بغیر امور السلطان قال مالک لا وان اقامت عشرین سنة ثم رفعت امرها الى السلطان نظر فیہا وکتب الی موضعہ الذی ۷۰۶ الیہ فان ینس منه رب لها من تلك الساعة اربع سنین فقیل لمالک علی تعدد عمر المرأة ۷۰۷ من عدة الوفاة اربعة اشهر و عشر من غیر ان یا امرها السلطان بذلت ظل نعم الی ۷۰۸ الذی کبریٰ علیہا فی غیرہ اجل المرأة المفقیر

الزوج وختمه وعنون. وبعث به الیہا فاما ما وقع ان اقر الزوج انہ کتابتہ
وکن اکل کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ بنفسہ. لا یقع الطلاق ما لم
یقر انہ کہ ابہ الخ اور اگر ایک دوسری روایت کے مطابق جو کہ شامی میں ہے۔
دو وقال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب
یہ کہا جاوے کہ اس صورت میں زید کے اس کہنے سے کہ طلاق نام لکھ دے اقرار
طلاق ہو گیا تو اولاً اس میں یہ بحث ہے کہ زید کے دوسرے کلام سے جس کو اوپر
لکھا گیا ہے فی الحال طلاق دینا نہیں معلوم ہوا بلکہ آئندہ کو ارادہ طلاق کا معلوم
ہوتا ہے اور ثانیاً یہ کہ تین طلاق کا لفظ زید نے نہیں کہا، لہذا اگر اس صورت میں
طلاق واقع بھی ہوئی تو رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بلا نکاح کے
صحیح ہے، پس احوط یہ ہے کہ زید اس کو عدۃ کے اندر رجوع کرے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔
طلاق نام لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی | سوال (۲۲۹) :- زید اسٹاپ بغرض
طلاق دینے اپنی عورت کے خرید کر حوالہ کاتب کے کر کے کہا کہ اس کو میری طرف سے
طلاق نام بنا کر پورا کریں، کاتب نے عرف عام کے موافق تین لکھ کر انگوٹھ زید کا
اس پر لگوا لیا مگر زید نے زبانی طلاق نہیں دی۔ آیا زید نے زوجہ پر اس صورت میں
طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ زید اس طلاق نام کے متعلق یہاں قرار کرتا ہے کہ میری
طرف سے ہے اور طلاق نام میں تین طلاق لکھیں تو اس کی بیوی پر تین طلاق
واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ مغلف ہو گئی، بدون حلالہ کے اب اس سے نکاح ثانی جائز
نہیں، قال فی الشامی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق
وان لم یکتب الخ اور جس وقت یہ طلاق نام لکھا گیا اس وقت سے عدت شمار

للمرء والعدۃ تارکتہ الطلاق منہ ۲ ظفر ۲۵ ایضا ظفر ۲۵

ہوگی فقط

اسٹامپ خرید کر طلاق نامہ لکھا مگر دستخط | سوال (۲۳۸) :- زید کی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے

نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں | ہوا اور عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید سے بہت مدت

کے بعد نا اتفاقی کی وجہ سے زید و عمر دونوں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ اسٹامپ خرید لیا اور مکمل طلاق نامہ لکھا گیا، گواہی وغیرہ ثبت ہو گئی، ابھی دستخط باقی تھے کسی وجہ سے یہ معاملہ رہ گیا اور اسٹامپ خزانہ میں واپس کر دیا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

سائل کا بیان ہے کہ جس وقت عرضی نوایں نے اسٹامپ لکھنا شروع کیا تھا اس وقت طلاق دہندہ سے پوچھ لیا تھا کہ طلاق نامہ لکھیں، طلاق دہندہ نے کہا تھا لکھو، اس کے بعد عرضی نوایں نے طلاق نامہ لکھا، جس میں تین طلاق لکھی، گواہی ثبت ہو گئی، طلاق دہندہ کا انگوٹھا لگنا باقی تھا کہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر فریقین متفرق ہو گئے۔

الجواب :- اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ جب شوہر نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا دوسرے سے لکھایا گیا تو جب تک اس تحریر پر شوہر کا اقرار نہ ہوا اور وہ یوں نہ کہے کہ یہ تحریر میری ہی طرف سے ہے طلاق واقع نہیں ہوئی، البتہ سائل کے بیان کے مطابق اگر امر بالطلاق ثابت ہو جائے یا شوہر خود اس کا اقرار کرے کہ میں نے امر بالطلاق کیا تھا تو یہ بھی طلاق کا اقرار سمجھا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی، شامی نے تاتار خانہ سے نقل کیا ہے۔ ولو

استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقراءه على الزوج فاخذ الزوج
وختمه وعنوانه الاوقع ان اقر الزوج انه كتابه الزوج كذا
كتاب لم يكتب بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق ما لم

یقرآنہ مکتابہ الخ و فیہ ایضاً و لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان
اقراراً بالطلاق فقط

رخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھوا کر | سوال (۲۳۱) :- میری لڑکی نابالغ مسماۃ
بیوی کو بیعہ یا طلاق ہوئی یا نہیں | امیر بیگم کا نکاح محمد یعقوب سے عرصہ تین سال کا

ہوا جو مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مجمل بر عقد ہوا تھا، مگر اب تک محمد یعقوب نے مہر مجمل ادا
نہ کیا اور نہ رخصت کرائی، ۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بیرنگ خط میں طلاق در طلاق طلاق
لکھ کر اس پر اپنے انگوٹھ کا نشان لگا کر مسماۃ امیر بیگم کے نام بیعہ یا، آیا طلاق ہوئی
یا نہیں اور عدت واجب ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے مہر مجمل واجب رہا یا نہیں۔
الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ محمد یعقوب کی زوجہ ہر واقع ہو گئی،
اور چونکہ طلاق قبل دخول واقع ہوئی اس لئے نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔
اور عدت واجب نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان
تمسوهن فما لکم علیہن من عداۃ تعدن و نعم الا یہ۔ اور نیز ارشاد ہے۔ وان
طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لہن فريضة فنصف ما
فرضتم الا یہ فقط۔

لہ رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابہ پیچہ ۱۱ ظفیر لہ رد المحتار
کتاب الطلاق پیچہ ۵۔ ظفیر۔ لہ فان قلت الکتابۃ من الصریح اور من الکتابۃ
قلت ان كانت علی وجه الرسم معنونة فہی صحیحہ و الا فکتابۃ (البحر الرائق)
کتاب الطلاق پیچہ ۲۲) و اذا طلق الرجل امرأته ثلثاً قبل الدخول و قعن عینہا و فان
فرق الطلاق بابت بالاولیٰ و لم تقع الثانیۃ و الثالثۃ (مدایہ فصل فی الطلاق قبل الدخول
طہ ۲) ظفیر لہ سورۃ الاحزاب۔ ۶۔ ظفیر۔

طلاق عامہ شوہر نے لکھا اور زبانی سے | سوال (۱۲۳۲)۔ ایک شخص نے اپنی لڑکی
 نہیں کہا تو کیا طلاق ہوگی یا نہیں | کا نکاح کر دیا تھا مگر رخصت نہیں کی تھی کہ باہم

تنازع ہو گیا، اس نے لڑکی کے شوہر کو بلا کر یہ کہا کہ تم طلاق نامہ لکھوادو، اور میں
 لڑکی سے معافی مہر لکھواتا ہوں، شوہر نے کہا بہت اچھا، لیکن شوہر نے زبان سے
 کوئی لفظ طلاق کا نہیں کہا، اس کے سامنے طلاق نامہ لکھا گیا اور بخشش نامہ مہر کا
 عورت کی طرف سے لکھا گیا، لیکن اب وہ مرد کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی۔
 مجھے صرف مہر معاف کرنا تھا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں جب کہ اس شخص نے طلاق نامہ پر دستخط
 کر دیئے اور بعوض مہر کے طلاق نامہ لکھوایا اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا تو اس کی زوجہ
 پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا بدون طلاق کے مہر معاف نہ ہوگا، کیونکہ
 پہلے گفتگو معافی مہر کی بعوض طلاق کے تھی، اسی بنا پر باجائز شوہر طلاق نامہ
 لکھا گیا اور معافی مہر کی ہوئی، لہذا طلاق ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا۔ فقط

کاتب سے کہا میری بیوی کے لئے طلاق لکھ | سوال (۱۲۳۳)۔ کسی نے جا کر کسی کا تب
 دو کا تہ نے لکھا کہ بتول کو تین طلاق کیا حکم ہے | سے کہا کہ میری بیوی کو طلاق لکھ دو، اور کاتب

نے یہ الفاظ لکھے از جانب محمد شبلی، ہم محمد شبلی خان ساکن موضع چہتی پور کے ہیں،
 ہم اپنی بیوی بتول کو تین طلاق دیتے ہیں، طلاق، طلاق، طلاق، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی بدون
 حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ

لہ ولا اثم الا ان الشیء طهر قم عقوب الشرط (عالمگیری مصری تعلیق الطلاق ص ۲۵۴)
 ولو استکتاب من آخر کتابا بطلانها ادق ولا یصلی الا وحمل خذ الا وهو ختمه عنونه
 وقم ان آخر الزوج انه کتابہ (کامد المختار کتاب الطلاق ص ۲۵۴) ظفیر۔

وہ عورت مطلقہ بعد عدت کے دو سرے مرد سے نکاح کرے پھر بعد صحبت و جماع کے وہ طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے، کنز الکتب الفقہ فقط

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی | سوال (۱۲۳۴)۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ہے اس لکھنے طلاق ہو گئی | مارپیٹ کر اور زیور وغیرہ چھین کر گھر سے نکال دی یہ شخص فوجی ملازم تھا اس کی بیوی کا جو روپیہ فوج میں واجب تھا، اس نے یہ کہہ کر کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے روپیہ خود لے لیا، چنانچہ کمانڈر فوج کی تصدیق ہمراہ ہے، آیا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر طلاق واقع ہو گئی، اور تصدیق کمانڈر فوج سے ثابت ہے، ۲۰ ہر اگست ۱۹۲۶ء کو طلاق لکھی گئی، لہذا اب کہ نو ماہ طلاق ہو گئے، عدت اس کی گذر گئی۔ پس اس عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے۔ فقط۔

طلاق نامہ عمل لکھو یا تو طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۲۳۵)۔ ایک شخص کسی کو کہتا ہے کہ طلاق نامہ لکھو، اس نے کہا کہ طلاق لکھوانے سے نہیں پڑتی زبان سے پڑتی ہے پھر اس عمر نے طلاق نامہ لکھا اور زوج کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ طلاق لکھوانے سے نہیں ہوتی زبان سے ہوتی ہے، اور زبان سے میں فلاں شرط پر دوں گا، پھر زوج

لہ ولو قال للثائب اكتب طلاق امرأتی فان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۱) وان كان الطلاق ثلاثاً في الموضع لم عمل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بهما ثم يطلقها او يموت عنها باب الرجعة ج ۳) ظهير له وان كانت مرسومة يقع الطلاق في اوله ولو افكها كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة بعد المختار كتاب الطلاق ج ۱) ظهير

نے طلاق لکھوا کر اپنا انگوٹھا لگا کر طلاق نامہ اپنے پاس رکھ لیا، عورت کے پاس نہیں بیجا۔ پھر اس سے کہا گیا کہ طلاق دو تو جواب دیا ہے کہ فلاں شرط پوری کرو تب طلاق دوں گا، اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ طلاق کتابت سے بھی پڑ جاتی ہے خواہ خود لکھے یا لکھوائے بشرطیکہ اقرار کرے کہ یہ میرا لکھا ہوا یا لکھوایا ہوا ہے یا دو گواہوں سے اس کا لکھنا یا لکھوانا یعنی حکم کرنا کتابت کا ثابت ہو جاوے شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من آخر کتابا بطلان فہا قرأه علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاھا وقع لہا طلاق الزوج انه کتابہ او قال للرجل ابعث بہ الیہا او قال لہ اکتب فسخة وابعث بہا الیہا وان لم یقر انه کتابہ ولم تقم بینہ لکنہ وصفا لامر عنی وجہ لا تطلق قضاء ولادیانہ وکذا اکل کتاب لم یکتبه بخطہ و لم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق، ما لم یقر انه کتابہ امر ملخصاً شامی اس مجموعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ شوہر نے اس طلاق نامہ کو لکھوا کر رکھوایا اور اپنی زوجہ کے پاس نہیں بیجا اور اس کی نیت بھی ابھی طلاق دینے کی نہ تھی بلکہ چند شرائط پر تھی تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔

غصہ میں طلاق نامہ لکھوایا مگر | سوال (۲۳۶) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کی دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے | کسی ناجائز حرکت سے ناراض ہو کر اسٹامپ

لہ دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۵۵۵۔ ظفیرؒ لہ و اذا اضافہ الی الشرط یقع مقبب الشرط اتفاقاً (عامگیری مصری تعلیق الطلاق ص ۲۵۶) ظفیر۔

خرید کر عرائض نویس سے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دو، بیوی اور اس کے باپ کا نام بتلا دیا، عرائض نویس نے طلاق نامہ تحریر کر دیا، اس اشار میں غصہ فرو ہو گیا تھا، طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے اس کو لے کر جیب میں ڈال لیا، مکمل کر کے زوہ کو نہیں دیا، گھر والوں نے اس کو لے کر چاک کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب ۱۔ عبارت کتب فقہیہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتابا بطلان ما جرت اہ علی الزوج فخلذه الزوج وختمه وعنونه وجعث به اليها فالتها وقم ان اقر الزوج انه كتابه وان لم يقصر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الا امر على وجه لا تطلق فضلا ولا ديانة وكذا اكل كتاب لم يكتبه بخطه ولو يمل به بنفسه لا يقع الطلاق ما لم يقصر انه كتابه ام ملخصا فقط۔

ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس | سوال (۲۳۷) :- زید کی والدہ اور بیوی نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیے کیا حکم ہے | بیوی میں تنازع ہوا جس کی وجہ سے

زید نے ایک طلاق کے ارادہ سے اسٹامپ خرید لیا، اسٹامپ ایک ہندو لکھی سے زید نے طلاق نامہ لکھوایا، باوجودیکہ زید نے اس کو قبل از تحریر یہ کہہ دیا تھا کہ میری جانب سے ایک طلاق تحریر کر دینا مگر اس نے زید کے ایک دشمن کی اندرونی سازش سے بجائے ایک طلاق کے تین طلاق تحریر کر دی اور زید نے بوجہ حسن ظن کے بدون پڑھنے کے طلاق نامہ پر دستخط کر دیے، زید کا بیان علفی ہم رشتہ استفتاء ہے اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوگی یا تین طلاق ہوں گی۔

الجواب :- اس صورت میں موافق بیان زید کے اس کی زوہ پر ایک طلاق واقع ہوئی تین واقع نہیں ہوئی، پس زید اپنی زوہ کو نہت کے اندہ بدون

لہ رد المختار کتاب الطلاق مویع (خاکسار نے خیال میں طلاق ہو گئی ولو قال للکاتب کتب طلاق امراتی کان اقرا را بالطلاق باصطی ظنیں)

نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے اور اگر زید نے مہوٹ کہا اور درحقیقت اس نے تین طلاق لکھنے کو کہا تھا تو اس کا وبال اس پر ہے مگر موافق حکم شریعت کے زید کے بیان کے موافق اس صورت میں ایک طلاق جمعی کا حکم کیا جاوے گا۔ درمختار میں ہے ویقع بھای بعد از اللفاظ الواحدة رجعية فقط

طلاق نامہ صرف انگوٹہ لگانے سے سوال (۲۳۸) :- امی و ناخواندہ و نا نویسندہ سے طلاق ہوگی یا نہیں کی طلاق بصورت سکوت و عدم تلفظ و تکلم کسی لفظ و کسی کلام و حرکت لسانی کے طلاق نامہ معنویہ مستبینہ پر نشان یا انگوٹہ کرنے اور لگانے سے شرعاً طلاق واقع ہوگی یا نہیں جیسے اگر ۱۰ روز گار میں رواج ہے کہ ناخواندہ اور اپنی رسم کو ہر تحریر کے وقت نشان یا انگوٹہ کراتے ہیں، اسی طرح اگر نامہ تعلیق طلاق یا طلاق نامہ مطلقہ پر انگوٹہ یا نشان اس سے کراہتیں وہ زبان سے کہہ نہ سکتے رہ کر طلاق نامہ پر اپنی رضا سے بلا کسی اعتراض و انکار زبانی کے نشان یا انگوٹہ لگا دے تو اس صورت میں اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور اس کی طلاق تحریری میں تلفظ و تکلم اس کا ضروری ہے یا نہیں اور ساکت رہ کر نشان یا انگوٹہ لگانے سے بھی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، تحریر معنویہ و مستبینہ پر مضمون مندرجہ بوجہ ناحت تامہ شنیدہ و فہیدہ و شنوائیدہ و فہانیدہ ہونے کے بعد نشان و اثبات ایہام اس کے بارہ میں برابر نطق و تکلم ہو سکے یا نہ، فتویٰ کس پر ہے کاتب و غیر کاتب تحریری طلاق کے حکم میں برابر ہے یا امی کا تلفظ شرط ہے، نشان وغیرہ غیر کافی ہوگا۔

الجواب :- کتب فقہ کی مختلف تصریحات و روایات سے ظاہر ہوتا ہے ہر چند کہ وقوع طلاق کے لئے تلفظ بالفاظ طلاق کرنا ضروری نہیں مگر اقرار

بہ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الصریح منہ ۱۲ وظیفہ۔

بالفاظ کرنا یعنی یوں کہنا کہ جو کچھ اس تحریر میں لکھا گیا ہے بیشک وہ میری ہی ہے یا اسی کے قریب قریب کوئی اور لفظ کہنا ضروری ہے، بغیر کسی اقرار و اعتراف کے صرف مہر یا انگونٹا لگا دینا کافی نہیں فی العالمگیریہ رجل استکتب من رجل آخر انی امرأتہ کتاباً بطلاقہا وقرأ علی الزوج فاخذہ وطلوہ وختم وکتب فی عنوانہ ان ان اقر الزوج انہ کتابہ فان الطلاق یقع علیہا وکذلک لو قال الرجل ابعت بهذا الكتاب الزوج ان لم یقر انہ کتابہ لکن موصوف الامر علی وجه فانه لا یلزم من الطلاق ان ۲۱ و فی الشامی نقل عن التتارخانیہ و لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق و فیہ ایضاً و لو استکتب من آخر الا و وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ الا ان ۲۲ فقط

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگونٹا | **سوال (۲۳۹):** - زید کی منشا اپنی زوجہ لگوائے تو اس سے طلاق نہ ہوگی | کو طلاق دینے کی بالکل نہ تھی، زبردستی اس سے طلاق نامہ پر انگونٹہ لگوا لیا گیا، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہو جاوے گی یا نہ۔

الجواب :- طلاق نامہ پر زبردستی شوہر سے منشا انگونٹہ لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی، قال فی الدر المختار فلوا کمره علی ان ینکب طلاق امرأتہ فکتب لا یتطلق لان الکتابۃ اقصت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیۃ الرفعت و اللہ تعالیٰ اعلم۔

فسر کو لکھا کہ بروقت طلاق دختر آپ نے دیا | **سوال (۲۴۰):** - عمر نے اپنے خسر زید کو نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ کے فرمایا تھا، اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

لہ عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابۃ ۲۳ ظہیر لہ ردالمحتار کتاب الطلاق ۲۴ مطلب الطلاق بالکتابۃ۔ ظہیر لہ ردالمحتار کتاب الطلاق ۲۵ نیز دیکھئے فتاویٰ قاضی خاں علی عاشر مملوئی عالمگیری لکھنؤی الطلاق بالکتابۃ ۲۶۔ ظہیر

ذمیرہ پر چڑھتا سورہ پیر واجب تھا اور اس میں سے آپ نے مبلغ دو سو روپیہ تو میری زوجہ یعنی آپ کی دختر کے طلاق لینے کے وقت مہر میں وضع فرمائے اور اس کے بعد دو سو روپیہ کا رڈ بطریق نوش اس مضمون کا بھیجا کہ آپ نے بروقت طلاق دختر خود بمقام اجمیر رو بروگوا مان وعدہ فرمایا تھا اور اس صورت میں عمر کی زوجہ مسماۃ خالدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، بصورت مطلقہ ہوجانے کے وہ شوہر خود سے نان و نفقہ کب تک کا پانے کی مستحق ہے۔

الجواب :- اس صورت میں مسماۃ خالدہ کو طلاق موافق اقرار کر کے واقع ہو گئی اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر واجب ہے فقط

شوہر نے کب تم نکو میں دستخط کر دوں گے بعد میں | سوال (۲۴۱) :- زوجین میں جب کراہتا تھا، طلاق نامہ دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں | زوجہ کے والد نے زوج سے کہا کہ اس مجھٹھت بہتر ہے کہ فاسد محلی طلاق لکھ دو، خواص لوگ جمع ہوئے اور حاضرین نے زوج سے پوچھا کہ کیوں طلاق نامہ لکھا ہائے، زوج نے کہا کہ تم نکو میں دستخط کر دوں گا بعد تحریر زوج نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ تو خود طلاق نامہ لکھا ہے نہ دوسرے کے لکھے ہوئے پر یہ اقرار کیا کہ یہ تحریر میری طرف سے ہے، حالانکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تحریری طلاق کا وقوع اس کے سوا متصور

لہذا وکن الواقع بالطلاق کا ذبا واما لا وقع قضاء لا دیانہ، رد المحتار کتاب الطلاق (مہم) اور اگر اس نے صحیح خبر دی ہے تو طلاق دیانہ اور قضاء دونوں طرح واقع ہو چکی وائزہ المظفر لہ و تجب المطلقۃ الرجعی والبائن النفقۃ والسکنی والکسوة (در مختار) کان علیہ ابدال المطلقۃ بالمعتدۃ لان النفقۃ تابعۃ للعدۃ (رد المحتار باب النفقۃ مطلب فی نفقۃ المطلقۃ مہم) ظفیر۔

نہیں کہ شوہر خود لکھے یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو اپنی طرف منسوب کرے اور یوں کہے کہ بیشک یہ تحریر میری طرف سے ہے، دوسرے کی تحریر پر صرف دستخط بھی اقرار کے بغیر سودمند نہیں، زوج کا یہ کہنا کہ تم لکھو میں دستخط کر دوں گا، بے شبہ اقرار کا ایہام پیدا کرتا ہے مگر صرف ایہام پر کوئی حکم قطعی متفرع نہیں ہو سکتا، یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ شوہر کا قصد ابھی طلاق کا نہیں، اپنے قصد یا اقرار کو آئندہ پر چھوڑتا ہے، پس جب کہ شوہر کی تحریر بھی نہیں، مصدروں کی تحریر پر اقرار نہیں اور تحریر سے پہلے ایسے قطعی الفاظ بھی ثابت نہیں کہ اقرار کے قائم مقام ہو سکیں تو پھر یہ موہم لفظ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہو سکتے وکن لا کل کتاب لم یکتب بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع بہ الطلاق اذ الم یقرانہ کتابہ کذا فی المحيط فتاویٰ عالمگیری۔ فقط۔

والہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہہ دو کہ سوال (۱۲۴۲) :- زید نے اپنی بیوی کے ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی چکیا حکم ہے بارے میں یہ الفاظ اپنے باپ کے پاس لکھ کر بھیجے، اگر محلہ دہلیز سے کوئی کسی قسم کا دباؤ پڑے تو صاف صاف کہہ دو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دیدی ہے، ہم کو کچھ واسطہ نہیں ہے، زید کے والدین نے حصہ اس خط کے ہندہ کو اس کے والدین کے مکان پر بھیج دیا، اور بے تعلقی کہلائی بھی ہندہ عرصہ دس سال سے والدین کے مکان پر ہے، کیا ہندہ ایسی صورت میں دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کو نہ ہم پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے (جو کہ تین حیض ہیں) عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے، اور جب کہ طلاق کو ڈیڑھ

سال ہو گیا ہے تو اگر عورت کو اس عرصہ میں تین حیض آچکے ہیں تو فوراً اس کو نکاح
ثانی کرنا جائز ہے فقط

بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہو گئی | سوال (۲۴۳) :- میری دو لڑکیاں
خیراتی خاں کے دو لڑکوں کے عقد میں آئی تھیں، جس کو چار ہانچ برس ہو گئے اب
ان لڑکوں نے بوجہ رنجش کے رجسٹری شدہ خط میں طلاق نامہ لکھ کر بھیجا ہے، اور
لڑکیوں کا نام نہیں لکھا ہے، بنت فلاں کر کے لکھا ہے، اگر طلاق ہو گئی ہے تو تین
ماہ کا نفقہ ان پر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ان دونوں پر طلاق واقع ہو گئی، عدت کے
بعد دوسرے شخصوں سے نکاح ان کا صحیح ہے، اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر لازم آئے گا :-
طلاق نامہ لکھو اگر جب انکو نکاح ملے گا | سوال (۲۴۴) :- زید نے چار سال ہوئے
جسے دو گواہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہو گئی | ہندہ سے نکاح ہڑعایا، لیکن نان نفقہ دینے سے
برابر جی چراتا رہا، چنانچہ اب تک ہندہ مجبورانہ حالت میں اپنے باپ کے گھر رہتی
ہے، ہر چند زید سے نان نفقہ کی طالب ہوئی لیکن زید نے کچھ خیال نہ کیا، زیادہ اصرار

لے مان كانت مستبينة لكنها غير مرسومة فان ذی الطلاق یقع والا فلا وان كانت
مرسومة یقع الطلاق ذی اولم یثبت المرسومة لا تخلوان ارسل الطلاق بهان
کتب اما بعد فان طالق حکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمهما العدة من وقت الکتابه
بحکم المکبری معری فصل سادس فی ان طلاق بالکتابه صحیح (ظفر) لہ بخلاف ما
لقد ذکر اسمها او اسم ابیها او اسم امها او ولد ما فقال حمرة طالق او بنت فلان
طالق او بنت فلانة او ام فلان فقد صحوا بائهما تطلق وانه لو قال علما من امراتی لا
یصدق قضاء اذا كانت امرأته كما وصف (رد المحتار باب الصریح) ظفر لہ وجب لطلقة
الرجعی والبائن النفقة والسكنى والكسوة (الدار المختار علی ما مشرد والمختار باب النفقة) ظفر

کرنے پر ایک روز زید نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر اور اپنے انگوٹے کا نشان دے کر ایک شخص کی معرفت ہندہ کے پاس بھیج دیا، طلاق نامہ کے حاشیہ پر گواہ ہیں، منجملہ ان کے دو گواہ اور ایک کاتب تین اشخاص زید کے طلاق دینے اور انگوٹے کے نشان کی تصدیق کرتے ہیں، اور دو گواہ حاشیہ طلاق نامہ کے اور خود زید طلاق دینے سے انکاری ہیں اور طلاق نامہ کو جعلی بتلاتے ہیں، لیکن زید کے انگوٹے کا نشان بحسن ہے، ذرا بھی اشتباہ نہیں، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی ہذا فی کتب الفقہ۔

شہوتہ لکھا کہ لفظ طلاق تین بار کہہ کر **سوال (۲۴۵) :-** شوہر نے ہاں مضمون طلاق اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے لکھ کر بھیجی کہ میں نے لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں، وہ جہاں چاہے نکاح کر لے، اس میں دو آدمیوں کی گواہی بھی تھی طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- صورت مسئلہ میں تین طلاق عورت پر واقع ہو گئیں، بدون طلاق اس کا نکاح درست نہیں ہے ہذا فی فقہ من کتب الفقہ۔ فقط

لہذا لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقها وقرأه الزوج فاخذة الزوج وختمه وعسونه وقع ان اقر الزوج انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۳۳) ونصابها من الحقوق مالاً کان او فلیه ککذا وطلاق الزوجان الا رجل وامرأتان (رد المحتار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۳۳) ظفیر۔

باب سوم

طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے

بلاضافت طلاق سے مطلقاً بھی واقع ہو جاوے گی [سوال (۲۳۷) ۱۔ زید بوقت خصومت باخسر خود گفت یک طلاق دادم دو طلاق دادم بغیر خطاب و بغیر اشارہ نہ زوجہ زید در آنجا حاضر بود و نہ اسم زوجہ گرفته و نہ اسم پدرش بر زبان رانده دریں صورت بدون نیت زید طلاق برز نش واقع شد یا نہ، اگر زید در مجلس چنین الفاظ گفت کہ ترجمہ آں امین ست من از دختر عمر جدا گشتم، ایں الفاظ از کنایات است یا نہ و از ین الفاظ طلاق واقع شود یا نہ۔

الجواب ۱۔ اقول وبالله التوفیق قال فی رد المحتار ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه کما فی البصر لو قال طالق فقیل له من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته ثم قال ویؤید ما فی البصر لو قال امرأة طلاق الا وقل لها عن امرأتی یمصدق او یمهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها الا جلد ۲۔ پس ہر گاہ زید نگفتہ است کہ از ین لفظ طلاق، طلاق زوجہ ام مراد نیست زوجہ اش مطلقہ شود بدو طلاق و ہر گاہ بعد از اں در اں

رد المحتار للشامی باب الصریح ج ۵ ص ۵۹ و ج ۶ ص ۱۲ ظفر۔

مجلس یا مجلس دیگر گفتہ کلماتیکہ ترجمہ اش این است کہ من ہا زوخر عمر بہد اگشتم،
 انہیں لفظ یک طلاق بائنہ برزو بہد اش واقع خود آں بذل مطلقہ ثلثہ شد۔
 لان البائنہ یلحق الصریح کذا فی الدر المختار وانہں کلام ما بعدہیں ہم واضح
 شد کہ مراد او اولاً طلاق زوجہ خود بود، پس بدون تملاز نکاح زید باں دو بارہ جائز
 نباشد۔ فقط۔

سوال (۲۴۷) :- زید نے عمر کو یہ الفاظ کہے عورت
 تلاک کہا تو کیا حکم ہے | رسول تلاک، تلاک، تلاک، اور رسول زید کی زوجہ
 ہے، اس میں طلاق بوکالت عمر واقع ہوگی یا کیا، چونکہ عمر نے طلاق دینے کو رد کر دیا
 ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں بیٹو! وجہ در۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور
 لڑکی وکالت اس میں نہیں ہے اور عمر کے رد کر دینے سے طلاق رد نہ ہوگی، در مختار
 اس ہے ویقع بحدۃ الا لفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو
 للاغ وتلاغ وطلاک وتلاک فقط۔

سوال (۲۴۸) :- فیمے عمر سے یوں کہلایا
 نی :- ہانا ہو تو کیا حکم ہے | اپنی زوجہ کو طلاق دادم، اور عمر طلاق دادم کو نہیں
 صتا، عمر کی زوجہ پر طلاق ہو گئی یا نہیں (۲) زید کی زوجہ زید کی والدہ کو بہت
 ستاتی ہے اور سمجھانے سے باز نہیں آتی تو زید اس کو طلاق دیدے یا نہیں۔
 الجواب :- ۱) محض طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(۲) :- اس صورت میں زید کے ذمہ طلاق دینا ضروری نہیں ہے اول زوجہ

الصریح یلحق الصریح وملحق البائن بشرط العدة الا الدر المختار علی ما مش

المختار باب الکنایات ۶۴ ظفر لہ ایضا باب الصریح ۵۱۵ ۲ ظفر۔

کو تنبیہ کرے تاکہ وہ اس کی والدہ کی اطاعت کرے، اگر نہ مانے تو اس کو علیحدہ مکان میں رکھے۔

سوال (۲۴۹):۔ شخصے زن خود را یک طلاق بائن طلاق دے کر بلا تعلق ساتھ رہا اس زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی بائن دادہ بلا عقد در خانہ خود با و اوقات بسری نمود و بعد انقضائے مدت ثانیاً ورا یک طلاق داد باز بنساع خود در آورد بار دیگر یک طلاق داد، دریں صورت برزش طلاق ثلاثہ واقع خواہ شد یا نہ۔

الجواب:۔ دریں صورت زن مطلقہ ثلاثہ نشہ است کہ طلاق ثانی کہ بعد انقضائے مدت دادہ است واقع نہ شدہ فی الدر المختار کتاب الطلاق و محلہ المنکوحہ و فی الشامی ای ولو معتدۃ من طلاق حبی او بائن الا و فی آخر الکنایات و اما المعتدۃ للوطؤ فلا یلحقہا و تفصیل المسئلۃ فی الشامی۔

سوال (۲۵۰):۔ ایک لڑکی جس کی عمر میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں سولہ سال کی ہے اس کا شوہر گم ہے لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ جس وقت وہ مجھ کو چھوڑ کر گیا تھا تو اس نے یہ الفاظ کہے تھے، تجھے میں اپنے گھر میں آباد نہیں کرنا چاہتا، میری طرف سے اس کو طلاق ہے، اس

رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفیر ۱۷ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۱۶۰ ظفیر ۱۷ مثالیہ لو طلقها بائناً و خالها ثم بعد مضي حیضتین من عدتها مثلاً و طلقها عا لماً بالحرمة فلزومها عدۃ ثانیۃ و متداخلتا فاذا احضت الثانیۃ فمهی منعدا و لنی مہا حیضتان ایضاً الا کمال الثانیۃ فلو طلقها فی الحیضتین الاخرتین لا یقع لانها عدۃ و لو اطلاق افاہ فی الذخیرۃ (۸) رد المحتار باب الکنایات ص ۱۶۰ ظفیر

صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- اس مسأۃ پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت کی شمار اسی وقت سے ہوگی، جس وقت سے اس کا شوہر اس کو الفاطنہ کورہ کہہ کر گیا ہے، فقط۔

سوال (۲۵۱) :- ایک شخص مرتد ہو گیا، اس مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق دی وہ واقع نہ ہوگی کے بعد زوجہ کو تین طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر وہ تجدید اسلام کے بعد زوجہ کو رکھنا چاہے تو بلا ملال کے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

۹ الجواب :- مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہو گیا اس کے بعد جو اس مرتد نے اپنی زوجہ کو قبل تجدید اسلام تین طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی، پس بعد طلاق دینے کے اگر شوہر تجدید اسلام کرے اور اس مطلقہ سے نکاح کرنا چاہے تو بدوں حلال کے نکاح کر سکتا ہے، کافی الدر المختار حار تئاد احدھا فسخ عاجل فلا ینقص علیہ الا فقط

سوال (۲۵۲) :- زید اپنی زوجہ مسأۃ بندہ کو ایک کہتا ہے، کیا حکم ہے طلاق دے کر کہیں فرار ہو گیا، باستفسار مسأۃ بندہ نے بیان کیا کہ مجھ کو بیک وقت تین طلاق دی ہے، جب زید واپس آیا تو بیان کیا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ زید تین طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس تین طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو قول زید کا اس بارہ میں معتبر ہے اور

ایک طلاق رجعی ثابت ہے اور عدت کے اندر زید اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے
 جوہی کے متعلق کہا اگر اس کے ہاتھ کی ردی | سوال (۲۵۳) :- ایک شخص نے
 کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے غصہ میں اپنی زوجہ کو یوں کہا کہ اگر اس کے
 ہاتھ کی ردی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے، اور پھر دو چار روز کے بعد کہا کہ
 میری ماں بہن ہے، اور پھر ایک دفعہ فقط طلاق دینے کا لفظ زبان سے ادا کیا
 اور کچھ نہیں کہا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر کچھ گنجائش عورت
 کے کہنے کی ہو تو بتلاؤ۔

الجواب :- اول کے دو جملے تو لغو ہیں ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی
 مگر پھر جو لفظ طلاق کا زوجہ کو مخاطب کر کے یا زوجہ پر غصہ کر کے زبان سے نکالا
 تو اس سے اس پر ایک طلاق واقع ہو گئی، مگر صرف ایک دفعہ طلاق دینے سے
 رجعی طلاق ہوتی ہے، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے درست
 ہے۔ فقط۔

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہو گئی | سوال (۲۵۴) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ
 کو مارا، وہ میکہ میں چلی آئی، لوگوں نے کہا کہ تمہاری جودو ہے تم اس کو بلاؤ، اس
 پر شوہر نے کہا کہ ہماری جودو ہوتی تو بلاتے اور جب گھر سے نکل گئی تو ہمارے
 رکھنے کے قابل نہیں ہے، اس سے پہلے ایک روز شوہر نے کہا کہ ہم طلاق دیتے

لہ انا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك
 اولم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (مناہیہ باب الرجعة مہم) ظفیر۔
 لہ ورویلزم کون الاضافة صریحة فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقال من عنیت
 فقال امرأتی طنقت امرأته رد اعتداد باب الصریح مہم، ظفیر لہ اذا طلق الرجل امرأته
 تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض
 لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (مناہیہ باب الرجعة مہم) ظفیر۔

ہیں تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر یہ الفاظ بھی شوہر نے کہے تھے کہ ہم طلاق دیتے ہیں، تو طلاق اس عورت پر واقع ہو گئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح درست ہے، فقط

شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی اور گواہ | **سوال (۲۵۵) :-** خالد کی زوجہ زیدہ کہتے ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا گیا علم ہے کی دختر اپنے والدین کے گھر گئی، زیدہ دو آدمی

بلانے کو بھیجے مگر اس کی ساس نے نہیں بھیجی، آخر خالد خود گیا تب بھی ساس نے بھیجنے سے انکار کیا اور سخت گوئی سے پیش آئی، خالد نے غصہ میں آکر یہ کہا کہ زیدہ کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، بعض گواہوں کے بیانات میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ زیدہ کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، اور بعض گواہوں کے بیانات میں یہ ہے کہ زیدہ کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، دی، دی، یعنی لفظ دی مکرر کر رہا ہے تو اس صورت میں زیدہ کی دختر خالد کی زوجہ پر کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب :- اس صورت میں شوہر کے بیان میں صرف ایک دفعہ طلاق دی کا لفظ نہ کور ہے اور باقی بیانات مختلف ہیں اور گواہی مخدوش ہے۔ اور بعض بیانات میں جو لفظ دی، دی کا تکرار ہے وہ تاکید پر بھی محمول ہو سکتا ہے،

لہ لان المضارع حقيقة في الحال مجاز في الاستقبال كما هو احد المذاهب وقيل بالقلب وقيل مشترك بينهما وعلى الاشتراك يرجع هنا ارادة الحال بقية كونه اخبارا عن امر قائم في الحال وذلك ممكن في الاختيار (۱) والمختار باب تفويض الطلاق (۲) ظفیر لہ وکذا تجب مطابقة الشهادتين لفظا ومعنى بطريق الوضع (در مختار) قوله بطريق الوضع ای بمعناه المطابقی وهذا يجعله الزیلعی تفسیرا للموافقة في اللفظ (۳) والمختار باب الاختلاف في الشهادة (۴) ظفیر۔

اگر خالدا اس کا مدعی ہو، لہذا خالدا کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی حسب بیان مائل واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا کلام کے جائز ہے اور بعد عدت کے کلام ہدیدی کی ساتھ رجعت ہو سکتی ہے۔ فقط

طلاق نامہ میں فارغ خلی کا لفظ | سوال (۲۵۶) :- شفیع محمد نے اپنی عورت کو یہی یہ تو بھی طلاق بھیجائی ہے طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، اور طلاق نامہ میں فارغ خلی کا لفظ لکھوا یا تو یہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شفیع محمد کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراء بالطلاق وان لم یکتب۔ ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقسم علی النہج فاخذہ الزوج وختمه وعنونہ وبعث بہ الیہا فاتاها ووقع ان اقراء الزوج انه کتابہ الاشامی ملکہ جلد ثانی۔ فقط۔

دو میں سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی | سوال (۲۵۷) :- رجل تنازع مع اس نے کہا طلاق طلاق تو کیا حکم ہے احدی امرأتہ وقال یا طلقک ثلاثہ ولم تکن امرأتہ حاضرہ عندہ ایضا وقال طلقک منکوحۃ طلاقا ثلاثا۔ ثم قیل لہ من عنیت فقال لم عن امرأتی ولہ امرأتان حل یقع علیہما او علی احدہما۔

الجواب :- فی ہذا الصورۃ تطلق امرأتہ التي تنازع معها لانہ قال بحرف النداء یا طلقک ثلاثا فالنادی ہی المتنازعۃ و لہ اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقین فلہ ان یراجعہما فی

عدتہما رضیت بذلك او لم ترض (ہدایہ باب الراجعۃ ص ۳۶۳) ظہیر

کے بعد اس کتاب طلاق مطلب فی الطلاق بالکتاب ص ۳۶۳۔ ظہیر

ان لم تكن موجودة حاضرة فانه لا اثر لعدم حضور المرأة احق طلق
منكحة طلاقا ثالثا فقولہ منكحة ان كان شاملا لامرأتين لكن التنازع
قريبه على ان المراد هي المتنازعة فتطيق طلاقا مغلظا ولم يصدق
قوله لانه صرح بحرف النداء وكاف الخطاب او بقوله منكحة فكيف
يصدق قوله لما عن امرأتہ وقد قال في الشامي ولا يلزم كون الاضافة
معربة في كلامه الا فقط -

معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر | سوال (۲۵۸) :- زید کا اپنی منکومہ سے
کون سی طلاق واقع ہوگی | جگڑا ہوا عورت نے شوہر سے مفارقت
چاہی، زید نے فوراً چار شخصوں کو بلا لیا، اور اپنی عورت سے کہا کہ تم اپنا مہر معاف
کر دو تا کہ میں تم کو طلاق دوں، عورت نے جواب دیا کہ بالعوض مہر کے اگر تم دو دوں
بچوں کو مجھ کو دو تو میں مہر معاف کر دوں، زید نے ایک تحریر بچوں سے لادوئی
ہوتے کی لکھ دی، عورت نے معافی مہر کے ایک تحریر لکھی اور زید نے طلاق نامہ
لکھا اور کہا کہ قطعی عیسوی چاہتا ہوں اور یہ الفاظ لکھے کہ میں اپنی عورت منکومہ کو
طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، رجعت درست
ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی، رجعت درست

نہیں ہے، البتہ نکاح مجدد بلا علالہ کے ہو سکتا ہے، فقط -

الحمد لله رب العالمين المختار للشامي باب المهر منہ ۷ ظفیر ۷ وبالطلاق انعمیر ۷ من مال
طلاق بائن (المرأة المختارة على ما مضى) رد المختار باب المهر منہ ۷ ظفیر ۷ وبینک مباحثہ بما
بعد الثلاث في العدة وبعد بالاجماع ومنه غيره فيما لا يشبه النسب (رد مختار) قوله
بالاجماع راجع الى قوله في العدة ومن جواب من سأل جواب قوله تعلق ولا قصر مواعدة العدة ۳
حق في الكتاب اجماع يعني انقضاء العدة عام مكيف جز للزوج تزوجا في العدة والنسب بصورہ بمنعہ
عالم جواب انه خص منه العدة من الاجماع نفسه بالاجماع (رد المختار باب الرجعة منہ ۷ ظفیر ۷

زبان سے نکلا طلاق دی تو کیا مکمل ہے | سوال (۲۵۹) :- ایک روز ظہر کی سنت پڑھ کر جو بیٹھا تو کچھ دسواں دل میں آیا اور یہ لفظ زبان سے کہا طلاق دی، تو بعد کو خیال آیا، اور بہت پریشانی ہوئی کہ اب شادی نہیں کر سکتے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- صرف طلاق دی کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوئی، خصوصاً جس صورت میں کہ کہنے والے کا نکاح ہوا بھی نہ ہو، لہذا اگر صورت مسئلہ میں زوجہ موجود ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر نہیں ہے تو شادی بلاشبہ کر سکتا ہے فقط۔

کہا گیا طلاق دی، شوہر نے کہا | سوال (۲۶۰) :- زید اور اس کی زوجہ میں بخش واپس آیا ہی بھوکا مکمل ہے | ہو کر بیوی اپنے میکے چلی گئی، زید نے یہ سمجھ کر کہ طلاق دینے کے واسطے لفظ طلاق ہی ادا کرنے سے طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں زید نے اردو میں ایسے الفاظ استعمال کئے جس سے سامعین کو اس کی طلاق دینے کا شبہ ہو کر اس سے پوچھا گیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو، پھر پوچھتے کیا ہو، ایک عرصہ کے بعد بیوی کے رشتہ داروں سے کہا کہ وہ بیوی اپنے میکہ رہ جائے اور مجھ پر جو حق مہر اس کا ہے میں ادا کر دیتا ہوں اور وہ میرے زیورات ادا کر دے، لیکن پھر یہ معاملہ ناتمام رہا، اب چھ مہینہ گزرنے کے بعد میاں بیوی میں اتفاق ہو گیا، شرعاً جو حکم ہو تحریر فرمائیے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کے ان الفاظ سے بجا اب سوال سامعین کے، کہ تو نے اپنی بی بی کو طلاق دی، ایسا ہی سمجھو، اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہو گئی اور چونکہ خلع کا قصہ طے نہ ہوا، اس لئے وہ طلاق بائنہ نہیں ہوئی بلکہ وہ

لہذا دو قبل بطلت مہرتک فقال بطلت مہرتک بالعمیہ طلقت واحدة رجعیۃ والدار المختار علی ما مشی بہ المختار باب المختار مہرتک، ظہیر۔

طلاق رجعی رہی، اس میں عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد نہت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔ فقط۔

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافہ کہے کہ سوال (۱۲۶۱) :- زید سے اس کی سہال طلاق ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں والوں نے اس کی زوجہ ہندہ کو بجز طلاق دلائی

چاہی زید نے مجبوراً..... کھڑے ہو کر صرف لفظ طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے کہا نہ تو ہندہ کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی نہ وہ طلاق دینا چاہتا تھا، اس صورت میں ایک طلاق ہوگی یا تین، سنا ہے کہ اگر ایک ہیست سے ہزار بار طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- یہ تو غلط ہے کہ اگر ایک ہیست سے ہزار بار بھی طلاق دینگا تو ایک طلاق ہوگی، بلکہ اگر ایک دفعہ ایک مجلس میں بھی کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق یا زیادہ دیدے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، لیکن اس صورت میں وجہ طلاق واقع نہ ہونے کی دوسری ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے طلاق کی نسبت اور اضافہ اپنی زوجہ کی طرف نہیں کی اور نہ اس کا نام لیا نہ اشارہ کیا، اور اس کی نیت اور غرض بھی اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ تھی، لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق نہیں ہوئی۔ فقط

اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها غي
عدتها رضيت بذلك او لم ترض، اودعا فيه باب الرجعة م۳۳۳ عدت گذر جانے کے بعد
عورت بائنہ ہو جائے گی اسلئے نکاح جدید کی ضرورت ہوگی۔ ظفر لہ صریحہ مالم يستعمل الا فيه
كطقتك وانت طالق ومطلقة قيد بخطابه لانه لو قال ان حرجت يقع الطلاق، وادعوى
الاباذي فاني حلفت بالطلاق فخرجت لم يقع لتركه الاضافة اليه وادعوى معتز راي لم يثبت
فانما الشرط في الخطاب من الاضافة المعنوية وكذا الاشارة غومده طالق وكذا ان
امراتي طالق وزينب طالق (۳۴) المختار باب الصريح م۳۳۳ ظفر۔

سے نکاح کر لیا، اور دوسری منکوحہ کو ہمراہ لے کر سفر میں چلا گیا، چار سال ہو چکے ہیں، تقریباً، باہ ہوئے کہ وہ شخص لکھنؤ کی طرف ایک معتبر شخص سے ملا، اس نے عورت کی بابت دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس کو طلاق اسی ہی روز دے چکا تھا جب وطن کو چھوڑ کر آیا تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے سفر میں جانے کے وقت اس پہچاس روپیہ کے خوف سے بظاہر طلاق نہیں دی تھی، عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو صرف ایک کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، البتہ اگر شوہر کو اس فقرہ کا جو اس نے اس معتبر شخص کے سامنے کہا ہے اقرار ہو تو طلاق اس وقت سے ثابت ہوگی جس وقت اس نے یہ لفظ کہا کہ میں تو اس کو طلاق اسی روز دے چکا تھا، اسی وقت سے عدت شمار ہوگی اور عدت کے بعد عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا۔ فقط

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرتے سے دو | سوال (۲۶۴) :- زید نے ہندہ مطلقے سے تین دن پہلے طلاق دیدی کیا مکمل ہے | بعد عدت کے نکاح کیا، بعد دس پندرہ روزوں کے اندر بیمار ہو گیا، ہندہ جو نہ گھر کی نگرانی میں بے پردہ اور چال چلن کی خراب تھی، زید نے بایں خوف کہ کوئی مہلک چیز نہ کھلاوے، بغرض احتیاط اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنے میں بیمار ہوں اس کو میرے سے الگ کر دو، اسی اشار میں وہ حاملہ ہو گئی تھی، زید انکار کرتا تھا کہ یہ حمل میرا نہیں، ہندہ کہتی تھی کہ اسی کا ہے، بعد ازاں زید نے اس کو

لے و ما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیما جہ شہادۃ رجلین اور جل و امرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص ۱۶۶) ظفر
لے ویلزم المرأة عند ذوال النکاح والذوالاختار علی ما مشرد المختار باب العقد
فالعدة من وقت الطلاق لا من وقت القضاء (ص ۱۶۶) ظفر۔

طلاق دیدہ ہی تہہ سرے دن زید کا انتقال ہو گیا: اس صورت میں زید کا نکاح درست ہو یا نہیں۔ اور طلاق معتبر ہے یا نہیں، اور بندہ کو میراث پہنچے گی یا صرف مہر ہی کی مستحق ہے۔

الجواب :- زید کا نکاح صحیح ہو گیا اور طلاق بھی واقع ہو گئی، مگر چونکہ زید نے اپنے مرض الموت میں بندہ کو طلاق دی ہے، اس لئے ہندہ وارث ترکہ زید سے ہوگی اور مہر بھی پورا ملے گا۔ فقط۔

لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا مکمل ہے [سوال (۲۶۵) :- زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو پانچ مرتبہ یہ کلمہ کہا، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہوئی یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، جیسا کہ شریعت میں تصریح ہے وطلاق الغضب، واقعہ اور بلکہ اکثر باعث طلاق کا غصہ ہی ہونا ہے اور بعض کنایات میں فقہاء نے بحالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا فرمایا ہے اگرچہ نیت طلاق کی نہ ہو وھذا اوضح دلیل علی ان الغضب لا ینافی وقوع الطلاق۔ فقط

صرف سرے اس کہنے سے کہیں گے [سوال (۲۶۶) :- خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید سنا ہے طلاق دیدی، طلاق نہ ہوگی کہتا ہے کہ میں نے اپنی منکوحہ کو طلاق نہیں دی۔ زید کا سسر کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی ہے، اور لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے اپنی منکوحہ زوجہ

لہ من غالب حاذر المہلک بمرضہ وقلوبنا وھمی من اهل المیراث طائفہ بلا مضاعف وھو کذاک دعات درشت می منہ و اللہ المختار علی حاشیہ و المعتبر باب الطلاق المریض بہ و غیرہ دقہ طلاق من غضب خلافاً من التیمر و المختار کتاب الطلاق فیہ بطریق

کو فارغ خطی نہیں دی۔

الجواب :- اس صورت میں فارغ خطی شرعی طلاق سے ثابت نہیں ہے لہذا عورت مذکورہ زید کے نکاح میں ہے، اسی کو ملے گی۔

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تبھی طلاق | **سوال (۲۴۷) :-** خاوند نے اپنا روپیہ پھر کہا طلاق دے چکا ہوں اس کا کیا حکم ہے | گن کر کہا کہ میرا روپیہ تو نے نکالا ہے، میرا

روپیہ دے، عورت نے کہا میرے پاس نہیں ہے، خاوند نے کہا جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تبھی طلاق ہے، اس کے بعد جس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اپنی عورت کو کیا طلاق دیدی، اس نے کہا میں طلاق دے چکا ہوں، چند آدمیوں سے بھی کہا کہ میں دے چکا ہوں، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب :- شوہر نے لوگوں کے دریافت کرتے پر جو بار بار کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اگر اس سے خبر دینا اسی سابق طلاق کا تھا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق جو اول دی تھی واقع ہوئی، اب عورت سے بعد نکاح کر سکتا ہے اگر فلاں کام کر دے گی تو طلاق دیدوں گا | **سوال (۲۴۸) :-** زید نے غصہ میں اپنی بیوی پر بتایا کہ بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی کیا حکم ہے | سے کہا کہ اگر تم فلاں کام کر دے گی تو تمہیں طلاق دیدوں گا، اس کے بعد زید نے اپنی سے ماں سے یہ کہا کہ لیجئے میں نے آپ کی خاطر اپنی بیوی کو شرطیہ طلاق دیدی، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

لہ لو قال لہا انت طالق اذ انت طالق انت طالق اذ قال قد طلقک قد طلقک اذ قال انت طالق وقد طلقک تقع ثنائ اذا كانت المرأة مدخولاً بها ولو قال عنیت بالثانی الاخبار عن الاول لم یصدق فی القضاء ویصدق فیما بینہ ویبین اللہ (رحمہ اللہ) مصری باب ثانی فی اقامہ الطلاق ص ۲۹۹، ظفر۔

الجواب د۔ اس صورت میں زید نے جو اپنی والدہ سے کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دیدی ہے اور اس سے مراد اس کی وہی شرطیہ طلاق ہے جو اس نے اپنی زوجہ سے کہا تھا اگر تو فلاں کام کرے گی تو مجھ کو طلاق دیدوں گا، تو یہ وعدہ ہے، اس سے شرط پاتے جاتے یہی طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زید طلاق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں، لہذا زید کو کفارہ وغیرہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے، الفاظ مذکورہ سے بدون زید کے طلاق دینے کے طلاق واقع نہ ہوگی، اگرچہ ان کاموں میں سے اس کی عورت کوئی کام کر لے حکم فی المصلحہ وحقیرہ من ان الطلاق بلفظ الاستقبال وحداً۔ فقط۔

اگر نکاح کیا ہے تو طلاق سبھو | سوال (۲۶۹) :- زید شوہر ہے بحالت لڑائی کہنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں | زوجہ عابدہ کو یہ کہا کہ نکاح کیا اگر ہے یہی طلاق سبھو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب د۔ اگر واقعی زید نے نکاح کر لیا تھا تو اس کے اس کہنے سے کہ اگر ہے تو طلاق سبھو، عابدہ پر طلاق واقع ہوگئی، مدت کے بعد وہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

وعدادی کے سامنے کہا کہ میں نے | سوال (۲۷۰) :- ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی نانی طلاق دیدی کیا حکم ہے | زید سے کہو یا، زید چھ سات برس سے کہیں باہر رہتا ہے اور ہندہ سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھتا حتیٰ کہ اتنی ہی مدت سے نال و نفقہ

لہ اذانا اطلق فنی لم یقم لانہ بعد (درمختل) وعبارة الجوهرية وان قال طلق فنی فقلت انا اطلق لم یقم قیاساً واستحساناً (رد المحتار) باب تکویض الطلاق (۱۶۰) ظفر علیہ دیم طلاق کل ما قل بالعم (الدر المختار) علی ما مشی بہ (رد المحتار) کتاب الطلاق (۱۶۰) ظفر۔

بھی نہیں دیا، البتہ دو آدمیوں کے سامنے یہ کہا ہے کہ میں نے تو ہندہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب ۱۔ جب کہ طلاق پر شرعی شہادت موجود ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اس کو بعد عدت کے نکاح ثانی کا اختیار ہے۔ کما فی الہدایہ و خیرہ و ما سوی ذلک من المحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین اور رجل وامرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق الا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۱۲۷)۔ ایک شخص نے اپنی عورت کے شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا ہمارے گا ساتھ بھگڑا فساد کر کے گھر سے نکال دیا، شہر میں مشہور ہو گیا کہ فلاں شخص نے عورت کو طلاق دیدی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اس نے سات طلاقیں دی، قاضی نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس نے سات طلاق سے انکار کیا، ایک طلاق کا اقرار کیا، قاضی نے پھر ان کا نکاح کر دیا، اب دو شخص کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے رو برو اقرار کیا تھا کہ میں نے اپنی عورت کو سات طلاق دی ہیں، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

الجواب ۱۔ اگر وہ دو شخص ملول جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اقرار سات طلاق کا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ تین طلاق سے زیادہ شریعت میں لغو ہو جاتی ہیں اور تین طلاق سے عورت حرام مغفلہ ہو جاتی ہے، اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، لہذا قاضی نے جو نکاح ان کا بدون حلالہ کے کر دیا وہ صحیح نہیں ہے اور شوہر کا اقرار کرنا بعد اقرار مذکورہ کے معتبر نہیں ہے، البتہ اگر وہ دو گواہ اقرار کے

لہ حدایہ کتاب الشہادۃ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸۔

عادل و معتبر نہ ہوں اور شوہر سات طلاق کا لفظ کہنے سے انکار کر دے تو پھر بموجب اس اقرار کے جو قاضی کے سامنے کیا ہے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوبارہ نکاح صحیح ہو گیا ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الی قولہ تعالیٰ فان طلقہما فلا تحل لہ من بعد حق تنکح زوجا غیرہ فقط

پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا | سوال (۲۷۲)۔ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے | دی اور لوگوں کے دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اور چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، اب زید طلاق سے انکار کرتا ہے، یہ انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر دو گواہ عادل یعنی نازی پر میزگار طلاق کے گواہ ہیں یعنی جن کے سامنے زید نے یہ کہا کہ میں تو چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، ان میں اگر دو گواہ بھی عادل وثقہ ہیں، اس صورت میں طلاق ثابت ہو گئی، اور زید کا انکار معتبر نہیں ہے، فقط

ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو | سوال (۲۷۳) :- شخص دو زن دارد، ہا ہر طلاق پڑی یا ایک کو اور کتنی پڑی۔ | دو زن در امور خانگی منازعت شدہ درامیاں گفت شمار ایک طلاق دادم، کہے گفت میں چہ طلاق دادی، طلاق نہ شدہ است..... گفت شمار ایک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق دادم، دریں صورت ہر دو زن مطلقہ بسہ طلاق گردد یا چگونہ۔

الجواب :- دریں صورت بہ ہر یک زن او سہ طلاق واقع شد قال

لہ سورۃ البقرہ ۲۰۶۔ ظفیر علیہ دما سوخی ذلک من الحقوق یقبل فیہا

ثلاثة رجلین ادرجل ما مرأتین دہدایہ منہما ظفیر۔

فی الدر المختار قال لنسائه الاسبع بینک تطلیقہ طلقت کل واحدة تطلیقہ وکذا لو قال بینک تطلیقتان او ثلث او اسبع الا ان ینوی قسمه کل واحدة بینہن فتطلق کل واحدة ثلاثا الا ان یرد مختار قوله فتطلق کل واحدة ثلاثا ای الا فی التطلیقین فیقع علی کل واحدة منہن طلقتان کذا فی کافی المحاکم الشہید ومثله فی الفتم والبحر شامی جلد ۲ ص ۲۵۹۔

تم کو طلاق ہے مہلی جاکنے سے کون طلاق واقع ہوئی | سوال (۲۷۴) :- رمضان نے اپنی زوجہ کو کسی قصور پر یہ کہا تم کو طلاق ہے تو پہلی جا، اس سورت میں کیا حکم ہے | الجواب :- اس سورت میں رضائی کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔

بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دیدی | سوال (۲۷۵) :- محمود نے اپنی زوجہ پر خط کے ذریعہ دادا کو اطلاع دی کیا حکم ہے | کو یہ کہا کہ مجھے تم سے کچھ تعلق نہیں، میں نے نہیں طلاق دیدی، اس کے بعد ایک پرچہ اپنے دادا کو لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس سورت میں طلاق بائن واقع ہوئی یا مغلظ۔

الجواب :- اس سورت میں محمود کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی، بشرطیکہ اس پرچہ میں جو باپ کے پاس طلاق کے بارے میں بھیجا ہے، اس سے مراد اسے طلاق زبانی کی خبر دینا ہو تو اس سورت میں تین طلاق نہ ہو گئی، اور بدون حلالہ کے محمود اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بدون نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، درمختار وغیرہ۔ فقط۔

لہذا المختار باب طلاق غیر المدخول بما یجوز ولا یجوز۔ ظہیر علیہ ویقع ملاق علی عاقل بالغ الا الدر المختار علی ما مضی ہذا المختار کتاب الطلاق ص ۲۵۹، الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة درمختار، واذا لحق الصریح البائن کان بائنا ہذا المختار باب لتبایات مہیۃ ایضاً۔ لہذا المختار صریح البائن کان بائنا لان البینونة السابقة علیہ تمنع الرجعة ایضاً ظہیر۔

طلاق و علف کے ساتھ سچ کہنے کو کہا گیا | سوال (۲۷۶) :- ایک شخص کو علف
 سچ پر یہی جھوٹ کہا کیا حکم ہے | و طلاق کی نسبت کہا گیا فلاں بات سچ کہنا
 علف اٹھا کر جھوٹ کہہ گیا، طلاق کی نسبت اس نے یہ کہا کہ اب میں بوڑھا ہوں
 عورت میرے سے طلاق ہی ہے، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- شامی جلد ثانی ص ۲۹۰ باب الصریح میں ہے فقال الخ
 حلفت بالطلاق انی لا اشرب وکان کاذبا فیه ثم شرب طلقته پس اس
 عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئلہ میں اگر اس نے جھوٹا علف اٹھایا تو اس کی
 زوجہ مطاقہ ہو جاوے گی۔ فقط۔

طلاق کے بعد شوہر کے پاس برکتی ہے یا نہیں | سوال (۲۷۷) :- عرصہ چھ سال کا ہوا۔
 ایک عورت کو اس کے خاوند نے برسر عدالت طلاق دیدی، اور اس عورت کے
 ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی، اب وہ یہ کہتی ہے کہ میں خاوند کے یہاں جاؤں گی
 اور اس بات پر رضامند ہیں کہ یہ ہی عورت آجاوے تو بہتر ہے، اس کے خاوند کی
 بھی یہ ہی صلاح ہے، سو یہی حکم شریعت کا ہو اس کے مطابق نکاح کیا جاوے۔
 الجواب :- اگر تین طلاق اس کے شوہر نے نہیں دی تھی تو بلا حملہ کے
 اس عورت کا نکاح شوہر اول سے درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق بائن دی اور تین مرتبہ کہا | سوال (۲۷۸) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زوجہ
 مطلقہ کی نیت سے کہا حکم ہے | کی غیبت میں ایک شخص کے سامنے طلاق دی، اور
 مطلق یعنی طلاق دینے والا کہتا ہے کہ میں نے طلاق بائن، طلاق بائن، طلاق بائن

الحمد للہ المختار باب الصریح ص ۲۹۰ - فقیر۔ ۳۷ وینکم مبانہ بمادون الثلاث
 فی العدة و بعد ما بالاجماع و منع غیرہ فیما لا یشبہ بالنسب (الدر المختار علی معاصن
 ۳۷ المختار باب الرجوع ص ۲۳۸) - ظفیر۔

کہا اور میری نیت اس تکرار سے تین طلاق کی زبانی فقط طلاق بائن کی تاکید کا ارادہ تھا، یہ حلفیہ ادویہ میں سے بیان کرتا ہے اور زید کے سوا کوئی دوسرا گواہ نہیں ہے، کیا حکم ہے۔

الجواب: - شوہر کے بیان کے موافق... اس صورت میں بھی قضاء تین طلاق بائن (مغلطہ) واقع ہوئی، کمافی رد المحتار فی قولہ وإن فی التکید دیناً ای وقع الكل قضاءً وفي باب الكنايات الصريح يلحق الصريح ويلحق بالباين بشرط العدة ۱۶ پس صریح الفاظ میں جو طلاق بائن دی جاوے، اس کو دوسری اور تیسری طلاق بائن لاحق ہو سکتی ہے، لہذا اس صورت میں قاضی تصدیق نہ کرے گا اس امر کی کہ شوہر کا ارادہ تاکید طلاق بائن کا تھا، پس اس حالت میں کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، اور قضاء حکم تین طلاق کا ہوگا، اور چونکہ فقہاء تصریح فرماتے ہیں، المرأة كالقاضي كذا في الشامي لهذا عورت کو جب کہ ان الفاظ کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کو طلاق مغلطہ ہی سمجھے گی وفي الفتا والتاکید خلاف الظاهر وعلمت ان المرأة كالقاضي لا يحل لهما ان تمکنه اذا علمت منه ما ظاهره، بخلاف مدحاۃ ام شامی۔ فقط

سوال (۲۷۹): - زید نے ناراض ہو کر اپنی زوجہ طلاق دیدی مگر وہ گواہی سے طلاق ثابت ہوئی یا نہیں | کو جمع عام میں طلاق دیدی، اور پے درپے تین بار طلاق کے الفاظ ادا کئے کہ تم کو میں نے چھوڑ دی اور طلاق دے چکا تم سے کوئی

۱۷ رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ۲۲۲۔ ظفیر ۲۷۸ الدار المختار علیٰ حدیث منہ و المختار باب الكنايات ۲۲۵۔ ظفیر ۲۷۸ رد المحتار باب الصریح ۲۲۵ اس کے آگے بھی ہے اذا سمعته او اخبر ما عدلی لا یحل تمکینه (ایضاً ظفیر۔ ۲۷۸)

سروکار نہیں جس کے ثبوت میں گواہوں کے بیان بھیجے جاتے ہیں، اس پر طلاق ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہوں عادل کی شہادت سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور صورت مسؤل میں جو شہادت ہم رشتہ ہے وہ شرعی شہادت پوری نہیں ہے، لہذا بدون شرعی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط۔

تین لکیر کھینچی تیسرے پر کہا طلاق ہے، پھر کہا مجھ پر میری | سوال (۲۸۰) :- احمد نے اپنے والد عورت حرام، حرام، حرام کتنی طلاق واقع ہوئی | کا ہاتھ پکڑ کر تین لکیر کھینچی اور تیسری لکیر کے متصل کہا کہ طلاق ہے بعد اس کے متصل کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- در مختار میں ہے انت طالق حکذا مشیراً بالاصابع المنشورة وقع بعددہ بخلاف مثل هذا فانہ ان ذی ثلاثا وقع بحالہ فواحداً و اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مسؤل میں بھی اگر شوہر کی نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی ورنہ ایک طلاق صرف لفظ سے واقع ہوئی اور دوسری طلاق لفظ حرام سے واقع ہو کر عورت مطلقہ بائنہ ہو گئی اور باقی دو دفعہ لفظ حرام کہنا لغو ہوا، در مختار میں ہے۔ والصریح یلحق الصریح والبائن مالباہی یلحق الصریح والبائن۔ فقط

۱۔ و ما سوی ذلک من الحقوق یقبل فیما شہدہ رجلین اور رجل وامرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق (مدایہ کتاب الشہادۃ ص ۶۶) ظفیر۔
۲۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۶۵۔ ظفیر۔
۳۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۶۔ ظفیر۔

سوال (۲۸۱): ہندہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دی، دریافت کرنے پر زید نے اول تو انکار کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، اور یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- زید کے اس کلمے کے اگر طلاق نہیں دی تب بھی ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اس میں حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بدون نکاح کے رجوع کر سکتا ہے۔ **کتب الفقہ - فقط۔**

سوال (۲۸۲): ایک شخص بحالت غصہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اپنی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اس کو طلاق دے چکا، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں، کیونکہ بیوی سے مخاطب ہو کر طلاق نہیں دی، اس صورت میں شوہر پھر زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شرعاً طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی لیکن اگر صرف ایک طلاق غصہ میں دی ہے تو عدت کے اندر اس عورت کو پھر لوٹا سکتا ہے، اور بعد عدت کے نکاح جہید بلا حلال کے کر سکتا ہے۔

سوال (۲۸۳): ایک عورت نے کہا شوہر نے طلاق دیدی اور عیب سے بچے الگ کر رکھا ہے چنانچہ دوسرا نکاح کر لیا، شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے؟ کا بیان ہے کہ میرے فائدہ نے

لے، رضی استدامہ الملك ان قال في العدة بخبر اجنث در دتک و مسکنای بزمیه لانه
ما یجوز بطل ما یدعی حرمه المصاهرة کس و بنزو جمافی العدة ان لم یطلق بانسانان یا غلاما
وان ایت در مختار قوله ان لم یطلق بانسانان ایا ان لشرط الرجعة ولها شروط خمس قلت
وم ان لا یكون الضیق ثلاثا الاول واحد مقترنه بعوض مالی ولا بصفة تنفی عن
المیسونه الاول مستبعد کطلقة مثل الجبل ولا کناية یقع بها بائی در المعنای باب الرجعة
المرکب و میسره و ینکم مبانته با دون الثلاث فی العدة و جدها بالاجماع (ایضاً مشہد) ظفر

مجھ کو طلاق دیدی اور عرصہ دراز سے وہ میرا کفیل نہیں ہے، یہ بیان کر کے اس نے اپنا نکاح ایک شخص سے بڑھالیا ہے، جب اس کے نکاح کی خبر شوہر سابق کو ہوئی اس نے یہ عذر کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایسی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ عورت کے دعوے طلاق پر دو گواہ شریعی نہیں ہیں، اور شوہر طلاق سے منکر ہے تو طلاق ثابت نہیں ہے اور نکاح ثانی اس عورت کا صحیح نہیں ہوا، اب شوہر اول سے کہا جاوے کہ یا وہ طلاق دیدیوے یا نان و نفقہ کی خبر گیری کرے۔ فقط۔

جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی | سوال (۲۸۴) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو ابی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں | کو طلاق دی تین چار شخص موجود تھے پھر شخص مذکور سے اور لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے طلاق دیدی ہے اس کے بعد شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو جن لوگوں کے سامنے طلاق دی تھی وہ لاپتہ ہیں، لیکن جن لوگوں کے سامنے اقرار طلاق کا کیا تھا وہ موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا تھا، اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا وہ شخص بھی عادل و نازی میں تو طلاق ثابت ہوگی اور انکار کرنا اس کا معتبر نہ ہوگا، کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

بوطلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا ہر چند | سوال (۲۸۵) :- زید نے ہندہ کو دو طلاق ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے | بائن دی پھر باہم راضی ہو کر نکاح بڑھالیا پھر

لغة وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين أو رجل وامرأتين سواء كان الحق

مالاً أو غير مال مثل النكاح والطلاق (مداہیہ کتاب الشریعہ ص ۱۵) ظفیر۔

چار ماہ بعد دو طلاق بائن دیا اس صورت میں حسب مذہب متغی تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ پہلی صورت میں بدون حلال کے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے، کیونکہ طلاق بائن کے بعد طلاق بائنہ جدید واقع نہیں ہوتی اور نیز عدت کے بعد طلاق دینے سے وہ طلاق ماقبل کی طلاق کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔

دو طلاق بائن کے بعد نکاح مجدد کیا پھر | سوال (۲۸۶) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو چند دن بعد دو طلاق دی کہ حکم ہے دو طلاق بائن دیدی، پھر نکاح پر معاہدہ کیا، پھر چند روز کے بعد دو طلاق دی تا ب ہندہ پر کبھی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب ۲۔ اگر طلاق سابق کی عدت گزر گئی تھی تو بعد کی دو طلاق سے تین طلاق نہ ہوں گی اور اگر عدت کے اندر دو طلاق کے بعد پھر دو طلاق دی تو تین طلاق واقع ہو جاوے گی۔ فقط۔

بیوی کو تلاک یا تیلک یا انت مطلقہ کہا تو کیا حکم ہے | سوال (۲۸۷) :- لفظ تلاک، طلاق، تلاخ، تلاک، تلاق، تلاک کو فقہاء نے صریح طلاق میں داخل کیا ہے، اگر کسی نے تلاک یا تیلک یا انت مطلقہ سکون طار کہا تو حکم صریح طلاق کا ہوگا یا کنایہ کا۔

الجواب ۳۔ تلاک اور تیلک حکم صریح ہے، ان الفاظ سے ہر دن نیت کے طلاق واقع ہو جاوے گی، اور انت مطلقہ بالتحقیق کنایات میں سے ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق جمعی واقع ہوگی کذا فی الشامی در مختار

سہ وینکھ مہانتہ بمادون الثلاث فی العدة و بعد ما بالاجماع (الدر المختار علی حاشی) و المختار باب المراجعة (مہر) لا یلحق بالبائی البائی (یعنی باب الکئیات مہر) ظہیر علیہ الصریح یلحق الصریح و یلحق البائی بشرط العدة و البائی یلحق المہر و در مختار قولہ بشرط العدة عند الضرر لا یمکن منہ فی جمیع صور الخاق و یلحق تخیر و حنہ و المختار باب الکئیات مہر ظہیر

میں ہے و انت طالق و مطلقۃ بالتشدید اور شامی میں ہے قول بالتشدید
 می مقسود اللہم فی مطلقۃ اما بالتخفيف فیاجب بالکنایۃ نحو فی الذی لا یختار
 ایضا دیدخل نحو طلاق و تلاغ و طلاق و تلاغ فقط

ایک عورت ہمیشہ گواہ تین طلاق سوال (۱۲۸۸) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو
 بتائی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے | چند عورتوں اور ایک مرد کی موجودگی میں طلاق دی
 اب وہ مرد اور طلاق دہندہ اور اس کی زوجہ اور دو عورتیں یہ کہتے ہیں کہ ایک طلاق
 دی ہے لیکن ایک عورت یہ کہتی ہے کہ تین طلاق دی ہے، اس صورت میں کس کا
 قول معتبر ہے۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق کا حکم ہوگا، تین طلاق کا
 حکم نہ ہوگا۔ فقط۔

میاں بوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں سوال (۱۲۸۹) :- امانت اللہ نے اپنی زوجہ
 اور دو گواہ تین طلاق کیا کیا جائے | مسأۃ اقلیہ کو ایک مرتبہ طلاق دیا، دونوں کا یہی
 بیان ہے، لیکن دوسرے دو شخص بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ امانت اللہ نے تین
 مرتبہ طلاق دیا، لیکن جس جگہ شوہر نے طلاق دیا، اس جگہ یہ دونوں شخص موجود نہ تھے
 درمیان میں دیوار محال ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے، زوج کہتا ہے کہ میں نے
 ایک مرتبہ طلاق دی اور زوجہ بھی یہ ہی بیان کرتی ہے، البتہ گواہ سماعی شہادت تین
 طلاق کی دیتے ہیں، امانت اللہ نے عدت میں زوجہ کو رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ

الجواب :- اس صورت میں زوج کا قول معتبر ہے اور تین طلاق ثابت نہ

لہ من المختار باب المریض منہ ۹۹ ظہیرۃ الدار المختار علی ما مشی رد المختار باب المریض
 ۵۹۱ ۲ ظہیرۃ وما سونی ذلک من الحقوق تقبل فیہ شہادۃ رجلین اور جل و امرأتین
 سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص ۱۱۱) ظہیر۔

ہوں گی، کیونکہ تین طلاق کے گواہ خود کہتے ہیں اور مقرر ہیں کہ ہم اس مکان میں موجود نہ تھے اور دیوار درمیان میں حائل تھی اور ہماری شہادت سہمی ہے، لہذا یہ شہادت شرعاً معتبر نہیں ہے، پس رجوع کرنا امامت اللہ کا عدت کے اندر بحالت مذکورہ اپنی زوجہ کو صحیح ہے اور وہ دونوں باہم زن و شوہر میں نکاح ان کا قائم ہے، فقط

کئی طلاق دی مگر یاد نہیں، انکار کرتا ہے | سوال (۳۹۰) :- ایک شخص حالت بیماری میں کچھ ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں | ناخوش ہو کر دوسری جگہ چلا گیا، اس کا بڑا بھائی اس

کے پاس گیا اور کہا کہ اپنی بیوی کو بھی اپنے پاس رکھ، اور بھی کچھ گفتگو ناراضی کی دونوں بھائیوں میں ہوئی، اسے حالت مرض میں اس نے کئی مرتبہ لفظ طلاق کہا، اس وقت سے اس کی بیوی اپنے ماں باپ کے پاس ہے، بعد آرام ہو جانے کے وہ شخص مکان پر آگیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اب میں اپنی بیوی کو لینے جاتا ہوں، بڑے بھائی نے جواب دیا کہ تو طلاق دے چکا ہے، اس نے کہا میں نے ہرگز طلاق نہیں دی، مجھ کو کچھ خبر ہے اور وہ قسم کھاتا ہے کہ مجھ کو مطلق خبر نہیں، حکیم صاحب یہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ یہ مرض ایسا ہی تھا کہ اس میں عقل و حواس درست نہیں رہتے، اس پر ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی، آیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اسی حالت میں شوہر کا قول معتبر ہے، طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں اور نہ شوہر مقرر ہے طلاق کا اور اس کو کچھ یاد نہیں ہے،

لہ دلائل شہد علی محجب بسامہ منالا اذا تبين القائل بان لم يكن في البیت غيره لكن لو كان لا تقبل (الدر المختار علی هامش) مراد المختار کتاب التہدات ص ۱۵۵، ولا یستبعد احد بما لم یعدا شمبالاجماع (ایضاً ص ۱۵۵) ظہیر علیہ اذا طلق الرجل امرأته تطلیقاً رجعیاً او قطعیاً فلیتین ظہر ان یراجعها فی عدتها ریت بذلك ام لم تر من عدایہ باب الی جمعة ص ۳۴۲) ظہیر۔

لہذا حکم طلاق کا اس صورت میں نہیں ہوا، فقط

میں نے کل طلاق دہی اس کے بعد تین | سوال (۲۹۱) :- زید نے اپنی بی بی سے مجھ کو
مرتبہ کہا تہا ری صفائی دی کیا مکم ہے کیا، بعد ازاں بی بی نے زید سے کہا کہ کھانا کھا لو، زید

نے انکار کیا تب بی بی نے کہا کہ کھانا نہ کھاؤ گے تو طلاق دیدو، زید نے کہا کہ طلاق تو
میں نے کل دیدی، اور دو گواہوں سے ثابت ہوا کہ ایک طلاق زید نے اپنی بی بی کو
دی اس کے بعد تین مرتبہ زید نے کہا کہ تہا ری صفائی دیا، لہذا کون سی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق مرتبہ پہلے ثابت ہوئی اور لفظ صفائی
دیا جو کہ کنایہ ہے اس سے بوجہ دلالت حال دوسری طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور تکرار
لفظ کنایہ سے ایک ہی طلاق رہتی ہے، لہذا زید کی زوجہ دو طلاق بائنہ واقع ہو گئی
در مختار میں ہے وفي مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط وخیه والبائنۃ
یلحق المریم الاول یتلحق البائنۃ البائنۃ۔

تین بار جواب دیا کہنے سے کون سی طلاق ہوگی | سوال (۲۹۲) :- صغیرہ منکومہ غیر مذکور کے
شوہر اور والد میں کچھ نا اتفاقی ہوئی، صغیرہ کے والد نے اس کے شوہر کو کہا کہ تم صغیرہ
کو جواب دو، اس نے منظور کر لیا، مجلس میں سے ایک شخص نے شوہر صغیرہ کو کہا کہ
تم نے اپنی منکومہ فلاں کو جواب دیا، اس نے کہا کہ میں جواب دیا، اسی طرح اس کو
تین بار کہا، اس نے بھی تین ہی بار کہا کہ میں نے جواب دیا اور سندہ کے محاورہ میں
جواب کا لفظ بجائے طلاق کے ستمل ہے تو اس صورت میں صغیرہ مذکورہ پر ایک
طلاق واقع ہوئی یا تین۔

لہ و فضیلتہا لغيرہا من الحق سوا مکان الحق مالہ وغیرہ کتاب طلاق الرجال ورجل
وامراتان الدار المختار علی ماشی رد المختار کتاب الشہادات ص ۱۵۵ ظہیر لہ الدار المختار
علی ماشی رد المختار باب الکنایات ص ۶۴ ظہیر لہ ایضاً ص ۶۴ و ص ۶۴ ظہیر۔

الجواب ۱۔ ثانی میں ہے بخلاف فارسیہ قولہ سرحتہ و هو رہا کردم لانہ صار صریحاً فی العنف الی ان قال فاذا قال رہا کردم ای سرحتک یقع بہ الرجعی مع ان اصلہ کنایۃ ایضاً و ما ذاک الا لانہ غلب فی عرف الفرس استعمالہ فی الطلاق الی پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں چونکہ لفظ جواب عرف میں طلاق کے معنی میں مستعمل ہے، لہذا عورت مذکورہ مطلقہ ہو گئی، اور جب کہ وہ صغیرہ غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائنہ ہو گئی دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہ ہوگی کما هو مسلم و معر ح فی کتب الفقہاء میں نے طلاق دی جہاں چاہے | سوال (۱۲۹۳) :- مولا بخش نے جو بردگی دینے چاہا کہا تو کیا حکم ہے | اپنے بیٹے کے کہ جان سے مار دوں گا اپنی بیوی کو طلاق

دید، ایک مرتبہ مولا بخش نے اپنی زبان سے یہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی، جہاں اس کی مرضی ہو چلی جائے، ایک راہون کے مولوی صاحب نے یہ کہا کہ بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، تین ماہ کے بعد مولا بخش اپنی بیوی کا اور طلاق دے پھر دوسرے سے نکاح کرے، جب وہاں عین مادہ ہے پھر مولا بخش کے ساتھ نکاح کرے، اس درمیان مولا بخش کا حقہ پانی بند رکھا جائے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں مولا بخش کی زوجہ برد و طلاق بائن واقع ہو گئی، اگر مولا بخش اس کو رکھنا چاہے تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح بدون حلالہ

لہذا لم یقع الثانیۃ بخلاف الموطوۃ ۳۶۶ ظفیر۔ لہذا ان فرق بابت بالادنی متفرقات (الدر المختار علی ما مضی) ہذا المختار باب الکنایات ۳۶۶ ظفیر۔

کے کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، اور راہوں والے مولوی صاحب نے جو طریقہ بتلایا ہے اس بنا پر اہل برادری کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مولا بخش کو دق کریں اور برادری سے خارج کریں اور اس کا حق پانی بند کریں۔ بلکہ مولا بخش کا بیٹا اس سزا کا مستحق ہے، کیونکہ اس نے اپنے باپ کو سب و شتم کر کے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور اس کو مجبور کر کے طلاق دلائی ہے اور اپنی ماں کو بھی خوب زد و کوب کیا ہے اور سب و شتم کیا ہے، اس لئے اہل برادری کو لازم ہے کہ مولا بخش کے بیٹے کو برادری سے علیحدہ کر دیں اور جملہ تعلقات اس سے قطع کر لیں جب تک وہ توبہ نہ کرے اور والدین سے قصور معاف نہ کراوے اور ان کو راضی نہ کرے اور ان کی خدمت و اطاعت کا وعدہ نہ کرے اس وقت تک اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا روا نہیں ہے، والدین کی اطاعت فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی بہت تاکید اور حکم فرمایا ہے **فَلَا تَقُلْ لِّهِنَّ آيَةٌ لَا تُنْفَعُ مِنْهُنَّ آلَايَةً** فقط جواب صحیح ہے، یہ عورت مطلقہ ہو گئی ہے، مگر مولا بخش اس سے نکاح کر سکتا ہے، مولوی صاحب نے جو یہ صورت تجویز کی ہے وہ ان کی جہالت کو ظاہر کرتی ہے۔

بچے لکھی ہوئی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۲۹۴) :- ایک شخص نے حالت

غصب میں اپنی زوجہ کو مہین طلاق دی، اس وقت وہاں ایک عورت مرد کے رشتہ داروں سے موجود تھی، نیز قریب کے مکان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی

لہ اذ كان الطلاق بائنا دون الثلاث فلما يتزوجها في العدة وبعد انقضاءها لان حل المعلية باق لان زواله معلق بانطاقة الثالثة فينعدم قبله ومنع الغير في العدة لا اشتباه النسب ولا اشتباه في اطلاقه: هذا في باب الرجعة ففصل فيما تحل به للطلق ۳۷۹، تفسیر لکھ سورۃ الاسراء رکوع ۶ - طغیر۔

تینوں طلاق سنی نیز دوسرے مکان میں ایک عورت نے بھی یہ الفاظ طلاق کے سنے اس عورت نے اپنے قریب والی عورتوں سے کہا کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی، محلہ کے لوگ یہ سنتے ہی اس شخص کے مکان میں گئے، عورت مطلقہ نے کہا کہ میرے اسباب دلاؤ، شوہر نے کہا کہ جو اسباب تہا را ہے لے لو، مجمع کثیر میں عورت اپنا اسباب لے کر رشتہ داروں میں چلی گئی، اس کے بعد لوگوں کی ملامت کرنے پر شوہر کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ ایسا مت کہو، اگر اس کے رشتہ دار سنیں گے تو تہا ری خبر بس گے اس نے کہا بیشک میں نے تین طلاق اپنی زوجہ کو دی، لیکن کوئی گواہ بھی تو پیش کریں گے اس وقت بجز ایک عورت کے اور کوئی موجود نہ تھا اور وہ عند الشرع معتبر نہیں اب وہ شخص طلاق سے ابا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ اضافت طلاق کی زوجہ کی طرف نہیں، اور گواہ نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق کا سنا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اخول و بادئ التوفیق اضافت کے متعلق شامی میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ اضافت کا صراحتہ ہونا شرط نہیں ہے قرآن بھی کافی ہے حیث قال ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه الخان قال ديود، ما في البحر نو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي بصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيره، اقول له اني حلفت بالطلاق ينصرف: ليعا ما لم يرد غير هذا، اور دربارہ شہادت علی النجب در مختار میں ہے ولا يشترط على محجب بسماعه منه الا اذا تبين انك مثل مان لم يكن في انبيت له راد المختار باب المصريح ميثه ومثبه - ظهير۔

خدیجہ الزا اس سے معلوم ہوا کہ جب اس امر کا یقین ہو کہ یہ بولنے والا شخص ہے تو سننے والا گواہی دے سکتا ہے لیکن اگر قاضی کے سامنے اس امر کو ظاہر کر دے گا کہ میں نے غائبانہ سن کر گواہی دے رہا ہوں تو قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، بہر حال یہاں پر قاضی سے متعلق ہیں، مفتی تو ایسی حالت میں یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ اضافت الی الزوجہ اگرچہ صراحۃً نہ ہو، مگر قرآن اس کے ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو کہہ رہا ہے خصوصاً جب کہ کلام اس سے ہو رہا ہو، اور وہ مخاطب ہو تو ایسی حالت میں اگر کہا جاوے گا طلاق ہے تو مراد زوجہ کو طلاق دینا ہوگا اور گواہ جو دوسرے مکان سے سن رہا ہے اور جانتا ہے کہ طلاق دینے والا فلاں شخص ہے تو وہ گواہی طلاق کی دے سکتا ہے اور اگر یہ بیان نہ کرے کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو اس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے، البتہ اگر یہ ظاہر کر دیوے گا کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو پھر قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، علاوہ یہیں ایک دوسرے مرد کے سامنے بھی اس نے اقرار کیا ہے کہ میں نے بیشک تین طلاق دی ہیں، لیکن وہ گواہ کس کو پیش کر دیں گے وہاں سوائے ایک عورت کے کوئی اور موجود نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کو یہ خیال ہے کہ بدوں گواہوں کے موجود ہوئے طلاق ہی نہیں پڑتی، حالانکہ طلاق تنہائی میں بھی واقع ہو جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص صرف تنہائی میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، گواہوں کا ہونا صرف اس وقت ضروری ہے کہ شوہر منکر ہو تو عورت بذریعہ گواہوں کے طلاق ثابت کر سکتی ہے اور اگر شوہر کو اقرار ہو کہ بیشک میں نے طلاق دی ہے مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس اقرار سے بھی انکار کرے تو البتہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے وہ اقرار ثابت ہوگا اور حکم طلاق کا کیا جاوے گا۔

بہر حال اگر شوہر طلاق سے بالکل انکار کرتا ہے اور اس دوسرے شخص کے سامنے جو اقرار کیا تھا اس سے بھی منکر ہے اور وہ اقرار کا سننے والا صرف ایک مرد ہے دوسرا شخص وہاں کوئی نہ تھا اور اصل طلاق دینے کے وقت بھی اس مکان میں صرف ایک عورت تھی اور باقی گواہ یہ بیان کر رہی کہ ہم دوسرے مکان میں تھے ہم نے دیوار کے پیچے سے لفظ طلاق سنا ہے تو ایسی حالت میں بیشک حکم طلاق کا نہ کیا جاوے گا۔

دو طلاق بائنہ کے بعد طی مرام ہوئی اور مدت کے بعد | سوال (۲۹۵)۔ ایک شخص ماہل
دوسری طلاق واقع نہیں ہوئی دو ہاں معتلف ہوئے معتلفہ مل ہو | بالغ تے اپنی عورت کو بوجہ نافرمانی
کے غصہ کی حالت میں مارا اور مکان سے باہر کر دیا اور زیور زکال کر کہا کہ تو میرے
مکان سے چلی جا تم کو بالکل نہیں رکھتا ہوں طلاق دی جہاں چاہے چلی جا، تو نے میرے
کپڑے نماز پڑھنے کے کیوں نہیں دھوئے میرا کہنا کیوں نہیں مانا، مرد کچھ روز تک مکان
پر رہا اور عورت بھی مکان پر رہی کچھ عرصہ کے بعد مرد پردیس کو کہیں چلا گیا، ایک
عرصہ کے بعد مکان پر واپس آیا اور عورت سے طہرہ رہا، عورت اس کے پاس
آئی نہی وہ صحبت سے باز رہا، جب عورت برابر آتی جاتی رہی تو ایک روز عورت
کے اوپر رحم آیا اور شہوت کی وجہ سے صحبت کر لی، پھر بعد کو صحبت کرتا رہا بلکہ نکاح
کے اور عدت کی گنتی وغیرہ کے کچھ پردواہ نہیں کی، اسی حالت میں اب پھر عجب گڑبگڑ
ہوئی میں ہو گیا، اب اس مرد سے امید مل ہو گئی اور مل ظاہر ہو گیا، اب پھر اس
مرد نے دوسری مرتبہ طلاق پرچہ پر لکھ کر عورت کو دیدی، عورت کو کہہ دیا تم چلی
جاؤ، وہ اپنے والدین کے یہاں چلی گئی، کچھ روز کے بعد پھر آگئی اور اسی مرد کے گھر پر
رہنے لگی اور کسی کے گھر نہیں جاتی، اب یہ مرد جس کا وہ مل ہے چار مہینے بعد اسی عورت
سے نکاح مل کی حالت میں کر لیا ہے، ابھی بچہ پیٹ میں ہے، اب فرمائیے کہ یہ نکاح
حلال ہوا یا حرام اسی مرد سے نکاح ہوا ہے جس کی وہ عورت ہے اور جس کا مل ہے

اسی مرد سے نکاح ہوا ہے، اب چند لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حالت عمل میں نکاح حلال نہیں ہے حرام ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا، کوئی عالم اس نکاح کو حلال نہیں کر سکتا ہے، مگر ہم لوگوں میں کوئی عالم نہیں ہے، فقط۔

الجواب: پہلے جب مرد نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو اس وقت دو طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی ایک الفاظ کناہ سے اور ایک صریح لفظ طلاق سے، اس میں نکاح ثانی شوہر اول سے عدت میں اور بعد عدت کے درست ہی ہے، جب کہ عرصہ کے بعد شوہر مکان پر واپس آیا اور بدون نکاح ثانی کے صحبت کی یہ حرام ہوا، اور اگر اس عرصہ میں عدت طلاق سابق کی گزر چکی تھی تو دوبارہ جو پرچہ طلاق کا لکھا اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، لہذا نکاح شوہر اول کا بلا علالت اس عورت سے صحیح ہے اور حالت عمل میں بھی نکاح صحیح ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید زینہ نامی عورت میں طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۲۹۶): زید علفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہیں دی اور ہندہ علفیہ بیان کرتی ہے کہ میرے زوج زید نے طلاق دیدی ہے، آیا ہندہ پر طلاق پڑ گئی ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر عورت کے پاس دو گواہ عادل طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہیں ہوگی۔ فقط

لے اذا كان الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وجب
انقضاءها لان المحلية باق لان زواله معاق بالاطلاق الثلاث وهذا به باب
الرجعة ۳۹۹، ظفیر لہ الم، یصلح المکرر، لا یصح الا بان بشرط العدة والبائی یصح
المکرر (د، مختار) قولہ بشرط العدة هذا الشرط لا بد منه فی جمیع صور الملحق فالادوی
تاخیرہ عنہما (د، المختار) باب التکذیبات ۴۰۰، ظفیر لہ وصرح نکاح حبلی
والدیر المختار علی ما مشی رد المحتار، فصل فی المحرمات ۴۰۱، ظفیر۔

بلا اضافت کے کسی کو لکھا کہ چھوڑتا ہوں طلاق | سوال (۲۹۷) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کے سوا کسی غیر شخص کو کسی کی طرف اخصاف

و خطاب کئے بغیر یہ لکھ بھیجا کہ اب میں چھوڑتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق، بعد اس کے لوگوں نے اس کا تب سے پوچھا کہ اس لکھنے سے تمہاری کیا نیت تھی، کاتب نے کہا میری کوئی نیت نہ تھی، آیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- شامی جلد ثانی باب الفتنہ میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لعمري امرأتی یصدق ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فتولاه انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها ما لم یزد غیرها الا ان اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ ان الفاظ سے میری مراد میری زوجہ نہ تھی تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر وہ یہ دیکھتا تو بظاہر حال اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاتی، جیسا کہ اس عبارت سے مستفاد ہے۔ لان العادة ان من لہ امرأۃ لا یزد

بیوی سے کہا چھوڑ دیا، اب انکار | سوال (۲۹۸) :- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں کرتا ہے کیا حکم ہے | اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا اور چھوڑ دوں گا اور طلاق کا بھی ذکر آیا بے حد غصہ میں۔ اب شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ طلاق دیدی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر لڑکا طلاق دینے والا بالغ تھا اور دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے اور اگر دو گواہ عادل طلاق

کے نہیں ہیں تو طلاق کے انکار کی صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔

سوال (۲۹۹)۔ مسأۃ ہندہ کا بیان ہے
سورت کئی طلاق دیتا بیان کرتی ہے اور شوہر
کے اس کو اس کے شوہر زید نے تین چار سال
سے ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے

ہوتے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے بھی دو طلاقیں دیدی تھی، اس پر ہندہ نے کہا کہ تو نے
کبھی ایسا نہیں کہا، اس پر شوہر نے کہا کہ جب نہیں دی تو اب دو طلاق دیدی ماہ
تین چار سال کے بعد یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں، اگر آئندہ تو میرا
کہنا نہیں مانے گی تو تین ماہ کے بعد دوسری اور اس کے تین ماہ کے بعد تیسری طلاق
دیدوں گا، مذکورہ بالا الفاظ میرے شوہر نے حالت غیض و غضب میں کہے ہیں اور بالکل
تنہائی میں کہے ہیں، کوئی گواہ نہیں ہے، ہندہ کا شوہر ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا
ہے اور کہتا ہے کہ مجھے قطعی یاد نہیں کہ میں نے اس کو کبھی یہ الفاظ کہے ہیں کہ جب دو
طلاقیں نہیں دی تو اب دو طلاق دیدیں، البتہ اب صرف ایک مرتبہ یہ الفاظ کہے
ہیں کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں، لیکن میری نیت نہ پہلے کبھی ہندہ کو بھڑکتے
کی ہوئی اور نہ اس ارادہ سے میں نے لفظ طلاق اس کو کہا بلکہ صرف تا دینا لفظ طلاق
کی اہمیت کو نہ سمجھ کر سخت غصہ کی حالت میں بے ساختہ ایک دفعہ زبان سے نکل
گیا، اس صورت میں ہندہ زید کی زوجیت میں ہے یا غایب ہو گئی اور رجعت
ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- شوہر جب کہ ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے، اور گواہ

لہذا بقیم طلاق علی زوج اذا کان عاقل بالغاً مدایہ کتاب الطلاق ص ۱۱۱، ح
نصابہا لغیر ما من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کتاب طلاق
رجع لانہ اور رجل و امراة و الدار المغتار علی ما مشرد المحتار کتاب
الشهادات ص ۱۵۵ و ۱۵۶، ظفر

کوئی موجود نہیں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہوگا، اور ایک طلاق جو اس نے اب دی ہے وہ واقع ہو جاوے گی، اور یہ ایک طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر اس میں بلا نکاح کے رجعت صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے لیکن ہندہ کو اگر یقین ہے کہ اس کے شوہر نے الفاظ مذکورہ بالا کہے تھے تو اس کے حق میں حرمت ثابت ہوگئی، اس کو چاہئے کہ شوہر سے علمدہ رہے اور ہدون حلالہ کے اس سے نکاح نہ کرے۔ کیونکہ المرأة كالقاضي کتب فقہ میں مذکور ہے۔

اگر فلاں کام کروں تو بیوی پر تین طلاق اس کام کے کرنے سے پہلے سوال (۳۰۰) :- زید نے اگر وہ بیوی کو ایک طلاق دیدے اور عدت ختم کے بعد نکاح کرے یا نکاح کرے کہ اس سے نزع کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا تمہارا کام کروں تو ہماری عورت پر تین طلاق، زید اگر قبل کام کرنے یا گھر آنے اپنی ساس کے اپنی عورت کو ایک طلاق دیدے اور بعد القضاء عدت کے اپنی ساس کا اس کے کہنے سے کام کر دے۔ پھر اپنی عورت سے نکاح کر لیا، یہ امر جائز ہے یا نہ۔ اور علف سے بری الذمہ ہو یا ویلا یا نہ۔

الجواب :- قال فی الدر المختار: ۱۔ یحل لیمن بعد وجود الشرط

۱۔ حدیث نبوی ہے البیۃ للحدی و الیمن علی من انکر عورت مدعی ہے اور شوہر سکرگاہ کی فراہمی عورت کے ذمہ تھی جب وہ ثبوت فراہم نہ کر سکی تو شوہر کے قول پر فیصلہ ہوگا، ظہیر ۱۵۱، اطلاق الرجل امرأته تعالیٰ بجملة او تطلیق بجملة، فله ان یراجعها فی عدتها حیث بذلت، و امر عرض ۲۰، فاذا كان الطلاق بائناً دون الثلاث، فله ان یراجعها فی العدة وبعد انقضاءها، و اید باب الرجعة ۲۰۲ و ۲۰۳، ظہیر ۱۵۲، المرأة كالقاضي اذا سمعت من احب برأعده لا یحل لهما تمکینہ، و الفتویٰ اذہ لیس نہاقتہ، لا تقتل نفسہ، بل تقعد نفسہ و المال لو تمویب (۲) حارثہ اب الطلاق باب الصریح ۲۰۳، ظہیر

مطلقا لکن ان وجد فی المملک طلقت وعتق والا لا فخیلة من علی الثالث بدخول الدار ان يطلقها واحدة ثم بعد العدة تلخلها فتخل الیمین فینکحها ایس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس عورت سے بلا حلالہ نکاح کر سکتا ہے اور حلف سے بری الذمہ ہو جاوے گا۔

سوال (۱۳۰۱)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو تین کہہ دی کتنی طلاق واقع ہوگی | طلاق دی تھی چند ایام کے بعد ایک مولوی صاحب اس معاملہ کے فیصلہ کے لئے کشریف لائے اور مجمع عام میں اس مرد مطلق سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی زوجہ کو کتنی طلاق دی، اس مرد نے کہا کہ تین طلاق مغلفہ، پھر دو چار یوم کے بعد وہ مرد کہنے لگا کہ میں نے دراصل دو طلاق دی تھی، دو گواہ بھی موجود تھے، میں بھوٹ بول کر تین کہہ دی، آیا دو طلاق ہوں گی یا تین۔

الجواب :- جب کہ اس مرد نے بحواب سوال مذکور یہ کہا کہ تین طلاق مغلفہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی اور رجوع کرنا اس کلام سے صحیح نہیں ہے۔ فی الدر المختار۔ ولو نکحها قبل امس وقع الآن (ای فی قولہ انت طالق امس) لان الانشاء فی الماضي انشاء فی الحال و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلاث جدهن و هن لمن جد الحدیث فقط

سوال (۱۳۰۲)۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو عرصہ طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں | تک چھوڑ رکھا، بہت عرصہ کے بعد عورت نے اپنے شوہر کو کہلا کر بھیجا کہ مجھ کو لے جاؤ، اس نے انکار کیا، پھر عورت نے طلاق طلب کی اس نے یہ لفظ کہا طلاق ہی سی ہے، پھر دو بارہ بھی یہی لفظ کہا تو ہر دو لفظ سے طلاق

لہ الدر المختار علی ما مشی بہ المحتار باب التعلیق ص ۱۲ ظفیر لہ ایضا باب المبرح ص ۱۲۔ ظفیر لہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۱۲۔ ظفیر۔

واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں عورت پر طلاق رجعی واقع ہو گئی، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے مسئلہ نجم الدین عمن قالت له امرأتہ طلقنی فقال نہ تراطلاق مانده است نہ نکاح بر خیز و رہ گیر، قال هذا اقرار انه قد طلقها ثلاثا کذا فی المحيط، عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے کہنے سے بھی اقرار بالطلاق ہو جاتا ہے، فقط۔

دو شخصوں نے بیوی کے بدلنے کا قسم | سوال (۳۰۳) :- دو شخصوں نے باہم قسم یہ ارادہ کر لیا تو طلاق ہوئی یا نہیں | ارادہ کیا کہ ایک دوسرے کی عورت سے اپنی عورت تبدیل کرے، جب گھروں میں جا کر ذکر کیا تو عورتوں نے منظور نہ کیا، آیا اس وعدہ سے ان کی عورتوں پر طلاق پڑے گی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ان عورتوں پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور کہنے | سوال (۳۰۴) :- زید نے اپنی بیوی کو والا کہتا ہے کہ مراد تاکید تھی تو کیا حکم ہے | حالت غصہ میں تین طلاق دیں ساتھ الفاظ متفرقہ اور صوحہ کے وہ الفاظ یہ ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پھر زید کہتا ہے کہ مراد بمراری ان الفاظ سے تاکید ہے، لہذا ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عمر کہتا ہے کہ یہ طلاق صریح ہے، نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

الجواب :- در مختار میں ہے کہ رلفظ الطلاق وقع النکاح دی التأكيد دین، قوله وان فی التلکید دین ای وقع الکمل قضائه الا شامی اس سے معلوم ہوا کہ قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا اور دینا اس کی نیت معتبر ہے۔

لہ عالمگیری مصری فصل الرابع فی الطلاق بالالفاظ الغاصبہ - مجتہد - ظفیر۔

لہ رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها مجتہد ۱۲ ظفیر۔

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کر فلاں کی لڑکی کو طلاق | سوال (۳۰۵) :- ہندہ زید کے نکاح
دی اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے | میں دس سال سے ہے، عرصہ ایک ماہ کا
ہوا کہ ہندہ آٹھ دس آدمی لے کر گھر گئی، اور ان لوگوں کے سامنے ہندہ نے کہا کہ زید
نامرد ہے، مجھ کو طلاق دلو اور بچے، زید نے کہا کہ میں نامرد نہیں ہوں، مجھ کو یہ اپنے
قریب نہیں آتے دیتی، لوگوں نے کہا کہ ہندہ تو چند روز اور رہ کہ ہم لوگ تجربہ کر لیں
تب ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں، تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا
اور کہا کہ جب ہندہ نہیں رہے گی تو تم طلاق دیدو، زید خاموش ہو گیا، ایک شخص نے
اٹھ کر کہا کہ تو کہہ کر فلاں کی لڑکی کو ہم نے طلاق دیا، زید نے بسبب دہشت کے مجبور
ہو کر کہا کہ ہم نے قبول کیا، لفظ طلاق وغیرہ کا کچھ بھی زبان پر نہیں لایا، اس صورت میں
طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب ۱۔ در مختار میں ہے قالت لزوجھا طلقتی فقال فعلت
طلقت وحق الشامی قولہ فقال فعلت ای طلقت بقہینۃ الطلب
اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ میں شوہر کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا
اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے طلاق دیدی، لہذا ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی مگر
طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر زیناس کو رجوع کر سکتا ہے، اگر ہندہ مدخولہ ہے،
اور اگر غیر مدخولہ ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی، اس میں رجعت درست نہیں ہے۔
طلاق دی، دی، دی کہا تو | سوال (۳۰۶) :- ایک عورت نے اپنے شوہر سے
کوئی طلاق واقع ہوئی | کہا کہ مجھے طلاق دیدو، طلاق دیدو، شوہر نے کہا میں نے
مجھے طلاق دی، دی، دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، اور نکاح
ثانی کی ضرورت ہوگی یا نہ۔

الجواب :- ظاہر اُمراد شوہر کے تکرار سے لفظ دی تاکید طلاق کی ہے اس لئے اس صورت میں اس کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں بدون نکاح کے اس سے رجعت کر سکتا ہے، یعنی یہ کہہ لے کہ میں نے تجھ کو پھر لوٹا لیا، اس کہنے سے نکاح سابق قائم رہے گا۔ فقط۔

سورت مسنونہ میں کیا حکم ہے | سوال (۷۰-۳۰) :- عبد اللہ نے اپنی بی بی کو ایک طلاق رجعی دے کر اسی دن رجعت کر لی، پھر تھوڑے زمانہ کے بعد عبد اللہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ میں تم کو ایک ترکیب بتاتا ہوں کہ جب تو چاہے خود طلاق لے لے وہ یہ کہ فلاں شاخ درخت سیلے کی تو اپنے ہاتھ سے توڑ دے تو تجھے طلاق، چنانچہ عبد اللہ کی عورت نے مذاقاً اپنے بھائی سے اس شاخ کو توڑوا کر اپنے شوہر کے پاس بھیج دیا، اس کے بعد پھر عبد اللہ نے ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کی، آیا عورت عبد اللہ پر حرام تو نہیں ہوئی اور اب عبد اللہ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- ابھی تک تو عبد اللہ کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، کیونکہ دو طلاق رجعی اس پر واقع ہوئی تھی اور دونوں کے بعد رجعت ہو گئی، لہذا وہ عورت عبد اللہ کے لئے حلال ہے اور شاخ توڑنے پر جو طلاق معلق تھی وہ واقع نہیں ہوئی (کیونکہ شرط نہیں پائی گئی، ظہیر) اس لئے وہی طلاق رہی، جس میں رجعت صحیح ہے، البتہ اگر عبد اللہ آئندہ طلاق دے گا تو پھر رجعت صحیح نہ ہوگی اور

لہ لو قالت طلقنی طلقنی فقال طلقت فواحدة ان لم یخالف الثلاث ولو عطف
بالواحد فثلاث والدر المختار علی ما مشہد المختار باب الصریح ۳۰۰ اذا طلق الرجل
امراة تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضى بذلك او لم
ترضى (هذا باب الرجعة ۳۰۰) ظہیر ۳۰۰ اذا طلق الرجل امراة تطليقة رجعية او
تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضى بذلك ام لم ترضى (هذا باب الرجعة ۳۰۰) ظہیر

بدون حلالہ کے نکاح درست نہ ہوگا۔ کیونکہ آئندہ طلاق دینے پر اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جائے گی کذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

طلاق اور دوسری شادی کے بعد | سوال (۸۰۱۳)۔ مسمی شیرے اپنی منکوحہ مسماہ بلوغ و عدم بلوغ میں اختلاف | بان کو طلاق دیدی اور مسماہ مذکورہ نے بعد

انقضائے ایام عدت مسمی اسماعیل سے نکاح کر لیا، اب یہ تنازعہ ہے کہ متعلقان مسمی شیرے کہتے ہیں کہ شیر نابالغ ہے جس کی نسبت ایک عالم صاحب کے پاس شہادت گزرائی کہ شیر گیارہ سو اکیارہ سال کا ہے، عالم صاحب مذکور نے بلا حضور اسماعیل ناکح ثانی و مسماہ بان حکم عدم بلوغ شیر کا دے کر نکاح مسمی شیر، اسماعیل نے دوبارہ رو برو چند علماء و معزز اشخاص وغیرہ کے عام مجلس میں دو گواہ پیش کئے جس مجلس میں مسمی شیر اور اس کے متعلقان بھی موجود تھے، شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیر اٹھارہ سال کا ہے اور یہ شہادت بھی حلفیہ ہے، اور ظاہر علامت بلوغ نظر نہیں آتیں، صرف اس کی بلوغت سالوں کے گزرنے سے ہو سکتی ہے، اس صورت میں بینہ کس کے معتبر ہیں بلوغ کے یا عدم بلوغ کے۔

الجواب :- اگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر مرد یا عورت کی ہو جانے پر حکم بلوغ کا کر دیا جاتا ہے، پس جب کہ عمر اس لڑکے کی اٹھارہ سال کی ثابت ہے تو طلاق اس کی واقع ہو گئی قال فی الدر المختار وان لم يوجد فیہما شی فحتی یتم لکل منہما خمس عشرة سنة بہ یفتی اور طلاق بالغ کی واقع ہوتی ہے، نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الا ویقع طلاق المولوی علی امرأة

عبدہ الزوال صبیۃ اور دونوں شہادتوں میں چونکہ اختلاف ہوا شیر کی عمر میں لہذا دونوں ساقط ہیں، اور عالم بلا تحکیم کے قائم مقام قاضی کے نہیں ہوتا، اور غیر قاضی کے سامنے شہادت پیش ہونا معتبر نہیں ہے پس اس امر کی تحقیق از سر نو ہونی چاہئے کہ کسی شیر کس دن اور تاریخ اور سنہ میں پیدا ہوا تھا، اس سے اس کی عمر معلوم ہو جاوے گی تاریخ ولادت وغیرہ کاغذات سرکاری میں درج ہوتی ہے اس سے حال معلوم ہو سکتا ہے کہ شیر با اعتبار عمر کے بالغ ہے یا نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اگر بلوغ اس کا بوقت طلاق محقق ہو گیا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔

میاں پوی طلاق کے منکر ہیں اور تین ماہ | سوال (۳۰۹) :- مدعیہ و مدعی علیہ ہر دو بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے منکر طلاق نہ کہ نام مفتی یا طالب علم رہ بلا سبب

شہادۃ یعنی طلب مدعیہ اولاً گواہاں رہ حاضر ساختہ بعدہ صرف مدعی علیہ رہ پیش درہ بعد اثبات شہادت بلا جرح و تعدیل حکم وقوع طلاق مغلفہ در جماعت مامہ دادان جائز است یا نہ و طلاق مغلفہ واقع است یا نہ، و دعویٰ مدعی علیہ بایں دلیل کہ مفتی و ہر دو شاہدان با وجود ملاقات و ہمسائیگی دریں سہ ماہ تا ایں وقت چرا اظہار علم نہ اند و مفتی رہ بایں دشمنی سابقہ است و غیرہ بشرطاً مسبوغ است یا نہ۔

الجواب :- در مختار میں ہے والذی تقبل فیہ الشہادۃ حسبہ بدون الدعویٰ اربع عشر منها الوقف الزوال فی رد المختار و مح الوقف و طلاق الزوجة الزوال ایضاً فی رد المختار شاہد الحسبہ اذا

لہ رد المختار کتاب الطلاق میوہ و میوہ ۱۲ ظفیر ۲ و کذا عج مطابقہ الشہادۃ تین لفظا و معنی الز بطریق الوضع (در مختار) حتی لو ادعی رجل مائۃ درہم فشهد شاہد بدرہم و آخر بدر مین الز لم تقبل عند ابی حنیفہ (رد المختار باب الاختلاف فی الشہادۃ میوہ ۱۲) ظفیر

اخبیرہا بغير عذر ولا تقبل لفسقہا شبهة عن القنينة پس معلوم ہوا کہ اگر بلا عذر تاخیر شاہد حسب ازادائے شہادت ثابت ہو جائے تو عدم قبول شہادت ضروری ہے۔ فقط۔

م سوال (۳۱۰) :- زید کسی خانگی جھگڑے کی بنا پر

م ل گیا کیا مکم ہے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدیا، تیسرے، چوتھے روز ایک

شخص نے کوشش کی کہ زید اور اس کی بی بی میں پھر ملاپ ہو جائے ایک مقامی

عالم نے فتویٰ دیا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، اس لئے میاں بی بی بحال مل سکتے ہیں

اس کے بعد زید نے چند آدمیوں کے رو برو اپنی بی بی کو بلا کر اپنے مکان میں

داخل کر لیا، شرعاً زید کی زوجہ پر طلاق عائد ہوئی اس صورت میں یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک

یا دو طلاق دی تھی تو عہدہ کے اندر زید اپنی زوجہ کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے

اور رجوع کرنا اپنی زوجہ کو صحیح ہے اور اگر زید نے تین طلاق دیدی تھی تو پھر کوئی

صورت رجوع کرنے کی بدون حلالہ کے نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق

مرتان یعنی طلاق رجعی دو طلاق تک ہے، پھر فرمایا فان طلقها فہا تحل لہ

من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ، پس اگر شوہر نے تیسری طلاق دیدی تو

لہ دیکھئے ہد المختار کتاب الوقف مطلب المواضع التي تقبل فيها الشهادة حسبة بلا

دعوى ۱۵۵، ظہیر لہ وجب الاداء بلا طلب لوالشهادة في حقوق الله تعالى وهي كثيرة عند

منها في الاشياء امر بعة عشر قال ومتى اخبر شاهد المحسبة بشهادة بلا عذر ففسق فتد

كطلاق امرأة (در مختار) قال في الاشياء تقبل شهادة المحسبة بلا دعوى في طلاق المرأة ان

هد المختار کتاب الشہادات ۱۵۵، ظہیر لہ ان اطلق الرجل امرأته بطلقة رجعية او بطلقتين فله

ان يراجعها رضيت ام لا تعرض (ہدایہ باب الرجعة ۱۵۵) ظہیر لہ سورة البقرة ۲۶۶، ظہیر لہ

پھر وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے، جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، یعنی پھر وہ دوسرا مرد بعد صحبت کے طلاق دے اور اس کی مدت گزر جاوے اس وقت شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے، فقط

دو طلاق دی اور بطور اطلاق باپ سے | سوال (۱۱۳) :- ایک شخص نے اپنی بیوی کا طلاق دیدی کیا مکمل ہے | کو دو بار طلاق دی، بعد کو اپنے باپ سے کہا کہ میں نے طلاق دیدی، باپ نے خوشامد کی اور تین دن کے بعد نکاح ہر دو ادا کیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اگر باپ سے کہنے سے مطلب اس کا خیر دینا تھا اسی طلاق سابق کی اور بعد یہ طلاق دینا مقصود نہ تھا تو وہی طلاق جو پہلے دی تھی واقع ہوئی اور وہ دو طلاق جمی ہیں، ان میں عدت کے لئے جمع کرنا بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح بدون حلال کے جائز ہے، اور اگر غرض و نیت اس کی باپ سے کہنے میں ایک اور طلاق دینے کی تھی تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اگرچہ زوجہ اس کی وہاں موجود نہ ہو، پس اس صورت میں بدون حلال کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا ہکذا فی کتب الفقہ۔ فقط

کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر | سوال (۱۱۴) :- علیٰ زید اپنی فلوٹ میں انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے | سوتے کے لئے گیا، ہندہ کا بیان ہے کہ میں جس وقت اس کے پاس فلوٹ میں گئی تو زید نے مجھ سے یہ کہا کہ اب میرے گھر چلو میں نے کہا کہ ماں باپ تو مجھے پہلے ہی گھر سے نکال چکے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے

لہذا اطلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقة بين فله ان يرجعها او (هذا اي باب الرجعة)
میں نے کہا کہ ماں باپ تو مجھے پہلے ہی گھر سے نکال چکے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے

ہیں اور ہر وقت برا بھلا کہتے ہیں، غرض زید نے یہ سب کلام سن کر یہ کہا کہ میرے ماں باپ جو کچھ تجھ کو کہیں گے وہ سب سننا ہوگا، مجھ سے تیرا کھانا کپڑا نہیں ہو سکتا میں نے تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور میں تجھ کو طلاق دے کر جاتا ہوں اور تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو جس سے دل چاہے اپنا نکاح کر لے، ہندہ زید کا یہ کلام سن کر اپنی والدہ کے پاس گئی، اس کی والدہ نے اس کو کہا کہ اب جا اسی کے پاس سو جا، صبح کو دیکھا جاوے گا، صبح کو جب زید سے استفسار کیا گیا تو وہ مسکرا ہوا اور یہ کہا کہ میں نے مذاقاً یہ کہا تھا کہ تجھ کو تیری بہن سے بدل لوں یا تیری بھانجی سے بدل لوں، ہندہ کا بیان ہے کہ اس سے قبل بھی کئی بار مجھے اسی طرح تین طلاق دے چکا ہے، میں اس کو نہایت وثوق سے کہتی ہوں۔

(۲)۔ اسی حالت میں ہندہ کو زید سے علیحدہ رہنا چاہئے یا نہیں۔

(۳)۔ اگر زید جبراً اپنے پاس رکھے تو کیا کرے۔

الجواب :- (۲، ۱) اسی حالت میں ہندہ حتی الوسع زید سے علیحدہ رہے اگر ہندہ اس پر قادر نہیں تو گنہ زید کے ذمہ ہے ہندہ بری ہے عند اللہ، شامی جلد ۲ ص ۴۲۲ باب الفرج میں ہے والمرأة كالقاضي اذا سمعته ادا خبر ما عدل لا يحل لهما تمكينه والغتوى على انه ليس لهما قتله ولا تقتل نفسها بل تفدى نفسها بما لاد تمرب الخوف البزازية عن الاوزن جندی کا نما ترفع الا امر للقاضي فان حلف ولا بينة لهما فالاشعر عليه فقط۔

(۳)۔ اس صورت میں مفتی ہندہ کو یہ فتویٰ دے گا کہ جب کہ علم میں تیرا شوہر بالیقین تجھ کو طلاق ثلاثہ دے چکا ہے تو تجھ کو زید کے پاس رہنا اور جاننا درست نہیں ہے لیکن اگر قاضی و حاکم بسبب نہ ہونے دوگوا ہوں کہ ہندہ کو اس کے شوہر کے

لہ دیکھئے ۴۸۲ المختار باب الصریح ص ۵۹۳ ۱۲ ظہیر۔

پرد کر دے جیسا کہ حکم قضاء کا ہے تو گنہ زید پر ہو گا نہ ہندہ پر کہ ما مر من انھا ترفع الا مر للقاضی فان حلف ولا بینة له فالاثم علیہ۔۔۔ المختار۔

بلا ارادہ طلاق کہا اچھا حرام | سوال (۳۱۳) :- عمر نے بکر کو مجبور کیا کہ وہ اپنی اچھا طلاق کیا حکم ہے | منکومہ کو طلاق دیدے، بار بار مجبور کرنے پر جان بچانے

کے لئے بکر نے بلا ارادہ طلاق کہا، اچھا حرام، اچھا طلاق، بلا اضافت کے صرف اتنا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو عبارت اذا لم یسہ المرأة ولم یضف الیہا الطلاق لم یقع کالیا مطلب ہو گا، اگر طلاق پڑی تو کون سی بائن یا ثلاثہ۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زونہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوں گی جیسا کہ شامی میں تصریح کی ہے کہ صراحتہ اضافت کی ضرورت نہیں ہے لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله اني حلفت بالطلاق ينصرف الیها ما لم یرد غیرها ابوسید قریبان من الالفاظ المستعملة الطلاق یلزم منی والحرام یلزم منی و علی الطلاق و علی الحرام فیقع بلا نية للعرف الا فادعوه الطلاق مع انه ليس فيه اضافة الطلاق الیها صریحاً فمنه امؤید لما فی القنیة وظاهره انه لا یصدق فی انه لم یرد امرأته للعرف والله اعلم شامی علاوہ بریں اس صورت میں یہ مذکور ہے کہ عمر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکومہ کو طلاق دیوے پس اس کے جواب میں اس کا یہ کہنا اچھا حرام اچھا طلاق صاف دلیل ہے اس کی کہ جس کے لئے عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور حکم کیا ہے اسی پر طلاق واقع ہوگی اور عمر کے قول میں اضافت موجود ہے، پس بکر کا قول بھی اسی کی طرف منصرف

لہذا المختار باب الصریح ۵۹۲۔ ظفیر علیہ ایضاً ۵۹۱۔ ظفیر۔

ہوگا، جیسا کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مرد سے کہا کہ کیا تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے اور اس نے کہا یاں تو اس میں طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ شوہر کے کلام میں نہ لفظ طلاق مذکور ہے اور نہ اضافت موجود ہے، پس سوال عمر کا قرینہ تو یہ ہے اس پر کہ مراد طلاق دینا اسی کو ہے جس کے متعلق عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور صریح لفظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح بعض الفاظ کنایہ میں جب کہ دلالت حال موجود ہو، پس عبارت جو اہر کا یہ مطلب لیا جاوے گا کہ جب کہ کوئی قرینہ بھی اضافہ الی الزوج کا موجود نہ ہو، یا وہ قول خلاف اصح ہے، فقط

سوال (۳۱۴) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے طلاق ہو گیا یا نہیں کہا اے طلاق تو نے میرے لئے بچھوٹا کیوں نہیں بچھایا، اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اس لفظ سے طلاق دینا مقصود نہیں ہوتا۔

الجواب :- اس لفظ کے کہنے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی اور صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ لفظ ایک دفعہ ہی کہا ہے تو ایک طلاق جمعی ہوئی اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے فقط

سوال (۳۱۵) :- زید اور ہندہ زوجین میں بعض امور خانگی پر رنجش ہو کر نوبت بطلاق پہنچی مگر فریقین میں حسب ذیل اختلاف ہے، ہندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے شب کے وقت آکر زیور طلب کیا، میں نے جواب دیا کہ زیور دور ہے تم کھانا کھا لو جواب زید نے یہ دیا کہ کھانا تو کھا چکا، ہندہ نے کہا کہ اناج بھی بچھوٹا تم لا دینا، زید نے کہا کہ

لَا إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقًا رَجَعَتْ إِلَيْهِ إِلَّا إِنْ جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَابَ الرَّجْعَةِ مَكَانَ ظَفِيرِ

فلاں فلاں زلیور مجھ کو دید و ضرورت ہے، زلیور لے کر کہا کہ اناج تو جو آنا تھا آچکا۔ اور میں نے تجھ کو طلاق دی، ہندہ نے کہا کہ خبردار سنبھل کر کہو کیا کہتے ہو، زید نے چھ مرتبہ وہی الفاظ طلاق کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، پھر اعادہ کر دیئے، زید سے پوچھا گیا، زید کہتا ہے میں نے مکان پر جا کر ہندہ سے کہا کہ میرے والد کے مکان پر چلو، ہندہ نے جواب دیا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لے جاوے، زید نے کہا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لاوے، یہ بیانات فریقین کے حلفی ہیں اور شہادت موجود نہیں، اس صبرت میں عند اللہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور ہندہ کو جب کہ اس کے رویہ برویہ الفاظ طلاق کے کہے اور وہ ان کا یقین رکھتی ہے، ایسی حالت میں زید شوہر کے ساتھ تعلقات زن و شور کھنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ دو گواہ شرعی طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو حسب قاعدہ شرعیہ قول شوہر کا بحلف معتبر ہے، البتہ اگر شوہر کے اقرار طلاق کے دو گواہ بھی موجود ہوں اور وہ شہادت اقرار شوہر کے دیتے ہوں تب بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے، لیکن جب کہ کوئی شہادت طلاق کی یا اقرار شوہر کی نہ ہو تو پھر قول شوہر کا معتبر ہوگا اور عورت کے بارے میں بیشک یہ حکم ہے کہ اگر اس کو یقین طلاق مغلط یا بائز کا ہے تو جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اس مرد سے علیحدہ رہے اور اگر اس کو اس پر قدرت نہ ہو اور مجبوں ہو تو اس پر مواخذہ نہیں گناہ شوہر پر ہے درمختار میں ہے سمعت من زوجہا انه طلقہا ولا تقدر علی منعه من نفسها فلا تتم علیہا انتہای المختص

لہ و نصدہا لہا الغیر ما من الحقوی الرجال و امرأتان (الدالمختار علی ما مشہد المختار کتاب الشہادۃ ص ۱۰۹) ظفیر۔

لہ و المرأة کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرہا عدل لا یعمل لہا تمکینہ و الفتوی علی انه لیس لہا قتله ولا تقتل نفسها بل یفدی نفسها بما ل او تمرب الذی البزاریۃ من الاول و جندی انتہا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینة لہا فلا یشر علیہ (المختار باب المبرع ص ۱۰۹) ظفیر۔

میں نے بیوی کو طلاق دیدی لوگوں کے بوجھنے | سوال (۳۱۶) :- زید نے بطور تذکرہ آپ
 ہر اس جملہ کو دہرائے کہ کیا مکرم سے ہے آپ چند آدمیوں کے رو برو بیان کیا کہ
 میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور چونکہ زید ایک لغو گو اور فضول گو آدمی ہے اس
 واسطے حاضرین نے جھوٹ سمجھا، بطور تصدیق کے مکرر پوچھا فی الحقیقت تم نے
 طلاق دی تو زید نے مکرر سکر رکھا کہ ہاں میں نے طلاق دی اور ایک تحریر لکھ کر ڈاک
 سے عمر کے نام روانہ کر دی ہے کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی مگر تحقیق سے معلوم
 ہوا کہ زید نے کوئی تحریر عمر کے نام نہیں بھیجی اور نہ اپنی جو رو کے سامنے یا اس کی
 اعزاء کے سامنے جا کر طلاق دی ہے، صرف اس مجمع میں اس نے مذکورہ بالا طریقہ
 پر طلاق کا دینا بیان کیا، اور زید کی بیوی عمر کے یہاں بوجہ تکلیف خور و نوش کے
 بطور خادمہ کے کام کرتے لگی تھی کہ کھانے پینے کا سہارا ہو، یا مرزید کو ناگوار تھا۔ وہ
 چاہتا تھا کہ عمر کے یہاں اس کی بی بی نہ رہے اور زید کہتا ہے کہ میں نے اس وجہ سے
 ایسا بیان کیا کہ میری بی بی کے کانوں تک یہ خبر پہنچا اور وہ عمر کے یہاں کارہنار ترک
 کر دے، اور میری نیت ہرگز طلاق دینے کی نہ تھی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی
 یا نہیں، اگر واقع ہو گئی تو اب کس طریقہ سے وہ عورت زید کی زوجیت میں آسکتی ہے
 اس واقعہ کو ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ
 اگر جھوٹ بھی ایسا کہہ یا بھاوے اور نیت بھی نہ ہو تب بھی اس لفظ سے طلاق واقع
 ہو جاتی ہے، البتہ اگر ایک دفعہ کے بعد جو لوگوں کے دریافت کرنے پر مکرر سے
 کر طلاق دینا بیان کیا اس میں اگر بعد یہ طلاق کی نیت نہ ہو اور اسی طلاق سابق

لہ ثلاث جدھن جدّ وھزلھن جدّ النکاح والطلاق والرجعة
 رواہ الترمذی (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲) ظہیر

سے خبر دینے کا خیال ہو تو ایک طلاق ہی رہے گی، زیادہ طلاقیں نہ پڑیں گی۔ جس میں حلالہ کی ضرورت ہو، اور ایک طلاق میں عدت کے اندر شوہر بدون نکاح جدید کے اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یعنی یہ کہدیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو لوٹا لیا اور چونکہ ابھی طلاق کو ڈیڑھ ماہ گزرا ہے، اس لئے غالباً تین حیض نہ آئے ہونگے اور ابھی عدت باقی ہے رجوع کر سکتا ہے، فقط

سورت مسئلہ میں طلاق | سوال (۳۱۷)۔ شریف الدین اخباری کندک واقع ہوئی یا نہیں
حسن شاہ اظہار کرد کہ از دور تخمیناً مبد گزشتہ مہینہ کہ نہرجو

در حالت جنگ و جدل آواز داد کہ خواہر خود را بخانہ ببر کہ اور اسے طلاق است فقط شریف الدین تلاش نمود کہ شاید دیگر باید حبیب ملازمت کساں دیگر سوائے شریف الدین بیان نمود کہ مرا ہم خبر است، لیکن مرا ذمہ چیست کہ اظہار کنم کہ لحاظ ہمسائیگی است شریف الدین بعد سے ماہ تقریباً از حاضران مجلس خصوصیت نہرجو استفسار لفظ سے طلاق نموده و وعید کتمان شہادت ساختہ ایشان گفتند کہ ہرگز لفظ طلاق نشنیدیم حبیب ملا ہم دریں مجلس حاضر بودہ ساکت ماند، بعد سے چہار روز شریف الدین شہادت حسن شاہ و ایں حبیب ملا مذکورہ را گرفتہ حکم بوقوع طلاق داد، مفتی حسام الدین شہادت حبیب ملا را بنا بر تاخیر شہادت رد نموده حکم بعدم وقوع طلاق دادہ است، دریں صورت حسب قانون شریعت غر اسے طلاق واقع است یا نہ، و معنی تاخیر شہادت در عرف فقہاء چیست و عذر تاخیر شہادت در شرع چگونه معتبر است فقط

الجواب :- در مختار میں ہے ومتی اخر شاهد الحسبة شهادة بلا عذر فسق فترد الیہ و هكذا فی رد المحتار والاشباہ والنظائر وعذر ایں له رد المحتار کتاب الشہادات ص ۱۲ ظفیر۔

است کہ قاضی عادل موجود نہ باشد و رکانش قریب نباشد وغیرہ در المختار میں ہے لیکن وجوبہ الاداء لشروط سبعة مبسوطة فی البحر وغیرہ عدالت قاض و قرب مکانہ و علمہ لقبولہ و بکونهما السرع قبولاً و طلب المدعی و لیکن در شہادت حسبہ طلب مدعی شرط نیست، پس ہر گاہ شاہد حسبہ طلاق محض از لحاظ ہمسائیگی در ادائش شہادۃ تاخیر کند فسق او ظاہر است و شہادتش نامقبول است و طلاق از شہادت او ثابت نشود۔ فقط

طلاق کا لفظ کہا مگر تعداد یاد نہیں، سننے والے | سوال (۳۱۸): زید نے بحالت غفہ کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا مکہ۔۔۔ زید کو مار پیٹ کیا اور اسی حالت غضب میں الفاظ طلاق کے کہے، اب زید سے دریافت کیا کہ تو نے کس مرتبہ طلاق کا لفظ کہا، اس نے جواب دیا کہ مجھے غفہ سخت تھا، مجھے یاد نہیں، جو لوگ ہنگامہ میں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے لفظ طلاق دو ایک بار سے زیادہ نہیں سنا، عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں مگر لفظ طلاق کا ایک دو بار میں نے سنا تھا، جو حکم شریعت ہو مطلع فرمائیے۔

الجواب ۱۔ در مختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة اذا كثر
یعنی علی الاقل الا قال فی رد المحتار الا ان يستيقن بالاكثرة وان يكون
اكبر ظنه وعن الامام الثاني اذا كان لا يدري اثلث ام اقل يتعمى
وان استويا عمل باشد ذلك عليه اشياء پس اگر حاضریں مجلس کا گمان
غالب یہ ہی ہے کہ ایک دو سے زیادہ لفظ طلاق نہیں کہلے تو اس صورت میں
طلاق رجعی واقع ہوئی، اور حکم اس میں یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے
سمیح ہے اور بعد عدت کے نکاح مجہد یہ بلا عمل کے ہو سکتا ہے، البتہ اگر غالب گمان
تین طلاق کا ہو، یا مساوی ہو تو پیرا حوط یہ ہے کہ تین طلاق سمعی جاوے اور بلا عمل

نہ در مختار میں باب طلاق غیر المدخول بہا مکہ

کے نکاح صحیح نہ ہو گا کما مر عن الشامی من قوله عمل باشل ذلك علیہ فقط
مدت کے بعد رجعی یا لن ہو جاتی ہے | سوال (۳۱۹) :- طلاق رجعی بعد انقضائے مدت
بائنہ گرد دیا نہ ۔

الجواب :- طلاق رجعی بعد انقضائے مدت بائنہ گرد دے ۔

ایک دو تین طلاق دی کہنے | سوال (۳۲۰) :- تم کو ایک طلاق دی، دو طلاق دی، یا
تین طلاق واقع ہوئی | ایک طلاق دو طلاق دی، اس کہنے سے آیا دو طلاق واقع ہوئی
یا تین جمع کر کے ؟ ۔

الجواب :- اس صورت میں جمع ہو کر تین طلاق ہو جائیں گی ۔

طلاق کی کتنی قسمیں ہیں | سوال (۳۲۱) :- طلاق کی کتنی قسمیں ہیں، اور ان میں ہر ایک
کے واسطے کیا حکم ہے ۔

الجواب :- طلاق کی دو قسمیں ہیں، رجعی اور بائنہ، پھر بائنہ دو طرح ہے مفظہ
اور غیر مفظہ، رجعی میں رجعت اندر مدت کے درست ہے، اور بائنہ غیر مفظہ میں نکاح
جدید کی ضرورت ہے اور مفظہ یعنی طلاق ثلاثہ میں حلالہ کی ضرورت ہے، فقط

ذیل کے متردّد سے طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۳۲۲) :- زید اور اس کی زوجہ کے درمیان
زوجہ شہادت اولیا، زوجہ کچھ بد معاشی تھی، لہذا زید اپنی زوجہ کو بدستور گھر میں لانے سے عبور
نہا، اس اشارہ میں بکرنے زید کو متردّدیل سکھائے اور کہا کہ تم اس کو ایک خاص کوٹھری میں
سوتے وقت اپنی زوجہ کی صورت خیال کر کے سات رات برابر پڑھو، اشارہ تمہاری
زوجہ بلا اذن اولیا، خود آجائے گی، متردّد کو یہ ہے، آلو کو رو آلو کو رو آلو یار حمان، ہا کہ جاگ

لے فاذا انقضت المدّة ولم يردا جعها بابت مدّة افقة السنہ مہذبہ: ظہیر علی الطلاق یقع
بعقد قدین بہ مدّہ مختار، ای موقوفہ الطلاق بالعدکات الوقوع بالعدد (مدّہ المختار
باب المصروع مہذبہ) ظہیر سے وینکم مباتہ بمدون الثلاث فی العد بعد حبلا لہم
لا ینکم بحای بالثلاث مدّہ حق یطأ حایر وینکم (مدّہ المختار باب الرجعة مہذبہ) ظہیر

کرے سائے، بیری کے میرے شیطان شو، کے۔ دن سوئے جا جا کے ازوجہ کا نام لاگتا نہیں ملاگے
تو تیرے بی میں، جی سے تین طلاق تین طلاق تین طلاق، اس صورت میں یہ وہم ہوتا ہے کہ زوجہ
پر طلاق تو واقعہ ہوئی، حالانکہ اس عبارت کے پڑھنے سے ایقاع طلاق منظور نہ تھا۔

الجواب :- یہ ظاہر ہے کہ بدون معلوم ہونے معنی عبارت مذکور کے کچھ حکم قطعاً
نہیں ہو سکتا، لیکن جو کچھ گمان غالب صورت مسئلہ میں ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں
ہوئی، کیونکہ شوہر بعض ایک عبارت معطلہ کی نقل کر رہا ہے بغیر نقل و بغیرض ایقاع و انشاء طلاق،
پس تو ہم کو دور کریں، اور جب کہ تو ہر لے اس عبارت کو بغیرض ایقاع طلاق نہیں پڑھا تو وہ
اطمینان کر لے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ فیصلہ فقہار کا پیش رکھیں کہ شک سے طلاق واقع
نہیں ہوتی۔

اس وعدہ پر نکاح کیا کہ تیرے گھر نہ رہوں تو | **سوال (۳۲۳) :-** مسماۃ فاطمہ سے نبی بخش نے اس
نکاح درست نہ ہے مختلف درزی پر کیا حکم ہے | وعدہ پر اور اقرار پر نکاح کیا کہ اگر میں تیرے گھر نہ رہوں

اور تیری بلا اجازت اور کسی جگہ جاؤں یا رہوں تو میرا نکاح تیرے ساتھ درست نہ رہے گا۔
بعد نکاح ایک رات مسماۃ کے گھر پر کچھ بچہ جس موضع کا تھا وہیں پہنچا گیا، پھر مسماۃ فاطمہ کے گھر
آکر نہیں رہا اور نہ اس کو خریدا یا اس صورت میں مسماۃ مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- الفاظ مذکورہ سے صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مسماۃ
فاطمہ بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، بلکہ اول شوہر سے طلاق لی جاوے پھر
بعد گزرنے عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

یہ ثابت ہو جائے تو گولی مار دینا اور بھی فیصلہ | **سوال (۳۲۴) :-** زید نے اپنی ہمیشہ کا عقد بکر
طلاق ہے کہے کا کیا حکم ہے | سے بایں خیال کر دیا کہ بکر ناکنہ ہے اور بکر نے بھی اپنے

لے علم ائمہ مختلف ولہذا یہاں اختلاف اور علیہ لغاکمہ و مثلاً علی ائمہ زید الدار الختار
علیٰ ہاشمی و دالحدیث باب الصبر علیہ و علیہ طغیر۔

آپ کو ناکتخدا ہونا ظاہر کیا، مگر قبل از رخصت زید کو دریافت ہو گیا کہ بکرنے اپنے اندواج کو مخفی رکھا اور متردج صاحب اولاد ہے، اس پر زید نے بندہ کو رخصت کرنے سے انکار کر دیا کہ بشرط ناکتخدا ہونے بکر کے نکاح کر دیا تھا، چونکہ اس کے خلاف ظاہر ہوا، اب ہم رخصت نہیں کرتے، اور زید نے بکر سے خلع چاہا مگر بکرنے خلع منظور نہیں کیا بلکہ اس وقت تک سابق نکاح کو مخفی کرتا رہا، پھر اسی تنازع میں بکر نے کہا کہ اگر میرا نکاح اور اولاد ہونا ثابت ہو جاوے تو میرے کوئی ملامینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے۔

فیصلہ یہاں ایسے تنازعات میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ ہندہ کو طلاق ہو گئی، اور زید نے شہادت صحیحہ سے ان الفاظ کو ثابت کر دیا، اور بکر ان الفاظ کے کہنے سے قطعی انکار کرتا ہے، اب یہ دریافت طلب ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں بظاہر الفاظ اضافت طلاق کسی کی جانب نہیں، لیکن باعتبار محل نزاع و تبادل کلام اضافت طلاق بطرف ہندہ دریافت ہوتی ہے۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی کما حقہ الشامی من انہ لا یلزم کون الاضافہ صحیحہ فی کلامہ وقال فہذا یدل علی وقوعہ وان لم یضفہ الی المرأة صحیحاً وقال لان العادة ان من له امرأة انفا یعلق بطلاقها لا بطلاق غیرھا اور چونکہ تذکرہ اور واقعہ، بشیرہ زید کے متعلق تھا، لہذا اسی پر طلاق واقع ہو گئی۔

لکھا کہ طلاق مسنونہ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی کہ جہاں چاہے | **سوال (۳۲۵) :-** جو ایک شخص کتب شادی کر لے اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں | **درسیہ دینیہ سے واقف اور متدین ہے،** اہل برادری کو فہمائش کرتا ہے کہ شرعاً طلاق بدعت مسنونہ ہے، میں ایک فارغ خلی موافق سنت تحریر کر دیتا ہوں تم اس پر عمل کرو، بعد ش عزم بالجزم میں اگرچہ ایک ہی مسنونہ احسن

بلا عوض پورا حق مہر اپنی منکوحہ مدخولہ کو دے کر طلاق دے، لیکن بظاہر اسی ایک ہی طلاق کی بناء پر مضمون ذیل سے تمسک کر کے ایک کاغذ تحریر کر دیا جس میں عدد ایک طلاق مسنونہ کی تصریح نہ ہوگی اور لکھ دیا کریں گے اس کو طلاق مسنونہ دے کر حق زوجیت سے آزاد کر دیا بعد گزرنے عدت کے جہاں جی چاہے نکاح کرے، مجھے اس کے ساتھ کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوگی۔
 خلاصہ فقط سوال کا یہ ہے کہ کیا شخص اپنی مطلقہ واحد کی طرف عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، دوم یہ کہ کیا طلاق مسنونہ واحدہ بوقت تحریر کاغذ یا مجرد تقریر لسانی مثل بدلی کے واقع ہو جاتی ہے یا طلاق مسنونہ واحدہ مثل بدعیات کے نہیں ہے، مفید بطور بلا جراح ہے، سوم کیا کاغذ کے باقی الفاظ مندرجہ فاری خطلی یعنی اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا وغیرہ، طلاق مسنونہ واحدہ شرعیہ کو بلا عزم بائن بنا سکتے ہیں یا نہ۔

الجواب :- مطلق کی نیت اگر اسی وقت طلاق دینے کی تھی تو فی الحال واقع

ہو جائے گی، کما فی الدر المختار وان قوی ان تقع الثلاث الساعة الزمحت نیتاً اور یہ طلاق مع بعد کے بائن ہوگی بوجہ زیادتی مابعد کے، دوم یہ کہ شوہر کا لفظ اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا، ترجمہ ہے انت محرم کا جو ان کنایات میں سے ہے جس سے بوقت مذکورہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار، پس اس لفظ سے ایک طلاق بائن فی الحال واقع ہو جائے گی، اگرچہ بوجہ عدم نیت اول لفظ صریح سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

سلف الدر المختار علی ہذا المختار کتاب الطلاق ص ۳۶۱ اس سے پہلے کی عبارت یہ ہے قال لموطئہ
 بھی مضمون تحمض انت طالق ثلاثاً للسنة وقع عند علی طهر مطلقاً الزوان قوی ان تقع الثلاث الساعة
 (ایضاً) ظفیرہ ونحو اعتدی واستبرقی رحمک انت واحدة انت حرمة الا لا یحتمل السب والرد
 (ومن القسم ثالث) وفي مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ویقع بالاخیرین وان لم ینو
 (در مختار) قوله الاول ای ما یصلح للرد والجواب (سلف المختار باب کنایات منہ) ظفیر

سوال (۳۲۶) :- کلو نے اپنی زوجہ زینب کو چار سال تک اپنے سے علیحدہ رکھا، اور چار سال تک نہ کسی ملا بھی نہیں، زینب کہتی ہے کہ کلو نے مجھ کو طلاق دے دی اور مصنوعی چار اشخاص کے نام بتا کر کہتی ہے کہ ان کے سامنے دی ہے میرے روبرو نہیں دی، حالانکہ چار سال سے کلو اس سے ملا بھی نہیں آیا اس صورت میں طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق ہو جاوے گی۔ طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کے سامنے موجود ہونا ضروری و شرط نہیں ہے، اگر دو گواہ عادل یا زیادہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال (۳۲۷) :- سر مرد عاقل بالغ گفتہ کر زید بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

بھتی زوجہ موطوء خود گفت ترا طلاق دادم ترا طلاق بائن دادم، صرف ایں الفاظ شنیدہ ایم، وزید می گوید کہ نہ طلاق دادم نہ بائن گفتم، درہیں صورت طلاق واقع شد یا نہ اگر واقع شد کد نام طلاق شد۔

الجواب :- اگر شہود عدول وثقہ بستند انکار شوہر معتبر نیست، پس دو طلاق بائن بر زوجہ اش واقع خواہد شد و حق بقولہ انت طالق بائن الواحدۃ بامتنہ فی النکل لا ینصف الطلاق بمل محتملہ الا در محتملہ قولہ لا نہ وصف الزوج والبیونۃ فی الشامی۔

سوال (۳۲۸) :- ایک شخص نے غصہ ہو کر لفظ طلاق کو تکرار کر حسی طلاق واقع ہوئی... کیا یعنی تین مرتبہ سے زیادہ بولا بغیر خطاب کے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو کونسی، آیا بلا حلال اس کو رکھ

لہ وما سوی ذلک من الصلحی تقبل شفاعۃ رجلین اور رجل وامرأتین کان الحق مالا او غیر

مال کتاب و طلاق (حدادہ کتاب الشہادۃ ص ۱۶۶) ظنیر

عہ دیکھئے ہذا المحتار باب الصریح ص ۱۶۶ و مشیہ ۱۲ ظنیر۔

سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- قرینہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زوجہ ہی کو طلاق دی ہے، کیونکہ محل طلاق وہی ہے، اور فقہائے تصریح فرمائی ہے کہ عادت جس کی زوجہ ہوتی ہے وہ اسی کی طلاق پر ماف کرتا ہے فی الشای لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها^۱ صحیح ہے شامی اور اس صورت میں چونکہ تین طلاق ہوئی، لہذا بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

خسرے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی مگر اس سوال (۳۲۹) :- خسرے نے تکرار کی وجہ سے لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کیا حکم ہے داماد سے اپنی دختر کو طلاق دلوائی اور بوقت

طلاق عورت وہاں موجود نہیں تھی، عورت دو سال تک باپ کے گھر رہی، اس کے باپ نے چند جا نکاح کی تجویز کی مگر عورت نے منظور نہیں کیا اور شوہر اول کے یہاں جانا چاہتی ہے اس بارہ میں جو کچھ حکم شریعت کا ہو تحریر فرمادیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، اگر ایک یا دو طلاق دلوائی تھی تو اس عورت کا شوہر اول سے دوسرا نکاح ہو سکتا ہے، پس ان کا پھر نکاح کر دیا جائے اور اگر تین طلاق دی تھی تو حلالہ کے بعد شوہر اول سے نکاح ہو سکے گا۔

لے، المختار دیاب المعری ص ۹۵، ظفیر لے وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة الزلم عمل له حتى تنكح زوجاً غيره كالحا صحیحاً ویدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها (مدایہ باب الرجعة ص ۳۳)، ظفیر۔ لے اذا طلق الرجل امرأة تطليقة رجعية أو تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (مدایہ باب الرجعة ص ۳۳)، وینکح مباتته بما دون الثلث في العدة وبعد ما بالاجماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۳۳)، ظفیر لے وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة الزلم عمل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها (مدایہ باب الرجعة فیما تحل به المطلقة ص ۳۳)، ظفیر۔

سوال (۳۰۴) :- کوئی اپنی زوجہ کو اس طرط طلاق دے کر میں طلاق دے چکا۔ مگر بوجہ مہر کے ظاہر نہیں کیا۔ بغیر گواہ کے اپنے دل سے کہہ دیا تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں۔ اور پھر وہ عورت اپنا نکاح غیر سے کرے تو درست ہے یا نہیں۔ اگر ظاہر الطلاق دے تو مہر دینا پڑتا ہے۔ اور نہ گواہ میں طلاق کے مگر عورت بد تیلن ہے۔

الجواب :- جب شوہر نے یہ لفظ کہا کہ میں طلاق دے چکا تو طلاق واقع ہو گئی۔ گواہ ہوں یا نہ ہوں، اور عورت مہر وصول کر سکتی ہے لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو بدوں دو گواہوں کے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور جب کہ شوہر کو اقرار طلاق کا ہے تو طلاق ثابت ہے۔ اور بعد عدت کے عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔

سوال (۳۰۵) :- زید کی زوجہ مسماۃ ہندہ سے بچے ناجائز تعلق طلاق ثابت نہیں ہوتی کر کے ہندہ کو اپنے غاۓ انداز کر لیا۔ زید نے بچہ کی نسبت عدالت میں استغاثہ کر کے ہندہ و بچہ کو گرفتار کرایا۔ وقت گرفتاری ہندہ بچہ کے گھر میں برآمد ہوئی، مگر بچہ نے مقدمے اپنی برأت اور ہندہ کو اپنی خانہ انداز رکھنے کی غرض سے زید کا ہندہ کو ایک ہی وقت میں تین دفعہ طلاق دینا ظاہر کر کے ہندہ کا زید کے نکاح سے باہر ہو جانا بیان کیا۔ زید طلاق سے حلفاً انکار کرتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- طلاق کا ثبوت شرعاً دو گواہان عادل و معتبر کی شہادت سے ہوتا ہے اگر دو گواہ متقی و برہیزگار نازی گواہ طلاق کے نہیں ہیں تو بصورت انکار زید طلاق ثابت نہ ہوگی۔

! محرمی مالم يستعمل الا فيه او كطلقك او رخصتک لا يستعمل فيما لا في الطلاق مرمو
عمر ع يقع بلا مية دمر المختار ب المعيرة ميه طغير سے وضا مالم الغير ماس لحوق سوا
كان الحق مالا او غيره ككلام وطلاق او رجلاي، اور جل و امرأتان ابضا كتاب
الشهادات ميه طغير
سے وضا مالم الغير ماس الحق مالا او طغير ككلام وطلاق، حلال
اور جل و امرأتان، الدار المختار على ماس مرم المختار كتاب الشهادات
ميه طغير

کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق | سوال (۳۳۲) :- شوہر اور زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر
 ہے طلاق دے چکا یا حکم ہے | کے چھانے یہ کہا کہ اگر تجھ کو روٹی، کپڑا دینا منظور نہیں ہے، تو

اس کو طلاق دیدے۔ اس پر یہ جواب دیا کہ جب میں گھر سے نکال چکا ہوں تو پھر طلاق ہے،
 طلاق دے چکا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ شوہر نے یہ لفظ کہہ دیا کہ تو پھر طلاق ہے اور طلاق دے چکا،
 تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا عورت
 کو درست ہے،

بیوی سے کبانجھ کو طلاق دیا تو مثل ماں کے | سوال (۳۳۳) :- اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ میں
 ہے یہ نہیں سہتہ کہا کوئی طلاق واقع ہوئی | نے تجھ کو طلاق دیا اور تو مثل میری ماں بہن کے ہے اگر
 تو میرے ساتھ گھر کرے گی تو گویا اپنے باپ کو لے کر گھر کرے گی، یہ جملہ جملہ اس نے تین بار کہا،
 پس اس سے عورت پر طلاق مغلطہ واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس کی عورت پر ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوگی، اور مثل ماں
 بہن کہنے میں بھی اگر نیت طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہو کر کل دو طلاق بائنہ
 ہو گئی، تیسرے لفظ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لہذا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔

کافی الدرس المختار وان قوی بان علی مثل امی وبرا واطہا سرا واطلاقا صححت نیتہ
 ودفع ما فواہ لانه کناہہ والایوشہنا وحدث الکاف لغباً اور علامہ شامی نے اس
 موقع پر بھی نقل فرمایا ہے وینبغی ان لا یصدق قضاہ فی اس اذ البراذکان فی حال
 المشاجرة وذاکی الطلاق فی الاسخیر غبارت شامی سے یہ بھی واضح ہوا کہ مذکورہ طلاق

صحیح وحوکانت طالق ومطلقة وطلقتک وقع واحدة رجعية وان قوی الاکثر اولاً بانہ

اولم ینوشہنا (عالمگیری مصری الباب الثانی فی ایقام الطلاق ص ۳۳)، ظہیر

عہ الدار المختار علی ما مشہور المختار باب الظہار ص ۱۹، ظہیر ص ۱۹۳، ایضاً ظہیر

کے وقت انت حلقہ مثل اسی سے قضائاً بمانیت بھی طلاق بائنہ کا حکم ہوگا، اور حج نہ کامدہ فقہاء کرام
الہامی لایحی طلبا علیہ، اس لیے اس بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہ ہوگی، پس کل دو طلاق
رہی اور دونوں بائنہ ہو گئی۔

شورہ نے طلاق دی تھی مگر اب | سوال (۳۳۴) :- زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس کے باپ
کا کرتا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں | عمر کے سامنے طلاق بائنہ مغلطہ دی، اس طلاق کے اندازاً ایک
سال بعد زید نے کسی طرح ہندہ کو بہکا کر یہ کہلا دیا کہ مجھے طلاق نہیں ہوئی اور زید بھی طلاق دینے
سے انکار کرتا ہے، کیا عمر قاضی کے سامنے دعویٰ کر کے استقرار طلاق کی ڈگری لے سکتا ہے یا نہیں
اور اپنی دختر ہندہ کو زید کے قبضہ سے نکال سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے تو بعد از دو عادل گواہوں کی شہادت
کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور قاضی حکم طلاق کا نہ کرے گا، اور جب کہ حکم طلاق کا بعد از دو گواہوں کی
دہائی کے نہیں ہو سکتا تو ہندہ زید کے نکاح اور قبضہ سے نہیں نکل سکتی۔

باضات کسی کے نہ دینے سے لفظ طلاق | سوال (۳۳۵) :- ایک شخص کا اپنے باپ کے ساتھ
ہے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں | مگر ہوا، باپ نے کہلایے کو کہ زید کو طلاق دیدے، بیٹے
کی دفعہ انکار کیا کہ میں طلاق نہیں دیتا، باپ نے بیٹے کو بہت زور دے کر کہا کہ لفظ طلاق کہہ بیٹے
لفظ طلاق بلا اضافت کہہ دیا، تو اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- شامی میں یہ لکھا ہے کہ یلینہ مکن الاضافہ مبرعۃ فی کلامہ اس
عاصل ہے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے مراۃ نسبت کرنا زوجہ کی طرف ضروری نہیں ہے بلکہ
بہ کہ قرائن موجود ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو یہ لفظ کہہ رہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع

، الدر المختار، علی حاشیہ، المختار، باب الکلیات، ص ۱۰۰، فقیر نے وضاحت لکھی ہے

ہو جادے گی، مگر صورت سنو! میں چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سال کو اپنی زوجہ کو طلاق دینا منظور نہ تھا اور باپ نے جب یہ کہا کہ لفظ طلاق کا کہہ تو اس نے لفظ طلاق کا بلا اضافت کہہ دیا اور دل میں اس کے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو اس طرح اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، جیسا کہ شامی میں ہے ویویدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلثا وقال لم ا عن امرأتی یصلق آء ویفہم منه ان لو لم یقل ذلك تطلق امرأۃ لان العادۃ ان من له امرأۃ انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرھا او نوہر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے دباؤ | سوال (۱۳۳۶)۔ زید کے نکاح میں دو عورتیں کی وجہ سے سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے | ہیں، ایک کو موافق شریعت شریف کے رکھتا ہے۔ اور دوسری نہایت ذلیل و خوار والدین کے مکان پر رہتی ہے، نہ پورے طور سے نان و نفقہ دیتا ہے نہ حسن سلوک کرتا ہے، زید خود بھی اگرچہ طلاق دینے کا مقصد ہے لیکن چنداں شخاص کے بہکانے کی وجہ سے ساکت ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعنی وف او تسرع بحسان اور فرمایا فان خفت ان لا تعدوا فواحدة الا یہ پس جب کہ زید عدل اور مساوات دونوں زوجہ میں نہیں کرتا تو اس کو چاہئے کہ جس کی طرف رغبت نہیں اس کو طلاق دیدے اور جبکہ زید خود اقرار کرتا ہے طلاق یا تو اس کی زوجہ مطلق ہوگئی، عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا درست ہے، اس لئے کہ اقرار طلاق بھی طلاق ہے، کہ افی کتب الفقہ۔

غنت میں طلاق دی مگر یاد نہیں | سوال (۲۳۷) :- ایک شخص نے غنت کی حالت میں اپنی کردوری یا تین تو کیا حکم ہے | زوجہ کو طلاق دی لیکن اس کو یہ یاد نہیں کہ دو مرتبہ دی یا تین مرتبہ اب اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے کہہ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، لیکن اگر دو یا تین میں شک

لہذا المختار باب الصیغۃ ۱۲ ظفیر ۱۲ سورۃ البقرہ رکوم ۲۹ ظفیر ۳ سورۃ النساء رکوم ۱۱

ہے تو دو طلاق بھی جاہل کی، اور دو طلاق مرتع میں عدت کے اندر رجعت بلا کلام جدید کے صحیح ہے عملاً وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، درمختار میں ہے ولو شک الحلق واحدۃ احد اکثر بنی علی الاقل۔

چوڑنا مرتع ہے یا کناہ | سوال (۲۳۸): لفظ چوڑی کا بلغت بندی مرتع ہے یا کناہ۔

الجواب :- چوڑنا اور چوڑے رکنا جیسا کہ اردو میں طلاق میں مستعمل ہونا ہے اسی طرح زوجہ کی خبر گیری نہ کرنے اور حقوق ادا نہ کرنے اور معلق چوڑنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے پس کناہ ہونا اس لفظ کا اردو ترجمہ میں بھی باقی ہے اور قرائن و دلائل الحال سے طلاق اس میں واقع ہو جائے گی، کما فی بعض الکتابات۔

چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ | سوال (۲۳۹): ایک شخص کے چار بیویاں ہیں،

کر کہا کہ تم پر طلاق کیا حکم ہے | اس نے اندھیرے میں رات کو لا علی التبعین ایک سے پانی

مانگا، ایک انہیں سے پانی لے کر آئی مگر چونکہ اس کے پانی لانے میں دیر ہو گئی تھی، اس وجہ سے شوہر نے خفا ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم پر طلاق ہے، اب صبح کو کوئی اقرار نہیں کرتی کہ میں پانی لے کر گئی تھی اور نہ شوہر پہچان سکتا ہے کہ کون تھی، تو در صورت مذکورہ کس پر طلاق واقع ہوگی۔

الجواب :- درمختار میں ہے ولو قال امرأتی طالق ثلاثاً او

لہ اذا طلق الرجل امرأته تطليقة واحدة او تطليقتين فلما نيراجعها رضيت او لم ترض (هدایہ باب الرجعة ص ۳۳۳، ظفیرۃ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ص ۳۳۳)

سے سرحاک فارقتک لا یعمل الرد والسب، رد فی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط و یقع بالآخرین وان لم یزولان مع الدلالة لا یصدق قضیۃ فی نفی النیۃ (درمختار) قوله سرحاک من السراحة وهو الامس سال (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ص ۳۳۳) و اذا قال بستم ترا ولم یقل ازر لے فان کان فی حالة غضب او هذا کرة الطلاق فواحدة یملک الرجعة وان فزی بائناً او ثلاثاً فهو کما فی (عالمگیری مصری ص ۳۳۳، ظفیر۔

ثلاث تطلق واحدة منهن دل خیار التعین، اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر شوہر یہ لفظ کہے امرأتی طالق اور اس کی دوزوجہ ہیں یا میں تو ایک زوجہ پر طلاق واقع ہوگی، اور اختیار معین کرے کا شوہر کو ہے اور دوسری روایت درمختار میں یہ ہے علم انہ حلف و لم یدر بطلاق ادخیر، لئلاک الوشک اطلاق اتم لا۔ اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ شک کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، پس صورت مسؤل میں بھی چونکہ کوئی زوجہ پانی دیے کا اقرار نہیں کرتی اور شوہر کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کونسی تھی اور وہ زوجہ تھی یا کوئی غیر عورت، لہذا اس صورت میں وقوع طلاق میں شک ہے اور شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس روایت ثانیہ زیادہ مناسب ہے صورت مسؤل کے، اور روایت اولیٰ اس کے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں اس کی کسی زوجہ کا مطلقہ ہونا صریح اور یقینی ہے صرف تعین کا اختیار ہے، اور صورت مسؤل میں یہی معلوم نہیں کہ جس کو خطاب کیا ہے اس لفظ سے کہ تجھ پر طلاق ہے، وہ کون عورت تھی، کیونکہ شوہر کسی زوجہ کے متعلق اقرار کرتا ہے کہ فلاں زوجہ تھی اور نہ کوئی زوجہ اقرار پانی لے جائے گا کرتی ہے لہذا یہ صورت شک میں داخل ہے، اور شک میں عدم وقوع طلاق کا حکم ہے۔

طلاق دی گریہ کی طرف نسبت نہیں کی کیا حکم ہے | سوال (بیم ۱۲) :- شخص نے خود اسے

طلاق گفت و اضافت بسوئے زوجہ نہ کرد، چه حکم است۔

الجواب :- در صورت مسؤل نہ طلاق بر زوجہ او واقع شد خانہ لایشرط ان ینکون الاضافة صریحہ کما حقہ فی الشامی۔

۱۔ الدر المختار علی ما مشہد المختار باب طلاق غیر المدخول بما مہم ۲۔ ظفر۔

۳۔ الدر المختار علی ما مشہد المختار کتاب الطلاق باب المبرم مہم ۴۔ ظفر۔

۵۔ ولا ینکون الاضافة صریحہ فی کلامہ المختار باب المبرم مہم ۶۔ ظفر۔

سوال (۲۴۱) :- ایک طلاق نامہ سرکاری کاغذ پر ایک شخص نے دیکھ کر اور سن کر مطلقہ عورت کا کلام ایک شخص سے کر دیا، بعد میں بعض اشخاص نے شور برپا کیا کہ طلاق نامہ جعلی تھا اس پر کیوں نکاح کیا گیا، اس پر نکاح خواں نے خدا کے خوف سے توبہ کر کے اپنے نکاح کی تجدید کر لی اس سورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے اور عورت کا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- صرف بعض اشخاص کے شور پر اس طلاق نامہ کو غلط سمجھنے اور نکاح ثانی کو ناجائز سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے اور دو گواہ معتبر طلاق کے نہ ہوں تو پھر طلاق ثابت نہ ہوگی اور نکاح ثانی صحیح نہ ہوگا۔ بدون انکار شوہر کے اور باوجود پائے جاتے شہادت معتبرہ کے نکاح ثانی کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے اور جب کہ طلاق گواہوں سے ثابت ہے یا شوہر مقرر طلاق کا ہے، تو نکاح ثانی جو بعد مدت کے ہوا صحیح ہوا، نکاح خواں کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، اور عاقدین کے نکاح کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے اور نکاح خواں کو تو تجدید اپنے نکاح کی اس وقت بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کو دھوکہ دے کر نکاح پر دعوایا ہوا، کیونکہ اس کا کچھ قصور نہیں ہے، اور وہ عند اللہ مأخوذ نہیں ہے۔

سوال (۲۴۲) :- مسماۃ نورا احمدی کہتی ہے کہ بروی طلاق کا دعویٰ کرے اور گواہ پیش کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے میرے شوہر محمد عمر نے مجھے طلاق دی ہے اور محمد عمر اس سے قطعی انکار کرتا ہے، اپنے ثبوت میں مسماۃ نورا احمدی سراج احمد اور برکات احمد کو پیش کرتی ہے، یہ دونوں اپنے بیانات میں طلاق کے متعلق نورا احمدی کے بیان کی تائید نہیں کرتے ہیں، اور دو شخص عبد الطاہر اور عزیز اللہ کے متعلق نورا احمدی نے بیان کیا کہ ان

لہ و نصا بما ای الشہادۃ لغیر من الحقوق الا کلام و طلاق رجلا و رجلا حاضرا و تان
والدالمختار علی ما مشردالمختار کتاب الشہادۃ ص ۱۰۶، ظفر۔

دونوں سے میرے شوہر نے بعد طلاق کے تذکرہ کیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی
مؤخر الذکر دونوں شخص مسماۃ قوراحمدی کی تائید کرتے ہیں، صورت مذکورہ میں جو حکم دربانہ
طلاق ہونے یا نہ ہونے کا موافق شریعت مطہرہ کے ہو اس سے مطلع فرمائیے۔

الجواب :- اگر عبدالظاہر اور عزیز اللہ پابند صوم و صلوٰۃ و معتبر و ثقہ آدمی
ہیں تو ان کے اس بیان سے کہ ہمارے سامنے محمد عمر نے طلاق دینے کا اقرار کیا۔ طلاق ثابت
ہو جاتی ہے، محمد عمر کا انکار اس حالت میں معتبر نہیں ہے۔

دو طلاق دی اس کے بعد اس کا **سوال (۲۴۳) :-** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین عورتوں
تذکرہ کیا۔ کیا مکمل ہے کے سامنے طلاق دیدی، اسی وقت باہر آکر ایک شخص کے

سامنے بیان کیا کہ آج مجھ سے بہت سخت غلطی ہو گئی، میں نے غصہ میں اپنی بیوی کو دو دفعہ
طلاق دیدی، پھر اپنے والد کے سامنے ذکر کیا، والد نے شہرت کرنے سے منع کیا، اس پر
خاوند بالکل انکاری ہو گیا، اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتا ہے مگر بیوی رہنا نہیں چاہتی
اور دو عورتیں بھی شہادت نہیں دیتی، ایک مرد اور ایک عورت شاہد ہیں اس صورت
میں طلاق ہر گئی یا نہیں، اور شوہر کا انکار معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے شرعاً طلاق ثابت نہیں
ہوتی بلکہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔
پس جب کہ شوہر طلاق سے منکر ہے اور شہادت شریعہ موجود نہیں ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی
پھر اگر درحقیقت مرد طلاق دے چکا ہے اور عورت بوجہ عدم ثبوت طلاق کے مجبوری اس
کے پاس رہے اور مجامعت ہو تو گنہ شوہر پر ہے، عورت گنہگار نہ ہوگی، حتیٰ الوسع عورت

لہ و نصبا بما لغيرہما من الحقوق، انککما ہو طلاق رجلاں و احیأتان ذلک المختار
علیٰ ہامش، و المختار کتاب الشہادۃ ص ۱۵۱ الفیہ۔

علیحدگی اختیار کرے جب کہ اس کو یقین ہے طلاق کا، اور بمجبوری گنہ مرد ہر ہے، عورت ہر گنہ نہ ہو گا۔

سوال (۲۴۴) :- ایک شخص کی شادی کو عرصہ میں سال کا ہوتا ہے لیکن اس کو آوارگی اور بد اخلاقی نے اس حد تک پہنچا دیا کہ وہ تین مرتبہ جیل چل چکا ہے اس نے اپنی بیوی کی خادمہ کی نابالغ لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرنا چاہا جس کی عمر مشکل سے دس برس ہوگی، اس کی بیوی مانع ہوئی تو اپنی عورت پر بہتان باندھا کہ تم سے فلاں شخص کا ناجائز تعلق ہے، اور پھر مرموب کرنے کے لئے اس کو بے انتہا زد و کوب کیا، بیوی نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ یہ شخص بہتان ہے اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے۔

بالآخر شوہر نے ایک دن موقع پا کر اس نابالغ معصوم لڑکی سے زنا بالجبر کیا جس کے لئے ماقبلین بالغین کی شہادت اور ڈاکٹر کے سارے ٹیفیکٹ عند اللزوم پیش کئے جاسکتے ہیں، جب اس امر کی اطلاع شوہر کی، ہمشیرہ کو ہوئی تو وہ فوراً لونڈی و بچے یہاں لے گئی لیکن کسی طریقہ پر لونڈی کو اپنی ہمشیرہ کے یہاں سے لے آیا اور اگراہنی بیوی کو ایک مکان میں مقفل کر دیا اور فاقہ سے رکھا اور اس لونڈی سے ناجائز تعلق قائم رکھا، عورت نے مجبور ہو کر اپنے اور بد بخت شوہر کے خویش و قارب سے التجا کی کر بے اس مذاب سے نجات دلائیں۔ چنانچہ شوہر کی ہمشیرہ دوبارہ جا کر اس کی بیوی اور لونڈی کو اپنے یہاں لا کر رکھتی ہے اور اس لونڈی کا علاج کراتی ہے، اس سے وہ غضبناک ہو کر اپنے احباب سے کہتا ہے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے گا، کیونکہ وہ بغیر رضائے طلاق دوسرے گھر چلی گئی ہے، اسی شب کو مع چند احباب کے اپنی ہمشیرہ کے گھر آ کر بیوی سے دریافت کرتا ہے کہ وہ جانا چاہتی

لہ والسرآۃ کالقاضی اذا سمعتہ اذ احبرہ حداد لا یعد لہا تمکینہ فی ذی
المناسیۃ عن الاحرن جندی انما ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا ینبذ لہا الا لشر
علیہ (س: المختار باب الصبر عوم ۲۹) منعیہ۔

ہے یا نہیں، عورت جانے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اگر تم آج شب کو ہمارے گھر نہیں آئی تو مطلق ہو گئی، اس شب کو عورت نہیں گئی بلکہ اب تک اس کی ہمشیرہ کے یہاں ہے، اس واقعہ کے تیسرے روز صبح چند احباب کے بھر آیا اور کچھ نرمی اور سختی علیٰ بنی ہوئی کو لے جانا چاہا مگر جب وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئی تو چھ سات آدمیوں کے سامنے لے کہتا ہوا اپنے لڑکے کو لے کر چلا جاتا ہے کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دیا، بلکہ میں نے طلاق نامہ بذریعہ رجسٹری بھیج دیا غالباً تم کو کل تک مل جائے گا، چنانچہ دوسرے روز ایک طلاق نامہ انگریزی میں اس کی ہوئی کے نام سے آیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسماة فلان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کو میں نے اس بنا پر طلاق دیا کہ جس جگہ میں نے اس کو رکھا تھا، وہاں سے بغیر میری رضامندی و اطلاع کے دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہے، جس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کے اخلاق بد ہو گئے ہیں، اس کی اس حرکت سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ گذشتہ لہجہ میں اس نے حلف اٹھا کر اپنی عصمت کا یقین دلایا تھا سراسر غلط اور جھوٹ تھا، بنا یہیں تمہاری عدت کے زمانہ میں پوشاک شریف کے مطابق کچھ دن گزارنے پڑتے ہیں، میں تمہارے خور و پوشاک کی طرح ذمہ دار نہیں ہوں اور نہ میرا ذمہ دار ہوں، میرا لڑکا اس وقت قریب بارہ برس کے ہے اس کی تعلیم و تربیت نہایت ضروری ہے اور وہ اب میری زیر نگرانی تعلیم حاصل کرے گا، اور جہاں میں رکھوں گا وہیں رہے گا، میں اس کے لئے بٹشپ کالک تجویز کرتا ہوں، جہاں وہ بحیثیت یورڈر کے رہے گا جو کہ صرف بیسائی لڑکوں کے لئے مخصوص ہے، ان وجوہات کی بنا پر میں مسماة فلان کو کہتا ہوں کہ وہ فوناً میرا لڑکا میرے پاس بسمہدے تاکا کندہ کوئی کارروائی ایسی نہ کرنی پڑے جو باعث رنج و تکلیف ہو۔

جب لوگوں نے اس کو اس بنا پر بہت ہی لعنت ملاست کیا تو ان لوگوں سے یہ کہا کہ خیر ابھی طلاق واپس لیتا ہوں، پھر عدالت میں جا کر باقاعدہ طلاق دوں گا، چنانچہ طلاق نامہ

بجھنے کے ایک ہفتہ بعد اپنی مطلقہ بیوی کے نام انگریزی میں بذریعہ رجسٹری ایک خط بھیجتا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

تم جو میرے گھر سے بغیر میری رضا و اطلاع دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہو تو میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ تم کو لانے گیا تھا، تم نے آنے سے انکار کر دیا تھا، اس وجہ سے میں نے ایک ہرزہ لکھ کر وہی طلاق نامہ تمہارے پاس بھیج دیا تھا، تاکہ تم طلاق کی دہلی سے مرعوب ہو جاؤ، ورنہ میرا ارادہ طلاق دینے کا کبھی بھی نہ تھا، اب ہے، میں نے کوشش کی تھی کہ اس ہرزہ کو واپس لے لوں، مگر وہ میرے ہاتھ سے باہر ہو چکا تھا، میری خواہش تھی کہ اس ہرزہ کو تم تک نہ پہنچے، دوں، اس وجہ سے میں نے ڈانکھانہ میں بھی اطلاع دی تھی کہ وہ ہرزہ اب تم کو نہ دیا جائے، اگر وہ ہرزہ تم تک پہنچ گیا ہو تو کچھ خیال نہ کرنا، کیونکہ میرا مقصد تم کو کسی حالت میں بھی منقطع کرنے کا نہ تھا، اب ہے، نیز تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں فلاں اور فلاں کے ساتھ پندرہ تاریخ کو تم کو لانے گیا تھا تو تم نے میرے لڑکے کو آنے کی اجازت دی اور یہ وعدہ کیا کہ ایک دو روز میں تم بھی چلی آؤ گی، مگر افسوس ہے کہ تم نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم بغیر کسی تاخیر کے چلی آؤ، کیونکہ میں تمہاری غیر حاضری کو بے طرح محسوس کر رہا ہوں، اب مجھے یہ اطلاع دو کہ میں تم کو کب لینے آؤں۔

یہ دوسرا خط واقعہ سے بالکل مختلف ہے، اس عورت نے کبھی بھی جانے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا نہ وہ اپنا لڑکا دینے پر رضامند تھی بلکہ زبردستی لے گیا ہے، اب دریافت طلب ہے کہ امر ہے کہ صرف پہلے خط کی بنا پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوتی ہے تو کونسی طلاق، اور اگر واقع نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا واقعات سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت کے زمانہ کے خور و نوش اور مہ کا ذکر دار شوہ ہو گا یا نہیں، شخص مذکور اسلامی تعلیم سے اس قدر بعید ہے کہ کس طریقہ سے اور کس حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہوتی ہے، غلط شعور نہیں، لہذا وقوع طلاق کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اس میں خیال ضرور کیا جائے کہ ایسے

مطلق طلاق کے معنی ہمیشہ منقطع کرنے کے سمجھتے ہیں، عورت طلاق سے بے انتہا خوش ہے، اگر کسی حیزہ شرعی سے بھی اس کو مجبور کیا جائے تو اس پر ظلم ہوگا۔ چونکہ وہ اب کسی طرح بھی راضی ہونے والی نہیں ہے، شخص مذکور صرف ہوس دولت کی وجہ سے تعلق منقطع کرنا نہیں چاہتا، خواہ یہ تعلق شرعاً منوع و حرام ہو، اس کو اپنی بیوی سے نہ کبھی صحیح معنوں میں الفت تھی نہ اب ہے جیسا کہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہو چکا جو عند الضرورت بالتفصیل پیش کئے جاسکتے ہیں۔

الجواب :- قال الله تعالى الطلاق من تان فامساك بمعرف
او تسريح باحسان الاية قال في التفسير الاحمدى يعنى ان الطلاق الرجعى الذى
يتعلق به الرجعة من تان اى اثنان لانهما اثنان فبعد ذلك امساكها بمعرف
او تسريحها كذلك وهذا امر بصيغة الخبر كانه قيل طلقوا الرجعى مرتين ان
معه، پس معلوم ہوا کہ دو طلاق تک شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے اور بعد
عدت کے نکاح مجدد بلا حلال کے ہو سکتا ہے، اور اگر تیسری طلاق بھی شوہر دیدے تو پھر
رجعت درست نہیں اور بلا حلال کے نکاح صحیح نہیں ہے۔ کما قال الله تعالى فان ظلمها فلا
تخل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الاية اور طریق حلال کا یہ ہے کہ عورت مطلقہ ثلاثہ
عدت کے بعد جو کہ عائشہ کے لئے تین حیض ہیں کما قال الله تعالى والمطلقات يتربصن
بأنفسهن ثلثة قمر و الاية دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ یعنی شوہر ثانی دخول
کے بعد طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گزر جائے، اس وقت اگر وہ چاہے شوہر اول سے
نکاح کر سکتی ہے، پس صورت مسنوا میں علاوہ طلاق نامہ تحریری کے دو طلاق مذکور ہیں،
ایک طلاق معلق کہ بنو اس کی زوجہ کے اس شب کو شوہر کے گھر نہ آنے پر معلق تھی اور دوسری
طلاق غیر معلق جو شوہر نے ان الفاظ سے دی کہ جاؤ میں نے تم کو مطلق دی، پھر چونکہ اس کی
زوجہ اس شب کو اس کے گھر نہیں آئی تو وہ طلاق معلق واقع ہو گئی کما هو حکمہم التعالین

وصحیح بدقی کتب الفقہ اور دوسری طلاق جو فی الحال دی تھی وہ بھی واقع ہو گئی، رہی تیسری طلاق جو بذریعہ طلاق نامہ دی گئی تو اگر اس تحریری طلاق سے غرض خیر دینا اسی طلاق سابق کی تھی تب تو دو طلاق ہی رہی اور اگر اس تحریری طلاق سے غرض جدید طلاق دینا تھا تو تیسری طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی پہلی صورت میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے بلا حلالہ کے نکاح درست ہے اور دوسری صورت میں عورت مطلقہ ٹنڈا ہو کر حرام مغلطہ ہو گئی، اس حالت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہو گا، درمختار میں ہے کہ لفظ الطلاق وقع التکلیف وان فزی التاکید دینا قولہ وان فزی التاکید دینا ای وقع التکلیف قضاؤا کذا اذا اطلق اشباہ ای بان لم یخاستینا فاولا تاکید لان الاصل عام التاکید لا شامی۔

غصہ میں دفعۃً تین طلاق دی کیا حکم ہے | سوال (۲۴۵) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ کی حالت میں ان واحد میں تین طلاق دیں، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت درست ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئیں، اور وہ عورت مطلقہ اپنے شوہر پر حرام مغلطہ ہو گئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور رجعت درست نہیں ہے۔

زوجین طلاق کا انکار کریں، در تین شخص | سوال (۲۴۶) :- زوجین طلاق کا اقرار نہیں کرتے عداوت گواہی دے تو کیا کیا جائے | بلکہ منکر ہیں لیکن تین شخص عداوت کی وجہ سے گواہی دیتے ہیں کہ زوج نے طلاق دی تو بتائے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

لے ماہد المحتار باب الصبر علیہ ۱۰۰ طعن شدہ وابتدائی تدریس متفقہ اوستان سرور اوستان فی طعنہ واحد لا رجعة فیہ اور مختار ثلاث متفقہ تدریس ثلاثہ واحدة لا رجعة فیہ ورجوع حرمہ ورجوعہ والی یعن ومن بعدہ من انہ المسمی فی انہ یقع ثلاث مرار المحدثہ والطلاق ۱۰۰ و یقع طلاق من غضب خلاف لابن القیوم ایضا ۱۰۰ ظفر۔

الجواب :- اگر ان گواہوں کی عداوت اس شخص سے دنیاوی معاملات کی وجہ سے ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے طلاق ثابت نہ ہوگی۔

مسوال (۲۴۷) :- زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اسی مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں | اس اشار میں تین لڑکے پیدا ہوئے، اب محلہ والوں نے اس کی گرفت کی تب زید نے مجبور ہو کر جمع عام میں یہ اقرار کیا کہ ایک طلاق دینی سے دیاد دینی سے دیا، دو طلاق دینی سے دیا، تین طلاق دینی سے دیا، نہ دینی سے دیا، طلاق ہوئی یا نہ اور اولاد ولد الحرام ہے یا ملال ہے۔

الجواب :- ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی، تین طلاق کے بعد نکاح باطل ٹوٹ جاتا ہے اور بلا ملال کے دوبارہ اس سے نکاح نہیں ہو سکتا، پس بعد طلاقات ثلاث بلا ملال و بلا نکاح جو طلی ہوئی وہ زنا ہے اور اولاد ولد الحرام ہے۔

مسوال (۲۴۸) :- شیخ فدا حسین نے مسماۃ فہین کے ساتھ عقد کیا اور قبل عقد یہ اقرار لکھ دیا کہ شیخ فدا حسین بعد شادی ہونے کے مع اپنی زوجہ کے بہ ترک مسکن سابق مدۃ العمر ہوں گا اور جو کچھ آمدنی ہوگی وہ سب شیخ وزیر اپنے خسر کو دوں گا وغیرہ، اگر اس اقرار کے خلاف کروں گا تو میرے خسر کو اختیار ہوگا کہ مسماۃ فہین اپنی دختر کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کر دیں مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا، اب خلاف عہد کرنے سے فدا حسین کی زوجہ کا نکاح ثانی جائز ہوگا یا نہ؟

الجواب :- یہ اقرار شیخ فدا حسین کا موجب طلاق اس کی زوجہ کا نہیں ہے

لہ ولو العداۃ للدنیاء لا تقبل سواہر شہد علی صدوہ اخیرہ والذی المختار علی ہامش سرد المختار باب القبول وعدہ مہریمہ (ظہیر۔

لہ لا ینکم مطلقۃ من نکاح صحیحہ نافذہا ای بالذات الا حق بطلانہا منہ بتیام نافذہا و تمسک عدۃ الثانی والذی المختار علی ہامش سرد المختار باب الرجعة مہریمہ (ظہیر

لہذا اس صورت میں خلاف عہد و پیمان کرنے سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی، اور دوسرا نکاح مسماۃ دین کا بدون طلاق دینے شیخ فدا حسین کے اور بدون گزرنے عدت کے صحیح نہیں ہوگا۔ فقط۔

پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واثق ہو جاتی ہے | سوال (۲۴۹) :- ایک علی نے اپنی دختر

نابالغہ کا نکاح ایک شخص سے کر دیا اور لڑکا پندرہ برس کا ہو چکا ہے، اس لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ یہ نابالغ ہے اور شوہر نے اس لڑکی کو طلاق دیدی طلاق واقع ہوئی یا نہ، اور لڑکی اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اول تو باپ کا کیا ہوا نکاح لڑکی بعد بلوغ فسخ نہیں کر سکتی، جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے، علاوہ ازیں... فسخ نکاح کے لئے قاضی کا فیصلہ کرنا ضروری ہے، صرف عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا، جس وقت شوہر بالغ ہو جاوے اور طلاق دیوے طلاق واقع ہوگی، اگر اس وقت شوہر بالغ ہے اور پندرہ برس کی عمر پوری ہو گئی ہے اور اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی، شوہر اگر پندرہ برس کا ہے تو اس کے باپ کے کہنے سے کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوتا، شرعاً پندرہ برس کی عمر میں بالغ شمار ہوتا ہے خواہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو۔ فقط

لہ اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدۃ (الی قولہ) لم یقل احد بموازۃ فلم ینقذ اصلا
(رد المحتار باب المہر ص ۴۴) ظہیر، لہ واصلہ انما اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ
ظہیر الابوالجد فلمما انما یار بالبلوغ والعلیہ فان اختار القسم لایست الفسخ الا بشرط
القضاء (رد المحتار ص ۴۴) لہ ویتم طلاق کل زوج بالغ مطلق ولو تقدیرا (رد المحتار ص ۴۴)
وامش (رد المحتار ص ۴۴) ظہیر لہ بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والامزال (الی قولہ)
فان لم یجد فیہما شیئ منہما ففی ینزل منہما خمس عشرة سنة بہ شیئ (رد المحتار ص ۴۴) ظہیر

سوال ۲۵۰:- ایک عورت کا بچہ بہت دیر تک، روتار باخلو نہ
 لے اس کے رونے کو ناگواری کی وجہ سے منع کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ
 اس کو چپ کرے، پھر دوبارہ منع کیا، جب بچہ چپ نہ ہوا تو خاوند نے بحالت غصہ اپنی بیوی سے
 کہا کہ تجھ کو گھر سے باہر نکال دینا چاہیے، عورت نے جواب میں کہا کہ نکال دو، اس وقت شوہر نے
 غصہ میں عورت کو گھر سے باہر نکالنے کی قسم کھانے کی غرض سے کہا کہ تجھے طلاق ہے کل جا گریہ
 کہنا اس کا ارادہ نہ تھا اور طلاق بھی صرف ایک دفعہ دی، ایسی صورت میں کیا حکم ہے،
 بینا تو جہد۱۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی، رجعت صحیح نہیں ہے، البتہ
 نکاح عدت کے اندر اور عدت کے بعد بدون حلالہ کے ہو سکتا ہے، پس شوہر کو اگر اس عورت
 کو نکاح میں لانا منظور ہے اور عورت اس پر راضی ہے تو دوبارہ بہر مجدد بحسن و شادہ اس سے
 نکاح کر لے، یہی کفارہ ہے اور کچھ کفارہ نہیں، مکنافی کتب الفقہ۔

سوال ۲۵۱:- ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، چند
 یوم کے بعد عورت بیماری میں مبتلا ہوگئی، اور اس کے شکم پر سوجن کے
 آثار پائے گئے اور ہر چند علاج کیا گیا کچھ افادہ نہ ہوا، اور بعد چار ماہ کے دفعتاً تمام برادری میں یہ
 بات مشہور ہوگئی کہ عورت مذکورہ کو شادی سے پہلے کا حمل ہے، ڈاکٹروں نے بھی دیکھ کر یہی کہا کہ
 شادی سے پہلے کا حمل ہے، اس پر شوہر نے اس کو تین طلاقیں دیدی، لیکن ڈاکٹروں کے قول کے
 موافق طلاق سے دو ماہ بعد وضع حمل ہو جانا چاہیے تھا، دو ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ حمل شادی
 کے بعد کا ہے یعنی شوہر کا ہے، یہ بات غلط فہمی سے واقع ہوئی ہے، اس عورت پر طلاق واقع
 ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوگئی تو اب کس طرح زوجیت میں شوہر مذکور کے آسکتی ہے۔

لہذا اذا كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان يعرض لهما في العدة وبعد انقضاءهما
 (مدا یہ صحیح، ظفیر۔)

الجواب :- اگر نکاح سے پھر ماہ کے پورا ہونے پر وضع مل ہوگا تو شرعاً وہ مکمل شوہر کا ہے اور نسب اس بچہ کا اس سے ثابت ہے، مگر چونکہ شوہر نے غلط فہمی سے تین طلاقیں دیدی تو تین طلاق اس پر واقع ہوگئی، اگر دوبارہ اس کو نکاح میں لانا چاہا ہے تو بدون علل کے شوہر اول سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا، اور طریقہ علل کا یہ ہے کہ عدت گزرنے کے بعد یعنی وضع مل کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد بعد صحبت اور وطی کے اس کو طلاق دیوے، پھر عدت یعنی تین حیض گزر جاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے، ایک طلاق دے کر ربعت کر لی پھر بقول خود **سوال (۲۵۲) :-** زید نے اپنی زوجہ زینب کو ایک طلاق دی اور بقول عمرہ تو کیا حکم ہے ایک طلاق رجعی دے کر رجوع کر لیا، ایک عمرہ کے بعد رات کو زید اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ کو کہا کہ دروازہ کھول عورت نے دروازہ نہ کھولا، زید نے غصہ میں یہ نیت طلاق رجعی پھر کہا کہ اے فلاں بنت فلاں تم کو طلاق، زید کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ ایک بار کہے اور اس کا والد کہتا ہے کہ تم نے دو بار یہ الفاظ کہے، اس صورت میں نکاح جدید کافی ہے یا حلال کی ضرورت ہوگی۔

الجواب :- جو کچھ زید کہتا ہے اور زید کو یاد ہے اسی کا اعتبار ہے، پس ایک طلاق رجعی پہلے دی تھی جس کے بعد اس کو رجوع کر لیا، اب یہ دوسری طلاق ہوگی، لہذا اب بھی وہ طلاق رجعی ہی ہے، کیونکہ دو طلاق تک رجعی ہی رہتی ہے کہما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں اور پہلی مرتبہ کی طلاق کو دو طلاق تسلیم کیا جاوے جیسا کہ زید کا والد کہتا ہے تو پھر تین طلاق ہو جاویں گی اور حلال کی ضرورت ہوگی بلا حلال کے پھر

لہ وہی قال ان تزوجت فلانة فمی طالق فتزوجها فولدت ولدا لسنة اشهر من يومه تزوجها فمواہبہ اهدایہ باب ثبوت النسب میہم اظہیر ہے وان كان الطلاق تلسافی المرأة او ثنتين فی الامه لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها اهدایہ باب الرجعة میہم اظہیر ہے سورة البقرة ۲۸۶ - ظفیر۔

وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی، لیکن شرعاً دو گواہوں سے کم کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، پس جب کرزید کو اگر ایک ہی طلاق دینا یاد ہے تو اسی کا اعتبار ہے، اس حالت میں بلا نکاح زید اپنی زوجہ کو عدۃ کے اندر رجوع کر سکتا ہے، فقط

شوہر طلاق دی ہے مگر | سوال (۲۵۳) :- جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق
توا نہیں ہیں عورت کیا کرے | مغلطہ دیدی اور وہ عورت بینہ سے طلاق کو ثابت نہ کر سکے اور

زوج بحلف منکر طلاق ہو، اور عورت یقیناً اپنا صدق اور زوج کا کذب ثابت نہ کر سکے باوجود علم کے، تو ایسی عورت کو کیا شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں، اور بعد عدت کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، کیا وقوع طلاق کے واسطے شاہدوں کا ہونا شرط ہے اور اگر عقد ثانی شرعاً نہ کر سکے تو کیا تہ بیر کرے۔

الجواب :- صورت مسئلہ میں عورت کو دیا نہ مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے اور بعد انقضائے عدت دوسرے مرد سے نکلت جائز ہے اور وقوع طلاق کے لئے وجود شہداء ضروری شرط نہیں ہے، لیکن عقد ثانی کا خلاف مصلحت ہونا دیکھ لے، کبھی بوجہ مینہ نہ ہونے کے کوئی فتنہ نہ ہو جاوے۔

میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے | سوال (۲۵۴) :- ایک شخص عمر ۳۵ سال نے اپنی زوجہ کو بحالت غصہ یہ کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دی، یہ فقرہ ایک مرتبہ ادا کیا گیا، یہ طلاق صحیح ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں دو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اب رجعت نہیں ہو سکتی دو بارہ نکاح کر سکتا ہے، بشرطیکہ تین دفعہ یہ لفظ نہ

لہ اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رجعت
بذلك او لم ترض هذا به باب الرجعة ۳۳ ظفیر ۳۳ والمرأة كالتقاضى اذا سمعت او
اخبها عدل لا يعمل لها تمكين رد المعتار باب الصريح ۳۴ ظفیر۔

کہا گیا ہو۔

طلاق کا کہنا ایک مرتبہ یا دہرے دو عورتیں | سوال ۲۵۵ :- زید نے ہندہ کو طلاق بدیں طریق
تین کی گواہی دیتی ہیں کیا مکمل ہے | دی عورت نے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو مجھ کو چھوڑ دو،
تو زید نے کہا کہ طلاق دی، لیکن غصہ کی وجہ سے ہوش دھوا اس غائب تھے، لہذا یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ
دی، دو عورتیں وہاں موجود تھیں، وہ کہتی ہیں کہ تین طلاق دیں۔

الجواب :- اس صورت میں نصاب شہادت دہونے سے موافق اقرار زید کے
ایک طلاق واقع ہوگی، فقط واللہ اعلم۔

اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے | سوال ۲۵۶ :- ایک شخص نے دو گواہوں کے سامنے یہی
کو طلاق دی، پھر قاضی کے سامنے اقرار کیا کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی، عورت بھی اقرار کرتی
ہے کہ چھ ماہ ہوئے میرے شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے، اب جس نے اس عورت سے نئی
شادی کی ہے، برادری نے اس کا حقہ پانی بند کر دیا اور میاں جی کفارہ بتاتے ہیں کہ ایک سو
بیس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور چالیس وقت کی نماز پڑھو، اور بچائت نے پانچ روپیہ جرمانہ
کیا، اس صورت میں کیا مکمل ہے۔

الجواب :- جب کہ شوہر اقرار کرتا ہے کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی ہے
اور عورت بھی یہی اقرار کرتی ہے تو اب کسی گواہ کی ضرورت نہیں، دونوں کے قول کے موافق
چھ ماہ سے طلاق ثابت ہو جاوے گی اور چھ ماہ کے اندر عورت کو تین حیض آپکے ہیں تو اس کی
عدت گزر گئی، بعد عدت عورت نے دوسرا نکاح کیا وہ صحیح ہے، اس میں کسی پر کچھ الزام لگانا
اور حقہ پانی بند کرنا اور جرمانہ کرنا جائز نہیں، میاں جی نے جو کچھ کفارہ بتلایا یا برادری نے

لہ والبا نین یلحق الصریح والصریح مالا محتاج الی نیتہ بائناک ان الواقعہ او

رجعیاً (رد المحتار باب الکنایات ص ۴۴۲) وینکم مباہاتہ دون الثلاث فی العداۃ

وبعد ما بالاجماع (ایضاً ص ۴۴۲) ظہیر۔

جو کچھ جرم مانے کیا یہ سب ناجائز اور غلط ہے۔

سوال (۲۵۷): ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں
 عداوت سے گواہی دے کر |
 دی، لیکن نین آدمیوں نے دشمنی سے یہ کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو
 طلاق دی چونکہ شخص مذکور نے ان تینوں کے ساتھ مقدمہ کیا ہے، اس وجہ سے دشمنی ہے،
 اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اگر وہ مرد ثقہ عادل طلاق کی گواہی دے تو طلاق ثابت ہو جاتی ہے
 لیکن دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہوتی، اگر وہ دو یا تین مرد جو گواہی دیتے ہیں، شوہر سے ان کو
 دنیاوی معاملہ میں عداوت ہے تو ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط

گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے کچھ نہیں ہوتا | سوال (۲۵۸): ایک شخص اپنی بیوی کو چند
 آدمیوں کے رو برو طلاق دیدی اور اپنا ریا ہوا زیور واپس لے لیا، دوسرا نکاح بھی کر لیا
 جب عورت نے مہر کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو شوہر طلاق سے منکر ہو گیا، اس صورت میں
 طلاق ہوئی یا نہیں اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں جب کہ طلاق کے گواہ موجود ہیں طلاق ثابت
 ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں، دو عادل گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاتی ہے،
 تحریر کی ضرورت نہیں، بعد گزرنے عدت کے مطلقہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۲۵۹): زید اپنی بیوی کو گالیاں دیتا ہے،
 طلاق دیتا ہوں تو کیا مکمل ہے |
 کئی دفعہ کہہ چکا کہ اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں، اس صورت
 میں کیا حکم ہے، عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

لہ وعدہ بسبب الدنيا (در مختار) فتحصل من ذلك ان شهادة العدو على عدو
 لا تقبل (رد المحتار) كتاب الشهادة باب القبول وعدمه ثم ينفير عنه ونفيا بما لا يفيها من
 الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره ككتاب الطلاق (در جلال) اور جل جلالہ ہمارے پاس کتاب الطلاق ہے

الجواب :- شوہر کا یہ قول کہ میں اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں اور اس کو بجائے ماں بہن سمجھوں گا موجب طلاق ہے، اور اگر یہ لفظ تین بار یا زیادہ کہا ہے تو حرمت مغلفہ ثابت ہو گئی اور بدون حلالہ کے اب وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آ سکتی قال فی الدر المختار ای مثل ما سید کریم من نحو کو فی طلاقا اطلق و یا مطلقۃ بالتشبیہ و کذا المضمار اذ اغلب فی الحال مثل اطلقت فی البحر۔ اور جب کہ زوجه زیدہ پر طلاق واقع ہو گئی تو بعد مدت کے جو کہ تین حیض ہیں اس کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست اور صحیح ہے۔

سوال (۲۶۱) :- ایک مولوی نے ایک جمیل سے کہہ کر دے تو واقع ہو گئی یا نہیں اس کی زوجه کو دفعہ تین طلاق دلوا دی، حالانکہ عورت بے عیب تھی، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا ایک بارگی تین طلاق واقع ہو گئی یا نہ، اور اس مولوی کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب :- تین طلاق اس کی عورت پر واقع ہو گئی، لیکن بے وجہ کسی کی زوجه کو طلاق دلوانا بُرا ہے اور تین طلاق یک دفعہ دینا اور دلوانا بھی خلاف سنت ہے جس مولوی نے ایسا کیا بُرا کیا، لیکن تینوں طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام مغلفہ ہو گئی۔

لے مرد المختار باب الصریح ۵۰۰ ظفیر۔ لے قال لزوجه غیر المدخول بعد انت طالق ثلاثا ووقع وان خرق بانت بالاولی لم تقم الثانية بخلاف الموطأ فی حیث یقع الكل (الدر المختار علی هامش مرد المختار باب طلاق غیر المدخول بعد انت) بدعی یعود فی العتدان یطلقها ثلاثا فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة متخللا فذلک وقع الطلاق وکان عاصیا عالمگیری کتاب الطلاق ۵۰۰ ظفیر۔

غصہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق | سوال (۲۶۱) :- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا، زید اور ہندہ
تین طلاق کیا حکم ہے | میں لڑائی ہوئی، زید نے غصہ میں کہا، ایک طلاق، دو طلاق،
تین طلاق، ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور قرینہ اس کا
موجود ہے کہ وہ شخص اپنی زوجہ کو کہہ رہا ہے قال فی الدر المختار و فی رد المحتار ما فی البحر
ولو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق
و یفہم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأتہ لان العادة ان من له امرأۃ انما
یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرہا فقوله ان حلفت بالطلاق ینعرف الیہا ما لم
یورد غیرہا

بے نازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی | سوال (۲۶۲) :- بد معاش بے نمازیوں نے صورت
کو سکھا کر دعویٰ کر دیا کہ شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی، اور یہ بد معاش بالکل خلاف شرع
لوگ ہیں، ان ہی بد معاشوں کی گواہی سے عدالتوں نے طلاق کی تصدیق نہیں کی، اب جو حکم
شرع ہو بیان فرمادیں۔

الجواب :- طلاق کے ثابت ہوتے کے لئے دو گواہان عادل یعنی نساوی
پر ہیزگار کہائے سے بچنے والوں کی گواہی ضروری ہے، فاسق خلاف شریعت لوگوں کی گواہی
سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، جب کہ شوہر طلاق سے انکار کرے، پس صورت مسئلہ میں ایسے
لوگوں کی گواہی سے جس کا ذکر سوال میں ہے طلاق ثابت نہیں ہوگی۔

لہٰذا رد المحتار باب الصریح می ہے۔ ظہیر۔ لے کل فرض لہ وقت معین الصلوۃ والصوم الخ
اخر می فیہ من سقطت عدالتہ اذا ترک الرجل الصلوۃ استعذافا بالجماعۃ بان لا
یستعظم تقویت الجماعۃ کما تفعلہ العوام او مجانۃ او فسقا لا تجوز شہادتہما علی منکرہی
مصری کتاب الشہادۃ باب الرابع الفصل الثالث می ہے، ظہیر۔

سوال (۲۶۳) :- ایک شخص نامرد ہے اور اس نے یہ کہا تھا کہ طلاق دیدوں گا کہنے سے | طلاق ہوتی ہے یا نہیں | میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدوں گا، لیکن کسی کے بہکانے سے طلاق نہیں دی، آیا یہ کہنے سے طلاق دیدوں گا طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور ایک مرتبہ حالت ناہلانی میں اس کی والدہ نے طلاق بھی دیدی تھی، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ابھی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ شرعاً ناہلانی کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور طلاق کا ارادہ اور وعدہ کرنے سے بھی طلاق نہیں پڑتی، اور عین کی زوجہ کو بلا طلاق کے علیحدہ کرانے کی کچھ شرطیں ہیں کہ وہ ہائی نہیں جاتی، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہ ہوگی اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

سوال (۲۶۴) :- ہندہ زوجہ زید مدعی ہے کہ زید نے مجھ کو دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے | طلاق مغفلہ دی، اور دوسرے سے میرے اس کے تعلقات باطل منقطع ہیں، لیکن اس کے پاس گواہ نہیں ہیں، ایسی حالت میں رفع شر کرنے کی وجہ سے زوجہ منکر سے حلف لے کر زوجہ اس کے حوالہ کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہندہ کو اگر یقین معلوم ہے کہ اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق مغفلہ دیدی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ زید سے تعلق قائم رکھے، اور جس طرح ہو سکے زید سے علیحدگی رکھے اور کسی کو جائز نہیں ہے کہ اس حالت میں ہندہ کو زید کے حوالہ کرے اور اگر جبراً ہندہ زید کو دلوا دی جاوے گی تو ہندہ گناہگار نہ ہوگی، زید گناہگار ہوگا، درمختار میں ہے سمعت من رد جہا نہ طلقها ولا تقدر علی منعہ من نفسہا الا بقتلہ لہا قتلہ بناؤ خوف القصاص وزہ تقتل نفسہا وقال الا ورجندی ترفع الامم للقاصی فان حلف ح لا بینة فاللا شر علیہ الا و قیل لا تقتلہ الا و بہ یفتی الا و الا شر علیہ اذ مختار

لہ او انا اطلق نفسی لہ یقع لہ نہ وعدہ ما لم یعارف اذ منو الانشاء لہم والدار المختار علی ما مشی بہ الدار المختار باب التلویض مہمہ اظہیر لہ الدار المختار علی ما مشی بہ الدار المختار قبیل باب الاہلام مہمہ اظہیر۔

دو مرتبہ کہا طلاق دیدیں گے اور ایک مرتبہ کہا طلاق دی کیا حکم ہے

سوال (۲۶۵) :- محمد دین نے لہنی بی بی پٹھن کو دو مرتبہ کہا کہ طلاق دیدیں گے، اور ایک مرتبہ کہا طلاق دیدی، اور اب محمد دین اور اس کی زوجہ باہم رہنے پر راضی ہیں، لیکن بعض گواہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے محمد دین کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں مگر اس وقت محمد دین ہمارے سامنے نہیں تھا، بعض اس کی آواز اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سنے ہیں، اس صورت میں ان کی گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب :- قال فی الدر المختار ولا یشہد علی معجب بسماہ منہ الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیرہ لکن لو ضلوا تقبل ان قوله ضمر ای بانہ مشاہد علی المعجب ان شامیؒ، پس اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہیں ہے، لہذا موافق اقرار زوج کے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اور رجعی ہے، عدت میں رجعت درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔

نقدہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۲۶۶) :- ایک شخص طلاق دے کر بیوی کو گھر سے نکال دیا، اس کو آٹھ سال ہمارا ہوا، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

اس کا جواب مولوی عبدالحق صاحب دوسلم نے یہ لکھا ہے کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی و حنبلی کا اتفاق ہے کہ جو شخص اپنی عورت کو چار برس تک نان و نفقہ نہ دیوے اور گھر سے نکال دے تو طلاق شرعی ہو جاتی ہے، اور آیات قرآنی سے ثابت ہے کہ تین طلاق کے بعد تین مہینے دس یوم میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور جو شہادت طلاق کی گواہان معتبر سے گزری ہے، اس شہادت کی رو سے مگر غنا اس عورت کو نکاح کر لینا جائز ہے، یہ جواب صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- اقول وبالله التوفیق، یہ فتویٰ مولوی عبدالحق نو مسلم کا صحیح نہیں ہے، یہ دعویٰ ان کا کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی و حنبلی میں چار برس تک نفقہ دینے سے طلاق ہو جاتی ہے غلط ہے اور دعویٰ اتفاق کا باطل ہے، اور تین مہینہ دس یوم عدت طلاق کا کہنا بھی غلط ہے، عدت طلاق کی نص قرآنی سے تین حیض ہیں، اور جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہیں، پس جواب اسل سوال کا یہ ہے کہ اگر اس عورت کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے اور دو گواہ عادل طلاق کی گواہی دیتے ہیں تو عدت گزرنے کے بعد یعنی تین حیض کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۱۲۶۷) :- زیہ نے اپنی زوجہ ہندہ سے تنہائی بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا تو کوئی طلاق ہوئی ہے چلی جا تو کوئی طلاق ہوئی ہے میں یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ، اور ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر زیہ نے ہندہ سے یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے،

لہ ولا یفرق بینہما بجمزہ عنہما ای النفقة باؤاعہما الثلثة (دعویٰ ماکول و ملبوس و مسکن ولا بعد ایفاۃ لوفاۃ باحقہما و لو موسرا و جوز الشافعی باعسار الزوج و بتضررہما بالغیبتہ و لو قضی بہ حنفی لم ینفذ) (درمختار) قوله حقہما ای من النفقة قوله لو موسرا المناسب لو معسر الا ان اشارۃ الی خلاف الشافعی والاصح عنده عدم القسم بینہم الموسر حقہما کما ہنا (در المختار) باب النفقة مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقة ص ۹۹، ظفیر۔

لہ والمطلقت یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء (سورۃ البقرہ ۲۰۶) والیٰ ینسئ من المحیض من نسائکم ان یرتبعن فعدتہن ثلثۃ اشہر والیٰ لم یحضن و ادلات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن (الطلاق ۱۶)، ظفیر۔

ایسی حالت میں کہ ہندہ کو زید کا طلاق دینا معلوم ہے تو ہندہ عدت طلاق گزار کر جو کہ تین حیض ہے اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۲۶۸)۔ ایک ہیرے لپٹے ایک مرید کی ہیرے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

ڈاڑھی پر گر کر خوب زور سے ہلائی اور کہا کہ تیری زوجہ زانیہ ہے تو اس کو طلاق دیدے، زید مرید نے بوجہ خوف جان کے چھ سات مرتبہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کما فی الدر المختار و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکراً الا قوله فان طلاقه صحیح ای طلاق المکرۃ شامی۔

سوال (۲۶۹)۔ زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا کہ تو چلی جا اور یہاں سے نکل جا، تب ہر طلاق، یہ یاد نہیں کہ طلاق کا لفظ ایک دفعہ کہا یا دو دفعہ تین دفعہ، اس صورت میں کیا حکم ہے، زید کسی طرح سے زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ زید کی زوجہ پر واقع ہوگی رجعت صحیح نہیں ہے، لیکن اگر ایک یا دو طلاق دی ہے تو نکاح مجدد عدت میں اور عدت کے بعد صحیح ہے، اور اگر تین طلاق دینا یاد ہے یعنی بطن غالب تین دفعہ لفظ طلاق کا کہنا یاد ہے

لے ان الصریح فومان صریح جمی و صریح بائی فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقة غیر مقررہ و بعض دلا بعد الثلاث لانقاذ الاشارة ولا موصوفا بصفة تبی عن البینونہ الا واما الثلاث فمختلفة و هو ان یکون بحروف الا بان تنو بحروف الطلاق لکن قبل الدخول حقیقة لکن مقررہ و بعد الثلاث نفا و اشارۃ او موصوفا بصفة تبی عن البینونہ الا واما المختار باب الصریح مقررہ، ظہیر مقررہ، ویکون بہ المختار کتاب الطلاق مقررہ، ظہیر

تو پھر بدو ن طلاق کے نکاح جدید بھی جائز نہیں ہے، لیکن بصورت شک میں طلاق شمار نہ ہوں گی، ایک ہی طلاق رہے گی جس کا حکم اوپر لکھا گیا۔

سوال (۲۷۰: ۱) - زید نے بوجہ اپنی بد چلنی کے اپنی
طلاق دینے سے طلاق ہو گئی زوجہ کو بذریعہ خطوط کے جب کہ وہ عرصہ سے اپنے باپ

کے گھر تھی طلاق دیدی، اور چند خطوط کے ذریعے سے مفصل طلاق دیدی، اور علاوہ تحریر کے دو آدمیوں کے سامنے جو کہ نیک اور صالح ہیں، یہ کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں تم گواہ رہنا اور میری بیوی کے بھائی اور ماں سے کہہ دینا کہ وہ طلاق دے چکا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں کہ شوہر نے بوجہ دو آدمیوں صالح کے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، طلاق واقع ہو گئی، اور یہ بار بار لکھنا اور کہنا شوہر کا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، اگر خبر دینا ہے اس پہلی طلاق سے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح ہو سکتی ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے، اور شوہر کے خطوط میں سے جو دو خط زوجہ کے بھائی کے نام ہیں ان میں تو طلاق

لہ وینکے مبانہ بمادون الثلاث فی العدة وبعد ما بالاجماع ومنع فہو فیما الاشتہاء النسب
لا ینکح مطلقہ من نکاح صحیح بما ای بالثلاث حق یطأ ما خبر، ولو الغیر من احق بجامع مثله بنکاح
نافذ وتضمنی عدۃ الثانی (الدر المختار علی مائتۃ) والاحتار باب الرجعة مہم، لو
شکی اطلق واحدة او اکثر بنی علی الاقل (در مختار) الا ان یتیق بالاکثر او ینکح اکثرہ
ہو (مختار باب العیر مہم)، ظفر لہ اذا اطلق الرجل امرأۃ تطلقہ، حبیبۃ او تطلیقتین خط
ان یراجعہا فی عدۃ تمارضت بذللہام لہ تعرض کذا فی الہدایہ، عالمگیری باب الرجعة مہم،
فاذا کان الطلاق بالتامع الثلاث فلما ان یتزوجہا فی العدة وبعد انقضائها (ایضا
مہم)، لو قال عنیت بالثانی الاخبار من الاول لہ یرصدق بالفضاء ویرصدق فیما
بینہ و بین اللہ (عالمگیری مہم)، ظفر۔

سرتک ہے جس کا حکم وہی ہے جو ادب رکھا گیا، یعنی طلاق رجعی واقع ہوئی اور ایک خط جو زوجہ کے ناک ہے اس میں صریح نہیں بلکہ الفاظ کنایہ مذکور ہیں، اور اس خط میں مذکر طلاق اور غصہ کا بھی اظہار نہیں ہے، لہذا ان الفاظ کنایہ میں نیت شوہر کا اعتبار ہے، اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائنہ ان سے واقع ہوتی ہیں، اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو کچھ نہیں، باقی جن خطوط میں صریح طلاق لکھی ہے وہ واقع ہو گئی، اور وہ رجعی ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔

تین طلاق دے کر بھڑکھڑایا کیا مکم ہے | سوال (۲۷۱) :- عبد اللہ نے اپنی منکوحہ کو ایک جلسہ میں دو گواہ کے رو برو تین مرتبہ طلاق دہی اور منکوحہ کو علیحدہ کر دیا، بعد چند روز کے عبد اللہ نے منکوحہ مذکورہ کو پھر خانہ انداز کر لی ہے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس سورت میں عبد اللہ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدولت طلاق کے اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور ویسے ہی بلا طلاق و بلا نکاح اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے۔

مفتی کو طلاق کے متعلق کچھ | سوال (۲۷۲) :- مفتی کو طلاق دینے والے یا مطلقہ سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں کہ مثلاً طلاق حالت حمل میں دی ہے یا حیض یا نفاس میں، اگر شوہر ایک جلسہ میں تین طلاق دیوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سوال کو سن کر جو کچھ جواب اس سوال کا ہووے دیا جاوے، اس سوال کی ضرورت نہیں ہے کہ طلاق حالت حیض یا حالت نفاس میں دی یا حالت حمل میں دی، کیونکہ ان سب حالتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور ایک جلسہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔

لے لائنم ہندوی النکاحیات الطلاق الا بالنیۃ اھد لالۃ حال رعالمگیری باب النکاحیات
مکتبہ اظہیر لے دات کان الطلاق ثلاثا فی الحرة وثنتین فی الامۃ امر تحمل لہ حتی تنکم زوجا
میر و تہما صنیعہ و بدخل ہما ثم بطلت با او موت عنہا رعالمگیری باب الرجعة مکتبہ اظہیر۔

نشر کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے | سوال (۲۷۳) :- اگر بحالت نشر یا

غضہ تین طلاق دیوے ایک جلسہ میں تو طلاق ہوگی یا نہ ۔

الجواب :- طلاق واقع ہو جاوے گی ۔

عاملہ اور مانفہ کو بھی طلاق ہو جاتی ہے | سوال (۲۷۴) :- اگر عورت عاملہ یا مانفہ کو

ایک جلسہ میں تین طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں ۔

الجواب :- ہو گئی، واضح ہو کہ عورت عاملہ کو یا مانفہ کو یا نفسا کو اگر ایک

جلسہ میں تین طلاق دے گا، تین طلاق واقع ہو جاوے گی، لیکن مانفہ یا نفسا کو تین طلاق

ایک دفعہ دینا یا ایک طلاق دینا بدعت ہے شوبہ گناہ کا رہتا ہے مگر طلاق واقع ہو جاتی

ہے۔ کما فی الدر المختار والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتین : قال

فی الشامی قوله ثلاث متفرقة وكذا بکلمة واحدة بالاولی الخ ان قال و

ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه

يقع ثلاث ثم نقل كلام ابن العمام فی اجعه ۔

بلائیٹ بھی کہے کریں گے تم کو طلاق | سوال (۲۷۵) :- اگر شہمی زن خود راس بار گفت کہ

دی تو طلاق ہو جاوے گی | من ترا طلق دادم و نیت طلاق داد نشر نہ بود، درین صورت

طلاق واقع شد یا نہ ؟ اگر واقع شد رجعی واقع شد یا مغلط ۔

الجواب :- در طلاق مرتہ حاجت نیت نیست، اگر راس بار طلاق دادہ

زوجہ او مغلط شد، و بدون علل تجدیدہ نکاح جائز نیست، صریحاً مالم یستمر الا فیہ

ولو بالناسیة کطلقتہا انت طالق و مطلقۃ الخ، و یقع یحاران لم یزنی

شیاً (دری مختار) ۔

لے رد المحتار للشیامی کتاب الطلاق ص ۲۶۶، طبع شد از ان الصریح لا یحتاج الى التیة

اسود المحتار باب الصریح علیہ، طغیر۔

سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا مکرم ہے | سوال (۲۷۶)۔ زید نے جب دوسرا نکاح کرنا چاہا تو اس سے کہا گیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دیدو، زید نے کہی سالی کا نام لے کر کہا کہ آمنہ کو طلاق ہے، آمنہ زید کی سالی کا نام ہے، طلاق ہوئی یا نہیں۔
الجواب ۱۔ طلاق واقع نہ ہوگی۔

انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۲۷۷)۔ عمر نے زبردستی کی وجہ سے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دی کہ لفظ طلاق کو آواز سے کہا اور انشاء اللہ خدا آہستہ سے کہا کہ زبردستی کرنے والے نہ سیں، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔
الجواب :- نہیں۔

جبراً طلاق لینے سے ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۲۷۸)۔ طلاق جبراً شوہر سے لی جاوے تو واقع ہوتی ہے یا نہیں، اور زبان سے اقرار کی ضرورت ہے یا نہیں، یا صرف نقل کر دینا طلاق نام کا جو دوسرے کا لکھا ہوا ہے، وقوع طلاق کے لئے کافی ہے یا نہیں۔
الجواب ۱۔ شوہر سے جبراً طلاق اگر دلوائی جاوے تو طلاق ہو جاتی ہے، لیکن نقل کر دینا طلاق نام کا جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہے، محض لوگوں کی زبردستی سے ہونے پر ارادہ طلاق مفید طلاق نہیں اور اس سے طلاق نہیں پڑتی۔

لے دو قال امرأتہ المحبشیۃ طالق ونیتہ لہ فی طلاق امرأتہ لیست بمحبشیۃ لا یقع طلاقا
وعلیٰ هذا اذا سمی بغیر اسمہا ولا نیتہ لہ فی طلاق امرأتہ (عالمگیری کشوری ص ۲۶۶) ظفر
لہ اذا قال لا امرأتہ انت طالق انشاء اللہ متصلا لم یقع الطلاق (ایضا ص ۲۶۶) ظفر
لہ ویقع طلاق کل زوج بالتم مائل ولو عبد او مکرم فان طلاقہ صحیح لا امرأۃ لا یقع
(در مختار) ای طلاق المکرہ صحیح (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۶۶) ظفر۔
لہ وفي البعی المراد الا کما علی التلفظ بالطلاق فلوا کما علی ان ینکتب طلاق
امرأتہ فکتب لا تطلق النوا (ایضا) ظفر۔

بیوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں | سوال (۲۷۹) :- زوجہ اگر شوہر کو مال دے کر طلاق
لیوے تو جائز ہے یا نہیں، اور عدت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- مرد بالغ ہے اگر اس کی عورت مال دے کر طلاق لے طلاق واقع
ہو جاتی ہے اور عدت لازم ہے اگر صحبت یا غلوت صیمہ ہوئی ہے، اور وہ روپیہ مرد کو لینا
درست ہے، لیکن اگر قصور مرد کا ہے تو اس کو روپیہ لینا اچھا نہیں ہے۔

مہر ادا کرنے کی استطاعت دہو تو | سوال (۲۸۰) :- مہر مہمل ہو، اور غلوت صیمہ ہو مہمل
طلاق ہوتی ہے یا نہیں | ہو، بعد کو عورت اپنا مہر طلب کرے، اور شوہر اس کے
ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو طلاق ہوگی یا نہیں عورت کو اس میں کیا اختیار ہے۔

الجواب :- طلاق نہیں ہوتی، صرف عورت کو اپنے نفس کو روکنے کا اختیار ہے،
طلاق نہیں ہوتی۔

طلاق بعد کہاتحہ کو رکھوں تو | سوال (۲۸۱) :- زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر کہا اگر
ماں بھی کو رکھوں کیا مکم ہے | تحہ کو رکھوں ماں بہن کو رکھوں، اب وہ زید کی بیوی ہو سکتی ہے
یا نہیں۔

الجواب :- یہ طلاق بائنہ ہوگئی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے، اور کچھ کفارہ نہیں ہے۔

لے ان مطلقہ علی مال فقہت و قم الطلاق و لنز مع المال و کان الطلاق بائنہ علی مکرری کشوری
مطہر، ظفیر، لے ان کان النشوز من قبل الزوج فلا یعمل له اخذ شیء من العوض علی الخلع و
هذا فی حکم الدیانۃ فان اخذها جاز ذلک فی الحکم و لنز من حتی لا تملک استردادہ کذا فی
الہدایہ (ایضاً مشہور) ظفیر۔ لے لہا منہ من الوطی و دہر لہا بدہر مختار، و اشار الی ان لا یعمل
لہ و طو ما علی کمر، منہا ان کان امتناعہا الطلب المعمر (س) د المختار مطہر، ظفیر۔
کے حوائج ہی ہانت علی مثلاً ہی و کن الی و حلف لفظ برا او ظہاراً او طلاقاً صحت نیز و وقم ما
فراہ لان کتابہ قال فی البصر اذا ذوی بہ الطلاق کان بائنہ و بد المختار مطہر، ظفیر۔

طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا مکمل ہے | سوال (۲۸۲) :- ایک شخص نے اپنی عورت کو

دو مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی جا چلی جا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں اس عورت پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی۔

طلاق بائنہ دی حرام ہوئی کہا کیا مکمل ہے | سوال (۲۸۳) :- زید نے اپنی عورت سے کہا

میں نے تم کو طلاق بائنہ دی اور تم مجھ پر حرام ہوئی اور میں تجھ پر حرام ہوا، کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی کما قال فی

الدر المختار لا یلحق البائن البائنہ فقط۔

زبان بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا مکمل ہے | سوال (۲۸۴) :- صالحہ کو زید نے رو برد کوئی

طلاق نہیں دی، لیکن زید نے دل میں یہ ارادہ کر لیا کہ قطعی طلاق دے چکا، اور صالحہ سے بھی یہی الفاظ کہے کہ میں طلاق دے چکا، کئی ماہ قریب ایک سال ایسے الفاظ کہا گیا، ایسی صورت میں کونسی طلاق پڑی اور اس کے واسطے کیا صورت ہے؟ فقط۔

الجواب :- جب کہ زید نے یہ الفاظ زبان سے کہے ہیں کہ میں طلاق دے چکا اگرچہ

واقعہ میں اس سے پہلے طلاق نہ دی ہو، طلاق واقع ہو گئی، پھر اگر تین بار یا اس سے زیادہ الفاظ مذکور کہے تو عورت مطلقہ ثلاثہ اور مغفلہ ہو گئی، بدون عمار کے اس سے نکاح درست نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (لواقح بالطلاق کا ذکر باوجود ازلہ وقع قضاء لا دیانہ شامی ص ۱۰۰)۔

لہ ان الصریح فوعان صریح رجعی و صریح بائن، فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد

الدخول حقيقة غیر مقرون بعوض والابعد الثلاث لانفاذ الاشارة ولا موصوف

بصفة تبني معنى البينونة الا واما الثاني فبمخلافه ان يرد المختار باب الصریح ص ۱۰۰ ظفیر

لہ المختار علی هامش رد المختار باب لکنایات ص ۱۰۰ ظفیر لہ رد المختار کتاب الطلاق ص ۱۰۰ ظفیر

احتلام والے چودہ سال کی طلاق ہوتی ہے | سوال (۲۸۵) :- اس چودہ سال بڑے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں جس کو احتلام ہوتا ہے۔

الجواب :- مسئلہ شرعیہ یہ ہے کہ نابالغ کی طلاق نہیں ہڑتی اور بالغ کی ہڑتی ہے، پس اگر لڑکا محکم ہے اور احتلام اس کو ہو چکا ہے، اس کے بعد اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی، شرفائز کے کو احتلام ہونے لگے یا پندرہ برس کی عمر پوری ہو جائے تو وہ بالغ ہے، فقط۔

سوال (۲۸۶) :- زید کا حالت نشہ میں اپنی بیوی سے طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے | تکرار ہوا، اسی حالت میں ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ ہم کو طلاق دینے کا طریقہ بتاؤ، ہم ابھی طلاق دیتے ہیں، پانچ چھ مرتبہ کہا طلاق ہوئی یا نہ؟

الجواب :- ظاہر یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں ارادہ اور وعدہ طلاق کا کیا ہے۔ پس طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال (۲۸۷) :- ایک شخص نے بیوی سے کہا میں نے طلاق دی کہنے سے طلاق ہوگئی | سوال (۲۸۸) :- ایک شخص نے بیوی سے کہا میں نے طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں، اور شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- صورت مسئلہ میں ایک طلاق جہی واقع ہوگی، عدت گزر جانے کے بعد شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر عدت نہیں گزری تو رجعت کر لے نکاح کی ضرورت نہیں، فقط۔

لے بلوغ الغلام بالا احتلام والاحبال والا نزال فان لم يوجد فيهم شيء فعليهم
لكل منهم خمس عشرة سنة به يعني (در مختار مختار مبيّن) ظهير. كصريحه
ماله يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطليقتا وانت طالق ومطلقة لا يقع بها اي كذا
الا لغاؤه ما بعد ما من الصريح (در المختار على ما عني) رد المحتار باب الصريح
اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية فله ان يراجعها في عدتها وحيث لم يرض
باب الرجعة من غير ان يراجعها في عدتها وحيث لم يرض. ع. كغيره من
لا يرضى الرجعة اذا طهرت من الحيض الا غير (در المختار على ما عني) رد المحتار باب الرجعة

تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کرچکا ہوں اس پر تین طلاق یہ کہا کیا حکم ہے | سوال (۲۸۸):- ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تیری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں یا کرچکا ہوں تو اس پر تین طلاق، بر تقدیر خلاف شروط دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ پر طلاق ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ مطلقہ ہو جائے گی و علیٰ ہذا لو قال کل امرأۃ ان تزوجها بغیر اذنک فطلاق امرأتہ طلاقاً بائنناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنہا طلقت لانہ لم یتقید بيمينہ ببقاء النکاح ثم اھی جلد ۳ کتاب الایمان ملائلاً۔ فقط

اگر تیری اجازت کے بغیر دوسری سے زیادہ ٹھہروں | سوال (۲۸۹):- شوہر نے زوجہ سے توجہ کو طلاق دیے کا اختیار یہ کہا کیا حکم ہے | کہا کہ اگر میں پردیس میں بلا اجازت تیری دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو اختیار ہے اپنے نفس کو طلاق دیدے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں عورت کو اختیار ہے کہ اسی مجلس میں جس میں شرط پائی جائے اپنے نفس کو طلاق دیدے۔ فقط

یہی کہتی ہے طلاق دی شوہر | سوال (۲۹۰):- ہندہ منکوحہ زید نے دعویٰ کیا کہ زید انکار کرتا ہے کیا حکم ہے | نے مجھ کو طلاق دی زید انکار کرتا ہے اور حلف اٹھاتا ہے، ہندہ گواہ پیش کرتی ہے کیا حکم ہے۔

لہذا یتجسس المحتار کتاب الاعان مطلب حلفہ دال لیعلمہ علیہ۔ ظفیر
لہ قال لہما اختاری او امر لہ بیدلہ بنوی تفویض الطلاق لا نعمما کنا یة
فلا یملان بلانیة او طلق نفسہا فلہما ان تطلق فی مجلس علیہا بہ مشافہة او اخیاراً
والدس المحتار علی ما مشی بہ الدال مختار باب تفویض الطلاق علیہ۔ ظفیر۔

الجواب :- اگر گواہ عادل ہیں اور دو ہیں یعنی دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہی طلاق کی معنی میں تو طلاق واقع ہوگئی، انکار شوہر اور حلف اس کا مستبرہ نہیں ہے۔ فقط

سب گمراہوں کو طلاق دی یہ کہا کسی نے کہا میری [سوال (۲۹۱) :- ایک شخص نے کہا میں بیوی پر بھی طلاق پڑی کہا بڑے دو کیا حکم ہے] نے اپنے سب گمراہوں کو طلاق دیدی، لیکن نیت طلاق کی نہ تھی، ایک دن لوگوں نے کہا کہ تیری زوجہ بر طلاق پڑ گئی تو اس وقت اس کی زبان سے نکلا، پڑ جانے دو، نیت اب بھی نہ تھی، کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ بر تین طلاق واقع ہوگئی، وہ عورت بالکل نکاح سے خارج ہوگئی، قال نساء الدنيا و نساء العالم طلاق لم تطلق امرأته بخلاف نساء المحلة والداس۔ در مختار۔ شامی میں ہے و لو قال كل عبد في هذه الناس ادعبيد لا فيها اعتقوا في قولهم شائى۔ اور صحیح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہنا شوہر کا کہ پڑ جانے دو اور بھی سبب وقوع طلاق کا ہے۔

سورت مسئلہ میں ایک رجعی طلاق پڑی [سوال (۲۹۲) :- زید نے اپنی زوجہ سے کہا تجھ کو طلاق ہے۔ قیامت تک نہیں رکھوں گا، اگر پھر رکھوں تو اپنی ماں کو رکھوں، کیا حکم ہے۔]

الجواب :- سورت مسئلہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت میں

له ومنها الشهادة بخير المحدد والقصاص وما يطلع عليه الرجال و شرط فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال كالنكاح والطلاق والعقاق والوكالة والوصاية ونحو ذلك مما ليس بمال رعيه فليكن كتاب الشهادة مطلقا، طفيق، ۲، سر المحتل باب طلاق غير المدخول بهما ۳، طفيق

الجواب :- طلاق ہوگی، اگر تین طلاق دی ہے تو ہر حال میں بائن مغلط ہے اور اگر ایک یا دو دی ہے تو پھر اگر بعض مہری ہے یعنی شوہر نے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو مہر معاف رہے اور عورت نے قبول کر لیا تو طلاق بائنہ واقع ہوگی جس میں رجعت صحیح نہیں اور صورت مسئلہ میں ظاہر یہی ہے کہ بوجہ طلاق عورت نے مہر معاف کیا ہے، پس اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی، فقط۔

سوال (۳۹۸) - زید نے اپنی زوجہ کو کتاباً طلاق
کی تعلیم دیتے وقت بطور مثال مکلفہ عنہا غیر انت طالق
کہا، پس دو توں کے دل میں مشہد وقوع طلاق کا پیدا ہوا، حالانکہ نیت طلاق کی باطل رہی
پس زید رجعت کے واسطے رجعت کہہ دیا، بعد کو معلوم ہوا کہ تعلیم مسئلہ کے لئے اس طرح کہنے
سے طلاق نہیں ہوتی، کیا لفظ رجعت سے اقصاء طلاق ہو گئی۔

الجواب :- اس صورت میں کسی طرح طلاق واقع نہیں ہوئی اور رجعت کرنا خود لغو ہے متکفی طلاق کو نہیں، فقط

تکلیف کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی
محاس کا نکاح کر دو، کیا ممکن ہے

سوال (۲۹۹)۔ زید کا نکاح عائشہ سے ہوا
پھر اس نے زینب سے نکاح کر لیا اور عائشہ کے اقرباء

سے کہا کہ عائشہ میرے چھوٹے بھائی کو دیدو، چنانچہ انہوں نے عمر سے منگنا کر دیا، اب عمر
فوت ہو گیا، سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح عائشہ سے رہا یا نہیں، کیونکہ وہ کہہ چکا تھا کہ عمر کو

فوت ہو گیا۔

الجواب :- محض اس ارادہ سے کہ اپنی زوجہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرتے پدمادہ اور راضی ہو جاوے اور دن اہل تاریخ نکاح کی مقرر ہو جاوے اس کی

له الصبر في فوائده ورجى صبري باشي فلا حول الا بيكوني بمجرى الطلاق بعد الدخول فيه
 فيكون متبرع بمروني ولها الطلاق في حاله العسر واليسر كواب الصبر في عسر وخير.

زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی کیونکہ طلاق کے لئے کسی ایسے لفظ کے ساتھ حکم ضروری ہے جو طلاق پر دلالت کرے محض نیت اور ارادہ اور رضامندی سبب طلاق کا نہیں ہے قال فی رد المحتار و اس ادبما للفظ او ما يقوم مقامه من الکتابۃ المستہینۃ او الاخذ بالمفہومۃ فلا یقع بالقاء ثلثۃ اجمارا لہما و احرا ما یحلق شعر ما و ان اعتقد الا لتمام الحلق طلاقا کما قد مناء الا فی القنیۃ زوج امرأتہ من غیرہ لم ینکح طلاقا ثم یرقم ان فی طلق لا یرقم فی غیرہ قولہ ان فی طلق لعل وجہہ ان قولہ نہ وجنتک امراتی فلا ینکح ان یتکون علی تقدیر انہم تزوجہا منک او تقدیر لا یطالق منی فاذا فی الطلاق تعین الثانی فطلق شامی۔

اور ظاہر ہے کہ یہ اختلاف روایات بعد تزویج کے ہے اور صورت مسئلہ میں تزویج واقع نہیں ہوا، محض ارادہ رہا یا رضامندی رہی، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور شامی کی عبارت سے یہ بھی واضح ہوا کہ نیت طلاق بصورت تزویج اس وقت طلاق واقع ہوتی ہے کہ زوج یہ کہے کہ نہ وجنتک امراتی فلا ینکح یعنی شوہر خود نکاح اپنی زوجہ کا دوسرے شخص سے کرے اور وکیل وغیرہ عورت کا ہو کر اس کی طرف سے تزویج کرے تو اس صورت میں چونکہ زوج کی طرف سے ہوا، اس لئے یہ لفظ کنایات میں داخل ہو کر نیت پر موقوف رہا اور جب کہ کوئی تلفظ اس قسم کا زوج کی طرف سے نہ ہو تو کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی، باقی زید کا یہ کہنا کہ اہما میرے چوٹے بھائی کو دے دے لفظ موجب طلاق نہیں، کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب یہ امر بے ہوش ہو جائے گا، میں اس کو طلاق دیدوں گا، اس وقت بعد عدت کے طلاق ہو جائے گا، بہر حال اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم نہیں ہو سکتا، فقط

لے رد المحتار قبیل باب تفویض الطلاق ص ۶۶ - ظفیر۔

غضب میں طلاق | سوال (۳۰۰) :- زید بحالت غضب زن خود ہندہ را سے طلاق داد، پس اس طلاق از روئے مذہب حنفیہ واقع شد یا نہ ؟

الجواب :- برہندہ سے طلاق عند الحنفیہ واقع شد، چنانچہ فقہار حنفیہ حالت غضب را قرینہ وقوع طلاق در بعض الفاظ فرمودہ اند، فی المسائل المختار والکنایات لا تطلق بها الا بالنیۃ او دلالة الحال وهي حالة تمذا کسرة الطلاق او الغضب، پس منصف "حالت غضب را دلالت حال برائے ارادہ طلاق فرمودہ از اس تصریح ظاہر است کہ طلاق غضبان واقع می شود و نیز اکثر وقوع طلاق بسبب غضب می باشد، پس حالت غضب منافی وقوع طلاق نیست، فقط۔

طلاق کے لئے دو گواہ | سوال (۳۰۱) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیجا کہ اگر مہر معاف کر دو تو ہم نے طلاق دیا اور شوہر کی اس طلاق لکھنے کا ایک گواہ ہے اور ایک حافظ بیان کرتے ہیں کہ خط میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور خط بالکل مٹا ہوا ہے اور مشتبہ ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے یا نہ ؟۔

الجواب :- اس صورت میں گواہی طلاق کی پوری نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے طلاق لکھنے کا صرف ایک گواہ ہے باقی حافظ صاحب وغیرہ صرف خط میں طلاق ہونے کو بیان کرتے ہیں، اور خط اول تو شہ نادیسے ہی حجت نہیں ہے اور بالخصوص یہ خط مٹا ہوا اور مشتبہ ہے، پھر اس میں جو کچھ پڑھا گیا وہ کبھی مہر کی معافی پر طلاق کا معلق ہوتا معلوم ہوا ہے، بہر حال ثبوت طلاق کا اس صورت میں کچھ نہیں ہے، بقاعدہ شرعیہ طلاق واقع نہیں ہے اور دوسرا نکاح اس عورت کو درست نہیں ہے فقط۔

یہ کہنا کہ میں نے خلع تین طلاق دی | سوال (۳۰۲) :- زید اپنی نابالغ یا مراہقہ زوجہ کے طلاق نامہ میں یہ لکھا کہ میں نے تم سے نکاح کیا مگر تم سے میرے گھر باہر کا کام کاج نہیں چلتا ہے اور تم میری خدمت میں حاضر نہیں ہوتی ہو، اس لئے چونکہ تمہارے والد نے مہر معاف کر دیا اس مہر کے بدلہ میں میں نے تمہیں خلع تین طلاق دی، بعد اس کے عورت کے والد سے معافی مہر کی رسید لکھا کر دستخط کرائے، اس صورت میں زید کی زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی؟

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی خلع الاب صغیرتہ بما لہا و مہر ما طلقت فی الاصح کما لو قبلت ہی و ہی ممیزۃ و لم یلزم المال لانہ تبرع و کذا الکبیرۃ الا اذا قبلت فیلزم معا المال قولہ فی الاصح و قیل لا تطلق لانہ معلق بلسن و مال و قد عدم و وجہ الاصح انہ معلق بقبول الاب و قد وجد بزازنیہ شامی، قولہ و لم یلزم المال ای لا علیہما و لا علی الاب علی قول ابن سلمۃ و عنہ یلزمہ وان لم یضمن جامع الفصولین اما اذا ضمنہ فلا کلام فی لسن و مہر۔ شامی۔

یہ کہنا بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کروں گا | سوال (۳۰۳) :- زید نے ہندہ کو نکاح کرتے اگر کروں تو اس کو طلاق کا اختیار ہے | وقت کا بین نامہ میں لکھ دیا ہے کہ بنا اجازت بالفی موصوفہ کے دوسری شادی یا نکاح نہیں کروں گا، اگر کروں تو بانو موصوفہ کو اختیار ہے کہ میری طرف سے اس دوسری زوجہ پر تین طلاق واقع کر دے، اب زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگر اس وقت زید نکاح کسی دوسری عورت سے کرے تو ہندہ اس پر طلاق واقع کر سکتی ہے؟

الجواب :- ہندہ کو اختیار ہوگا کہ زید کی دوسری بیوی کو طلاق دیدے
شامی کتاب الایمان میں ہے و علیٰ هذا القول لا امرأة كل امرأة التزوج بها
بغير اذنها فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغير اذنها
طلقت لانه لم تنقيد يمينه ببقاء النكاح لانها ان تنقيد به لو كانت المرأة
تستفيد ولاية الاذن والمنع بعقد النكاح ای بخلاف الزوج فانه يستفيد
ولاية الاذن بالعقد الا -

شرائط کے خلاف طلاق | سوال (۳۰۴) :- زید نے کابین نامہ میں چند شروط لکھ
دینے کے بعد یہ لکھ دیا کہ اگر شروط بالا میں سے کسی شرط کا خلاف کروں تو بیوی پر تیسری طلاق
واقع ہوگی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ اس دیار میں اکثر نکاح سے پہلے کابین نامہ رجسٹر
کرا لیتے ہیں بعد اس کے نکاح کراتے ہیں تو وہ شروط معتبر ہیں یا نہیں؟ -

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی، کیونکہ تیسری طلاق
دو ماہ قبل کو چاہتی ہے کما فی الدر المختار و فی القنیۃ طلق ثلاث آخر الثالث
تطليقات ثلاث و طالق آخر ثلاث تطليقات فواحداً والفرق دقیق حسن
اس فرق کو علامہ شامی نے بیان فرمایا فرجیعہ اور جزار میں استقبال کا لفظ وعدہ
پر محمول نہ ہوگا، شادی سے پہلے کا اقرار اور تحریر معتبر نہیں جب تک کہ بعد نکاح پھر
اس تحریر کا اقرار نہ کرے، فقط

طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے | سوال (۳۰۵) :- زید نے غصہ میں اپنی زوجہ
کو دو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا مگر خوب یاد نہیں کہ دو مرتبہ کہا یا تین مرتبہ کہا، اس بارہ میں
علامہ سعد المختار رحمہ - ظفر علیہ الدر المختار علی ما مشی والد المختار رحمہ، ظفر
علیہ قولہ والفرق دقیق حسن وجه الفرق انه اضاف الآخر الى ثلاث معهودۃ
و معهود یتما موقوفہا بخلاف المنکر (سعد المختار رحمہ)، ظفر -

کیا حکم ہے، آیا وہی نکاح درست ہے یا پھر کیا بناوے۔

الجواب :- اگر غالب گمان تین طلاق کا ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی اور بدوّن حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا، اور اگر گمان غالب دو طلاق کا ہے یا دونوں احتمال برابر ہیں تو دو طلاق ہوں گی، اس میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح مجدد بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔

یہ کہا کہ طلاق دیدی ہے کیا حکم ہے | سوال (۳۰۶) :- ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ رکھا ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ تم اپنی عورت کو کیوں نہیں لاتے، وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے طلاق دیدی ہے، اور چند بار یہ جواب دیا ہے، تو اس عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا کیا؟

الجواب :- اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی، اور اگر تین دفعہ یا زیادہ شوہر نے یہ کلمہ کہا ہے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور اگر وہ عورت مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت تبین حیض سے واجب ہے۔

شوہر دیوانہ ہو جائے تو بیوی کیا کرے | سوال (۳۰۷) :- زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا ۲۵ برس ہوئے، اب ۱۲ برس سے زید دیوانہ ہے، اس صورت میں ہندہ زید سے کیونکر علیحدہ ہو سکتی ہے، زید طلاق نہیں دیتا ہے۔

الجواب :- در مختار میں ہے ولا یتخیر احد الن زوجین بعیب الا آخر ولو فاحشاً لجنون وجنأ ثم انظر اس صورت میں عند المحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔

لہذا اذا كان الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضاء
(عائلیہ باب الرجعة ص ۲۴۲) ظفیر۔ لہذا در المختار علی هامش ص ۲۴۲ المختار
باب العین ص ۲۴۲۔ ظفیر

تین طلاقیں اور ان سے متعلق احکام و مسائل

حلالہ کے شرائط | سوال (۳۰۸) :- حلالہ میں کیا شرائط ہیں۔

الجواب :- حلالہ یہ ہے کہ بعد طلاق شوہر اول جب عدت تین حیض گزر جاوے۔ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور شوہر ثانی بعد دخول طلاق دیوے پھر عدت گزر جائے پر شوہر اول کے لئے حلال ہوگی فقط

عذر میں جماع شرط ہے | سوال (۳۰۹) :- صالحہ مطلقہ ثلاثہ سے زید شوہر اول اس

طرح سے نکاح چاہے کہ اس کا نکاح بکر سے کر دے اور وہ بلا جماع تھوڑی دیر بعد طلاق دیدے اور اس کو دینیمے بھی نہیں، تو یہ صورت جائز ہے کہ اس کے بعد زید نکاح کرے۔

الجواب :- صالحہ کو اگر زید نے تین طلاقیں دی ہے تو بدون وطی شوہر ثانی زید سے نکاح دوبارہ حلال نہیں ہے، حلالہ میں دخول و جماع شوہر ثانی شرط ہے۔

لہ وان كان الطلاق ثلاثاً الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها او الشرط الا يلاجم دون الا نزال لانه كمال ومبالغة فيه وهذا به باب الرجعة فصل فيما عمل به المطلقه ۳۰۹ واذا اطلق الرجل امرأته طلاقاً بائناً زوجي حررة ممن تحيض فعدت ثلاثاً اقراء لقوله تعالى والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قمره وهذا به باب العدة ص ۳۱۰ ظفیر۔

لہ وان كان الطلاق ثلاثاً لم عمل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها ولا فسخ في ذلك بين كون المطلقه مدخولاً بها او غير مدخول بها ويشترط ان يكون الا يلاجم موجباً للفصل وهو التقاء المختارين اما الا نزال فليس بشرط فلا حلال (عامگیری مصری باب الرجعة ص ۳۱۰) ظفیر۔

سورت مسؤل میں کیا حکم ہے | سوال (۳۱۰) :- یہ جو مذکور ہے کہ اگر تین طلاق دے تو تینوں پر لگنی، لیکن اگر نیت تاکید ہے تو دیا نہ صبح ہے مگر قاضی تین کا حکم کرے گا یہ صحیح ہے یا نہیں، اور المرأة کا لقاضی صبح ہے یا نہیں۔
الجواب :- یہ مسئلہ صحیح ہے۔

اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق تین | سوال (۳۱۱) :- ایک شخص نے بحالت طلاق اور لفظ "تجھے" کا نہیں کہا تو کیا حکم ہے | ناراضگی اپنی عورت سے صرف یہ لفظ "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق" کہہ دیا، یہ نہیں کہا کہ تجھے ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیتا ہوں تو اس صورت میں اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی اور حلال کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس کی عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح حرام ہے کیونکہ قرینہ سے ظاہر ہے کہ مراد اس کی طلاق دینے سے اپنی زوجہ ہے جس سے لڑائی ہو رہی تھی اور ظاہر ہے کہ جس کے زوجہ ہوتی ہے وہ اگر طلاق دیتا ہے تو اس کی مراد بظاہر اس کی زوجہ ہی ہوتی ہے، اور شامی میں تحقیق کیا ہے کہ طلاق میں اضافت صریح کی ضرورت نہیں ہے۔

لہ کہ لفظ الطلاق وقع الكل وان فوى التاكيد ديت (در مختار) بان قال للمدخول انت طالق انت طالق او قد طلقك قد طلقك او انت طالق قد طلقك او انت طالق وانت طالق قوله وان فوى التاكيد ديت اى وقع الكل قضاء واذا قال انت طالق ثم قيل لمما قلت فقال قد طلقنها او قلت هي طالق فمضى طالق واحدة لانه جواب (در المختار للشامى) باب طلاق غير المدخول بما مضى (ظهير) ولا يلزم كون الاضافة صريحة فى كلامه لما فى البحر لو قال طالق فمضى له من عنيت فقال امرأتى طلقك امرأتى او فؤيده فى البحر لو قال امرأتى طالق او قال طلقك امرأتى ثلاثا او قال لى امرأتى يصدق به ويغفر منه انه لو لم يقن ذلك تطلق امرأتى لان العادة ان من له امرأتى انما يغف بطلاقها لا بطلاق غير هار (در المختار كتاب الطلاق باب الصريح منه ومنه) ظهير۔

بیوی سے کہا تین طلاق ہے کیا حکم ہے | سوال (۳۱۲) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا ”تجھے تین طلاق ہے“ ایک فریق کہتا ہے کہ تین طلاق ہوئی، دوسرا فریق کہتا ہے کہ یہ طلاق معلق ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی، بدون حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ اور واضح ہو کہ یہ صورت تعلیق کی نہیں ہے بلکہ یہ تنجیز ہے یعنی فی الحال اس عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ کوئی کلمہ تعلیق کا اس میں نہیں ہے، نہ کوئی قرینہ تعلیق کا ہے۔

ایک مجلس میں تین طلاق دے اور | سوال (۳۱۳) :- جلسہ واحدہ میں تین طلاق نیت ایک کی ہو تو کیا حکم ہے دینا اور نیت ایک کی کرنا اور دو تاکید کی غرض سے کہنا یہ ایک واقع ہوگی یا تین۔

الجواب :- تین طلاق ایک جلسہ میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور نیت تاکید کو قاضی معتبر نہ کرتے گا، اور عورت بھی نہ مانے گی تین طلاق ہی سمجھے گی والمرأة كالقاضی، کتب فقہ میں تصریح ہے۔

ان پر دہلے کہا تم کو ثلاثہ ایک طلاق دی | سوال (۳۱۴) :- ایک شخص امی محض نے نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے حالت غضب میں اور مذاکرہ طلاق میں اپنی بیوی

لہ وطلاق البدعة ان يطلقها ثلاثاً بکلمة واحدة او ثلاثاً فی طهر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان ماصياً اعمدایک کتاب الطلاق (۳۱۴) ظفیر ۳۱۴ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۹۶۔ ظفیر ۳۱۴ کہی لفظ الطلاق وقع اصل وان وی التاکید دینے میں محتار ای وقع اصل قضایہ محتار باب طلاق غیر لفظ غول بہا (۳۱۴) ظفیر ۳۱۴ ایضاً باب المصیر عمیق، ظفیر

کو کہا کہ تھو کو ثلاثہ ایک طلاق دیا۔ اب وہ شخص منکر طلاق ثلاثہ اور طلاق واحد ہے اور کہتا ہے کہ میں معنی ثلاثہ کے نہیں جانتا، میری نیت ایک طلاق کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ثلاثہ واقع ہوگی یا ایک طلاق۔

الجواب :- اس صورت میں یمن طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور طلاق صریح میں نیت اور فہم معنی کی ضرورت نہیں ہے، اخب ان النصائح لفظ الطلاق لا لفظ الثلاثہ لمن لا یعرف العربیۃ ۱۲ محمد بن شفیع عفی عنہ۔

سوال (۳۱۵) :- زید بزوجہ مدخوۃ خود گشت ترا طلاق دادم طلاق دادم، فردادہ روپیہ بدل مہر بشامی دہم ترا بہ خود حرام کردہ ام، دریں صورت کدام طلاق واقع می شود رجعیہ واحدہ یا مثلثہ۔

الجواب ۱ :- قال فی الدرس المختار والبائن یلحق الصریح ۱۰ پس در صورت مذکورہ زوجہ زید قضاء مطلقہ ثلاثہ گشت۔

سوال (۳۱۶) :- زید زوجہ خود بطلاق بائن پہلے بائن طلاق دی پھر عدت میں تین دی تو کونسی طلاق پڑی

حرام ساخت۔ بعد چند روز در میان عدت ثانیاً بسہ طلاق بر خود حرام ساخت۔ شرعاً زوجہ زید بر زید بسہ طلاق جدائی شود یا بطلاق بائن۔

الجواب ۱ :- دریں صورت زوجہ مطلقہ ثلاثہ شود و بسہ طلاق جدائی مقرر فی الدرس المختار الصریح یلحق الصریح والبائن بشرط العدۃ ۱۰

۱۰ مفتی شفیع صاحب مدظلہ کا منشاء ہے کہ لفظ ثلاثہ کا جب معنی نہیں جانتا تھا تو ایک طلاق ہوئی مراعت کی بحث لفظ طلاق میں تو مناسب ہے لفظ ثلاثہ میں یہ بحث نہیں ہو سکتی، پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ثلاثہ کیساتھ ایک طلاق کا لفظ کہا لہذا ایک ہی واقعہ ہونی چاہئے واللہ اعلم۔ ظفیر ۱۰ الدر المختار علی حاشی ۱۰ رد المحتار باب الکتابیات ۱۰ ظفیر ۱۰ ایضاً۔ ظفیر۔

وفي رد المحتار خاذا ابا ان اتم شتم طلقها ثلاثا في العدة ووقع الا
 تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے | سوال (۳۱۷) :- زید اپنی عورت کو
 حالانکہ تین شاہد موجود ہیں کیا حکم ہے | اپنے مکان پر خوشی و خرمی کے ساتھ نہیں رکھتا
 تھا، لہذا زید کی عورت خفا ہو کر اپنے ماموں کے یہاں چلی گئی، زید وہاں پر گیا اور اپنی
 عورت کو تین طلاق دیدی، اور پھر آکر اپنے مکان پر یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے
 اور وہاں کے تین آدمی برابر شہادت دیتے ہیں کہ تین طلاق دیدی، تو اس عورت کو
 طلاق ہو گئی یا نہیں، شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس عورت پر موافق بیان سائل کے تین طلاق واقع ہو گئی
 اس صورت میں بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔
 مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑے گی | سوال (۳۱۸) :- کسی شخص نے اپنی منکوحہ
 کو یہ کہا تو ایک طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق بائن ہے یا یہ کہا تو دو
 طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق ہے اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی
 یا نہیں، اگر کوئی یہ کہے تو دو طلاق بائن ہے بعد نکاح کے پھر مدت کے بعد ایک
 طلاق رجعی دیدی، اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا اور کوئی صورت ہوگی،
 طلاق بائن اور رجعی مل کر تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ، ایک طلاق بائن ہو یا دو طلاق
 بائن ہو، نکاح بعد تین طلاق کا مالک ہو سکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- قال في الدر المختار وكل فرقة هي طالق يقع الطلاق
 في عدد تمامها في ٢٠ انما يلحق الطلاق لمعتدة الطلاق في وفيه ايضا

له رد المحتار باب الكذبات ١٢ طفيده وفضله العبره من الحقوق سوا كات
 الحق مالا او غيره كذا في طلاق الرجل او رجل واحد ان الدر المختار على هامش
 رد المحتار كتاب الشهادات ١٥٥ و ١٥٦ طفيده رد المحتار باب الكذبات ١٢ طفيده ايضا ١٥٥ و ١٥٦

وفي الكنايات الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة وان عبارة
 سے واضح ہوا کہ مطلقہ کی عدت میں اگر دوسری یا تیسری طلاق دی جاوے تو وہ واقعہ
 ہو جاتی ہے اور نیز در مختار میں ہے والزواج الثاني بعدم بالدخول فلو لم
 يدخل لم يعدم اتفاقاً قنیه مادون الثلاث ایضاً ای کیا بعدہ ثلاث
 اس سے معلوم ہوا کہ اگر مطلقہ سے بلا نکاح شوہر ثانی شوہر اول نے دوبارہ نکاح کیا تو
 پہلی طلاقیں منہدم نہ ہوں گی، دونوں مل کر تین طلاق ہو جائیں گی اور وہ عورت
 مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔

حلا میں دہلی کے بعد فوراً طلاق دیدے تو عدت | سوال (۳۱۹) :- مطلقہ ثلاثہ بعد
 گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں | گزرتے عدت کے اور شخص سے نکاح
 کر سکتی ہے بعد دہلی شوہر ثانی اس سے طلاق لے کر بعد عدت کے اول خاوند سے نکاح
 کر سکتی ہے، یا جو فتاویٰ رشیدیہ میں مرقوم ہے عمل کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہے۔
 اور پھر دوسرا خاوند اس سے قربت کرے اور بعد قربت کے اپنے ہی نکاح میں رکھے۔
 جب اس کو تین حیض آجائیں اس وقت طلاق دے اور بعد طلاق کے اس کی عدت
 پوری ہو، اور اگر اس عرصہ میں حمل ہو گیا تو وضع حمل ہو ورنہ جب تین حیض آجائیں،
 اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک یا کئی نہ ہو جائیں
 تو ہرگز نکاح نہ ہوگا۔

الجواب :- چونکہ شوہر ثانی کی دہلی عمار کے لئے ضروری ہے اور جس طہ میں
 دہلی ہو اس میں طلاق دینا بدعت ہے اور مکروہ ہے اس لئے شوہر ثانی بعد دخول
 کے فوراً یا دو چار روز میں طلاق نہ دیوے ورنہ از کتاب بدعت و کراہت کا لازم ہوگا

لہ الدرس المحتار علی ہامش در المحتار باب الطلاق

لہ الدرس المحتار علی ہامش در المحتار باب الطلاق

لیکن اگر شوہر ثانی بعد و طی کے فوراً یا دو چار روز بعد اسی طہر میں طلاق دیدے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی اگرچہ بدعت ہوگی، اور بعد عدت کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جاوے گی، درمختار میں ہے والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتین فی طہر واحد لا راجعة فیہ او واحدة فی طہر حطت فیہ الا لیکن لفظ فی طہر و طئت فیہ صرف اس کو مقتضی ہے کہ جس طہر میں و طی ہوئی اس میں طلاق نہ دلوے، پس اگر اس طہر کے بعد ایک حیض آنے کے بعد پھر دوسرے طہر میں جس میں و طی نہ ہو طلاق دیدے تو بظاہر وہ طلاق بدعت نہ رہے گی۔ لہذا فتاویٰ رشیدیہ میں جو تین حیض پورا ہونے کے بعد طلاق کو لکھا ہے، یہ احتیاطاً اور اولویت کے لئے ہے اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے

سوال (۳۲۰) :- ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا کہ یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے، اس طور پر کہہ دیا اور عدت کے اندر زبانی رجعت بھی کر لی، آیا بغیر نکاح و حلالہ کے یہ عورت اس پر جائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو کر مغفلہ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اس سے شوہر اول دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا اور رجعت صحیح نہیں ہوتی، کیونکہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں قال فی الدس المختار والبدعی ثلاث متفرقة قال فی الشامی وکذا بکلمة واحدة بالاولیٰ وذهب جمہور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه یقع ثلاث۔

لے الدس المختار علی هامش س۱ المختار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفیر
لے س۱ المختار کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفیر۔

صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے | سوال (۱۲۳) :- موسیٰ میاں کے دو بیبیاں

ہیں۔ وہ دونوں آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں، محلہ والوں نے موسیٰ میاں سے کہا کہ تم دونوں بیبیوں کو طلاق دیدو، اس وقت موسیٰ میاں نے خاموشی اختیار کی، جب ان لوگوں نے بہت زور دیا تو موسیٰ میاں نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، نسبت طلاق کی کسی زوجہ کی طرف نہیں کی، آگے گواہ الفاظ نہ کورہ کے سننے والے موجود ہیں ان میں دو گواہ کہتے ہیں کہ موسیٰ میاں نے ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیا کہا ہے باقی پھر گواہوں میں سے ایک نے موسیٰ میاں سے پوچھا کہ تم نے ایک کو دیا یا دو دونوں کو۔ موسیٰ میاں نے کہا دونوں کو، اس وقت بھی بلا نسبت الفاظ نہ کورہ کہے تو اس صورت میں موسیٰ میاں کی ہر دو زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا کیا حکم ہے۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں اگر یہ الفاظ کہ دونوں کو دیا، ایک گواہ کے درمیان کرنے پر کہ تم نے ایک کو دیا یا دو دونوں کو، کم از کم دو عادل گواہوں کے سامنے کہے تو وہ دونوں زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، کیونکہ اول ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بلا اضافت صحیح کہا تھا، پھر گواہوں میں سے بعض کے دریافت کرنے پر کہا کہ دونوں کو دیا تو اگر اس وقت بھی وہ چھ گواہ یا کم از کم دو گواہ ان میں سے موجود تھے تو ہر دو زوجہ موسیٰ میاں کی مطلقہ ہو گئی، کیونکہ اول تو لوگوں کا یہ کہنا کہ دونوں بیبیوں کو طلاق دیدو، اس پر شوہر کا یہ قول کہ ایک طلاق از یہ صاف قرینہ ہے کہ اس نے اپنی ہر دو زوجہ بیبی کو طلاق دی ہے اور ثانیاً جب کہ گواہوں کے سامنے تصریح کر دی کہ اس سے میری مراد دونوں ہیں، تو اب وقوع طلاق میں کچھ تردد نہ رہا، شامی میں ہے ولا يلزم كون الاضافه تصریحاً مختلفاً كلامه لما في البصر لو قال طالق ففيل له من عنيت فقال امرأتی طلقت امرأتی الى آخر ما حقق وفصل في فقط

بچپن میں نکاح ہو چکا تھا۔ بالغ ہونے پر پھر نکاح کیا | سوال (۳۲۱) :- ایک عورت کا بیوی کے دھوکہ میں آکر پہلے نکاح کی طلاق دی کیا مکمل ہے | نکاح اس کے باپ نے صغر سنی میں کر دیا تھا اور بعد بلوغ کے یہ تجہید نکاح کر لی تھی، اب باہمی ناجاتی کے باعث عورت نے شوہر سے کہا کہ میرا تنہا رہنے کا حق ہے، ایک نکاح کی مجھے تین طلاق دیدو، اور ایک نکاح رہنے دو، شوہر چونکہ بے علم تھا اس نے اس فریب میں آکر تین طلاق دیدی، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں اس عورت پر تین طلاق ہو گئی، جیسا کہ تمام نفوس سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غیرہ۔ اور چونکہ نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لئے تجہید نکاح لغو ہے، اس سے کوئی دوسرا عقد نہیں ہوا، اور اگر ہو بھی تو منکوحہ ایک ہے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ دھو ظاہر۔

طلاق دیتا ہوں میں مرتبہ کھلیا مکمل ہے | سوال (۳۲۲) :- زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھے اب میں بچے دل سے طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ ہر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون عمل کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی کذا اکتب الفقہ

دو طلاق کے بعد رجعت کر لی تھی تیسری طلاق کے | سوال (۳۲۳) :- زید نے زینب کو مطالبہ پر کہا "جداہ بھی دے دیا" کیا مکمل ہے | پاک فہنت اور نیک طبیعت سمجھ کر اس سے

لہ سورۃ النقصۃ - ۲۹۔ ظفر علیہ وان کان الطلاق ثلاثا لم تحل حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والشرط الا ینکح زوجاً الا نزالاً کمال و مبالغہ فی۔ (ہدایہ باب الرجعة فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۳، ظفر علیہ)

دکاح کر لیا، بقوڑی مدت گزرنے کے بعد زینب کو کسی ناپسند حرکت پر اصلاح طبیعت کے خیال سے ایک طلاق دیدی، بعدہ زینب دوسری طلاق کی طالب ہوئی اور بہت اصرار کیا، زید نے مجبور ہو کر دوسری طلاق بھی دیدی، زینب مصر ہوئی کہ تیسری بھی دیدو، زید نے اپنے چند اجاب سے مشورہ کر کے زینب سے رجعت کر لی اور تعلیم شریعت کے موافق کوشاں رہا کہ کسی طرح طبیعت درست ہو جاوے مگر ناکامی رہی اور زینب ہمیشہ طالب طلاق رہی، زید نے خیال کیا کہ اب تیسری مرتبہ ہے زینب ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جاوے گی، لہذا بغیر قصد طلاق کے کوئی لفظ ایسا کہنا چاہئے کہ جس سے قطع تعلق اور طلاق نہ ہو، اور زینب سمجھے کہ قطع تعلق ہو گیا، اسی نیت کو لے کر زینب کے بڑے لڑکے سے کہا کہ تم اپنی ماں کو دوسرے گھر میں لے جاؤ، ورنہ میں تم کو پولیس کے حوالہ کر دوں گا زینب نے کہا کہ جب تک تم مجھ کو طلاق نہ دو گے میں نہ جاؤں گی، زید نے کہا جاوہ بھی دے دیا، نہ زینب کا نام لیا اور نہ لفظ طلاق کا ذکر کیا، مگر نیت طلاق کی نہیں کی۔

الجواب :- صریح لفظ کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ زینب تیسری طلاق بھی طلب کرتی ہے، اس کے جواب میں زید کا یہ کہنا کہ جاوہ بھی دیدیا موجب طلاق ثالث ہے زینب پر، اور ایسے موقع پر قرینہ شاہد ہے کہ مراد زینب ہی کو طلاق دینا ہے و فی الشامی و لا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ البتہ اگر زید یہ کہے کہ لفظ وہ بھی دیدیا سے میں نے اشارہ طلاق کا نہ کیا تھا اور مثلاً الیہ میرے ذہن میں کچھ اور تھا سوائے طلاق کے تو یہ کہنا اس کا دیا نہ ہو سکتا ہے، قصاً تسلیم نہ ہوگا، اور چونکہ عورت بھی مثل قاضی کے ہے کما صرح فیہ المحدثان ان المرأة کالقاضی تو عورت بھی اس کو تسلیم نہ کرے گی اور اپنے آپ کو مطلقہ نہ سمجھے گی۔

والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے | سوال (۳۲۴) :- زید نے اپنے والدین
نے... کہا طلاق، طلاق، طلاق کیا حکم ہے | سے غصہ کی حالت میں بوجہ غلطی والدین اس کی

زوجہ پر اور اس پر یہ الفاظ کہے طلاق، طلاق، طلاق، تین مرتبہ یعنی اس لفظ طلاق کو کسی
طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کہا کہ میں کہیں چلا جاؤں گا یا بھیک مانگ کر کھاؤں گا آیا
یہ طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- موافق تصریح علامہ شامی کے اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ
نہ ہو گئی و زیدہ مافی البیہ لوقال امرأۃ طالق اذ قال طلقت امرأۃ
ثلاثا و قال لہ امرأتی یصدق امرؤ ینفرہ منہ انہ لو لم یقل ذلک
تطلق امرأۃ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یلف بطلاقہا لا بطلاق
غیرہا الا صیغۃ۔

زید نے کہا عظمیٰ کو ایک دو | سوال (۳۲۵) :- زید کی بیوی اور والدہ میں بہت
عین طلاق، کیا حکم ہے | کچھ جھگڑا ہوا، زید کے باپ نے زید کو کہا کہ تو اور تیری بہو
ہمارے مکان سے نکل جاؤ، اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ آج سے عظمیٰ کو ایک دو
تین طلاق، عظمیٰ مخفف ہے عظیم النساء، کا اس کے والدین لڑکپن میں اسی تخفیف کے
ساتھ اس کو بلاتے تھے، لیکن زید کے محلہ کے دو تین آدمی یہ بھی کہتے ہیں کہ زید نے اس واقعہ
مذکورہ کے بعد ان کے سامنے یہ اقرار کیا کہ زید نے یہ کہا ہے کہ آج سے عظیم النساء کو ایک
دو تین طلاق دیا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ اگر
اس نے عظمیٰ کہہ کر طلاق دی ہے تب بھی اس سے مراد عظیم النساء ہے، اور اگر عظیم النساء کہہ کر
طلاق دی ہے تب تو وقوع طلاق ظاہر ہی ہے، بہر حال ہر دو طریق سے یہ طلاق اس

لہ محمد المحتسب، باب الصریح ص ۲۵۵، حنفیہ۔

کی زوہ پر واقع ہیں حکماً ہو ظاہر۔

بیوی سے کہا جلی جائیں طلاق کیا حکم ہے | سوال (۳۲۶) :- ایک شخص نے حالت غضب میں بحضور اپنی عورت کے یوں کہا "و بخ پلی جائیں طلاق ہیں" کیا حرمت مغلط ہو گئی، شبہ یہ ہے کہ تین طلاق ہیں، اس کلمہ میں نسبت صریح نہیں ہے۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوہ پر واقع ہو گئی، یہ حرمت مغلط ثابت ہو گئی ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جب و بخ پلی جائیں خطاب عورت کو ہی ہے، تو تین طلاق سے مراد بھی اسی کو طلاق دینا ہے، اور شامی نے تصریح کی ہے کہ اصناف صریحہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قرائن سے بھی اصناف اور نسبت الی الزوہ ہو جاتی ہے، جھگڑے میں بیوی سے کہا تم کو سات طلاق بعد میں کہتا | سوال (۳۲۷) :- زید نے اپنی زوہ سے کہا سات طلاق نہیں مگر گواہ میں کیا حکم ہے سے جھگڑے کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ تم کو

طلاق ہے، پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو ایک دو منٹ میں دوبارہ زید نے یہ کہہ کر تم کو سات طلاق، سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں، مگر زید یہ کہتا ہے کہ میں نے محض اس قدر کہا ہے کہ تم کو سات، اور طلاق کا لفظ نہیں کہا، زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تم کو ضمیر خطاب سے میری مراد میری زوہ ہے، پھر دوسرے تیسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوہ نہیں ہے، زید کا دوسرا بیان تصریح اول کے خلاف معتبر ہو گا یا نہ۔

الجواب :- زید کا دوسرا بیان برخلاف اقرار اول معتبر نہیں ہے اور اس کی

لہ قال لزوجہ غیر المدخول بمات طالق ثلاثا ووقع الاوان فراق الزمان ولاقوا
لم تقم الثانية بخلاف الموطوءة حيث يقع الكل وعمر التفريق (الداء المختار
على ما مشى به المختار باب طلاق غير المدخول بمات طالق ومات طالق، ظفیر سے والا یلزم
کون الاضافة صریحہ فی کلامہ (سرد المختار باب الصریح ص ۵۹)، ظفیر۔

زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ لفظ سات طلاق کے گواہ معتبر موجود ہیں تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تغل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ اور کتب فقہ میں تصریح ہے کہ اگر کوئی شخص تین سے زیادہ طلاق دیوے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہیں اور باقی لغو ہیں۔

کہاند امر گیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے | سوال (۳۲۸) - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کسی بات پر تین طلاق دیدی، شوہر سے اس کے بعد لوگوں نے کہا

کہ تم نماز نہیں پڑھتے بڑے شرم کی بات ہے، تمہاری بیوی اور ساس سسرے نمازی ہیں، شوہر نے جواب دیا کہ نماز کس کی پڑھوں خدا تو مر گیا نعوذ باللہ شرعاً کیا حکم ہے۔
الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور مردان کلمات کی وجہ سے جو اس نے حق تعالیٰ شانہ کی شان میں کہے کافر و مرتد ہو گیا۔
توبہ کرے اور پھر اسلام لاوے اور بعد اسلام کے بھی اس زوجہ مطلقہ ثلاثہ سے بدون حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے | سوال (۳۲۹) :- زید نے اپنی زوجہ موطوءہ مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں | کو تین طلاق بائن ایک مجلس بلفظ واحد اس طریقہ

لہ سورۃ البقرہ، رکوع ۲۹۶ - ظفیر۔

لہ فطلاق حیة ثلاث و طلاق امة ثنتان مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ص ۴۴) - ظفیر۔

لہ لاینکح مطلقہ من نکاح صحیحہ ناخذ بما ای بالثلاث لوحرة و ثنتین لو امة و قبل الدخول و ما فی مشکلاوت باطل احوال کما مرحتی یطأھا غیرہ لا ینکح ناخذ الزاد تمضی عدة الثانی (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ص ۴۴) - ظفیر۔

سے کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاق ہائے دیا، تو ایسی صورت میں موافق مذہب بن مقاتل
انہ اذا اسی سلی لا یقیم شہراً یا موافق مذہب طاؤس اذا ارسل لہ یقیم الواحدة
یا موافق مذہب شافعیہ کے خفی کو عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کو اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے
دوبارہ نکاح میں لانا درست نہیں ہے کما هو مذہب جمہور الصحابة و
التابعین والائمة المجتہدین وحققہ فی الفتح بما لا مزید علیہ کما نقلہ
الشامی فی کتاب الطلاق پس زید کو اس صورت میں کسی دوسرے قول خارج
عن المذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے، فقط۔

تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے | سوال (۳۳۰) :- ایک شخص نے اپنی عورت
کو طلاق ثلاثہ دے کر اپنے نفس پر حرام کر دی اور مہر بھی دیدیا، اور لوگوں کے سامنے بیان
بھی کرتا رہا کہ اپنی عورت کو طلاق دیدی ہے اور گھر سے نکال دی ہے، اب اس شخص نے بعد
گذرنے پانچ چھ ماہ کے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور
نکاح وغیرہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب :- تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے اس مطلقہ ثلاثہ سے نکاح
کرنا قطعاً حرام ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح
من رجاء غیرہ الا یہ پس صورت مسئلہ میں جبکہ تین طلاق دینا تحریر و تقریر و شاہدین
سے ثابت ہے تو اس مرد کو اپنی عورت مطلقہ سے بدون حلالہ کے نکاح کرنا حرام ہے،
اور تحریر اس کی یہ ہے کہ اس عورت کو اس سے علمہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے

لہ و مذہب جمہور الصحابة والتابعین ومن بعدہم من ائمة المسلمين الى ان
یقع ثلاث الا وقد ثبت النقل عن اکثرہم صریحاً بایقان الثلاث ولم یظہر لہم مخالف فلو
بعد الحق الا الضلال (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۶۷) ظہیر لہ صحت البطلان و ظہیر

والہ اور اس کے معاویہ جو اس نکاح میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پڑھا وہ گنہ گار ہوئے، سب توبہ کریں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں،

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دیوے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور یہ جماعتی مسئلہ ہے، اس کے خلاف کو علامہ صاحب فتح القدیر نے گمراہی اور مضامات لکھا ہے، اور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے اور شرعاً قلیل متبع ہوا کے خلاف کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ علامہ شامی نے کتاب الطلاق میں اس کی تحقیق محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر رحمہ اللہ سے نقل فرمائی ہے۔ فقط

پہلے خلیق کے الفاظ کہ پھر دریافت
سوال (۱۳۳۱)۔۔۔ زید نے اپنی عورت بندہ
کرتے پر کہا طلاق دے دی کیا مکم ہے
کے نام اپنی کچھ جائیداد جسٹری کرادی بعد چند سال

کے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تم جسٹری شدہ زمین کا لادعوئی نہیں لکھو گی تو تم پر تین طلاق ہے، بعد ہاشم نے زید سے پوچھا کہ کیا طلاق کا واقعہ صحیح ہے، جواب ملا کہ صحیح ہے ہم نے تین طلاق دیدی ہے، آیا بندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- پہلے جو الفاظ زید نے کہے تھے وہ خلیق کے تھے مگر دوبارہ جو ہاشم کے دریافت کرنے پر الفاظ کہے ان سے تین طلاق فی الحال زید کی زوجہ پر واقع ہو گئی ہوگی
علاوہ کے وہ عورت زید کے لئے ملال نہیں ہے کنافی کتب الفقہ۔ فقط۔

لہ و ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت المنقل عن اكثرهم من بابا بقاء الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (شامی کتاب الطلاق ص ۱۶۶) ظفیر لہ وان كان الطلاق ثلاثا لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره، نكاحا صحيحا ولو دخل بها ثم يطلقها او يموت عنها ولا فرق فله بين كون المطلقة مدخولا بها او غير مدخول بها ويشترط ان يكون الايلا ج. موجب للفصل وحوالہ الختاتین اما الانزال فلیس بشروط للاحلال بل بغير شرط مصری۔۔۔

حیض کی حالت میں تین طلاق | سوال (۳۳۲) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو محال
دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے | حیض میں تین طلاق دی، ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ حالت

حیض میں بعد تین طلاق کے بھی رجعت کافی ہے تحلیل کی ضرورت نہیں ہے، اور فقہار نے
بھی طلاق فی الحيض میں رجعت کو واجب لکھا، آیا بلا تحلیل رجعت کافی ہے یا نہ۔

الجواب :- حائفہ کو محال حیض میں طلاق دینا بیشک بدعت ہے
لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لئے فقہار رجعت کو ضروری لکھتے ہیں اور ظاہر
ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق مرعہ میں ہو سکتی ہے اور تین طلاق کے بعد رجعت درست
نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے شوہر اول کا نکاح جائز نہیں ہے کما صرح بالاشای
عن فہم القدیر ان الاجماع حصل علی وقوع الثلث و اجماع الصحابة
حق فماذا بعد الحق الا الضلال ومن شاء التفصیل فلیراجع
کتب الفقہ - فقط -

تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ طلاق | سوال (۳۳۳) :- ایک شخص اپنی زوجہ پر تین
کے سے طلاق ہو گئی یا نہیں | ہوا، اور تین مرتبہ لفظ تالاک کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق

لہ اما البدعی فتوعان بدعی لمعنی یعود الی العدد و بدعی لمعنی یعود الی الوقت فالذی یعود
الی العدد ان ینطق بها ثلاثاً فی طہر واحد بکلمۃ واحدة او بکلمات متفرقة فاذا فعل و تم الطلاق
وکان عاصیاً البدعی من حیث الوقت ان ینطق المدخول بها و بدعی ذوات الاقرانی حالۃ
العیض او طہر جامعہا فیہ فکان الطلاق واقعاً و یستحب لہ ان یراجع و اذا لا یصح
ان یرجع و واجبۃ مکن فی الکافی (عالمگیری کتاب الطلاق ص ۳۳) ظفیر
لہ اذا طلق الرجل امرأۃ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقین فلہ ان یراجع و انی عدتہا
رخصت بذلک ام لم ترض الا وان کان الطلاق ثلاثاً فی الحرة نزلت لہ حتی تنکح زوجاً
غیرہ نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم ینطق بکلمۃ واحدة او یموت عنہا الا حصل فی قولہ تعالیٰ فان طلقها فلان
تخلل من بعد حق تنکح زوجاً غیرہ و عدتہا بالرجعة مہین و مہین ظفیر لہ ان یراجع و ان یراجع و ان یراجع

در صورت مذکورہ واضح می شود، و احتیاط ہم دریں است کہ مکمل وقوع بہ طلاق کردہ شود، قال فی: الشامی فی قوله انت طالق لا بل ثنتين الاول كانت مدخولا تقع ثلث لانه اخبر انه غلط في ايقاع الواحدة ورجع عنها الى ايقاع الثنتين بدلها فصم ايقاعها ورجوعه الى صفة جلد ثانی شامی

شمار ایک طلاق دو طلاق، تجرہ کو چھوڑ | سوال (۳۳۵) - شمعے نزد مولوی اقرار دیا کہ تو کو نسی طلاق واقع ہوئی | نمود کہ سن زوجه خود را دو طلاق دادہ ام و نور ہمسایگان پر سیدہ شد او شان گفتند کہ مایاں درال وقت در خانہ نبودیم، پس از چند روز گفتند کہ رو بروئے ماسہ طلاق دادہ است اما مایاں اخفاء نمودیم، و از طالق پر سیدہ شد او گفت کہ من چنین گفتم ام کہ شمار ایک طلاق دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا، دریں صورت چہ حکم است۔

الجواب :- شہادت مشہود معتبر نیست بفسقہم باخفاء الشہادۃ و انکار باو لیکن ہر گاہ شوہر خود می گوید کہ من چنین گفتم ام کہ شمار ایک دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا پس بحسب اقرار شوہر سہ طلاق بر زوہ اش واقع شد چہ لفظ چھوڑ دیا، بقرینہ ماسبق مراد ازال طلاق است و در کتب فقہ تصریح است الصریح یلحق الصریح والباثن در مختار۔ فقط۔

شامی النہب ۷۲ اپنی زوجه کو ایک مجلس میں | سوال (۳۳۶) :- ایک شامی نے اپنی زوجه سے تین طلاق دی اب بغیر ملا رجعت کر سکتا ہے یا نہیں | کو مجلس و امده میں تین طلاق دی اب از روئے مذہب اربعہ بغیر ملا کے مطلقہ ثلاثہ سے مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- بدون ملا کے مطلقہ ثلاثہ مذکورہ کو مراجعت نہیں کر سکتا | لہٰذا المختار کتاب الطلاق ۲ ظفیر ۲۷ المختار علی مامش | المختار باب کنایات مؤید ۲ ظفیر۔

الطلاق قوله تعالى الطلاق مرتان اتي قوله تعالى طلقها فلا تعل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الآية وقال في رد المحتار وذهب جمهور الصحابة و التابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث اتي ان قلنا قلنا عن الفتم القدير وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فاما اذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بائنا واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ فيه الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف^۱ اس سے معلوم ہوا کہ جمہور صحابہ و ائمہ اربعہ کا مذہب اس صورت میں وقوع ثلث کا ہے، پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ و من بعد ہم کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے اور صریح گمراہی ہے۔ فقط۔

ایک مجلس کی بین طلاق کے باوجود | سوال (۳۳۳) :- شہر قصور میں ایک مولوی حسنا بلا ملال رجوع کا فتویٰ کیا ہے | کچھ مدت سے قیام پذیر ہیں، جنہوں نے یہ فتویٰ جاری

کر رکھا ہے کہ جس عورت کو دفعہ واحد تین طلاق دی جاوے یعنی مطلقہ ثلث کی خاوند کو رجوع بلا ملال درست ہے اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے۔

الجواب :- یہ فتویٰ بالکل غلط اور خلاف نص قطعی ہے اور جمہور ائمہ کے مذہب کے خلاف ہے مطلقہ ثلث کو بدون ملال کے حلال کرنا گویا کلام اللہ کا مقابلہ کرنا ہے کہ کلام اللہ میں تیسری طلاق کے بعد صاف حکم ہے کہ بدون ملال کے وہ عورت مطلقہ ثلث شوہر اہل کے لئے حلال نہیں ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تعل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره^۲ اور علامہ محقق ہمام نے ان لوگوں کی پوری تردید فرمائی ہے جو تین طلاق کے بعد بلا ملال کے شوہر اہل

۱۔ سورۃ البقرہ ۲۰۹ - ظہیر رحمہ اللہ رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص ۲۲۲

۲۔ سورۃ البقرہ ۲۰۶ - ظہیر۔

کے لئے مطلقہ ثلثہ کو جائز کہتے ہیں اور آخر میں یہ لکھا ہے وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بایقام الثلث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال^۱ پس معلوم ہوا کہ فتویٰ جواز نکاح کا بلا حلال کے صورت مذکورہ میں دینا عین ضلالت اور گمراہی ہے، اس فتویٰ دینے والے کے فتویٰ کو ہرگز اہل اسلام کو نہ ماننا چاہئے فقط۔

کہا کہ لوگوں کے کہنے سے | سوال (۳۳۸) :- عمر نے لوگوں کے کہنے سے جب کہ تین طلاق دی کیا حکم ہے | اس کی زوجہ کے متعلق تذکرہ طلاق کا ہو رہا تھا مجبوری افظاتین طلاق کہہ دیا، اس وقت یہ معلوم نہ ہوا کہ طلاق کس کو دی، اب طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق ہو گئی، کیونکہ جب لوگوں نے شوہر سے اس کی زوجہ کو طلاق دیے کو کہا اور اس نے اس پر تین دفعہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگی، کیونکہ قرائن اس پر دال ہیں کہ مراد زوجہ کو طلاق دینا ہے، اور طلاق زوجہ ہی کو دی جاتی ہے، اور صورت مسئلہ میں تو زوجہ ہی کو طلاق دینے کا تذکرہ اور جمع کرنا تھا۔ فقط

بیوی سے کہا ثلثہ طلاق کیا حکم ہے | سوال (۳۳۹) :- زید حالت مذکرہ طلاق میں اپنی زوجہ کو بلا اضافت صریحہ کے کہتا ہے ثلثہ طلاق دریافت کرنے سے جواب دیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو کہا تھا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔ فقط

ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا | سوال (۳۴۰) :- ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین طلاق دے دی کیا حکم ہے | کو ایک طلاق دے کر اس کی ماں کے گھر بھیج دیا۔

محور نے حاکم کے یہاں استغاثہ نان و نفقہ کا کیا، حاکم نے شوہر سے دریافت کیا کہ تم نے کس طلاق دی، اس نے کہا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق

دہی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق دیدی، اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- جب کہ اس شخص نے حاکم کے دریافت کرنے پر یہ جواب دیا کہ تینوں طلاقیں دیدی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، كما في الدر المختار لان الاختصاص في الماضي انشاء في الحال لا في وقت محض، ولا يمكن تصحيحه اخباراً لكذب به وعلام قدرته على الاستناد فكان انشاء في الحال لا شامحاً جلد ثانی، فقط

سوال (۳۴۱) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ پر غصہ کیا، کونسی طلاق واقع ہوئی ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق ہو کر کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ایک عالم نے اس سے پوچھا تو نے کس کو طلاق دیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور وہ بائنہ مغلظہ ہو گئی، كما في رد المحتار عن البحر لو قال طالق فقیل له من حیث فقال احمی اونی طلقت امرأتی فقط

سوال (۳۴۲) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اثنا کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق تکرار میں یہ کہا کہ ایک طلاق دو طلاق، بائن طلاق ہے، چنانچہ ایک مرد اور ایک عورت اس کے گواہ ہیں، لیکن عورت کا نام شوہر نے طلاق کے وقت نہیں لیا، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، شوہر

له الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهرية ۴۰۰، ظفیر ۳۷ رد المحتار باب المهرية ۴۰۰، ظفیر ۳۷ باب المهرية ۴۰۰، ظفیر ۳۷ رد المحتار باب المهرية ۴۰۰، ظفیر ۳۷

مقرر ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے ہیں، لیکن اگر وہ انکار کرے اور دوسرے عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ نہیں ہیں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، باقی نام لینا عورت کا شرط نہیں ہے، کیونکہ قرینہ موجود ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے حال ہی الشامی دلائل میں کون الاضافة صریحہ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فخیل عن عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الخ ان قال فہذا یدل علی وقوعہ و ان لم یضفہ الخ المرأة صریحاً... لان العادة ان من له امرأة انما یعلم بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله الخ حلفت بالطلاق ینصرف الیہما ما لم یرد غیرہما الخ شامی جلد ثانی صفحہ ۲۲۹ و منہ۔ فقط

حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی ایک نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی تیسرا کہتا ہے تین طلاق ہوئی کون صحیح ہے زوجہ کو بحالت غضب تین طلاق بلکہ پانچ سات مرتبہ طلاق دی، اس پر مولوی عبد الرحمن نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اور مولوی خلیل الرحمن نے دو طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا اور نکاح مطلقہ کا طالق سے بدون حلالہ کے کر دیا۔ لیکن مولوی عبد الشکور نے تین طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا کہ زمین الدین کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اس صورت میں کس کا فیصلہ اور فتویٰ صحیح ہے۔

الجواب :- اقول وبالله التوفیق صورت مسئلہ میں فتویٰ و فیصلہ مولوی عبد الشکور صاحب کا صحیح ہے تین طلاق زمین الدین کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ مولوی عبد الرحمن کا فتویٰ دربارہ عدم وقوع طلاق اور فتویٰ مولوی خلیل الرحمن کا دو طلاق کا حکم کرنے کا۔ دونوں فتویٰ غلط ہیں، اور بدون حلالہ کے نکاح کر دینا باطل اور حرام ہے اب زمین الدین

لے رد المحتار باب النکاح ص ۲۹۹ ظہیر رحمہ دیکھ طلاق من عصب خلا قال ابن القیم رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۹۹ ظہیر۔

کو اس عورت کو علیحدہ کر دینا چاہئے اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ کو نکاح میں نہ لانا چاہئے کما قال اللہ فان مطلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ و یتیم پس مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے رکنا اور بلا حلالہ کے نکاح کرنا قطعاً حرام اور باطل اور نص صریح کے خلاف ہے۔ فقط

یکبارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں | سوال (۳۴۴) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یکبارگی تین طلاق دی، ہدایہ میں ہے کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک طلاق ہوتی ہے، مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہدایہ میں یہ ہے کہ تین طلاق اگر ایک دفعہ دروے کا قویہ بدعت ہے لیکن ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور وہ شخص ارتکاب بدعت کی وجہ سے عاصی و گنہ گار ہوا تو بہ کرے قال فی الہدایہ و طلاق البدعة ان یطلقہا ثلاثاً بکلمۃ واحدة او ثلاثاً فی طہر واحد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیاً۔ اس عبارت ہدایہ سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں مگر وہ گنہ گار ہوا، خلاف سنت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح تمام کتب فقہ میں ہے کہ صورت مذکورہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے فقط

کتنی طلاق سے عورت بلا حلالہ حرام رہتی ہے | سوال (۳۴۵) :- کتنی دفعہ طلاق دینے سے عورت بغیر حلالہ کے شوہر مطلق پر حرام ہو سکتی ہے۔

الجواب :- تین طلاق دینے کے بعد عورت مطلقہ بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

لہ سورۃ البقرۃ - ۲۹۔ ظفر لہ ہدایہ کتاب الطلاق ص ۲۲، ظفر لہ وان کان الطلاق ثلاثاً الا وثنیتین فی الامۃ لہ عمل لہ حتی تلحق زوجا غیرہ نکاحا صحیحاً ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا ہدایہ باب الہ ج ۲ ص ۲۴، ظفر۔

دس دفعہ طلاق کے بعد بلا ملازمت جائز نہیں ہے | سوال (۳۴۶) :- جو شخص اپنی منکومہ کو دس دفعہ طلاق دے اور ثابت کرے تو کیا وہ عورت بدون علالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی ؟

الجواب :- بدون علالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔
 تین طلاق کے بعد بیوی کو رکنا کیسا ہے اور اب | سوال (۳۴۷) :- ایسی عورت مطلقہ سے جو اولاد ہوگی وہ وارث ہوگی یا نہیں | ان ہی شرطوں پر بغیر علالہ کے شوہر مطلق صحبت کرتا رہے، ایسے شخص پر شرعاً کیا سزا ہے، اور جو اولاد پیدا ہو وہ اس شخص کی جائیداد کی مستحق ہوگی یا نہیں، اور ایسا شخص خلافت و سجادگی کے قابل ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ فعل اس طلاق دہندہ کا حرام ہے، اور حرمت زنا کی مثل یہ حرمت ہے اور عذاب اس میں مثل ارتکاب زنا کے ہے اور نسب اولاد کا اس سے بوجہ امکان اختباء کے ثابت ہوگا اور میراث اس کی پاؤں گی، اور وہ شخص جو مرکب اس فعل حرام کا ہوا فاسق و بدکار ہے، لائق خلافت و سجادگی کے نہیں ہے، اور پیر بنانے کا اہل نہیں ہے، فقط

مدخول غیر مدخول حتی تک زوجہ بغیرہ میں | سوال (۳۴۸) :- حتی تک زوجہ بغیرہ برائے تحلیل برابر ہے یا دونوں میں فرق ہے | حکم مدخول و غیر مدخول مساوی است یا فرق است۔

لہ دلیل یثبت لتصور العلق فی حال الطلاق و نہ عم فی الجوہر انہ الصواب الیہ بل دعوتہ لانه التزمہ وہی شیمہ عقد ایضا (دہ معیار) و اشارہ الی الجواب عن اعتراض الزیلعی بان المبتوتۃ بالثلاث اذا وطئها الزوج بشیمہ كانت شیمہ فی الفعل و نفسا علی ان شیمہ الفعل لا یثبت فیہا النسب وان اذ علا و اجاب فی البحر بل و طئو المطلقة بالثلاث لو علی مال لم تتمحض للفعل بل ہی شیمہ عقد ایضا فلا تنقض ای لان ثبوت النسب لوجود شیمہ العقد (رد المحتار ثبوت النسب مہمہ) ظفیر۔

الجواب :- حکم غیر مدخول در صورتیکہ سه طلاق برود واقع شود مثلاً دفعۃً اگر سه طلاق برود واقع کند ہمہ واقع شود، کقول طلقک ثلاثاً، پس دریں چنین صورت مدخول مطلقۃ ثلاثہ و غیر مدخول مطلقۃ ثلاثہ برود در حکم تحلیل یکساں است کہ بدون علامہ برائے شوہر اول حلال نیست فقط

سوال (۳۴۹) :- ایک دو تین طلاق اور ایک دو تین طلاق، ان میں کیا فرق ہے ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ایک ہی بات ہے یا نہیں۔ ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں۔

الجواب :- ان ہر دو کلمات کا مطلب ایک ہی ہے، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

سوال (۳۵۰) :- زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دیدی یہ کہہ کر ایک جانب کوراہی ہوا، راہ میں ایک شخص نے پوچھا کہ سنا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، کہا ہاں تین طلاقیں دیدی، زید کی عورت کو کتنی طلاقیں ہوئیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق ہو گئی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا عمل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ اور حدیث شریف میں ہے ثلاث جد من جد ومن لہن جدا الحدیث و حدیث صلی اللہ علیہ وسلم فیہا الطلاق فقط

لہ وان کان الطلاق ثلاثاً لم عمل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقۃ مدخولاً بها او غیر مدخول بها کذا فی فتح القدیر (مطبوعۃ عالمگیری مصری باب الرجعة) ظفیر ۲۹ سورۃ البقرۃ۔ ۲۹ ظفیر ۳۵ مشکوٰۃ کتاب الطلاق مطبوعۃ ۱۲ ظفیر۔

شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کر لیا تو | سوال (۳۵۱) :- زید نے اپنی زوجہ کو خطا لکھا کہ میں بعد مدت عورت شادی کر سکتی ہے

بکر اس کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ کیا تو نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیدی، اس پر اس نے کہا کہ نہیں، اور مکرر سر کر دریافت کرنے سے اس نے اقرار کیا، اس پر بکر نے کہا اس کا نکاح ثانی کرادیں، اس پر اس نے کہا کہ جو نکاح کرے گا میں دیکھ لوں گا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ زید نے اقرار تین طلاق کا کر لیا تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی بعد مدت کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، زید کا یہ کہنا کہ میں اس کو دیکھ لوں گا لغو ہے، اس سے کچھ نہیں ہوتا، اور مدت طلاق کی ممانعت کے لئے تین حیض ہیں، اور غیر حائضہ کے لئے تین ماہ ہیں، فقط

طلاق دی، دی، دی کہے | سوال (۳۵۲) :- زید کی زوجہ نے بلا اجازت اپنے شوہر سے کتنی طلاق واقع ہونے کے

نہ تھا، اس وجہ سے اس کو یہ علم نہ ہوا تھا خاص عقد کے موقع پر نکاح ہو چکنے کے بعد زید کو اس کے خسر نے طلب کیا، چونکہ زید کو اس حرکت پر سخت غصہ آگیا تھا، اس حالت میں زید نے اپنی زوجہ کو اپنے خسر کے روبرو ان الفاظ سے طلاق دیدی کہ میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی، دی، دی، جب کہ لڑکی بالغ تھی تو یہ نکاح ہوا یا نہ۔

الجواب :- اگر لڑکی بالغ تھی تو لڑکی کی اجازت سے اگر اس کی والدہ نے کفو میں اس کا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا، اور زید کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔

لہذا ایہ سن من المہیض من نسائکم ان ارستہم فعدن ثلاثۃ اشہار وانی السہ
بعض سورۃ الطلاق (۱) والمطلقات یترعن ہا انفسہن ثلاثۃ قمر و سورۃ البقرۃ (۲۴) ظنیر
لہ کما لفظ الطلاق وقم الکل وان فی التاکید منہ (۲) مختار (۱) وقم الکل قصہ
کذا اذا طلق اشباہ ای بان لم یخ استنفاذ ولا تاکید الا ان الاصل عدم التاکید
(۲) المختار باب طلاق غیر المدخول بہا (۳) ظنیر۔

اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دیدی | سوال (۳۵۳) ۱۔ اگر کسی نے زوجہ خود را گفت طلاق

دیدنی دیدی، کنشی طلاق واقع ہوئی

الجواب :- از لفظ طلاق دیدی، دیدی، دیدی سه طلاق واقع خواهد شد، و نیت تاکید معتبر است -

دو میں سے شک ہو تو کتنی طلاق واقع ہوگی | سوال (۳۵۴) :- اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ بیوی کو دو طلاق دی ہیں یا تیسہ کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب :- اگر شک ہو کہ دودی باتیں تو وہ طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

سوال (۳۵۵) :- شوہر کا بیان ہے کہ میری زوجہ نے
میری مرضی کے خلاف ایسا کام کیا جس پر مجھ کو غصہ آیا، اور

جس نے اول مرتبہ یہ لفظ کہا کہ طلاق دیتا ہوں یا یہ لفظ کہا کہ تجھ کو طلاق دی اور تیسری مرتبہ یہ کہا کہ نکل جا اور سخت وسعت کہا، عورت کا بھی یہی بیان ہے، اس صورت میں زوجه کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں شوہر اور زوجہ دونوں کا بیان موافق ہے دو طلاق صریح دونوں کے بیان میں موجود ہے، اور طلاق دیتا ہوں یا تم کو طلاق دی، ان دونوں میں کچھ فرقی نہیں ہے، دونوں الفاظ طلاق صریح کے ہیں، دونوں سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس ان الفاظ سے تو دو طلاق صورت پر واقع ہوئی، اور لفظ نکل جا کتایات میں سے ہے، جب کہ بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا جاوے تو اس صورت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو اس صورت میں تین طلاق

له كر لفظا الطلاق و قم الكل و ان قوى التاكيد دى الدر المختار على ما مضى
 رد المختار باب طلاق غير المدخول بماء ١٢٢٢ ظهير له لو شاق اطلق واحدة
 او اكثر يبنى على الاقل (ايضا باب الصريم م١٢٢٢) ظهير.

سورت پر واقع ہو گئی اور وہ مغلطہ بائنہ ہو گئی، بلا ملالہ کے شوہر اول اس کو نہیں رکھ سکتا، اور
در مختار میں ہے کہ طلاق صرف کے بعد بائنہ واقع ہو جاتی ہے و یلحق البائنہ الصریح مغلطہ

کہا طلاق دیدی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو اس نے کہا | سوال (۳۵۶) :- زید اور اس کی
سکھ طلاق دیدی پھر دہرایا کتنی طلاق واقع ہوئی | زوجہ میں بھگڑا ہوا، زید غصہ میں باہر آیا۔

لوگوں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے کہا کہ میرا سبب منگادو، میں کہیں چلا جاؤں گا میں نے
اس کو طلاق دیدی ہے حالانکہ طلاق نہیں دی تھی اب مجھے اس سے مطلب نہیں، لوگوں نے
کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا کہ ہے طلاق دیدی ہے، پھر لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس
نے کہا نہیں جی میں نے طلاق دیدی ہے، آیا کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الحواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، اور اگر لفظ ثانی اور ثالث
سے خبر دینا پہلے طلاق کا خیال میں نہ تھا تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلطہ بائنہ ہو گئی،
بدون ملالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی۔ فقط اور اگر لفظ ثانی و ثالث
سے پہلے کی خبر دینا منشا تھا تو صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ ظفیر۔

طلاق رجعی کے ساتھ طلاق نام تحریر کر دیا، کہہ | سوال (۳۵۷) :- ایک شخص نے اپنی
امرار کر کے طلاق پر ۳ بنوا دیا کیا حکم ہے | اہلبہ کے طلاق نامہ میں رجعی طلاق لکھی، ایک
گواہ نے زید سے کہہ کر اور اصرار کر کے طلاق پر عدد ۳ بنوا دیا، اس صورت میں رجعت
درست ہے یا نہیں۔

لہ دیکتھا الدار المختار علی مامش رد المختار باب الکنايات ۴۶۱۔ اذ حی انی جرمتم
یقم ان فی وکن اذ حی حق (الدار المختار علی مامش رد المختار باب الکنايات ۴۶۲) ظفیر
نکھ کہہ لفظ الطلاق وقع کل وان فی التکید مع (در مختار) و اذ قال انت طالق
ثم قبل له ما قلت فقال فقد طلقتهما و قلت می طالق لمی طالق واحدة لان جواب کذا
فی الحاکم (رد المختار للشافعی باب طلاق غیر المسخول بما ۴۶۴) ظفیر

الجواب :- اس صورت میں بوجہ لکھنے عدد ۳ کے اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بدوۃ حلالہ کے نکاح جدید نہیں ہو سکتا، حلالہ ہونا چاہئے، اور طریقی حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گزرنے عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی کے طلاق دیوے، پھر اس کی عدت بھی گزر جاوے، اس وقت وہ شوہر اول کے لئے وہ حلال ہوگی، اور سہواً اور زبردستی کا اس میں کچھ اعتبار نہیں ہے، بہر حال موافق لکھنے عدد ۳ کے تین طلاق واقع ہوگی لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلاث جدھن جد وھن لھن جد وعدا منھا الطلاق۔ فقط

اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس | سوال (۱۳۵۸) - زید نے اپنی بیوی کو اس طور سے صورت میں کئی طلاق واقع ہوئی طلاق دی کہ اے عمر تم اپنی بہن کو لے جاؤ، اس کو میسری

طرف سے تین طلاق ہیں، پھر زید چالیس روز کے لئے دوسری جگہ چلا گیا، اسی اثناء میں غصہ مرض وبا اس قدر نازل ہوا کہ تمامی مکان قریہ بیمار ہو کر بعض فوت بھی ہوئے تو ایک شاہد نے بوجہ فرار زید بدت چل روز اور بعلت مرض و بادارائے شہادت مذکور میں تین ماہ تک کسی مفتی کے سامنے نہیں کہا، تین ماہ کے بعد مفتی کے سامنے شہادت ادا کی۔ آیا طلاق مغلط واقع ہوئی یا نہیں، اور تاخیر شہادت کی نسبت کیا حکم ہے، آیا فرار طالق اور نزول مرض و باعذر مسموع واسطے تاخیر شہادت کے ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اور مفتی فتویٰ ریانت پر دیتا ہے اس کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت نہیں ہے، اور

لہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ۴۷۲۔ ظفیر۔ لہ قال لزوجه غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا الموقوف لما تقہر انہ متى ذکر العدد كان الوقوع بہ (الدرا المختار علی هامش رد المحتار) باب طلاق غیر المدخول بہا ۴۷۲، ظفیر۔ لہ المفتی یفتی بالدیانۃ والقاضی یفتی بالظاہر (الدرا المختار علی هامش رد المحتار کتاب القضاء ۴۷۲)، ظفیر۔

قاضی کا نہ ہونا یا دور ہونا اور نزول و باہ مرض مندر عدم ادائے شہادت ہو سکتا ہے۔
سوال (۳۵۹) :- شوہر نے غصہ میں زوجہ کو کہا
 طلاق دے چکا کیا حکم ہے
 میں نے آزاد کیا، اس کے بعد کئی دفعہ یہ الفاظ کہے طلاق
 دے چکا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں پہلے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی، اور پھر صریح
 لفظ طلاق کئی دفعہ کہنے سے وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی۔ کیونکہ کتب فقہ میں ہے کہ بائنہ کے
 بعد صریح طلاق لاحق ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح بالبائنہ
 پس بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

سوال (۳۶۰) :- ایک شخص نے اپنی والدہ
 تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں
 سے اپنی زوجہ کی وجہ سے مجتہد کیا، جس کی وجہ سے
 والدہ نے اس پر غصہ کیا اور مارا، اس کے جواب میں اس نے دوسری اجنبی عورت کو
 بلا کر طلاق ثلاثا الفاظ کہے، حالانکہ اس کے اور زوجہ کے درمیان طلاق کا کوئی ذکر بھی نہیں
 تھا، پس ان الفاظ کے ادا کرنے سے عورت پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- سوال کا یہ قریبہ کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کی وجہ سے اپنی والدہ
 سے مجتہد کیا اور نیز یہ تصریح فقہاء کی کہ لان العادة ان من له امرأتان فایمضی بلفظ
 بطلاق فہا لا بطلاق غیرھا، الشامی اور نیز یہ تصریح و کلا یلزم کون الاضافة
 صریحۃ الا کما فی الشامی اس کو مقتضی ہیں کہ صورت موجودہ میں اس شخص کی زوجہ
 پر تبین طلاق واقع ہو گئی اور قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا کر دے گا، البتہ اگر
 شوہر یہ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا نہیں ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا دے گا

لے الدر المختار علی هامش سراد المختار باب النکایات ص ۳۶۰۔ ظفر

لے سراد المختار للشامی باب الصریح ص ۳۶۰۔ ظفر لے ایضاً ص ۳۶۰۔ ظفر

کما فی الشامی و یؤیدہ ما فی البصر لو قال امرأۃ طالق او طلقت امرأۃ ثلثوا قال
لہا عن امرأتی یصدق ام ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلك تطلق امرأتہ لان
العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا ان شامی فقط
سالی کی نیت کر کے بیوی کا بھی ہے کیا | سوال (۳۶۱) :- ایک شخص حلفا کہہ رہا ہے کہ
تیری بیٹی کو طلاق کیا مکم ہے میری بی بی اور اس کی دو بہن میری سوتیلی ماں کی

بہن بھی ہے، ایک دن میں نے اپنی سالی کی نیت کر کے اپنی سوتیلی ماں سے کہا کہ تیری بیٹی کو
میں نے تین طلاق دیا، لیکن قسم خدا کی کہ میری نیت میری بیوی پر نہیں تھی، اس صورت
میں اس کی بیوی پر طلاق ہوگئی یا اس کی نیت اور قول معتبر ہے، کیا یہ مسئلہ اس مسئلہ
رجل لہ نبات ذوات ازواج فقال زوج احداھن لا بینھن علی ہتک فیہ صرف
الا یقام الی امرأتہ لانه لا یملک الا یقام الی علیہا کے تحت میں داخل ہو سکتا ہے
الجواب :- یہ صورت سوال مسئلہ منقول میں داخل ہے جیسا کہ علت مذکورہ
کی تائید شامی کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما
یحلف بطلاقہا لا بطلاق غیرہا پس شخص مذکور کی زوجہ ہر تین طلاق اس صورت
میں واقع ہوگئی اور یہ قول اس کا کہ میں نے سالی کی نیت کر کے کہا ہے قضا معتبر نہیں ہے
(لیکن دیانۃ اس کی تصدیق کی جائے گی ظہیر)۔

بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب منکر ہے | سوال (۳۶۲) :- زید نے اپنی منکوحہ
گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا غلبہ کو بوجہ دگی اس کے والدین کے اور ایک عورت
رشتہ دار کے چند مرتبہ طلاق دی تو اب شوہر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، اب وہ شخص
طلاق سے انکار کرتا ہے مگر گواہان طلاق کی گواہی دیتے ہیں، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

رد المحتار باب الصریح مطلقہ . ظہیر لہ ایضا مطلقہ ظہیر لہ لو قال امرأۃ طالق
او قال طلقت امرأۃ ثلثا و قال لہا عن امرأتی یصدق ام (ایضا مطلقہ) ظہیر۔

الجواب :- اگر تین دفعہ لفظ طلاق شوہر نے کہا ہے تو عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بلا حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا، لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو دوم دیا ایک مرد اور دو عورتوں ثقہ نمازی پر ہر ایک گار کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی، اور ماں باپ کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

تم، ہم، حرام ہے تم کو طلاق ہے تین طلاق ہے | سوال (۳۶۳) :- زید نے اپنی عورت کو اس جملے کو حسی طلاق واقع ہوئی بایں الفاظ طلاق دی تم، ہم، حرام ہے اور تم کو طلاق ہے، پھر کہا تم کو تین طلاق ہے، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوں گی۔

الجواب :- قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والباقی، پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں لفظ حرام کے بعد جو کہ بائنہ ہے صریح طلاق لاحق ہو جائیگی اور زوجہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جائے گی۔

طلاق بعد بصر نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا مکمل ہے | سوال (۳۶۴) :- محمد بخش نے اپنی زوجہ کو طلاق دی جیسا کہ دوسرے پارہ کے چودھویں رکوع میں ارشاد ہے، اب پھر دونوں میاں بیوی راضی ہو کر نکاح کرنا چاہتے ہیں مطابق سورہ بقرہ کے ۲۰۹ و ۳ رکوع کے، مگر ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آتا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

لے وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او ثنتين في الامة لم عمل له حتى تنكح زوجاً غيره
نكاح صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها، هذا ما ياب الرجعة فصل
فيما عمل به المطلقة ص ۳۷۳، ظفیر، لے و نكحها بها الغیر ما من الحقوق سوا کات
الحق ما لا اد غیره، کتاب الاسجاب اور حسن و حسنات رائد المختار
علیٰ ما مشرد المختار کتاب الشهادات ص ۳۷۳، ظفیر، لے و نكحها لاصلة
مبدأ من تنكح به زناً مختاراً علی هامش رد المحتار، اب التبیان، ص ۳۷۳، ظفیر
مد المختار، ص ۳۷۳، علی هامش رد المحتار، ص ۳۷۳، التبیان، ص ۳۷۳، ظفیر

الجواب :- محدث کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئیں اور تین طلاق میں بلا ملال کے شوہر اول سے نکاح درست نہیں ہے جیسا کہ پارہ دوم کے آخر رکوع الطلاق مرتان کے بعد فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ میں مذکور ہے اور شامی میں ہے وکذا بکلمة واحدة بالاولی الخ ان قال وقد ثبت النقل عن اکثر مصری بما یقع الثلاث ولم یظهر لهم مغالغ فماذا بعد الحق الا الضلال الخ آخر ما قال ملخصاً من فتم القدر.

سوال (۳۶۵) :- شخص نے کہ آباد اجدادش مسلمان بودند شہادۃ بشہادتین می دهد و دائماً عیدہی و گاہ گاہے در جماعت پنجگانہ ہم شریک می شود۔ و در ادائے صوم رمضان و قربانی علی وجه الکمال مستعدیدہ آید و با مسلمانان مواکلت و مشاربت و مناکحت و مجالست و مواسست و موافقہ دارد، و گاہے چیزے از منافی تصدیق ایموں باختیار زنا رستن و انداختن مصاحف در قاذورات الود بظہور نیامد و اہل محلہ از مدتها اورا مسلمان دانند، شرع شریف و مذہب حنیف این کس مسلمان است یا کافر، شخص موصوف بحالت صحیح و سالم زوجہ خود را سے طلاق دادہ بلا تحلیل نکاح کردنش می خواہد و باقضائے زوجہ مسلمانان می گوید من قبل ازین مسلمان نبودم، اکنون مرا و زوجہ را مسلمان کنید و زوجہ را بلا تحلیل در نکاح من دہد و حاجت تحلیل نیست زیرا کہ چوں مسلمان نبودم طلاق مسلمانان کہ حسن و احسن و رحیمی و بائن و مغلطہ است بحق من چگونہ کار گر کردہ پس قولش کہ قبل ازین نبودم شرعاً معتبر شود یا نہ، بر تقدیر اول چوں زوجین از سر نو اسلام آرند، نکاح شان بلا تحلیل جائز باشد یا نہ۔

الجواب :- ظاہر است کہ شخص مذکور قبل ازین مسلمان بود و شریعت حکم باسلام او کردہ بود، پس قول او کہ قبل ازین مسلمان نبودم لغو است و غلط است یا محمول است

بر نفی کمال اسلام و ہر گاہ شمس مذکور بحالت اسلام کہ از افعال او ظاہر بود کہ طلاق بزوجہ خود داده است زودہا اش مطلقہ ثلاثہ گردید، و بلا تکمیل با و نکاح جائز نہ خواہد شد قال اللہ تعالیٰ فانہ طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح من وجا غیرہ الا یہ وفي الدر المختار لا ینکح مطلقہ بہا ای بالثلاث، ارحی یطاء ما غیرہ بنکاح صحیح نافذ الا وفي کتاب الصلوۃ منہ و یمکرم باسلام فاعلمہا ان قال علیہ الصلوۃ والسلام من صلی صلاۃ تناءوا استقبل قبلتنا فہو منہا الحدیث شامی ص ۱۰۰ جلد اول، و اگر این قول اورا کہ قبل انہ من مسلمان نبودم فی الحال ارتداد گفتم شود، تا ہم زوجہ مطلقہ ثلاثہ او کہ فی الواقع بحالت اسلام اورا سے طلاق دادہ بود و بعد از ان بقول مذکور مرتد شد، و العیاذ باللہ بعد از تجدید اسلام بدون ملازمت نکاح با و حلال نہ خواہد شد لان حیلولۃ الردۃ لا ترفع حکم الطلاق قال فی رد المحتار فی آخر باب الرجعة لان الردۃ و اللعاق و السبی لم تبطل حکم الظہار و اللعان کما لا تبطل حکم الطلاق في صورت ذیل میں تین طلاق دون پر واقع ہو گئی | سوال (۳۶۶) :- زید کے دو زوجہ ہیں، آمنہ و فاطمہ، غصہ میں زید نے کہا فاطمہ سے کہ تم دونوں کو طلاق دوں گا، پھر کچھ دیر بعد کہا ایک دو طلاق دیا ہوں، پھر کچھ دیر بعد کہا کہ دونوں کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں زید کا کلام اخیر انشاء طلاق ہے یا اخبار کذب عن الطلاق ہے، اور طلاق دونوں پر واقع ہوئی یا ایک پر واقع ہوئی اور جس واقع ہوئی یا کوئی۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی دونوں زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوئی، اور ہر ایک ان میں سے مطلقہ ثلاثہ ہو گئی قال فی الدر المختار قال انت

لہ سورۃ البقرہ، رکوع ۲۹ - ظہیر علی الدر المختار علی حاشی رد المحتار باب الرجعة ص ۱۲ ظہیر علی رد المحتار کتاب الصلوۃ ص ۱۰۰ ظہیر علی رد المحتار باب الرجعة مطلب حیلة إسقاط عدة المعلن ص ۱۲ ظہیر

طالق اور انت حرۃ و عنی الاخبار کذباً و وقع قضاء الا اذا اشهد علی ذلك الا
و ایضاً فیہ صریحہ ما لم يستعمل الا فیہ الا کطلقتک و انت طالق و
مطلقة الا و یقع بہما ای بمذہب الالفاظ و ما بمعناہما من الصریح الا بلا فرق
بین عالم و جاهل و ان قال تعددت تخوفاً لم یصدق قضاء و فیہ ولو
نکحہا قبل امس وقع الآن لان الانشاء فی الماضی انشاء فی الحال و
درس مختار۔ الحاصل یہ الفاظ انشاء طلاق کے ہیں۔ لہذا زید کی ہر روز و جمعہ پر تین تین
طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

اس طرح طلاق دی۔ میں نے طلاق دی | سوال (۳۶۷) :- ایک شخص نے اپنی بیوی
ایک دو تین آدمی گواہ رہنا کیا حکم ہے | کو بحالت غضب باس الفاظ طلاق دی، کہ میں نے

طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا، طالق کے بیان سے متعدد طلاق معلوم ہوتے پر
ازالہ شبہ کے لئے تشریح کرائی، تو اس نے کہا کہ ایک دو تین سے میری مراد آدمیوں کو
جو وہاں موجود تھے گننا تھا، اسی وجہ سے تینوں آدمیوں کی طرف اٹھلے اشارہ بھی کیا
اس صورت میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا شرعاً یا نہیں۔

الجواب :- اس بارے میں مابینہ و بین اللہ قول اس شخص کا معتبر ہوگا،
اور ایک طلاق کا حکم دیا جاوے گا، فقط

زبردستی سے طلاق تین مرتبہ | سوال (۳۶۸) :- ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا، بکر کے
کہوایا جائے تو کیا حکم ہے | دیگر منکوحہ صغریٰ بھی موجود تھی، وارثان ہندہ نے بکر کو

سخت مجبور کیا کہ یا تو وہ صغریٰ کو طلاق دیدے یا ہندہ کو طلاق دیدے، بکر نے انکار کیا
جس کی وجہ سے بکر پر اس قدر جبر کیا کہ وہ گھبرا گیا، اور اس کے تو اس قائم نہ رہے، اور

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر للدخول بہما ص ۳۶۷ - ظفیر

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ص ۳۶۷ و ۳۶۸ - ظفیر لہ ایضاً ص ۳۶۷ - ظفیر

اسی خود رنکی کی حالت میں نہ صغریٰ موجود تھی نہ بندہ نہ صغریٰ کا نام لیا نہ بندہ کا نام لیا، لفظ طلاق چھ دفعہ کہلا لیا، اس صورت میں بندہ پر طلاق واقع ہوئی یا صغریٰ پر۔

الجواب :- کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اگر اہل سے یعنی زبردستی سے طلاق دلانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا کر اور خوف جان دلا کر مثلاً یہ کہلایا جاوے کہ طلاق عورت مسماۃ فلانہ کو طلاق دیدے اور اس نے بدون نام لے کہہ یا کہ میں نے طلاق دی یا طلاق ہے، اور چند بار اس لفظ کو کہہ مثلاً تین دفعہ یا تین سے زیادہ تو اس عورت پر جس کا نام لے کر طلاق دلائی گئی، تین طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ شوہر نے اس کا نام نہ لیا ہو، کنافی کتب الفقہ۔

شادی شدہ نے اپنے کو مخاطب کر کے کہا اگر تمہاری **اسوال (۳۶۹) :-** زید اپنے نفس شادی ہو گئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، اور حالانکہ اس کی شادی ہو چکی ہے، بی بی موجود ہے، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ زید کا یہ کہنا اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، یہ ام محقق ہے، اس لئے کہ اس کی شادی ہو چکی ہے، اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ام محقق پر طلاق کو معلق کرنے سے طلاق منجز ہوتی ہے یعنی فوراً طلاق واقع ہو جاتی ہے، در مختار باب التعلیق میں ہے **فالمحقق كان كان السماء فوقنا تنجيزاً فقط**

لہ وقع طلاق فی نہج بالغ عاقل، ولو عبداً او مکرہا فان طلاقہ صحیح لا اقرارہ بالطلاق (در مختار) فان طلاقہ صحیح ای طلاق المکرہ، و فی البحر ان المراد الاکراہ عی التلفظ بالطلاق (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۰۵) ظفیر علی الدر المختار علی هامش، رد المحتار باب التعلیق ص ۱۰۵، ظفیر۔

ایک مجلس کی تین طلاق پہنچے ایک تھی | سوال (۳۷۰) :- حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی ایک بار تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی، اس حدیث کو آپ منسوخ لکھتے ہیں، اس کا ناسخ کون ہے۔

الجواب :- اس کا ناسخ اجماع ہے جو کہ مؤید ہے نصوص کے ساتھ اور تفصیل اس کی فتح القدیر میں ملاحظہ ہو۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا | سوال (۳۷۱) :- زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور زمانہ حضرت عمرؓ میں دستور تھا کہ ایک بارگی جو تین طلاق دیتا تھا وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، تو حضرت عمرؓ نے تین قائم کر دی، زید کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم قائم نہیں کیا سیاسی حکم قائم کیا ہے، ایسا کہنے والے پر کیا حکم ہے۔

الجواب :- جو مسلمان صحابہؓ کے اجماع اور حضرت عمرؓ کے فتویٰ کی نسبت ایسا کہے وہ جاہل اور گمراہ ہے، حضرت عمرؓ نے نصوص شرعیہ کی بنا پر ایسا حکم فرمایا ہے اور صحابہ کا اجماع اس پر بدو نہ دریافت ماخذ صحیح کیسے ہو سکتا ہے، شامی میں لکھا ہے، قال فی القم بعد سوق الاحادیث الدالة علیہ الی ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بإشاعة الثلث ولم یظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ثم اس مبات سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم نافذ فرمایا ہے، جس پر احادیث صحیحہ دال ہیں اور ان کے حکم کا اس وقت صحابہ میں سے کوئی مخالف نہ ہوا، پس یہ عین حکم شرعی ہے، لہذا فرمایا صاحب فتح القدیر نے آخر میں

لہ دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۵۵، وظیفہ۔

لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۵، وظیفہ۔

نہیں کیا کہ یہ کس کا نہ باب ہے اور کس کی تقلید کی جاوے۔ اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے۔ اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے شامی میں ہے وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثالث اذ فتح القدير میں لکھا ہے وقد ثبت انتفاء اكثرهم صريحا بايقاع الثالث ولم يظمر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن هذا قلنا لو حكم حاكم باثبات واحدة لم ينفذ حكمه لان لا يسوم الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف ولا پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں کسی کو خلاف کرنا جائز نہیں ہے اور اجماع کے بعد کوئی مخالف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف کھادہ پہلے تھا پھر سب نے بالاتفاق حکم وقوع سے طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے اور غیر متغلدین کی جماعت جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی پر ہے جیسا کہ صاحب فتح القدرہ امام ابن ہمام سے منقول ہوا،

الحاصل اس مسئلہ میں متیقن حنفیہ مثل امام ابن ہمام نے تصریح فرمادی ہے کہ وقوع سے طلاق اور ضرورت عمل کے بارہ میں کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے، اور اس پر اجماع ہو چکا ہے، اور اس کے خلاف کہنا خلاف حق ہے جو کہ عین ضلال ہے، فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے | سوال (۳۷۳) - زید نے اپنی عورت کو

جلسہ واحدہ میں تین طلاق فوری دی، بر بنائے مذہب امام اعظم زید ہماس کی عورت بدون تکمیل حلال نہیں ہو سکتی، لیکن عورت مذکورہ کا اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا دشوار ہے در صورت علمیگی مفاسد زائدہ کا ظن غالب ہے، ایسی صورت میں زید کو حنفیہ حدیث ابن عباس و حدیث رکازہ کے مطابق رجعت کے لئے حکم دیں گے در انحالیکہ طلاق

لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۲۲۲ ظنیر ۲۷ ایضا ص ۲۲۲ ظنیر۔

تک فوری کے متعلق زیانہ صحابہ سے اختلاف چلا آتا ہے۔ علامہ ابن رشد ہدایہ المجتہد و
 نہایۃ المقصد میں بعد بیان مذاہب کہتے ہیں، وكان الجمهور غلبوا حکم التقليل
 في الطلاق سدا للذريعة ولكن تبطل ذلك الرخصة الشرعية والرفق
 المقصود في ذلك اعني قوله تعالى لعن الله يحدث بعد ذلك امثرا، اور
 التعليق المغني لسنن الدارقطني میں مصنف نے اس مسئلہ کو وضاحت کے
 ساتھ لکھا ہے، وهو هذا قال شيخ الاسلام الحافظ ابن حجر و اذا طلق
 ثلاثا مجموعة وقعت واحدة وهو منقول عن ابن ابی طالب و ابن
 مسعود و عبد الرحمن بن عوف و الزبير نقل ذلك ابن مغيث في كتاب
 الوثائق له و عزاه لمحمد بن وضاح و نقل الغزوي ذلك عن جماعة من
 مشائخ قرطبة كـ محمد بن نقي مخلد و محمد بن عبد السلام الغشني و غيرهما
 و نقله ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس كـ طاء و طاؤس و عمرو بن
 دينار و يتعجب من ابن التين حيث جزم بان لزوم الثلاث لا اختلاف
 فيه و انما الاختلاف في التحريم مع ثبوت الاختلاف كما ترى انتهى كلام
 الحافظ و قال الحافظ ابن القيم في اعلام الموقعين عن رب العالمين و
 هذا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم و الصحابة كلهم معارف
 عصره و ثلاث سنين من عصر عمر على هذا المذهب فلو عدا هم العادة
 باسمائهم واحد او احد انهم كانوا يرون الثلاث واحدة اما يفتوى
 او اقرار او سكوت و لهذا ادعى بعض اهل العلم ان هذا الاجتماع قديم
 و لم تجتمع الامة و لله الحمد على خلافه بل لم يزل فيهم من يفتي به قرنا
 بعد قرن و الى يومنا هذا فافق به حبر الامة عبد الله بن عباس كما رواه

له بداية المجتهد كتاب الطلاق ص ۳۲۹ ظفیر۔

حماد بن زيد عن ايوب عن حكيم مة عن ابن عباس اذا قال انت طالق
 ثلاثا بضم واحدا وافتي ايضا بالثلاث افتي بمذا وهذا وافتي بانها
 واحدة الزبير بن العوام وعبد الرحمن بن عوف حكاه عنهما ابن وضاح
 وعن علي وابن مسعود روايتان كما عن ابن عباس واما التابعون
 فافتي به عكرمه رواه اسنعمل بن ابراهيم عن ايوب عنه وافتي به
 طاؤس واما تابعو التابعين فافتي به محمد بن اسحق حكاه الامام احمد
 وغيره عنه وافتي به خلاس بن عمرو والحارث العكلي واما اتباع تابعي
 التابعين فافتي به داود بن علي واكثر اصحابه حكاه عنهم ابن الغلس
 وابن خرم وغيرهما وافتي به بعض اصحاب مالك حكاه التلمساني في
 شرح التفرير لابن حلاب قولاً للبعض المالكية وافتي به بعض الخنفية
 حكاه ابوبكر الرازي عن محمد بن مقاتل وافتي به بعض اصحاب احمد
 حكاه شيخ الاسلام ابن تيمية عنه قال وكان الجدي يفتي به احياناً
 انتهى كلامه وقال ابن القيم في افانة اللمهان واما اقوال الصحابة
 فيكون ذلك في عهد الصديق ومعه جميع الصحابة بل قد
 قال بعض اهل العلم ذلك اجماع قد يمد وانما حدث الخلاف في
 زمن عمر فقد صحواة هو كما قال في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وابي بكر وصداً من خلافة عمر يوقعون على من طلق ثلاثاً واحدة
 واما دعوى الاجماع المتأخر فمردود لانه ليزل الاختلاف وقد
 اختار داود واصحابه ان الثلاث واحدة ومن حكي الخلاف الطحاوي
 في كتابه اختلاف العلماء وفي كتاب تهذيب الآثار وابوبكر الرازي
 في احكام القرآن وحكاة ابن المنذر وحكاة ابن خرم ومحمد بن نصر المروزي

والما دری فی کتاب العمد وحکاہ عن محمد بن مقاتل من اصحاب ابی حنیفۃ وهو احد القولین فی مذهب ابی حنیفۃ وحکاہ التلمسانی فی شرح التفسیر یعقوب لالمالک وحکاہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن بعض اصحاب احمد وهو اختیاریہ انتہی کلامہ کذا فی عون المعبود حاشیہ سنن ابی داؤد۔ مولانا عبدالحی عمدۃ الرعاہ میں فرماتے ہیں القول الثانی انہ اذا

لہ دیکھئے التعین المغنی علی الدار قطنی کتاب الطلاق ص ۳۳۲ - یہ ساری برکت الہمدیث عالم مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے لہی حمایت میں لکھی ہے۔ اور مرجع حدیث نبوی کا رد کیا ہے۔ احمکے جواب کے لئے پڑھئے حضرت الاستاذ مولانا اعظمی مدظلہ کی الاعلام المرفوعہ اور الازہار المربوۃ جس میں اس مسئلہ کو واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ اگر بعد طلاق ثلاثہ کے قائل ہیں، اور حدیث نبوی سے اسی کی تائید ہوتی ہے، حدیث بخاری، مسلم، دارقطنی تمام کتب حدیث میں آئی ہیں، صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں۔ وذهب جمهور الصحابة والتابعین و من بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث ومن الادلة في ذلك ما في مصنف ابن ابی شیبہ والدارقطنی فی حدیث ابن عمر المتقدم قلت یا رسول اللہ اری انی لو طلقتهما ثلاثا قال اذا قد عصیت ربک وبانت منك امرأتک وفي سنن ابی داؤد من مجاہد قال کنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال انه طلق امرأته ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال ایطلق احداکم فیرکب الحمرة ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس فان الله عز وجل قال ومن یتق الله يجعل له مخرجاً عصیت ربک وبانت منك امرأتک وفي موطا مالک بلغه ان رجلاً قال لعبد الله بن عباس انی طلق امرأتی مائة تطليقة فماذا ترى علی فقال ابن عباس طلق منك ثلاثاً وسبع وتسعون اتخذت آیات الله عز وجل في الموطا ایضا بلغه ان رجلاً جاء الى ابن مسعود فقال انی طلقث ثلاثی تطليقات فقال ما قيل لك فقال قيل لی بانث منك قال صدق هو مثل ما یقولون وظاهره الاجماع علی هذا الجواب وفي سنن ابی داؤد وموطا مالک عن محمد بن ایاس بن الکلبی قال طلق رجل امرأته ثلاثاً قبل ان یدخل بها ثم بدالہ ان ینکحها فجاءه لیستفتی فذهب معه فسأل عبد الله بن عباس وایاها میره عن ذلك فقال لا نری ان تنکحها حتی تنکح زوجها غیرک الا (فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۳۳۲) ظفیر۔

طلق ثلاثاً تقع واحدة رجعية وهذا هو المنقول من بعض الصحابة وروى
قال داؤد الظاهري واتباعه وهو أحد القولين لمالك وللبعض أصحاب
احمد -

الجواب :- اس کی تحقیق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں کی ہے اور وقوع
طلقات ثلاثہ کو ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کو رد کیا ہے اور نفوس قطعہ سے اس
صورت میں طلاق ثابت ہے، بدون طلاق کے مطلقہ ثلاثہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی
هذا هو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال - فقط

دو طلاق دے کر نکاح کر لیا سات سال بعد پھر | سوال (۳۷۴) :- ایک شخص نے اپنی
دو طلاق دی اور نکاح کر لیا کیا حکم ہے بیوی کو دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا، بعد
سات آٹھ برس کے پھر دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا، کیا بحکم شرع شریف جائز ہے
یا نہیں -

الجواب :- اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی اور جو نکہ درمیان
میں نکاح زوج ثانی سے نہیں کیا، لہذا پہلی دو طلاق منہدم نہیں ہوئی، کیونکہ انہدام طلاقات
اوق زوج ثانی سے ہوتا ہے کما فی الدر المختار والزوج الثانی یهدم التام دون
الثلاث ایضاً ای کما یهدم الثلاث اجمعاً پس جب کہ زوج ثانی درمیان میں
حالی نہیں ہوا تو پہلی دو طلاق منہدم نہ ہوں گی، اور پہلی دو طلاقوں میں ایک طلاق
ان کے ساتھ مل کر تین طلاق ہو جاویں گی، اور جب کہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی تو بلا حلالہ
کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور وہ نکاح جو بعد میں کیا باطل ہوا، کما فی الدر المختار
لا ینکح مطلقہ ما ای بالثلاث حتی یطأھا غیرہ، لا ینکح ما فذلک

لہ دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۱۲ ظفر ۱۱ الدر المختار علی ما مش
۲۰ المختار باب الرجعة مطلب مسئلۃ العدم ص ۱۲ ظفر ۱۱ الدر المختار علی ما مش
۲۱ المختار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المباشرة ص ۱۲ ظفر -

ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا طلاق دیدہ میں ہے | **سوال (۳۷۵) :-** عرصہ ایک سال اسی سے لکھوا کر بیچ دیا کیا حکم ہے | **کالندرا:** میں نے اپنی اہلیہ کو غصہ کے عالم

میں طلاق ذریعہ خط لکھوا کر وطن روانہ کر دیا، صورت طلاق دینے کی یہ ہے کہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں، مجھ کو ہر وقت خوف خدا غالب تھا، بدیں وجہ کہ یہ عورت میری منکومہ ہے، اسی غلطیاں وہ بچاں میں اپنے دل میں خیال کیا کہ فال قرآن کے ذریعہ سے فیصلہ کرنا مناسب ہے، چنانچہ ایک حافظ قرآن سے ذکر کیا کہ آپ میری زوجہ کے متعلق فال دیکھئے، لہذا حافظ صاحب نے فال دیکھ کر مجھ سے کہا کہ تم اپنی اہلیہ کو طلاق دیدہ، بموجب ان کے کہنے کے ان سے خط میں مکرر کرر طلاق لکھوا کر بیچ دیا، اس وقت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور میں اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں۔

الجواب :- یہ تو اس شخص کی غلطی اور نادانی ہے کہ فال کھول کر تم کو مشورہ طلاق کا دیا، اس طرح فال نکالنا اور دیکھنا شرعاً کوئی چیز نہیں ہے نہ کوئی عالم ایسا کر سکتا ہے نہ غیر عالم، لیکن تمہاری زوجہ بدترین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلال کے اس کو دوبارہ نکاح میں نہیں لائے۔

سوال (۳۷۶) :- تین سال کا عرصہ ہوا کہ زید اور **تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے** ہندہ کا نکاح ہوا تھا، اب آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ ہندہ

کے باپ نے پنچایت جمع کی اور زید سے کہا کہ ہماری لڑکی کو ہمارے گھر جانے دو، اور ہندہ جاتی نہیں تھی، اس حالت میں زید نے کہا کہ کہو تو طلاق دیدہ، پھر ہندہ کو اس کا باپ اپنے مکان پر لے گیا، ہندہ کے چلے جانے کے بعد ہندہ کے باپ نے زید کو بہت ڈرایا کہ

لہ دلو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان احراماً بالطلاق وان لم یکت
 (۱) رد المحتار کتاب الطلاق ص ۱۱۱، وان کان الطلاق ثلثاً فی الحیة لم یحل له
 حتی تنکح زوجاً غیرہ (۲) ہدایہ فصل فیما یعمل بہ المطلقہ باب الرجعة ص ۱۱۱

میری لڑکی ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ مار ڈالیں گے، پھر ایک روز سمر کے مکان پر ہندہ کا باپ اور چچا زاد بھائی آئے اور زید سے کہا کہ ہندہ کو طلاق دیدے ورنہ ہندہ بھاگ جاوے گی اور تم اپنی جان بچاؤ، چچا ہو تو طلاق دیدو، زید نے سمر اور ہندہ کے باپ اور چچا زاد بھائی کے رو برو چھ مرتبہ کہا کہ طلاق دیدی، ہندہ نے جب سنا کہ مجھ کو طلاق دیدی تو باپ پر سخت ناراض ہوئی، طلاق دینے کے دو ماہ بعد موقع پا کر ہندہ زید کے مکان پر چلی گئی اور اب زید کے مکان میں ہے، آیا نکاح ثانی پڑھایا جاوے یا نہیں؟

الجواب :- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں، بغیر حلالہ کے ہندہ زید کے لئے دوبارہ حلال نہیں ہو سکتی، اور اس کا اس کے بغیر زید کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ حلالہ کے بعد ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہے اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ ہندہ طلاق کی مدت کے بعد یعنی اگر وہ غیر حاملہ ہے اور اس کو حیض آتا ہے تو تین حیض آنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر وطی کے بعد ہندہ کو طلاق دے، پھر ہندہ اس طلاق کی مدت گزارنے کے بعد زید سے نکاح کرے تو جائز ہے قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الا یہ اور سوال میں اگرچہ اضافۃ الی الزوجہ صراحتہ نہیں مگر فقہاء نے تفسیر فرمائی ہے کہ اضافۃ کا صراحتہ ہونا ضروری نہیں ہے کما فی الشامی ولا یلزم توث الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ الشامی منہ ۹۵ البتہ اگر ایسی صورت میں کہ جس میں اضافۃ طلاق الی الزوجہ صراحتہ نہ ہو، اور شوہر یہ کہے کہ یہ بی نیت و ارادہ میں اپنی زوجہ مراد بختی کسی دوسری عورت یا مرد کا خیال کر کے اس کی نسبت یہ کہا تھا کہ اس کو طلاق دی تو دیانتہ اس کا قول معتبر ہے اگرچہ قاضی بسبب قائلین غایبہ کے اس کو نہ مانے گا قال الشامی ناقلاً عن البحر لو قال امرأۃ طالق اد قال طلقت امرأۃ فلا تبار قال

لمراعی امرأتی یصدق انی شامی ص ۹۹ فقط واللہ اعلم۔

سہ طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں | سوال (۳۷۷) :- شخص نے در ساعت

دوازدهم شب عالم محلہ را بخانہ خود آورده گفت کہ زوجه ام را سہ طلاق دادم شامہر باقی کردہ برادرش را بیارید، مولوی موصوف گفت چہ می گوئی، گفت شام سخن من اعتبار نہ کنی، حسب شریعت محمدی زن خود را سہ طلاق دادم اگر نشود بغیر بایند کہ چہ گویم مولوی صاحب بیرون آمد و ایں سخن را ظاہر نہ نمود تا آنکہ باید مطلق بوجہ معاملہ دنیوی سخنہا در میان آمد دریں اثنا مولوی صاحب اظہار طلاق نمود و زن مطلقہ باد و عورت گفت بود کہ مرا طلاق دادہ است دریں صورت مطابق شرع مشریف بر زن موصوف طلاق دانی شہریانہ۔

الجواب :- ہر سہ طلاق بر زوجه اش واقع شد، باقی برائے ثبوت عند القاضی بصورت انکار شوہر از طلاق ضرورت شہادت دو مرد عادل یا یک مرد و دو عورت است پس اگر مولوی صاحب مذکور و ہر دو زن شہود عدول اند انکار شوہر مسموع نخواہد شد و حکم طلاق دادہ شود، و اگر شوہر مقرر است حاجت شہود برائے اثبات طلاق نیست۔ کما فی عامۃ الکتب المعتبۃ۔

سوال (۳۷۸) :- زید اپنی عورت ہندہ کی پر حرام کیا اس کہنے سے ہندہ کو کے طلاق ہوئی | نسبت یہ الفاظ لکھ کر اپنے نفس پر حرام کرتا ہے کہ

میں نے تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا ہے، اور مراد ظاہر انکسرتا ہے کہ اب کوئی تعلق بموجب شرع محمدی میرا ہندہ سے نہیں رہا، اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو شرع محمدی کو جانتا ہے تو اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

لہ وقع طلاق علی زوجہ بالغ عاقل ولو تقدیر الادر المختار علی ما مشرد المختار کتاب الطلاق ص ۹۹، ظفیر لہ نصا بہا الغیر ما من الحقوی انکسرتا و طلاق رجلاں اور علی ہوامرأتان الدار المختار علی ما مشرد المختار کتاب الشہادات ص ۹۹، ظفیر

میں صرف ناز و زوہ جانتا ہوں شہ نکاح کیا حکم ہے۔ مینوا۔

اس پر ایک مجیب مسمی محمد حیدر اللہ خاں نے جواب لکھا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاق کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔ لہذا اسورت مسئلہ میں ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوئی، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا جواب حسب ذیل ہے۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور جو لوگ عدم وقوع ثلاث کی اس صورت میں قائل ہیں ان کا رد صاحب فتح القدیر حسب ذیل فرماتے ہیں اما لا فاجماعهم ظاهرا ولا لفظا لم ينتقل عن احد منهم انه خالف عمر رضي الله عنه حين امضى الثلاث الا الى ان قال وقد ثبتنا النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الا فقط

ایک نلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے مگر مقلد کا فتویٰ پیش کرتا ہے کیا حکم ہے؟ **سوال (۳۷۹) :-** زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو ایک ہی جلسہ میں متواتر تین طلاقیں دی اور اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے فتوؤں کو استدلال میں پیش کرتا ہے، ایسی صورت میں رجوع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- تین طلاق کے بعد عورت مغفلہ بائز ہو جاتی ہے اور بلا حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے کہ نفس قطعی سے یہ ثابت ہے اور اجماع امت اس پر ہے، کسی کا خلاف اس میں معتبر نہیں ہے اور اس کے خلاف جو فتویٰ دے وہ فتویٰ صحیح نہیں ہے، زید کو رجوع کرنا اپنی زوجہ کو بلا حلالہ کے درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ

لہ فتح القدیر کتاب الطلاق ص ۱۲، ظفیر رحمہ و ان كان الطلاق ثلاث في الحرة لم عمل له حتى تنكح زوجا غيره تنكح ما صحبها و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عند الاصل فيه قول تعني فان طلقها فلا عمل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره وهذا ان باب الرجعة فصل فيما عمل به المطلقه ص ۱۳، ظفیر۔

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره - قال في الشامي
 وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه
 يقع الثلث - قال في الفتم بعد سوق الاحاديث الدالة عليه وهذا يعارض
 ما تقدم راي من حملها واحدة، واما امضاء عمر الثلث عليهم مع
 عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها كانت واحدة فلا يكن الا وقد
 اطلعوا في الزمان المتأخر على وجود ناسخ او علمهم بانتهاء الحكم
 لذلك الى ان قال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث
 ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال ومن هذا قلنا لو
 حكم حاكم ياتى واحدا لم ينفذ حكمه الا شامى ميون -

لا اله الا الله محمد رسول الله | سوال (۳۸۰) :- ما قولكم رحمكم الله
 بزوجك فوراً أين طلاق دي کیا حکم ہے | فيمن قرأ اولاً كلمة لا اله الا الله محمد

رسول الله ثم قال لزوجته انت طالق ثلاثا متصلا غير منفصل وانفق
 العلماء بعد اختلافهم في وقوع الطلاق وعدمه ان ما يفتى به مولانا
 انور شاہ يسلو كلهم -

الجواب :- تطلق زوجته ثلاثا في هذه الصورة بلا مرية ولا
 اختلاف معتبر كذا في المعتبرات قال في سراد المحتار في بحث الاستثناء
 فهذا كما ترى صريح في ان سبحان الله عقب اليمين فاصل يبطل للاستثناء
 اما انه استثناء فلم يقل به احد ۱۰ مثلا ج ۲ وايضا في بحث وقوع
 الثلث بكلمة واحدة قوله ثلث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالاولى

له سورة البقرة ۲۰۰ . ظهير ۳۰۰ رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲۰۰ . ظهير

۳۰۰ رد المحتار باب التعليق قبيل مطلب لهم بلفظ انشاء الله هل ابطال او تقيق ميون . ظهير

ثم نقل الإجماع عن ذلك وقال وقد ثبت النقل عن أكثرهم صريحاً
بإيقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق إلا الضلال أو من
هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لأنه لا يسوغ الاجتهاد
فيه فهو خلاف الاختلاف فقط

سؤال (۳۸۱) :- شفعی گفت سه طلاق دارم و زنش
طلاق ہوئی یا نہیں حاضر نہ بود، پس خطاب و اشارت مفقود گردید، یا شخص مذکور
زن خود را سرند می گوید که سه طلاق دارم اما خطاب و اشارت نمی کند و نه نام زن
گرفته است یا زن حاضر است لیکن خطاب و اشارت نمی کند، اندرین صورت علم
بنگاہ دو فریق گردیدند، فریق می گویند که زوجہ بر مطلقہ نگردید، زیرا کہ اضافت معنوی
یافتہ نشد، و آن شرط وقوع طلاق است، و فریق ثانی می گویند کہ عادت زنش مطلقہ
گردید، پس درین صورت رائے جناب چیست و حکم شرعی چه -

الجواب :- اقول قال الشامي قبيله ويؤيده ما في البحر لو قال
امراة طالق او قال حنق امراة ثلاثا وقال لها عن امرأتى يهدق
استمعي ويضرب مني انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأتك لان العادة ان
من له امرأة لا يسأل لفظا لم ير غير ما بهان مراد است که در سابق گفته که اگر شوهر
در صورتیکه اضافت الی الزوجہ نباشد بگوید له عن امرأتی من زوجہ خود را ازین طلاق
اراده نموده ام زوجہ اش مطلقہ نشود، و اما ہر گاہ هیچ نہ گفته چنانکہ در صورت مسؤل
عنها است زنش مطلقہ گردد کہما قال الشامي ويفهم منه انه
لو لم يقل ذلك لا فقط -

له رد المحتار کتاب الطلاق ص ۹۹ ۱۲ ظفیر ۱۱ رد المحتار باب الصریح
ص ۹۹ ۲ ظفیر ۱۱ رد المحتار باب الصریح ص ۹۹ ۱۲ ظفیر -

سوال (۳۸۲) :- زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے

حالت غیض میں لفظ طلاق سے طلاق دیا، اور ایک برس اس سے علیحدہ رہا مکان سے باہر نہیں کیا، نان و نفقہ دیتا رہا، اور زید علفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق سے محض طلاق مراد لیا ہے کوئی دوسری نیت نہیں کی دریافت کرنے پر اسی لفظ کو وہ ہر اتار رہا — آیا زید اپنی عورت سے دوبارہ نکاح یا رجعت کر سکتا ہے یا نہ۔

الجواب :- اگر زید نے اپنی زوجہ کو ایک طلاق دی ہے یعنی ایک دفعہ لفظ طلاق کہا ہے تبین دفعہ نہیں کہا اور پھر جو دریافت کرنے پر لفظ طلاق کہا ہے تو اس سے اس کی غرض و نیت اسی طلاق سابق کی خبر دینا تھی تو اس صورت میں زید اس کو عدت کے اندر بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح کر سکتا ہے، حلال کی ضرورت نہیں ہے مگر ان فی کتب الفقہ۔

سوال (۳۸۳) :- زید نے عمر کو "جس کے سر پر ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے

انگریزی بال ہیں" کہا کہ تم اس طرح بال رکھنے چھوڑ دو، جس کے جواب میں عمر نے بطور ہنسی کے کہا کہ تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو، زید نے ہنسی ہی میں جواب دیا کہ میں نے چھوڑ دیا، جس پر عمر نے کہا بلکہ تین دفعہ طلاق کا لفظ اپنی زبان سے کہہ دو، زید نے فوراً طلاق، طلاق، طلاق، پانچ سات مرتبہ طلاق کا لفظ کہہ دیا، آیا طلاق بزرگی یا نہیں، اور بڑی تو کونسی، زید بیوی کو جبہ کرنا نہیں چاہتا۔

الجواب :- اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت منوط بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، حدیث سے داد افاضی انت طلاق لغویہ لہ ما قلت فعال حد طلقھا او قلت می طالق معنی طالق

احمدیہ لائبریری حجاب و ردا المستورات طلاق میرزا محمد خاں بعد از چھپنا، طغیر

شریف میں وارد ہے ثلث جدمن جدا و هن لمن جدا وعد منهن الطلاق و قال الله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الا به -

پانچ پھر بار کہا کہ تم کو طلاق | سوال (۳۸۴) :- زید نے ناراض ہو کر پانچ پھر بار
سچا تو طلاق مغلط ہو گئی | بمع عام میں یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے چکا تجھ سے
کچھ سروکار نہیں ہے، ہندہ نے عاجز آ کر بکر سے نکاح ثانی کر لیا، لیکن پھر اب زید ہندہ
کا دعویٰ کرے تو جائز ہے یا نہ -

الجواب :- اس صورت میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اگر بعد عدت
کے اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ صحیح ہے اور زید کا دعویٰ باطل اور غیر
مسموع ہے، لیکن اگر ہندہ کے پاس دو گواہ معتبر طلاق کے نہیں ہیں، اور زید طلاق سے
انکار کرتا ہے، تو پھر قول زید کا معتبر ہے

شوہر اہل حدیث ہے اور بیوی خفی شوہر نے ایک وقت | سوال (۳۸۵) :- زید اہل حدیث
میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد شادی جائز ہے یا نہیں | ہے اور اس کی بیوی ہندہ خفیہ ہے،

زید نے چند معززین کی رو برو اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق ایک وقت میں دی، ہندہ
کا بیان ہے کہ عقائد احناف کے مطابق مجھ پر تین طلاق واقع ہو گئی، میں عقد ثانی کروں گی
ایسی صورت میں ہندہ کو کیا کرنا چاہئے جب کہ اس کی عدت بھی گزر چکی ہے -

الجواب :- ہندہ کا قول صحیح ہے تین طلاق اس پر موافق مذہب خفیہ کے
واقع ہو گئی اور وہ مغلطہ بائنه ہو گئی، عدت کے گزر جانے کے بعد اس کو دوسرا نکاح

لہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث جدمن جدا و هن لمن جدا وعد منهن الطلاق و قال
النکاح والطلاق والرجعة رواہ الترمذی (مشکوۃ کتاب الطلاق ص ۲۸۲) ظفیر رحمہ
سورۃ البقرہ ۲۰۶ - ظفیر رحمہ ونصا بہا لغير ما من الحق و نکاح و طلاق و الرجعة
اور جل و امرأتان (الدر المختار ص ۱۰۱) ظفیر -

کرنا درست ہے اور عدت کا گزر جانا تحریر بالا سے معلوم ہوا، پس ہندہ بلا تردد نکاح ثانی کرے کذا فی کتب الفقہ۔

سوال (۲۳۸۶)۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو بارہ طلاق دی تو بعد مدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

تنہائی میں طلاق بارہ طلاقیں دی بطور استہزار، عورت ایک مدت کے بعد والدین کے گھر گئی، اور ایک عالم سے مسئلہ دریافت کیا، عالم نے کہا کہ بر سبیل انکار زوج قضاء، اطلاق واقع نہ ہوگی مگر دیانہ اور عورت مذکورہ چند وجوہ سے دس سال تک والد کے گھر رہی کہ اگر زوج کے گھر جاوے تو بوجہ وقوع طلاق، نکاح زنا لازم آدے گا، اور کچھ حصہ مہر کا شوہر کے ذمہ ہے اور شوہر نے نکاح کر لیا سو حق کا خوف ہے اور شوہر کو دونوں کے نفقہ کی وسعت نہیں، پس صورت مذکورہ میں عورت کو بلا اجازت شوہر کے والد کے گھر جانا اور عالم سے مسئلہ دریافت کرنا اور بوجہ نہ پانے مہر کے اپنے نفس کو زوج سے روکنا جائز ہے یا نہیں اور عورت مذکورہ کو اپنی سوچ کے ساتھ زبردستی ایک مکان میں رکھنا جائز ہے یا نہ، اور زوج کو امساک بالمعروف یا تسریع باحسان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں، اور اگر ترک عمل باعد الامر میں واجب ہے تو شوہر پر کیا لازم آئے گا، اور بنا بر مذہب شافعی عمل باعد الامر میں کرنا بوجہ شدت ضرورت کے احناف کو جائز ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس شخص کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور دیانہ اس عورت کو درست ہے کہ بعد مدت کے دوسرا نکاح کر لے، لیکن بصورت انکار شوہر از طلاق قاضی بدون دو گواہان عادل کی شہادت کے حکم طلاق کا نہ کہے گا

لے قال لزوجة غير المدخول بمات طلاق ثلاثا، اذ وقع لما تقر رانه متى ذكر العدد كان الوقوع به الزمان فري بانت بالاولى ولم تقع الثانية بخلاف الموطوعة حيث يقع الكل والى المختار على ما مشى رد المختار باب طلاق غير المدخول بمات ۱۲ ومطابقا لغيره ۱۳ بل لا يثبت جده من جدوه من لبن جد النكاح والطلاق والرحمة رواه الترمذی (مشکوٰۃ کتاب الطلاق) بغير

اور قاضی چونکہ وقوع طلاق کا حکم نہ کرے گا اس لئے بنا اجازت شوہر اس کے گھر سے جانے کی وجہ سے سقوط نفقہ کا حکم کرے گا اور عورت کو جب کہ علم طلاق کا ہے تو اس کو روکنا اپنے نفس کو شوہر سے درست ہے بلکہ ضروری ہے، شامی میں ہے بشرح قول در مختار سمعت من زوجها انه طلقها انك وینبغي لهما ان تمرب منه ^{۱۱۲} میسر ہے شامی اور زوجہ اپنے رہنے کے لئے علمدہ مکان کا مطالبہ زوج سے کر سکتی ہے اور سوتن کے ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے، در مختار میں ہے وکذا انجب لهما السكنی فی بیت خال عن اهلہ واهلہا وذل فی المصنف عن الملتقط کفایہ مع الاحمد لا مع الضرائر الا فی الشامی فان المناخرة مع الضرائر او فرائر اور زوج کو لازم ہے کہ حسب ارشاد باری تعالیٰ فامساک بجمع و فادتسریح باحسان الایہ اپنی زوجہ کو اگر رکھے معروف کے ساتھ رکھے ورنہ تھوڑ دے، اور کا لعلقہ نہ رکھے اور اگر اس پر عمل نہ کرے گا، حاکم اس کو احد الامر میں پر مجبور کرے گا مگر عند الخنفیہ حاکم خود تفریق نہیں کر سکتا کما قالہ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فقط

دو طلاق دی ہو چنے پر کہا کہ | سوال (۳۸۷) :- کسی نے سینچر کو دو طلاق دی، دو تین طلاق دیدی تو کیا مکمل ہے

تین روز کے بعد شوہر سے دریافت کرنے پر کہا کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، اس صورت میں بعض عالم کہتے ہیں تین طلاق نہیں ہوں گی۔ کیونکہ حکایت محکم کی نہیں ہے، اس میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں شوہر کے دوبارہ کہنے سے کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، تین طلاق واقع ہو جاویں گی کما صرح بہ الفقہاء فقط

۱۱۲ رد المحتار باب الرجعة ص ۲۲۹ - ظفیر

۱۱۳ دیکھئے رد المحتار باب النفقة ص ۹۱۲ و ص ۹۱۳ - ظفیر

۱۱۴ سورة البقرة - ۲۸ - ظفیر

تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے | سوال (۳۸۸) :- ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی کچھ روز کے بعد اور طلاق پھر دس بیس روز کے بعد اور طلاق دیدی تو تینوں طلاقوں میں کونسی طلاق ہوئی۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہو گئیں۔

گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک | سوال (۳۸۹) :- اکثر گواہ کہتے ہیں طلاق دی اور ایک استعفاء دیا کہا کیا حکم ہے | کہ شیخ کرامت علی نے اپنی زوجہ کو ان الفاظ سے کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن طلاق دیا میں نے، اور کرامت علی او ایک گواہ کہتا ہے کہ ان الفاظ سے طلاق دی اور کہا کہ تجھ کو استعفاء دیا میں نے، بعد اس کے باہر آکر کہا تجھ کو طلاق دیا میں نے، اب کوئی صورت ایسی ہے کہ پھر زوجہ و شوہر میں نکاح ہو جاوے۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے کوئی

صورت جواز نکاح ثانی کی شوہر اول سے نہیں ہے حکذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

طلاق دو طلاق بائن طلاق کہا تو کیا حکم ہے | سوال (۳۹۰) :- کوئی شخص کہتا ہے کہ میں

نے اپنی بیوی کو اس طرح پر طلاق دی کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق دیا

اور اس خیال سے کہ اس کہنے سے اس کی بیوی مطلقہ مغلظہ ہوئی اس کو کسوت اور نفقہ

بھی دیدیا، طلاق کے گواہ ایک مرد اور دو عورتیں ہیں، مرد کہتا ہے کہ اس نے تین طلاق

کے بعد لفظ بائن کہا ہے، ایک عورت کہتی ہے کہ دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے دوسری

لہ والنزوح الثانی یمدہم بالدخول فلو لم یدخل لم یمدہم اتفاقاً مادون الثلاث

زالدر المختار علی هامش رد المختار باب الرجعة ص ۳۶۶ (ظفیر۔

لے وان کان الطلاق ثلاثاً الحرة لا تمحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً و

یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعة ص ۳۶۶) ظفیر۔

عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ خیال نہیں رہا کہ لفظ بائن دو طلاق کے بعد کہا پاتین کے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ خود شوہر اقرار تین طلاق کا کرتا ہے اور اس کو مطلقہ مغلظہ سمجھ کر عدت کا نفقہ بھی دیدیا تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی، بلا حلالہ کے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے اور اقرار شوہر کی حالت میں کسی گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہے البتہ انکار شوہر کی حالت میں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے طلاق ثابت ہو جائے گی اور چونکہ بائنہ صریح کو ملحق ہو جاتی ہے، لہذا جو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے اس کی گواہی کے موافق بھی تین طلاق ہوگئی، پس بہر حال عورت مطلقہ ثلاثہ ہوگئی۔

سوال (۳۹۱) :- کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ طلاق مغلظہ کہا تو کوئی طلاق ہوئی اور کتنی
تجھ پر طلاق مغلظہ ہے اور اس سے اس نے کسی عدد کی نیت نہیں کی، بلکہ یہ مراد لیا کہ بغیر حلالہ کے نکاح درست نہ ہو، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوں گی اور وہ حرام مغلظہ ہو جائے گی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کافی الدار المختار فان نوى ثلاثا فثلث لا نه في حكمي، اور جس طلاق میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ تین طلاق ہیں وفي الشامي قد عللوا صحة نية الثلاث في جميع

له وان كان الطلاق ثلاثا في العدة لم يحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا
و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها اذ يه باب الرجعة ۳۴۴ ظفیر
۳۵ الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والباثن یلحق
الصریح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنايات ۳۴۴) ظفیر
۳۶ ایضا باب الصریح ۳۴۵ ۱۲ ظفیر۔

ما مریبانہ وصف الطلاق بالبیئونة وہی نوعان خفیفة وغلیظة فاذا ندری
الثانیة صم فیقال ان تاء الوحدة لا تنافی اس اداة البیئونة الغلیظة
وہی ما لا تخل لہا المراءة معها الا بزواج اخر ^{۱۰} _۲ منہ ^۳۔

جب تین طلاق دی تو طلاق منقطع ہو گئی، بلا حلالہ حبائز نہیں

سوال (۳۹۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو عرصہ چھ سال کا ہو گیا چونکہ مسماۃ مذکورہ نے ایک نوٹس واسطے گزارہ شخص مذکور اپنے شوہر کو دیا۔ شخص مذکور نے اس کے پہنچنے پر نوٹس و کاغذ استامپ طلاق نامہ کاتب کے پاس لیجا کر کہا کہ میں نے مسماۃ کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ کاتب نے طلاق نامہ تحریر کیا جو بان حاشیہ اس جگہ پر موجود نہیں تھے۔ بیان کاتب و موہبان حاشیہ و نقل کاغذ طلاق نامہ پیش کر وہ مسماۃ مذکورہ رو بردے عدالت بنا بر لما حفظہ لف ہوا بتک مسماۃ مذکورہ اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہے، طلاق مذکور جائز ہے یا نہیں اور اس کا رویہ نکاح ہمراہ شوہر خود درست ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- موافق طلاق نامہ منسلک مصدقہ عدالت مسماۃ مذکورہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ اور جب کہ کاغذ طلاق نامہ خود شوہر نے رجسٹری کرایا اور داخل عدالت کیا اور اقرار اس کے مضمون کا کیا تو پھر انکار اس کا تین طلاق سے معتبر نہ ہو گا، لہذا فی کتب الفقہ اور بعد تین طلاق کے بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ فقط۔

لہ رد المحتار، باب لصیج ^{۱۰} _۲ ^۳ و یقال للکاتب کتب طلاق ہوائی
کان افراد بالطلاق وان لم یکتب ولما مستکتب من اخر کتابا بطلان قراءہ و قراءہ علی الزوج
و ختمہ و عنوانہ و بعثہ بہا فاما ہا ر قم ان اقر الزوج انہ کتابہ رد المحتار کتاب طلاق ج ۳
کے فان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة الا لا تخل لہ فنی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا
ثم یطلقها و یوت عنہا ^{۱۰} _۲ ^۳ باب الرجعة ^{۱۰} _۲ ^۳ (غیر)

سوال (۳۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گواہوں کے سامنے طلاق دی اور تین دی، بعد کو زوجہ نے اس عورت کو

تین طلاق کے بعد زبردستی

بیوی رکھ لے تو کیا حکم ہے

بلا نکاح و حلالہ کے جبراً اپنے گھر میں رکھ لیا، وہ عورت اس فعل سے بہت متنفر ہے مگر مجبور ہے اور چنچہ آدمیوں نے بھی مل کر اس عورت کو جبراً زوجہ کے حوالہ کر دیا یہ عورت اس پر حرام ہے یا کیا۔ اور معاویہ بن جراح اس شخص کے ہیں ان کا کیا حکم ہے۔
الجواب :- اگر وہ گواہ معتبر قرار کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے تین طلاق اس شخص نے اپنی زوجہ کو دیدی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے اور وہ شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے، اور جو لوگ اس بد فعلی کے معاون ہوئے ہیں وہ لوگ بھی اسی کے حکم میں ہیں اور زوجہ مجبور ہے، اگر وہ اس فعل کو برا جانتی ہے اور حتی الامکان اس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہربان ہیں شاید اس کی مجبوری پر نظر کر کے اس کے گناہ معاف کر دیں۔

سوال (۳۹۱) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق دیا۔ اس صورت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہی مذہب ہے کہ تین طلاق واقع ہو گئی اور امام شافعی کے نزدیک چونکہ مجلس واحد ہے تو ایک طلاق ہوئی اور رجعت کر سکتا ہے، مولانا عبدالحی صاحب کی بھی یہی رائے ہے مگر حضرت مولانا گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں صاف تحریر فرما دیا ہے کہ تین ہی طلاق ہوں گی اور ضرورت کچھ ملحوظ نہیں، اس صورت میں رجعت یا نکاح جاری ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر دو مرتبہ لفظ طلاق کا کہا تو حکم ظاہر ہے کہ عات میں رجعت درست ہے اور اگر تین مرتبہ تو عورت مغلطہ بائیں ہو گئی بدون حلالہ کے

کوئی صورت دوبارہ نکاح کرنے کی بھی نہیں ہے اور فتویٰ حضرت اقدس مولانا گنجی رحمۃ اللہ علیہ کا عین حق و صواب بلاریب وارتباب ہے۔ شامی میں محقق صاحب رحمۃ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ اس صورت میں اجماع صحابہ و فروع سے طلاق میں ہے اور شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض خنابلہ نے خلاف کیا ہے جو معتبر نہیں ہے یا ردافض کا خلاف ہے جو مردود ہے، بہر حال اس میں کچھ گنجائش نہیں ہے۔ محقق موصوف نے نہایت دلیل اس کے بیان فرمایا ہے ومن هذا حکمہا کما بانہا واحدۃ لم یفتقد حکمہ لانہ لا یسوغ الاجتہاد فیہ فہو خلاف لا اختلاف الا شامیؒ۔

ایک مجلس میں تین طلاق | سوال (۳۹۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک مجلس میں دی اور عہدت کا اس سے علیحدہ ہونا باعث مفرت ہے، حنفی مذہب میں کوئی طریقہ طلاق واقع نہونے کا تحت پر فرمائیے۔ اگر حنفی مذہب میں ایسا طریقہ نہیں تو حنفی کو خاص مسئلہ میں دو کے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہ؟

الجواب :- صورت مسئلہ میں تین طلاق واقع ہو گئی بدون طالعہ زوج اول کے لئے حلال نہیں ہے اگرچہ باعث مفرت ہے، اگر مفرت تھی تو طلاق کیوں دی، اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ کوئی کراہت اس کے مذہب کی رو سے لازم نہ آئے اور یہاں کراہت بلکہ حرمت ہے لہذا اس صورت میں جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار لکن یندب للخروج

لہ او اطلق الرجل امرأته تطليقتا رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رخصت بذلك ولم ترض ان كان كان الطلاق ثلثا في الحرة او لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (رد المحتار باب انفraz ص ۵۷۷) . ظفیر .

من الخلاف لا سيما للامام لاكن بشرط عدم لزوم ارتكاب مكرهه من هبة. فقط
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

الجواب :-

اس صددت میں مسماۃ بنیری پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور ظاہر یہ ہے کہ
 تین طلاق واقع ہوئی لہذا بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں ہے ، اور
 حلالہ کی صورت یہ ہے کہ عدت یعنی تین حیض کے بعد وہ عورت دوسرے شوہر سے
 نکاح کرے اور وہ بعد دخول و وطی طلاق دیوے پھر عدت گزرنے کے بعد
 شوہر اول نکاح کر سکتا ہے اور نفقہ مطلقہ کا مدۃ کے اندر شوہر کے ذمہ لازم ہے
 اور بعد مدۃ کے اگر چاہے بطریق احسان کے دیوے کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

سوال (۳۹۷) زید نے اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ
 لکیریں کھینچیں کہنی طلاق واقع ہوئی
 لکیریں کھینچیں کہنی طلاق واقع ہوئی
 انگشت سے زمین پر نکالیں اور زید کا بیان ہے کہ میں نے تینوں لکیروں سے تین
 طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ اس صورت میں طلاق مغنظہ واقع ہوئی یا بائن ؟

شعاع النور المختار فی حاشیہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۳۳۳ و ۳۳۴ غیر منہ دان کان
 نطلاق ثلاثی الحرة ... لم یحل له حق تکلم زوجها غیر کا نکاحا صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها
 او یوت عنها (ہایہ عنینہ) ، والی طلاق الرجل امرأته فلها النفقة ولسکفی فی عدتها
 رجعیاً کان او بائناً (ہایہ عنینہ) ! ظہیر :

الجواب :- تین طلاق معتزلہ زید کی زوجہ پر واقع ہوئی ہے بدون حلالہ کے اس سے نکاح زید کا درست نہیں۔

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کون سی طلاق واقع ہوگی

سوال (۳۹۸) اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو چند بار طلاق دے یعنی تین دفعہ سے زیادہ یہ کہے کہ

میں نے تجھ کو طلاق دی تو اب پھر اس عورت سے بغیر حلالہ کے وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اب اس مطلقہ سے اس کو تعلق زوجیت کا باقی رہا یا نہیں اور حلالہ کی شکل کیلئے آیا جس سے اس کا نکاح کرایا جائے پہلے اس سے شرط کر لی جاوے کہ نکاح کے بعد تو طلاق دیدینا اور صحبت نہ کرنا، یا ناہائے اس کا نکاح کر دیا جائے اور ورنہ بالغ اس کو طلاق دیدے تب اس سے نکاح کیا جاوے بیوقوفی ہو۔

الجواب :- بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ ثانیہ سے شوہر اول کا نکاح درست نہیں ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کا وطی کرنا شرط ہے، نا بالغ غیر قادر علی الجماع سے حلالہ نہیں ہو سکتا اور پھر نا بالغ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی، مراہق یعنی قریب البلوغ اگر نکاح کر کے وطی کرے اور بعد بلوغ کے طلاق دے تو صحیح ہے اور شرط طلاق کی شوہر ثانی سے نہ کرنی چاہئے کہ یہ مکر وہ تحریمی ہے بلکہ بعد نکاح کے وہ خود طلاق دیدے ہوئے، اس وقت بعد گزرنے عدت کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے در مختار میں ہے ذکرہ التزوج قهریاً لمحدث عن المحدث والمحدث له شرط التحلیل الخ کتزوجک علی ان احللک وان حلت للاول لصحة النکاح وبطلان الشرط فلا یجبر علی الطلاق الخ اما اذا افترک لا یکرمه وكان الرجل بما جوز القصد الا صلاح - در مختار - فله بشرط التحلیل تاویل لمحدث بحمل اللعن علی ذلك الخ شافعی نقطہ

لہ افت طالق حکذا مشیراً لا صلاحاً لمشرکاً وکبح بعددک در مختار ۱۱ بعددک مشیراً لہ من الاصلاح بالاشارة للغویۃ او بعددک اشارہ منها الا مشارکۃ الحسیۃ رہنما و ۱۲ ظفر لہ الہ المختار علی مشارکۃ المختار ص ۴۳ باب الرجعة ۱۲ رہنما المختار ص ۴۳ ۱۲ ظفر

حقیقی شادیاں کریں گے سب پر زمین | سوال (۳۹۹) ایک شخص نے لوگوں کے سامنے
طلاق میں کوئی یہ کہہ کر کیا حکم ہے | کہا کہ کون کہہ سکتا ہے بطور بہادری کے کہ ہم حقیقی شادی

کریں گے سب پر زمین طلاق ہے، پس زید نے بعینہ وہ جملہ بہادری کے ساتھ ادا کیا
کہ ہم حقیقی شادیاں کریں گے سب پر زمین طلاق ہیں، اس صورت میں زید کی منکوحہ پر
جو بعد اس قول کے ہوئی ہے، تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ اور زید کے لئے عتہ

حل نکاح کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

الجواب :- اس صورت میں زید جس عورت سے نکاح کرے گا اس پر
تین طلاق واقع ہوں گی اگر اس منفقہ سے بعد حلال کے پھر نکاح کرے صحیح ہے
اور اس پر دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ لکن فی الشامی۔ لان ایہین فی کل دان انتھت
فی حق اسم بقیت فی حق غیبرہ من الاسماء۔ اور حیلہ حلت نکاح ایسے موقع میں
وہ ہے جو درمختار اور شامی میں منقول ہے کہ فضولی کے نکاح کو جائز رکھے لعل کے
ساتھ یعنی ہر تقبیل وغیرہ کے ساتھ اس صورت میں اس منکوحہ پر طلاق واقع
نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے کل امرأۃ تدخل فی نکاحی الا کذا فاجاز نکاح
فضولی بالفعل لا یجنت الا۔ فقط

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے | سوال (۴۰۰) ایک شخص نے ایک مجلس میں
ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دی۔ آیا تینوں طلاق ایک مجلس کی تین ہی کے
حکم میں ہیں یا ایک کے حکم میں۔ در صورت ثانی رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک
صاحب نے جواب ذیل لکھا ہے کہ

الجواب :- بحمد وصلوۃ کے واضح ہو کہ طلاق ثلاثہ مذکورہ بالا ایک ہی
کے حکم میں ہے ہذا رجوع کر سکتا ہے چنانچہ مسلم شریف جلد اول ص ۴۷ میں مروی ہے

لے الدر المختار علیہما مش۔ المختار مطلب قال کل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا۔ ص ۱۸۱۔ تغیر۔

عن ابن عباسؓ قال كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابى بكر وسنتين من خلافة عمر ثلاث واحدة - يعني بنى على الشر
عليه وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
خلافت میں ایک مرتبہ کی تین طلاق ایک ہی طلاق کے حکم میں ہوتی تھی۔

حررہ عبدالرحمن، مدرس مدرسہ طبع معلوم

اس پر حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب :- أقول وبالله التوفيق . یہ فتویٰ مخالف ہے آیت قرآنیہ ولما یأثم
صیغہ اور اجماع امت کے جیسا کہ رد المحتار میں ہے وذهب جمهور الصحابة والتابعين
ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى ان يقع ثلاث قال في الفتن بعد
سوق الاحاديث الدالة عليه وهذا بعارض ما تقدم واما امضاء على الثلاث
عليهم مع عدم مخالفة الصحابة له بعلمه بانها كانت واحدة فلا يمكن الا
وقد اطلعوا في الزمان المتأخر على وجودنا سماع بعلمهم بانتفاء الحكم لذلك
الى ان قال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهروا
لهم مخالف فماذا بعد نحن الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكموا كما حكموا بها
واحدة لم يتخذ حكمه لانه لا يزوج الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف
۴۱۹ شامی - الحاصل صیرت مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق نافذ ہو گئی
اور ملاحلہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے ، قال اللہ تعالیٰ فان
خلقها فلا تغل نه من بعد حتى تنكح زوجا غيره ۱۰۱۰۰ . روایت میں بھی صراحت
موجود ہے ، صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ ص . یقہ سے مروی ہے ان الرجل

لہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۶۱ ۱۲ فقیر

۵۲ سورة بقرہ ۲۹۷ - ۲ فقیر

طلق امرأته ثلاثاً فتزوجت فطلق فسل النبي صلى الله عليه وسلم أم محمد
للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق
الأول -

دار تقنی ص ۳۳ میں ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طلق الرجل امرأته
ثلاثاً فلا تخل له حتى تنكح زوجاً غيره ويذوق كل واحد منهما عسيلة
الأخر. اس طرح کی صریح حدیثوں کے بن کر کیا گنجائش رہ جاتی ہے . ظہیر

۱۔ دیکھئے بخاری شریف ص ۹۱ مسلم شریف ص ۴۶۳ مسلم کے الفاظ بہت واضح ہیں
عن عائشة قالت طلق رجل امرأته ثلاثاً فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان
يدخل بها فاسراد زوجها الاول ان يتزوجها فسل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن ذلك فقال لا حتى يذوق الاخر عسيلتها كما ذاق الاول . امام نووی نے اس کی صراحت کرتے
ہوئے لکھا ہے وبه قال جميع العلماء من الصحابة والتابعين . امام مسلم نے دوسری جگہ اور وضاحت سے
لکھا ہے وقد اختلف العلماء فيمن قال لا امرأته انت طالق ثلاثاً فقال الشافعي
وما لك وابو حنيفة واحمد وحياهيروالعلماء من السلف والخلف يقيم الثلث مسلم ص ۴۶۳
ابن سالم ابن عباس کی حدیث کا سوس کا جواب امام نووی نے دیا ہے واما حدیث ابن عباس
فالاصح ان معناها انه كان في الاموال ذاق لهما انت طالق انت طالق ولم
ينترأكيد اولاً استينافاً يحكم بوقوع طلاق لقلته اراد تلهم الاستيناف
بذلك فحمل على الغالب الذي هو ارادة التاكيد فلما كان في رمت عمره وكثر
استعمال الناس بهذه الصيغة وغلب منها ارادة الاستيناف بهما صلت
عند الاطلاق على الثلث عملاً بالغالب لسابق الى الفهم مبرها في ذلك العصر ان نووی شرح
مسلم ص ۴۶۳ حاصل یہ ہے کہ زمین و نعرہ مطلقاً یہ کہا کہ المطلق وی الطلاق وی طاق وی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس
میں اختلاف ہے کہ زمین واقع ہوگی یا ایک . ابن عباس کہتے ہیں کہ اس صورت میں حضرت عمرؓ نے زمانہ تک ایک
مراد لی جاتی تھی ، یہ سمجھ کر کہ تائب کے لئے تین مرتبہ کہا ہے ، مگر عہد عمر میں عموماً ... از سر نو مستعد و طلاق ہی
مراد ہوتی تھی ، اس لئے اس طاق کی صورت میں سے تین قرار دیا . یہ مطلب (بقیہ صفحہ ۳۵۳)

خواہ نہ ہانتا ہو مگر تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوں گی۔

سوال (۴۰۱) زید بے علم کو اس کی عورت نے تعلیم دی کہ سوائے گواہوں کے طلاق واقع نہیں ہوتی،

تم مجھ سے الغایا سیکھ کر جبکہ طلاق دو، بھرہ میں اپنے باپ سے یہ ظاہر کر دوں گی، شاید کہ طلاق کے خوف سے جو فلاں کام ملتوی ہے حاصل ہو جائے، پس زید نے یہ تعلیم اپنی عورت کے کہا کہ ہنرہ بنت بکر کو میں نے تین طلاق دی اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوگی یا نہیں ہوگی۔

الجواب :- اس صورت میں ہنرہ بنت بکر تین طلاق واقع ہوگی، فقط

سوال (۴۰۲) زید نے اپنی زوجہ کو کہا توں طلاق سے کتنی طلاق ہوئی۔
ہے، توں طلاق ہے، توں حرام ہے، آیا حرام طلاق صریح سے ملحق ہو کر حکم ثلاثہ کا ہو گا یا کیا۔

الجواب :- اس صورت میں بے شک لفظ حرام و وصریح طلاق سے

مل کر تین طلاق کا مثبت ہو گا، کما فی الدر المختار والباہن یلحق الصریح فقط
تین نہ کہ کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ہوئیں سوال (۴۰۳) زید کے بھائی سے

زید کی زوجہ ہنرہ کا جھڑا ہوا، اتنے میں زید آگیا، چونکہ زوجہ زید بلند آواز کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی، زید نے منع کیا کہ خاموش ہو جا، وہ خاموش نہیں ہوئی اس بنا پر رنج زائد ہوا اور ہنرہ بغیر اجازت اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے لگی، اس وجہ سے زید نے یہ لفظ کہا کہ تو جاتی ہے تو تین طلاق رہتا ہوں، یہ کہہ کر زید گھر سے باہر

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ) س نے اور بھی درست ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کا فتویٰ بھی من کا ہی ہے، مولا امام مالک میں ہے ان رجلا قال لاسن عباس انی ضعت امرأتی ما ؤۃ تطیقة فبما ذا نری علی نقال له ابن عباس ملقت مذک بتلات رتو امام مالک کتاب الطلاق ص ۱۹۹ لہ الدر المختار علیہ اش رہ المختار باب کلمات صحیحہ وغیرہ

جائے لگا تو ہندہ نے اس کو پکڑ کر کہا کہ جاتا ہے تو میرا جگر اٹوڑ کر جا، اس پر زید نے یہ کہا کہ اگر تیری خواہش ہے تو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کونسی۔

الجواب :- در مختار و شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی طلاق صحیح ہوتی ہے، تعلیق میں شمار نہیں ہوتی، لہذا اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئیں اور ہندہ بائز مغلطہ ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ زید کے نکاح میں دوبارہ نہیں آ سکتی۔

سوال (۴۰۴) زید بن محمد در گفت ترا یک طلاق
ایک طلاق، دو طلاق، چار طلاق
دائم سے کتنی طلاق واقع ہوئی

انت واحدة ومائة. انت واحدة والف معلوم میشود کہ محض دو واقع شوند زیرا کہ دریں عبارات یک واقع میشود. و در اشباہ و یرقاعہ الاعمال ادلی من الاهیال دمما فرعتہ الخ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ سوال میں دو طلاق واقع ہوں گی اور لفظ چار طلاق مثل مائتہ والف لغو ہوگا۔ تین طلاق کیوں نہ ہوں گی؟ نظائر و قریب نلماتہ کی عبارت کتب فقہ میں بکثرت ہیں۔

الجواب :- دریں صورت سے طلاق واقع شود بلاریب در روایت عالمگیریہ در غیر مدخولہ است کہ آن از یک طلاق ہائے میشود و ثانی و ثالث در صورت تفریق برد واقع نمی شود۔ عبارت عالمگیریہ در فصل راجع فی الطلاق قبل الدخول این است اذا طلق الرجل امرأته ثلاثاً قبل الدخول بما دفعن علیہا فان فرق الطلاق بانث بالاولی ولم تقم الثانیة والثالثة الى ان قال ولو قال ولم يدخل بها انت طالق احدى وعشرين تقم الثلاث عند علمائنا الثلاثة ولو احدى عشر

له ان قال لہرۃ اذ حکمہ اذ بقضائہ اذ ہانہ اذ بعسہ اذ بقدرتہ یقع فی المحال اذ یف الیہ تعالیٰ اذ الی العبد اذ یراد بمشہدہ لتنجیز عرفہ (الندرات) علی مشارد المختار ص ۱۱۳ طغیرہ

تقع الثلاث في قولهم ولو قال واحدة وعشراً وقعت واحدة ولو قال واحدة ومائة أو واحدة وألف كانت واحدة في رواية الحسن عن أبي جعفر قال أبو يوسف تقع الثلاث كذا في المحيط. پس معلوم شد کہ اس اختلاف در غیر مدخولہ است نہ در مدخولہ. فقط

دیگر ایموں کی گواہی سے تین طلاق ہوگی، مگر شوہر کو یاد نہ ہو سوال (۴۰۵) زید نے بحالت غصہ حب کہ اس کی عورت نے کہا کہ تم مجھے طلاق دیدو اس کے

جواب میں زید نے یہ کہا میں نے تجھ کو دو مرتبہ طلاق دیا، اس کے بعد عدو میں اختلاف پڑا کہ تین طلاق دیا یا دو۔ زید کہتا ہے کہ دو طلاق دینے کا خوب خیال ہے، تین طلاق دینے کا کچھ خیال نہیں۔ الغرض دو کا پختہ خیال ہے، لیکن دو شخص عربی خواں طالب علم کہتے ہیں کہ زید نے تین طلاق دیا ہے۔ نیز ان میں کا ایک طالب علم یہ بھی کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے اس مطلقہ کے سامنے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کو دسوں مرتبہ طلاق دیا مگر جاتی نہیں اور زید کی ماں اور بیعتی بھی اقرار کرتے ہیں کہ تین طلاق دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- جب کہ دو مستبر گواہ کہتے ہیں کہ زید نے تین ہی تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئیں، اب بلا حلالہ کے شوہراول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط۔

لہ فتاویٰ عالمگیری مہری، فصل راجع فی الطلاق فیل الذخیر سیبہ۔ ظہیر

لہ وضاہما ای الشہادۃ لغير ملین الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیرہ کما ذکر وطلاق لا یرجلان اور حمل و امرأتان رسد المختار کتاب الشہادات مہیہ۔ ظہیر

شہرستانی دلی کے بعد طلاق دے | سوال (۴۰۶) ایک شخص نے مطلقہ ثلثہ کو
تو شوہر اول کے لئے جائز ہے | حلالہ کے لئے اپنے بہنوئی سے نکاح کر دیا محمل نے

کئی روز کے بعد طلاق دی۔ دلی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ قدیمہ کا بیان ہے کہ ہجیرہ
کے ساتھ ایک گھر میں میری بیداری کی حالت میں دلی ہوئی ہے اور محمل بھی اس کا مقرر
ہے لیکن جدیدہ علیحدہ گھر میں دلی کی مدعی ہے اور محمل اس کا منکر ہے علاوہ اختلاف
مکان دلی کے ہجیرہ کے ساتھ بمقابلہ قدیمہ کے دلی ہونا معتبر ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- شوہر اول سے نکاح حلال ہونے کے لئے دلی شہرستانی کی
شرط ہے اور دلی کا اقرار دونوں کو ہے اگرچہ مکان میں اختلاف ہے۔ پس حسب
اقرار زوجین عورت مذکورہ شوہر اول کے لئے حلال ہے یعنی بعد انقضائے عد شوہر
اول سے نکاح کر سکتی ہے ولو اخذت مطلقۃ الثلث مضی عدتہ وعدۃ
الزوج الثانی بعد دخولہ والمسدۃ تحققلہ جائز لہ ای الاول ان یسد
ان یطلب علی ظنہ ضد قہاۃ۔ فقط

پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ یعنی نکاح اور دلی | سوال (۴۰۷) ایک شخص
مرد دی ہے اور طلاق دیدن کا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی | کسی نعمت خاں نے ہنر یا ست

کی عدالت کے حکم سے اور نیز اپنے اہل برادری کے دباؤ سے اپنی زوجہ مسماۃ گبرہ
کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دیں۔ دو تین روز بعد نعمت خاں نے بعض لوگوں
کے کہنے سننے پر بعض ہندو لوگوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں زوجہ مذکورہ کو پھر
اپنے یہاں بموقعہ مناسب بلا لوں گا اور تقریباً تین چار ماہ بعد شوہر درجہ میں بانی
مصالحات ہوئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برادری نے بھی دوبارہ نکاح کرنے کی ہدایت
کی چونکہ پہلے طلاق ہو کر وہ عورت ابھی تک کسی دوسرے شخص سے نکاح میں نہیں آتی تھی

لہذا المختار علی ما سن رد المختار باب الرجعة مطلب مسئلۃ الہدم ص ۴۶ و ص ۴۷ - ظہیر

اس خیال سے عورت کا نکاح کسی منگل خاں کے ساتھ ہو گیا، اس شرط پر کہ نکاح کے بعد فوراً ہی طلاق دیدے۔ بعد نکاح کے اس نے کہا کہ میں ابھی طلاق نہیں دیتا۔ کل پرسوں تک طلاق دیدوں گا۔ پھر طلاق سے انکار کر دیا۔ عورت کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں۔ سوال یہ ہے کہ نعمت خاں نے جو طلاق پہلے دی تھی وہ جائز ہے یا نہیں۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہے یا فلت۔ اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ کل پرسوں کو طلاق دیدوں گا کیا حکم رکھتا ہے۔ اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھے منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ وہ منگل خاں کے یہاں گئی اور نہ خلوت صبر ہوئی تو اب اسکی ہدائی یا طلاق کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔

الجواب :- نعمت خاں نے جو پہلے تین طلاق دی تھی واقع ہو گئی اور بدوین حلالہ کے وہ اس مطلقہ کو اپنے نکاح میں نہیں لاسکتا اور حلالہ یہ ہے کہ وہ عورت بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ وطی کے بعد طلاق دے اور اسکی عدت بھی گزر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے۔ تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ پس نعمت خاں کا ارادہ رجعت ظاہر کرنا کچھ مفید نہیں ہے اس سے کچھ نہیں ہوا اور اگر وہ رجعت بھی کر لیتا تب بھی رجعت صحیح نہ ہوتی اور نکاح سابق قائم نہ ہوتا۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہو گیا اور جب تک وہ صحبت کرے اس منکوحہ کو طلاق نہ دے گا اور عدت نہ گزر جائے گی اس وقت تک نعمت خاں کے لئے نکاح

لہ وان كان الطلاق ثلاثاً في الحرة او ثنتين في الاملة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلتها او يموت عنها (برایہ باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ص ۳۴۲) ولو اخبرت مطلقة الثلاث بمعنى عدته وعداته الزوج الثاني بعد دخوله وولدت له غملاً جازماً له ای الاول (در مختار) بل قالت تزوجت ودخل بي الزوج وولدت له فأنقضت عدتي (رد المحتار باب الرجعة ص ۳۴۲) تلخیص

اس عورت سے حلال نہ ہوگا۔ اگر فرض کرو کہ منگل خاں بدون صحبت و جماع کے طلاق بھی دیدیوے تب بھی نعمت خاں کے لئے وہ عورت حلال نہ ہوگی کیونکہ حلالہ میں دوسرے شوہر کا صحبت کرنا ضروری ہے اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ طلاق دیدیو گا یا کل پرسوں تک طلاق دیدیو گا اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور عورت نے جب اول منگل خاں سے نکاح کر لیا تو بعد میں اس کا یہ کہنا کہ مجھے منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے لغوی ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا اور منکوحہ کو بعد نکاح کرنے کے کچھ اختیار ملیں گی کا نہیں رہتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے وہ اس کے نکاح سے جدا نہیں ہو سکتی اور کسی دوسرے نکاح نہیں کر سکتی۔ پس طریقہ حیائی کا یہ ہے کہ منگل خاں کو طلاق دلوائی جاوے اور نعمت خاں سے دوبارہ نکاح جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ منگل خاں بعد صحبت کے طلاق دے اور شرط مذکور کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے مگر نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ فقط۔

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے غیر	سوال (۸۰)۔	غیر مدخولہ پر
مدخولہ کو کبھی تین طلاق پڑتی ہے	حلالہ ہے یا نہیں؟	

الجواب :- غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق دفعۃً واحدہً و یکاویس تو تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں اور اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فی الامتنان قال لزوجته غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا دفعت۔ ۱۰ فقط

لہذا نکاح منکوحۃ الغایۃ فلم یقل احد بخواہ (رد المحتار باب المہر ص ۴۸۲) ۱۰ و اذا تزوجها بشرط التحلیل فالنکاح مکروہ لقولہ علیہ السلام لعن اللہ المحلل والمحلل لہ ہو محملہ (رد المحتار باب رجعت فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص ۴۷۲) ۲۰ قلہ ہذا ہو محملہ ای محملہ اشتراط التحلیل فی العقد کما ذکرنا اذ لو اصر ذالک فی قلبہ لم یتحقق اللعن و فیل معنی قولہ ہو محملہ الکراہۃ محمل الحدیث لافساد و عسایہ (حاشیہ باب ۱۰) ۱۰ فی الامتنان علیہ فی الامتنان قال لزوجته غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا دفعت۔ ۱۰ فقط

بلاشبہ تحلیل شوہر ثانی نکاح کرے تو کیا مکرم ہے | سوال (۲۰۹) شہمی زن خود را سے

طلاق و ادبہ القضاء است دیگر بر آن زن را بشرط تکلیف نکاح کرد و ما بشرط تمکین
در صلب عقد و اخل نہ نمود بلکه قبل عقد در جانبین شرط واقع شد۔ ہنگام نکاح بنا
ذکر شرط عقد منعقد شد۔ این نکاح برائے زوجت ثانی بلا کراہت حلال شود باین۔

الجواب :- ہر گاہ در زکاح شرط تخلیل ذکر نشکر استے در ان نخواستہ شد

كما ذكر في الدر المختار ذكره التزويج للثاني تحريماً في بشرط التحليل كترجيح
على ان احللها في اذنا ٢٢ ضمرا ذلك لا يكره في فقط

ملازمین جب شوہر ثانی بلا دمی طلاق دے | سوال (ج ۱۷) شوہر ثانی اگر بلا دمی کے طلاق

تو وہ پہلے شدہ ہر کے لئے حلال نہ ہوگی
دیگرے نوعورت شوہرا دل کے لئے جس نے
نہیں طلاق دی تھی حلال ہو جاوے گی یا نہیں۔

حلالہ کرنے والے کا حکم | سوال (۱۴۴) حلالہ کرنے والے کے لئے عذرِ بیٹ کا کیا حکم

1. 4

الجواب :- (۱) حلال میں دوسرے شوہر کا ولی کرنا شرط ہے اگر بیرون ولی وصیت کے اس نے طلاق دیدی تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۲) حدیث شریف میں یہ وارد ہے عن اللہ: المحلل والمحلل له، بمنی التدرک

حزنت ہے عمالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے عمالہ کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے
 مفتہار حنفیہ نے یہ لکھا ہے کہ اگر مردِ اِحْتِہ کسی سے کہ جائے کہ بغرض عمالہ نو نکاح کرے
 پھر طلاق دے اور وہ اسی شرط پر نکاح کرے اور اگر وہ لڑکی میں سے اور زبان سے کچھ

منه الدرس على المشرد المختار باب الرجعة في^{٢٣} بفتح السين وانه راجع من رجل عديم

ثَلَاثًا فَرَجَنَ رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ بَيْنَ حُلِّ مَعَادٍ وَرُجْعِهَا لَا بَأْسَ لَكَ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّكَ فَعَالَ لَا حَقَّ بَيْنُكَ وَلَا حَرَّ عَسِيرُكَ مَعَادٍ لَا بَأْسَ لَكَ

نہ کہا جاوے تو درست ہے۔ درمختار میں ہے اما اذا اضمرا ذلك لا يكره دكان الرجل ما جوس القصد الاصلاح. اؤ۔

ملحقہ مخلفہ سے نکاح اور وطی کے بعد طلاق
دیہی تو وہ پہلے شوہر کے لئے جائز ہے

سوال (۴۱۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دی۔ ہندہ نے بیہ گزرنے میں عبادت اللہ کے عمر کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا۔ لیکن عمر نے بھی ہندہ کو شام کے ۴ بجے طلاق دیدی، دس بجے دن کے نکاح ہوا تھا۔ ہندہ کہتی ہے کہ عمر نے بیہ وطی کے طلاق دی ہے اور پہلے عمر وطی کا انکار کرتا تھا۔ لیکن اب وہ بھی وطی کا اقرار کرتا ہے۔ اس صورت میں ہندہ اپنے شوہر اول زید کے لئے طلال ہے یا نہیں، ہندہ نے بیہ طلاق عمر کے عیت گزار کر پھر زید شوہر اول سے نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ نکاح جوزید زوج اول نے ہندہ سے کیا صحیح ہے۔ ثانی

میں ہے وعبادة البرايمية ادعت ان الثاني جامعها وانكر الجماع حلت للادلى. ان اس عہارت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر ثانی جماع کے انکار بھی کرے اور عورت دعویٰ جماع کا کرے تو قول عمدت کا معتبر ہے اور شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال ہو گئی۔ فقط

سوال (۴۱۲) عرصہ سال بھر کا ہوا شوہر نے غفہ میں طلاق کے بعد طالعہ فردی ہے
ادبندہ سال سے طالعہ درستی کی حالت میں زوجہ کو طلاق دیدی اب زوجہ شوہر

لہذا المختار علی ما مشرد المختار باب الرجعة ص ۴۳۳ وكره التزوج للشاني تحريميا لحدیث لعن المعلن والمعلن له بشرط التحليل كتر جئت علی ان احلك وان حلت للادلى لعمدة النكاح وبطلان الشرط فلا يجبر علی الطلاق كما حققه الكمال (بیضا ص ۴۳۳) لہذا المختار باب الرجعة ص ۴۳۳۔ ولو قالت دخل بی الثاني حلت لانی منكر فاما معتبر قولها (ایضا) فلیغیر

دونوں رخصی ہیں۔ عورت کا دیور پندرہ برس کا ہے اس کے ساتھ حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- اگر شوہر نے تین طلاق دیدی تھی تو بیرونِ حلالہ کے اس عورت مطلقہ سے دوبارہ نکاح صحیح نہیں ہے اور دیور جس کی عمر پندرہ سال کی ہے اگر اس کے ساتھ نکاح کیا جاوے اور وہ بعدِ وطی کے طلاق دیدے تو بیعت کے شیعہ ہر اول نکاح کر سکتا ہے۔ غرض پندرہ سالہ شخص سے حلالہ ہو سکتا ہے۔ فقط

منظہ حلالہ کے بعد جائز ہے | سوال (۴۱۳) زوجہ خود را طلاق منظرہ دادہ بعدہ تجرید نکاح کردہ بعد دو ماہ بخوف عقوبت اخروی زن را نیز دو دیگر غرض تمکیل خفیہ پیش و دستا ہر نکاح داد آنکس بی بنا طلاق داد بچش زید بعد اختتام عدت بنکاح خود آورد و ہنوز آن زن بکنی زیادہ حلال شد یا نہ۔

الجواب :- حلال شد۔ فقط۔

حلالہ میں وطی شرط ہے اگر بلا وطی شوہر ثانی طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہوگی، شوہر ثانی بغیر مقاربت طلاق دہے حلالہ جائز است یا نہ ہا برائے حلالہ نزدیکی لازمی است۔

الجواب :- حلالہ این است کہ مطلقہ ثلثہ بعد تمام شدن عدت طلاق کرے برائے حالتہ سے حیض است بشوہر ثانی نکاح کنے دے آں شوہر بعد وطی طلاق دے عدت اوتام شود دے وقت شوہر اول را نکاح کرے دن باز مطلقہ حلال خواہد شد۔

لے لا ینکح مطلقہ من نکاح محیم ناخذ بیہای ہا ثلاثۃ حتی یطأھا غیر ذلک لیس مبراہ قاطعاً بجامع مثله لہ بنکاح ناخذ لہ و تقضی عدتہ (الدائمات علی ہاشم رد المحتار باب الرجعة ص ۴۹)

قلہ ولو مبراہ قاطعاً لہ من البلوغ نہر ولا بد ان یطلقہا بعد البلوغ (رد المحتار بیضاوی)

پندرہ سالہ بالغ ہے اس کی فقہاء نے مراحت کی ہے جیسا کہ پہلے گذرا (ظہیر)

و اگر شوهر ثانی بلا دخول و جماعت طلاق بہد دریں صورت برائے شوہراول حلال نخواہد شد
باز یکے دیگر بعد گذشتن عدت نکاح کن و آنکس بعد و طی طلاق بہد تا کہ برائے شوہراول
حلال شود۔ فقط۔

سوال (۴۱۵) ایک آدمی متبیح، سبب اہل عدت

جو بیک ایک مجلس کی مین طلاق کو ایک

نے غصہ میں آکر اپنی عورت کو ایک مجلس میں مین طلاق

کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں

دیدیں، علماء اہل حدیث نے ان کو ایک شمار کیا ہے، کیا حنفی کو ان مفتیوں کے اور اس شخص
کے متعلق زنا کا فتویٰ دینا اور اس شخص کو زانی کہنا اور ان مفتیوں اور اس شخص کے پیچھے نماز
پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا حنفی کی نماز ان کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- بے شک جس نے مین طلاق میں ایک طلاق کا فتویٰ دیا اس نے
سخت غلطی کی اور جہور صحابہ و ائمہ کا خلاف کیا اور نص قطعی کو چھوڑا وہ شخص امامت کے
قابل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں وہ بے شک زانی ہے اور اس کو زانی کہنا صحیح ہے
بلکہ زانی سے بدتر ہے کہ مطلقہ ثلاث کو بغیر حلالہ رجوع کر کے اس سے وطی کرتا ہے جو نص
صریح قطعی کے خلاف ہے قال اللہ و تبارک و تعالیٰ فان طلقها (اے ثلاثا) فلا تغل
لہ من بعد حق تنکح من رجاء غیرہ۔ فثلث قولہ تعالیٰ المطلقة بالثلث متفرقة
اود فعة واحدة فی مجلس واحد والتفصیل فی الختم والشامی۔ فقط۔

قال فی التفسیر المظہری تحت قولہ تعالیٰ الطلاق مرتان لکنہم اجمعوا علی انہ
من قال لامرأتہ انت طالق ثلاثا یقع ثلاثا بالاجماع وقالت الامامية ان طلق ثلاثا
دفعۃ واحدة لا یقع لہذا الذیہ وقال بعض الثمابلیہ یقع طلقۃ واحدة ومن
الناس من قال ان فی قولہ انت طالق ثلاثا یقع فی المدخل بہا ثلاثا وغیر المدخل

لہ لا ینکح مطلقۃ من نکاح صحیح نافذ بہا ای بالثلاث الا حق یطأھا غیرہ منکاح الباقی عدد
الثانی (الدراختار علیہ مشرر والمختار باب الرجعة منکح) (ص ۴۱۶) (تفسیر)

والحجة لنا السنة والاجماع اما السنة فحديث ابن عمر انه طلق امرأته وهي حائض الى ان قال فقلت يا رسول الله رأيت بطلقها ثلثا اكان يحل لى ان اسرجها قال لا كانت تبين منك وكانت معصية راءه الدار قطنى وابن شيبه فى مصنفه عن الحسن قال حدثنا ابن عمر قد عروا بما عده عنه وحدث ابن عباس فيه دلالة على ان الحديث منسوخ فان امضاء عمر ثلث بمحض من الصحابة وتقريرا لا مرعى ذلك يدل على ثبوت النسخ عندهم وان كان قد خفى ذلك قيله فى خلافة ابى بكر ثم نقل المفسر فتوى ابن عباس عن ابى داود والطحاوى مالك وفتوى ابن مسعود عن الموطا وعبد الرزاق وفتوى ابى هريرة رضى مع ابن عباس عن ابى داود ومالك وفتوى ابن عمر عن مالك وفتوى على عن وكيع وفتوى عثمان عن وكيع ورواية طلاق ابى عباد بن الصامت رضى ان اباه طلق امرأة له الف تطليقة وانطلق عبادة رضى فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا منى بثلث فى معصية الله الحديث عن عبد الرزاق وروى الطحاوى عن انس قال لا يغفل له حتى تنل نرجا غيرة وروى ايضا عن انس عن عمر فيمن طلق البكر ثلثا انه لا يغفل له حتى تنكم نرجا غيرة وحديث ابن عباس يمكن تأويله بان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق كان واحدة فى الزمن الاول لقصد همالتاكيد فى ذلك الزمان نعم صا ر ا يقصدون التأكيد فالتكرار ثم ثلثا بما علم قصد هم التكرار وحديث ركانة قال طلقها ثلث فى مجلس واحد قال انما تلك ظففة واحدة فمنكر التكرار والتفصيل فى التفسير المظهرى .

وفى الفتاوى الخيرية (سئل) فى شخص طلق زوجته ثلثا مجتمعا فى كلمة واحدة فهل يقع ام لا وهل اذار تم الى حاكم حتى المذهب يجوز له تنفيذ الحكم

بعد من الوقوع اصلاً او بوقوع واحدة او يجب عليه ان يبطله وهل اذا نفذ لا ينفذ
 ام لا (اجاب) نعم يقين اعني الثلاث في قول عامة العلماء المشهورين من فقهاء
 الامم صاسر ولا عبرة بمن خالفهم في ذلك المحكم بقول مخالفهم ان قال في
 الاستدلال على هذا نقلاً عن الكمال بن الهمام اما لا فاجماعهم ظاهر
 فانه لم ينقل عن واحد منهم انه خالف عشر حين مضي الثلاث الخ .

وقال بعد هذا القول وقد اثبتنا عن اكثرهم مرجحاً بايقاع الثلاث
 ولم يظهر لهم مخالف فماذا البعد الحق الا الضلال نحن هذا قلنا لمحكم حاكم
 بأن الثلاث بفهم واحد طلقة واحدة لا ينفذ حكمه لانه لا يسوغ فيه
 الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف فقد ظهر لك بذلك انه لا يجوز لاحد
 تنفيذه ولا العمل به دانه لا ينفذ بالتفويض بل يجب على كل من رجع اليه
 من المحكام الحنفية وغيرهم ممن يعتقد عدم جوازه ان يبطله كما في
 المجتبى وغيره وفيه ان محامنا لم يجعلوا قول من نفي الوقوع خلا فالا فلهم
 اوجبوا الحد على من وطئها في العدة وقال الشربيني وحكي عن الهاج بن ابي
 طائفة من الشيعة والظاهرية انه لا يقع منها الا واحدة واختارها
 من المتأخرين من لا يعبأ به فافق به واقتدى به من اضله الله تعالى
 وقول المحقق الكمال وقول بعض المناطقة القائلين بهذا المذهب مرجح
 في انهم لم يعجبوا عليه وانما هو قول البعض منهم وهو كذا لك فقد افق
 من طهر الله فؤاده منهم وفتح عن بصيرته بما وافق الاجماع من يهد الله
 فهو المهتد ومن يضل فلن تجد له ولما مرشد الله اعلم فتادى
 خيريه ٢٣٣ - ٢٣٢ - ٢٣١ - ٢٣٠ - ٢٢٩ - ٢٢٨ - ٢٢٧ - ٢٢٦ - ٢٢٥ - ٢٢٤ - ٢٢٣ - ٢٢٢ - ٢٢١ - ٢٢٠ - ٢١٩ - ٢١٨ - ٢١٧ - ٢١٦ - ٢١٥ - ٢١٤ - ٢١٣ - ٢١٢ - ٢١١ - ٢١٠ - ٢٠٩ - ٢٠٨ - ٢٠٧ - ٢٠٦ - ٢٠٥ - ٢٠٤ - ٢٠٣ - ٢٠٢ - ٢٠١ - ٢٠٠ - ١٩٩ - ١٩٨ - ١٩٧ - ١٩٦ - ١٩٥ - ١٩٤ - ١٩٣ - ١٩٢ - ١٩١ - ١٩٠ - ١٨٩ - ١٨٨ - ١٨٧ - ١٨٦ - ١٨٥ - ١٨٤ - ١٨٣ - ١٨٢ - ١٨١ - ١٨٠ - ١٧٩ - ١٧٨ - ١٧٧ - ١٧٦ - ١٧٥ - ١٧٤ - ١٧٣ - ١٧٢ - ١٧١ - ١٧٠ - ١٦٩ - ١٦٨ - ١٦٧ - ١٦٦ - ١٦٥ - ١٦٤ - ١٦٣ - ١٦٢ - ١٦١ - ١٦٠ - ١٥٩ - ١٥٨ - ١٥٧ - ١٥٦ - ١٥٥ - ١٥٤ - ١٥٣ - ١٥٢ - ١٥١ - ١٥٠ - ١٤٩ - ١٤٨ - ١٤٧ - ١٤٦ - ١٤٥ - ١٤٤ - ١٤٣ - ١٤٢ - ١٤١ - ١٤٠ - ١٣٩ - ١٣٨ - ١٣٧ - ١٣٦ - ١٣٥ - ١٣٤ - ١٣٣ - ١٣٢ - ١٣١ - ١٣٠ - ١٢٩ - ١٢٨ - ١٢٧ - ١٢٦ - ١٢٥ - ١٢٤ - ١٢٣ - ١٢٢ - ١٢١ - ١٢٠ - ١١٩ - ١١٨ - ١١٧ - ١١٦ - ١١٥ - ١١٤ - ١١٣ - ١١٢ - ١١١ - ١١٠ - ١٠٩ - ١٠٨ - ١٠٧ - ١٠٦ - ١٠٥ - ١٠٤ - ١٠٣ - ١٠٢ - ١٠١ - ١٠٠ - ٩٩ - ٩٨ - ٩٧ - ٩٦ - ٩٥ - ٩٤ - ٩٣ - ٩٢ - ٩١ - ٩٠ - ٨٩ - ٨٨ - ٨٧ - ٨٦ - ٨٥ - ٨٤ - ٨٣ - ٨٢ - ٨١ - ٨٠ - ٧٩ - ٧٨ - ٧٧ - ٧٦ - ٧٥ - ٧٤ - ٧٣ - ٧٢ - ٧١ - ٧٠ - ٦٩ - ٦٨ - ٦٧ - ٦٦ - ٦٥ - ٦٤ - ٦٣ - ٦٢ - ٦١ - ٦٠ - ٥٩ - ٥٨ - ٥٧ - ٥٦ - ٥٥ - ٥٤ - ٥٣ - ٥٢ - ٥١ - ٥٠ - ٤٩ - ٤٨ - ٤٧ - ٤٦ - ٤٥ - ٤٤ - ٤٣ - ٤٢ - ٤١ - ٤٠ - ٣٩ - ٣٨ - ٣٧ - ٣٦ - ٣٥ - ٣٤ - ٣٣ - ٣٢ - ٣١ - ٣٠ - ٢٩ - ٢٨ - ٢٧ - ٢٦ - ٢٥ - ٢٤ - ٢٣ - ٢٢ - ٢١ - ٢٠ - ١٩ - ١٨ - ١٧ - ١٦ - ١٥ - ١٤ - ١٣ - ١٢ - ١١ - ١٠ - ٩ - ٨ - ٧ - ٦ - ٥ - ٤ - ٣ - ٢ - ١ - ٠

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیں گے | سوال (۴۱۶) زید نے اپنی بیوی، غولہ کو
 اگر یہ جُملہ کہا تو کیا حکم ہے | اس طرح کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق
 بائن دیں گے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔ زید اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھ کو اس طرح
 سے کہا کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیں گے۔ طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اور موضع
 کے لوگ کہتے ہیں کہ زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا۔ اس صورت
 میں کس کا قول معتبر ہوگا۔

الجواب :- اگر اس موضع کے دو عادل ثقہ مرد یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے
 سامنے زید نے یہ کہا ہے کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا تو تین طلاق اسکی
 زوجہ پر واقع ہو گئی۔ زید کا اہل اس کی زوجہ کا قول معتبر ہوگا۔ اور اگر باقاعدہ
 کوئی گواہ طلاق کا نہیں تو زید کا قول معتبر ہے۔ طلاق واقع نہ ہوگی

غصہ کی تین طلاق بھی تین ہی ہوتی ہے | سوال (۴۱۷) زید نے اپنی زوجہ ہنرہ کو
 بستکر یا خانگی ناراض ہو کر غصہ میں آکر تین مرتبہ ایک ہی وقت طلاق ہی مالا کہ اس کی
 نیت میں بوجہ عیال داری کے مصمم ارادہ ہمارے کا نہیں تھا لیکن بوجہ غصہ شدید
 کے ایسا اس زید سے واقع ہوا۔ اب زید اپنی زوجہ ہنرہ مطلقہ کر پھر اپنی زوجیت میں
 واپس لینا چاہتا ہے۔ بدون حلالہ کے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے۔ بدون حلالہ کے زید ہنرہ
 مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ اور حلالہ کا طریق یہ ہے کہ جس وقت ہنرہ کی
 لہ و نصا بہا ای الشہادۃ لغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالا أو غیرہ ککاح و طلاق
 و جلان اور جلان و امرأتان والد الثمنار علیہما من رد الثمنار کتاب الشہادۃ ص ۵۵۵ لکھ دیکھ طلاق
 من غضب خلا فالابن القیم (رد الثمنار کتاب الطلاق ص ۵۵۵) دان کان الطلاق ثلاثاً فی
 الحرۃ الا انہ تخل لہ حق تنکح زوجاً غیرہ کما حاصیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا ویدخل
 عنہا (ردایہ باب الرجعة ص ۵۵۵) لافکھ مطلقۃ بعدای بالثلاث حق یطأھا غیر نکاح تنصید معتنی

ظہیر (رد الثمنار ص ۵۵۵) باب الرجعة ص ۵۵۵

عدت یعنی تین حیض گزر جائیں و دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ بعد محبت اور دلی کے طلاق
دریوے۔ پھر عادت تین حیض گزر جائیں اس وقت زیادہ سے نکاح درست ہو سکتا ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقھا فلا تغل من بعد حتی تنکح زوجا غیرک (الآیتہ)

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئیں | سوال (۴۱۸) | زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو درپردہ
تین گواہوں کے تین طلاق دیدی۔ اس صورت میں تین واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب :- اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ کچھ تردد
وقوع سے طلاق میں نہیں ہے۔ لہذا فی عامۃ کتب الفقہ۔ قال لی الدر المختار۔ و یقع طلاق
کل من زوج بالثلاث فی باب الصیغ منہ صیغہ ما لا یستعمل الا فیہ
کملکتک وانت طالق و مطلقۃ الخ۔

مطلقۃ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت | سوال (۴۱۹) | اگر کوئی شخص اپنی زوجہ
طلاق دیدے تو پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں | کہ طلاق دیدے اور عورت دوسرے شوہر

سے نکاح کرے اور قبل خلوت طلاق دیدے تو شوہر اول سے نکاح جائز ہو گیا یا نہیں
الجواب :- اگر تین طلاق دی ہیں تو برون طلاق کے شوہر اول کے لئے
طال نہیں ہے اور طالہ میں دوسرے شوہر کی شرط ہے (اور اگر ایک طلاق دی تھی
تو دوسرے شوہر کے طلاق دینے کے بعد بلا خلوت پہلے شوہر سے نکاح بھی درست
ہے۔ ظفیر)

تین طلاق کی صورت میں زہب | سوال (۴۲۰) | شخص نے زوجہ خود را دفعۃً
ثانعی پر عمل جائز ہے یا نہیں | ہشت طلاق دادا باعث محبت از ہر دو جانب بقا

۱۵ سورۃ البقرہ ۲۰۶ - ۱۵ الدر المختار علی ہمش رد المختار کتاب الطلاق ص ۵۹۹ حصہ ثانی
معدان کان الطلاق ثلاثا لم تغل لہ حتی تنکح زوجا غیرک دید خل جہا ثم یطلقھا
او میرت عنہا زہب باب الرجۃ ص ۳۴۳ ظفیر

مجبور و ناچار لہذا فی خواہ کہ دریں امر بہ نہ رہب شافعی عمل نموده بہ نکاح نمودہ و از زہد او را جائز گردیدانہ ۔

الجواب :- دریں صورت عمل بہ نہ رہب امام شافعی و غیرہ جائز نیست بآین حلالہ شوہراول با و نکاح نتوان کرد حرام قطعی است قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ الا بایۃ واضح ہیکہ علماء محققین نے ازقام فرمایا ہے کہ جو کوئی بلا حلالہ مطلقہ شدہ سے نکاح کو جائز رکھے وہ گمراہ ہے اور ائمہ دین سے کوئی اس بارہ میں خلاف نہیں ۔ اس میں روافض اختلاف کرتے ہیں نہ اہل سنت والجماعت ۔

ایک مجلس کی بین طلاق واقع ہو جاتی ہے | سوال (۴۲۱) اگر کوئی شخص ایک مجلس

میں بین طلاق اپنی زوجہ کو دیے تو طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں ۔

الجواب :- تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور وہ عورت مغلطہ بائن ہو جاتی ہے بدون حلالہ کے شوہراول اس سے نکاح نہیں کر سکتا ۔ کما قال اللہ تعالیٰ

لہ سورۃ البقرہ دکر ۲۹ - ۳۰ امام شافعی کے یہاں بھی تین ہی طلاق واقع ہوگی ۔

حدیث نبوی ہے عن عائشۃ قالت طلق رجل امرأته ثلاثاً فترجعہا رجل شہم طلقہا قبل ان یدخل بہا فاراد زوجہا الاول ان یتزوجہا فستل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذالک فقال لا حق یدوق الاخر عسیلتہا کما ذاق الاول

در مسلم کتاب طلاق ص ۳۱۳) اس پر امام نووی لکھتے ہیں وہ قال جمیع العلماء من الصحابۃ والتابعین ۔ آگے لکھتے ہیں وقد اختلف العلماء فیمن قال لا مرأۃ انت طالق

ثلاثاً فقال الشافعی ومالك : ابو حنیفہ واحمد وجماہیر العلماء عن السلف والحنف یقع الثلاث (مسلم ص ۳۱۳) پھر یہ بات بھی طے ہے تلفیق باطل ہے فمن نکح مختلفاً فیہ فان قلنا العاقل بعہتہ او حکم بہا من ہر ما مطلق ثلاثتین التحیل و لیس لہ تنقید من یری بطلانہ لہ تلفیق للتقلید فی مسئلۃ واحدۃ و ہر مہملتہم قطعاً (رد مختار) یا رجعت مطلب فی حلیۃ : سقاط التحیل ص ۳۱۳

قَالَ طَلَقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرًا. ^{لہ} آیت۔ اور فقہاء حنفیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ایک وقت میں ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ **کَمَا فِي الْمَعْتَبَرِ**. والمبدعی ثلثة متفرقة ادشتان بمرة او مزان فی طهر واحد لا رجعة فیہ ^{لہ} قال فی الشامی قوله ثلث متفرقة وكذا بکلمة واحدة ثم قال وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الى انه يقع ثلث ^{لہ}

غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے | سوال (۴۲۲) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے۔ اور اگر غصہ کی حالت میں تین طلاق دیے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہ اور پھر کتنا اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنی زوجہ کو صرف یہ کہنے سے کہ تو میری ماں بہن ہے طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ عورت بے نیور اس کی زوجہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص غصہ میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں۔ بدون حلالہ کے پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

۱۔ سورة البقرة ۲۹۶۔ ظنیر ^{لہ} دالمعتار کتاب الطلاق ص ۵۵۔ ظنیر ^{لہ} او حذف الکاف لغاۃ ویکي وقوله انت امی ویابنی ویاختی ونحوہ در مختار ۲۰ فی الفتم وفي انت امی لا یكون مظاهراً ویبنی ان ینکون مکروہاً دالمعتار باب الظہل ص ۹۳ ظنیر

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق احکام و مسائل

غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے | سوال (۴۳۳) محمد بیگ نے اپنی دختر مسماۃ بنیما کا نکاح آٹھ سال کی عمر میں محمد اسماعیل سے کیا۔ لڑکی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۵ سال ہے۔ ۱۰ تین سال سے اور قبل اس کے کوئی واسطہ زن و شوہر کا نہیں ہوا اور محمد اسماعیل اپنی زوجہ کی نسبت اپنی زبان سے لفظ طلاق ادا کر چکا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب :- اگر محمد اسماعیل نے بحالت بلوغ اپنی زوجہ کو طلاق دی تو مسماۃ مذکورہ کے ساتھ اگر خلوت یا دخول ہو چکا ہے تو عدت پوری کر کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت مائعہ کی تین حیض ہیں اور اگر دخول و خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بلکہ طلاق کے فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور جھوٹے | سوال (۴۳۴) ایک عورت غیر مدخولہ گواہ بھی پیش لے شوہر نکسے، کیا حکم ہے کسی مرد غیر کفو کے ساتھ بھاگ کر دعویٰ کرتی ہے کہ میسر نامی نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور اس عورت زانیہ نے شاہد کاذب بھی پیش کئے ہیں اور ناک کی طرف سے شہادت عدم طلاق ثابت ہو چکی ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

لہ قال نردجته غیر مدخول بعبانت طالق ثلاثا و قعن مان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بات بالازی لاالی عداۃ دلۃ العرقۃ الثانیۃ بخلاف الموطوۃ جث یقن کل الدائمۃ علی ہش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بہا ۶۲۴ ظفر

الجواب :- اگر عورت کے دو گواہ معتبر ہیں اور نمازی و ثقہ ہیں پر ہینر گاہیں تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا اور اگر گواہ معتبر نمازی نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی شوہر کا ازکار مع الحلف معتبر ہے۔ فقط

خصتی سے پہلے ایک دہ طلاق دی کیا مکہ ہے | سوال (۴۲۵) زید نے اپنی زوجہ نکاح ہنرہ کو قبل از خصتی و وطی غصہ میں ایک جلسہ میں ایک بار لفظ طلاق کا کہا اس کہنے سے نکاح میں تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اگر طلاق واقع ہوگئی تو نکاح کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

الجواب :- غیر موطوءہ ایک طلاق صریح سے بائنہ ہو جاتی ہے، پس بائن نکاح جاریہ کے اس کو رجوع کرنا صحیح نہیں ہے اگر وہ دونوں راضی ہیں تو پھر نکاح ہو جاتا ہے، چاہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بیوی سے کہا طلاق، طلاق بائن | سوال (۴۲۶) کسی نے اپنی بیوی موطوءہ یا غیر دیا، کتنی طلاق واقع ہوئی | موطوءہ کی حالت غصہ میں کہا طلاق، طلاق بائن طلاق یا میں نے تجھ کو۔ اب عورت پر کے طلاق ہوئی اور شوہر اس کو نکاح میں رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۴۲۷) ایک شخص نو مار پیٹ کر اس کی سسرال والوں نے طلاق بائن اس کی زوجہ کو دلوائی۔ اس بیوی کو بغیر تحلیل کے نکاح پڑھا کر وہ مرد رکھ سکتا ہے یا نہیں اور جو لوگ بغیر تحلیل کے نکاح کی جائز بتلاتے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں موطوءہ پتہ میں طلاق واقع ہوں گی اور غیر موطوءہ پر ایک بائنہ۔ پس موطوءہ ہونے کی صورت میں لما حلالہ کے نکاح اس سے درست نہیں

لہ نصا جہا ای الشہادۃ لغيرها من المحقوق و سواء كان الحق مالا او غيره كتنكاح و طلاق
الرجلان و الرجل و امرأتان (ایضاً کتاب شہادۃ ص ۵۱۵) لہ دان کان الطلاق بائن و ان
الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انقضائها (باب الرجعة ص ۴۲۷) خفیہ۔

اور غیر موطوئہ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے صحیح ہے۔

(الجواب ہاگر مطلقہ موطوئہ ہے تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور جائز بتلانے والا آثم و جاہل ہے اور غیر موطوئہ میں حکم جواز نکاح کا صحیح ہے۔ فقط

غیر مذکورہ جہ سے کہا تین طلاق دیتا ہوں | سوال (۲۲۸) ذاکر علی نے اپنی زوجہ غیر اب دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں | مذکورہ کو کہا کہ میں تین طلاق دیتا ہوں۔ اب وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- غیر مذکورہ کو اگر تین طلاق ایک دفعہ دی جاویں اس طرح کہ تھپتھپ تین طلاق ہیں مثلاً تو اس پر تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، لہذا اس صورت میں اگر مستی لا کر علی نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک بار دی ہیں تو بدون حلالہ کے ذاکر علی اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ درمختار۔ فقط

۱۔ قال لزوجته غیر المدخول بها انت طلاق ثلاثاً و فتن وان فرق الو
بانت بالاولیٰ ان ولد المرفقہ الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل —
والدر المختار علی ما شمس رد المختار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۱۲۲ و ص ۱۲۳۔

۲۔ اذا كان الطلاق بائناً دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد
انقضائها ان كان الطلاق ثلثاً فی الحرة لم یحل له حتی تنکح زوجاً غیره
نکاحاً صحیحاً و یدخل بها ثم یطلقها و یموت عنها ان یدیه باب الرجعة
فصل فیما تکل به المطلقه ص ۳۷۳ (ظہیر

۳۔ قال لزوجته غیر المدخول بها انت طلاق ثلاثاً و فتن رد المختار علی ما شمس
رد المختار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۱۲۲) و لا ینکح مطلقه بها ی بانسلاخ حتی یطأ
بیده بنکاح و تمضی عده الثانی (ابن قدام باب رجعه ص ۴۳۹) فقیر۔

اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو تو اس پر تاج سے
ایک دینین طلاق دادم پہلے نکاح میں آئی ہوئی غیبر
مذکورہ کو کتنی طلاق ہوں گی

سوال (۳۲۵) شخصی در کابین نامہ
زوجہ خود نوشت دہم بزبان خود اقرار
نمود کہ من اگر بغیر توبیح زنی را نکاح کردہ

ہاشم پس آں زن از امر و زدا - ۱ - ۲ - ۳ طلاق دادم. اکنون معلوم گر دیار کہ شخص
مذکور قبل از بی شہ طرزے را نکاح کردہ است و آں زن غیر مذکور بہ است پس
بر آں زن از ایں شرط یک طلاق واقع گر دیار یا سہ طلاق چہ ۱ - ۲ - ۳ طلاق را اگر در تفریق
طلاق شمار کردہ شود یک طلاق واقع میشود و اگر نہ سہ طلاق خواہد شد و ایں صورت تفریق
طلاق است یا چہ ۱ - ۲ کہ عدد است آیا معاد و طلاق با شہ یا چہ دیگر .

الجواب :- عدد ۱ - ۲ - ۳ ظاہر است کہ صفت طلاق است و تفریق
در صفت مثل تفریق در طلاق است لہذا بصورت مذکورہ زن غیر مذکورہ از یک
طلاق بائنہ شد و ثانی و ثالث بر و واقع نہ شمار کما فی الدر المختار دان فرق بوصف از خبر
از جمل بعطف از غیبرہ بابت بالاولی لا الی عدۃ ۱ - ۲ . فقط

غیر مذکورہ بیوی کو طلاق منقطعہ دے تو کیا کم ہے | سوال (۳۲۶) کسی نے کہا کہ میری
بیوی پر طلاق منقطعہ ہے اور اس کی بیوی غیر مذکورہ ہے تو اس پر کس قسم کی طلاق
واقع ہوگی .

الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی
ہو تو تین طلاق واقع ہوں گی . کما فی الدر المختار و یقع بقولہ انت طالق بائنہ رالی
ان قال ادا غلطہ ادا غلطہ واحدۃ بائنۃ ان لم یبرئ ثلاثاً ۱ - ۲ . فقط .

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر الذمحل بہا ۶۳۶ .
۲۔ الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الطلاق بالصریح ۶۱۱ ۱۲ تفسیر .

سوال (۳۳۴) :- ما قولکم لکم اللہ۔ دریں کزیدہ قسم کر دے اگر میں صورت مسؤل میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے درغائے مذکور داخل خواہم شد برز و جہ من کہ اسم او میمونہ است یک طلاق، سہ طلاق واقع خواہد شد، اتفاقاً زید دریں قسم حانت شد و درغائے مذکور داخل شد ما نخواستیم زوجه زید غیر مذکور است، پس دریں صورت بر میمونہ زوجه زید طلاق واقع شود یا نہ، اگر واقع شود صورت حلت چه باشد صرف تجدید عقد کافی است یا نہ و رت تحلیل خواہد شد، مینوا بالذلیل توجروا۔

الجواب :- قال فی الدر المختار فی باب طلاق غیر المدخول بما وقع واحد ان قدم الشرط پس در صورت مسؤل عنہا چونکہ شرط مقدم است و عورت غیر مذکور است و طلاق متفرق داده است لہذا بوقت تحقق شرائط یک طلاق واقع گردیدہ زوجه اش بائنہ خواہد شد و باقی برونہ واقع خواہد شد و نکاح جدید بدون حلالہ باو صحیح خواہد شد و ان فرق بانہ بالاولی و لم تقع الثانیۃ و در مختار۔

سوال (۳۳۵) :- ایک شخص نے زوجه غیر مذکور کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- غیر مذکور کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ سے اس کو تین طلاق دیگا تو ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہیں کما یقول انت طالق ثلاثا اور اگر متفرق طور پر طلاق دے گا تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی۔ و ان فرق بوصف او خبر او جعل بعطف او غیر بانہ بالاولی لا الی عدۃ و در مختار پس صورت مسؤل میں جیسا کہ بیان شاہدوں کا ہے اس کے موافق اس کی زوجه غیر مذکور پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب طلاق غیر مدخول بما صبیہ
کلمہ ایضاً ۳۳۶۔ ظنیر لہ رد المختار باب طلاق غیر مدخول بما صبیہ ۳۳۶۔ ظنیر۔

باب چہارم کنایات

ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کیساتھ
طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو

اس میں غمہ کو کوئی ضرورت نہیں کا جندہ | سوال (۴۳۳) ایک شخص نے ایک عورت سے
کنا یہ ہے، نیت سے طلاق ہوگی | یہ وعدہ کر کے کہ میں تمہارے پاس تمام عمر رہوں گا
اور قدرت بہت کروں گا اور ہرگز تکلیف نہ دوں گا۔ نکاح کر لیا۔ بعد نکاح کے وعدہ
خلائی کی اور تکلیف و نقصان از حد پہنچانا شروع کیا۔ کیا اب یہ نکاح باقی رہے گا اور
جس سے نکاح کیا ہے اس کو دوزخ پہنچا کر جوڑ لڑکی تمہاری میسر نکاح میں ہے اسکی
غمہ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیا اس صورت میں نکاح باقی رہے گا یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر اس طرح کہتا کہ اگر میں خلاف اپنے وعدہ کے کروں

تو اس منکوحہ پر بعد نکاح کے طلاق ہے تو بصورت خلاف کرنے وعدہ کے اس کی عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ حکمہ التعلیق لیکن اس صورت میں چونکہ شوہر نے ایسا نہیں کہا اور طلاق کو عدم ایفاء وعدہ پر مستحق نہیں کیا لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی اور جو الفاظ شوہر نے اپنی زوجہ کو کہے ہیں کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے یہ الفاظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے بدیافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔ فقط۔

پھر دیا اگر یہ نیت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی | سوال (۳۳۵) ایک شخص نے اپنے خسر کو لکھا کہ میں تمہاری لڑکی کو اس کی بدزبانی کے سبب چھوڑ دیا ہے، اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

الجواب :- اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق لکھا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ ہو گئی اور نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق کی نیت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو | سوال (۳۳۵) مرد نے اپنی عورت کو تین دفعہ کہنے کے بعد ایک طلاق بائنہ ہو گئی کہا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ ایسے تین دفعہ ایک ہی مجلس میں کہہ دیا اور گواہ بھی چار موجود ہیں، اب وہ عورت اس مکان میں سے نکل کر دوسرے مکان میں رہتی ہے اور جس کے مکان میں نکل کر رہتی ہے اس کے پشت سے اس عورت کے دو تین بچے بھی ہوئے اب پہلا خاوند نہ لے لے جاتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے

لہ مسئل الک امرأة فقال لا، لا تطلق اتفاقا دان نری درختارا ومثله قولہ لم اتزوجک اولم یکن بیننا نکاح ادلا حاجة لی فیک بدائم کن فی المحیط ذکر الوقوع فی قولہ لا عند سوالہ ولو قال لا نکاح بیننا یقع الطلاق والاصل ان نفی النکاح اصلا لا یمکن طلاقا بل یمکن محمدا ونفی النکاح فی الحال یمکن طلاق اذا نوى وما عداہ فالصحيح انه على هذا الخلاف اور رد المحتار باب المیزان مہذبہ ۱۷۷۰ دارالعلوم دہلی

جس شخص نے اسے رکھا ہے اب وہ توبہ کرنا چاہتا ہے اور نکاح کرنا چاہتا ہے آیا اس کا نکاح کرنا درست ہے تو فقہ میں یا کونسی حدیث میں یا کونسی کتاب میں یا کس امام کے نزدیک جائز ہے اور پہلے خاندانہ کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور جو دوسرے شخص کے ادا دہے وہ کیسی ہے

الجواب :- اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا کہا ہے تو اس کی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی کہ کنایات میں کئی دفعہ کہنے سے بھی بشرط نیت یا دلالت مال ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے۔ کہ: اِنِّی الدِّرَ الْخِتَارُ۔ پس اگر بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ شوہر نے کہا ہے تو عورت بعد گزارنے عدت کے جو کہ حیض والی عورت کے لئے تین حیض ہیں دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے خواہ اس سے کرے جس کے مکان میں رہتی ہے یا کسی دوسرے سے، اور بصورت وقوع طلاق اولاد جوزانی سے ہوئی ہے وہ درازنہ ہے لیکن اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ نہ کہا تھا اور نہ دلالت حال سے وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا تو پھر تا وقتیکہ شوہر اول طلاق نہ دیوے اور عدت اس کی نہ گزر جائے دوسرے مرد سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

لفظ چھوڑ کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ہے مرزے نہیں | سوال (۴۳۶) ایک شخص نے

کہا کہ میں نے فلاں شخص کی بیٹی چھوڑی۔ اس لفظ چھوڑ کو آپ صاحب کیا ترجیح دیتے ہیں کیونکہ بعض علماء اس لفظ کو بائن کہتے ہیں اور بعضے مرزے۔ آپ کتابوں کے حوالہ سے جواب تحریر فرماویں۔

الجواب :- لفظ چھوڑا ترجمہ ہے سرخک اور فارتک کا پس جیسے کہ لفظ کنایات میں سے ہے، ان کا ترجمہ بھی کنایہ ہے نیت یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوگی اور چھوڑنے کا لفظ ہمارے عرف میں جیسا کہ نکاح سے چھوڑنے پر بولا جاتا ہے۔

نفقہ وغیرہ کی خبر نہ لینے اور حقوق زوجیت کے ادا نہ کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فقط وشر
تعالیٰ اعلم۔ کذا فی الدر المختار۔ باب النکایات۔

کچھ تعلق نہیں کہنے سے نیت طلاق | سوال (۴۳۷) زینب بالغہ کا عقد عمر بالغ
کی تھی، یہ طلاق ہو گئی۔۔۔ کے ساتھ ہوا تھا مگر عقد وخصت سے دوسری

دن سے باہم نا اتفاقی اداں ساس زینب کی جانب سے اور پھر ٹکڑی طرف سے شروع
ہوئی۔ دو سال تک اس پر مار پیٹ کی تکلیف رہی جب میکہ آئی ماں باپ نے بٹھا لیا
عمر نے اہل برادری کو درمیان میں انکڑتسم کھالی کہ اب مار پیٹ و تکلیف نہ ہو گئے گی
مگر پھر بد عہدی ہوئی، دو سال تک چند مرتبہ اسی طریقہ پر آدھ و رفت زینب کی رہی مگر ہر
تین سال کا ہوا کہ عمر نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کسا اور اس کا زیور کپڑا دیگر سامان جہیز
لے لیا اور میکہ پہنچا دیا اور یہ کہا کہ ہم کو منہ نہ دکھانا ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اس کے
بنی عقد ثانی کر لیا۔ اس حالت میں زینب مجاز عقد ثانی کی ہے یا نہیں۔ کیونکہ عمر نے پناہت
سے میل قبول کرتا ہے نہ صاف طور پر جواب دیتا ہے۔

الجواب :- جب تک عمر زینب کو طلاق نہ دے گا کوئی صورت طہیج کی
نہیں ہے اور یہ الفاظ جو عمر نے کہے کہ زینب کو نکالا ہے، اگر ان الفاظ میں نیت طلاق کی
تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد زینب نکاح ثانی کر سکتی ہے اور اگر نیت طلاق
کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے اس صورت میں
عمر سے کہا جاوے اور اس کو بد عہد نامہ وغیرہ کے مجبور کیا جاوے کہ زیادہ خبر گیری اپنی

۱۔ فانکنایات لا تطلق بھانضاء الا بنية ادلاله لھالہ فھو حرجی واذھبی الی

سرحنک فادقتک الدر المختار علی ما مش رد المحتار باب النکایات ص ۳۵ و ص ۳۶

دیقع بیاقیہا ای باقی الفاظ النکایات العذ کو دنا الی البائن ان نواھا۔

(الدر المختار علی ما مش رد المحتار باب النکایات ص ۳۶) ظہیر۔

زوجہ کی کرے اور نان نفقہ ادا کرتا رہے درنہ طلاق دیدے۔ فقط

لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں | سوال (۴۳۸) لفظ چھوڑی طلاق بائن ہے یا رجعی ہے، کوئی شخص اپنی عورت کو نام لے کر کہتا ہے کہ میں نے تم کو چھوڑا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- درختار میں ہے ویقہ مبایعہ ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ
الابائ ان نواھا الخ ای ان نوری الواحدۃ شامی اس سے پہلے سرخک اور فارتک
کو جس کا ترجمہ (چھوڑا میں نے بھلو) ہے۔ مذکور ہے۔ پس اس لفظ چھوڑا میں اگر نیت
طلاق سے کیا ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور فارتک میں ضرورت نیت کی یہ وجہ
شامی نے لکھی ہے دکن افا سارتک لا فی طاقتک اذ فی ہذا المنزل اور
عرف میں چھوڑنے کا لفظ جیسا کہ طلاق میں بولا جاتا ہے۔ خبر گیری زوجہ کی نہ کرنے پر
اور اس کو معلق چھوڑنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولن تستطیعوا ان
تعدوا بین النساء ولو حرمتن فلا تمیلوا کل السبل فتذروا ما کالمعلقۃ
قال فی المد اسراک وہی التي لیست بذات بعزل ولا مطلقۃ۔ فقط۔
مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر | سوال (۴۳۹) زید نے اپنی بیوی سے
طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی | چند بار کہا کہ تو اپنی ماں باپ کے گھر چلی جا میں
اور شادی کرنے والا ہوں مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں
اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ

لہ دیکھئے رد المحتار باب الکنایات ص ۱۲۱ د ۱۲۲۔

لہ رد المحتار باب الکنایات ص ۱۲۱ د ۱۲۲۔

لہ سورۃ النساء لہ تفسیر مدارک ص ۱۲۲۔ ظہیر

اس کی زوجہ پر واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ قال فی الدر المختار فی حالة الرضا ۱۰ تنقذ
الاقسام الثلاثة علی نية ۱۰ و فی الغضب ۱۰ و لان ۱۰ فقط۔

صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائے گی | سوال (۳۴) زید اپنی زوجہ ہند سے
روپیہ مانگتا تھا اس سے دینے سے انکار کیا۔ زید نے ہند کو گالیاں بخش دیں کہا اگر
روپیہ دینے سے انکار کرتی ہے تو مجھ سے تجھے کوئی واسطہ نہیں یہاں سے چلی جا
نہ میں تیرا خاندان تو میری زوجہ۔ ایسی حالت میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے
ورنہ نہیں واقع ہوتی۔ درختار میں ہے لست لك بزواج اولست لی بامرأة ۱۰ طلاق
ان نواۃ اور شامی میں ہے وقید بالنية لانه لا یقوم بدونها اتفاقا لكونه من
الکنايات ۱۰ و اشاسا الى ان لا یقوم مقامها دلالة الحال لانه ذلك فیما یصلح
جواباً۔ فقط وهو لفظ ليس صدقاً و اشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذا
الکنايات ۱۰ و حی کذا فی البحر ۱۰ فقط۔

سوال (۳۴) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا
مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا جہاں تیرا دل چاہے
جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے
بشرط نیت طلاق ہو جائے گی
چلی جا۔ عورت کو اس کے بھائی نے گھر سے گھر کو پانچ سال ہوتے ہیں، نہ شوہر لینے
آیا نہ نان و نفقہ کی خبر لی، آیا طلاق ہو گئی یا نہ اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے
یا نہ، اور عورت کی بھی قید ہوگی یا نہیں۔

الجواب اس صورت میں اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق
کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال

۱۰ الدر المختار علی ما مر رد المختار باب الکنايات ۱۰ ۲۰ ایضا باب الامر ۱۰ ۲۳
۳۰ رد المختار باب الامر ۱۰ ۲۳ ظفر۔

شوہر سے ہی دریافت ہو سکتا ہے اس سے دریافت کر لیا جاوے، اگر بنیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ عادت اب گزر گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ فقط۔

سوال (۴۴۲) زید نے اپنی زوجہ کے انتقال شوہر قبلہ کے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہوگی سے نو دس ماہ بعد ہندہ کے ساتھ عقد ثانی کیا چنہ روز تک ہندہ اور زید میں میل اور محبت رہی۔ ہندہ ہنسی خوشی زید کی اولاد جو اس کی زوجہ سابقہ سے ہے ان کی خدمت گزاری مطابق ہدایات زید کرتی رہی کچھ عرصہ سے زید کی اولاد کی نانی سے اور ہندہ سے بن ہو گئی چونکہ زید اپنی پہلی ساس کی کبھی طرف راری کرنا رہا۔ ہندہ زید کے اس طرز سے ناخوش ہوئی اور زید کی اولاد وغیرہ کی خدمت گزاری سے گریز کرنے لگی۔ زید کو یہ بات ناگوار گزری اور ہندہ کو کئی مرتبہ مارا پیٹا۔ ایک روز بہت ناخوش ہوا اور ہندہ سے کہا اگر تو میری اولاد اور اس کی نانی کی خدمت سے گریز کرے گی تو تو مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ ہندہ ان کی خدمت سے برابر گریز کرتی رہی۔ زید نے ہندہ کو مار کر نکال لیا۔ اب زید کی خواہش مصالحت کے ہے اور اپنے کہے ہوئے جملہ سے انکاری ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ عورت کو وہ جملہ کہنا تسلیم ہے اور محقق ہے۔

الجواب :- زید اگر اس جملہ سے انکار کرتا ہے اور لفظ حرام بولنے کا اقرار نہیں کرتا اور دو گواہ مادل موجود نہیں ہیں تو انکار اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ ہوگا اور شوہر ہر گز حق میں وہ عورت حلال ہے لیکن چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ محقق ہو کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں جس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو فوراً

لے ولو قال اذہبی ای ذیق شئت لا یقع بدو ان الذیۃ وان کان فی حال مدائیرۃ
الطلاق اما لگیری مصری باب الکنایات ص ۳۳۳ اخیر۔

شوہر سے علیحدہ رہنا چاہئے والہود کا تقاضی نشائی دوسرا محتاسا۔ پس اگر اب وہ دونوں باہم زن و شوہر رہنے پر راضی ہوں تو تنجید نکاح کر لیں یہ بہت ہے اور احوط ہے۔ فقط

گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم ہے | سوال (۴۴۳) زیر نے اپنی منگوا کو زود کو بکر کے گھر سے نکال دیا اور یہ کہا کہ تو میرے کام کی نہیں گھر سے نکل ہا محو لفظ طلاق کا نہیں کہا اور ایک دو سال تک نان و نفقہ نہیں دیا اور نہ رجوع کیا اسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب :- ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق ہائے واقع ہوئی ہے اس میں نکاح حدیث طلاق کے درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی بے ستور وہ عورت اس کی زوجہ ہے۔

مراتبہ دینا مشکل ہے کھدیا اور طلاق کی نیت | سوال (۴۴۴) شوہر نے اپنی خوشدین نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی کو ایک تحریر لکھی کہ آپ کی بڑی کا اور میرا نباہ دینا مشکل ہے اب وہ کہتا ہے کہ یہ تحریر میں لے لوں ہی لکھی تھی قطع تعلیق کا ارادہ نہ تھا۔ آیا اس فقرہ سے طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نباہ کو مشکل کہنا نہ صریح طلاق ہے نہ کنایہ اور پھر کنایہ میں نیت کی ضرورت ہے اور شوہر نیت طلاق کا انکار کرتا ہے۔ فقط۔

تم نکاح کر لو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۴۴۵) خاندان عبدالکریم خاں نے پہلے ۲۷ ستمبر ۱۹۱۵ء کو میرے نام چھٹی لکھی تھی کہ میری طرف سے دوسری کوئی امید

لے دیکھے رد المحتار باب المیرۃ ص ۵۹۳ ۵۹۴ فالتکلیات لا تطلق بها تصواء الا منبہ اذ لا لہ المحال فہو اخرجہ واذ ہی (الرد المحتار علی بشر رد المحتار باب التکلیات - مسوومہ) ظہیر

نہ رکھنا، اگر رکھنا تو طلاق کی امید اس کے بعد دوسری چٹھی ۲۴ دسمبر ۱۹۱۹ء کو میرے نام بھی تھی کہ اگر تم نکاح کرو تو کر لو۔ ان دونوں چٹیوں کی نقل شامل استغفار کی جاتی ہیں ان دونوں چٹیوں کے مضامین طلاق کی حد تک پہنچ چکے ہیں یا نہیں اور میں عبد الکریم خاں کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی ہوں۔ یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو گئی اور وہ بعد مدت طلاق کے جو کہ مائتہ کے لئے تین حیض ہیں جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں (دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کیونکہ عبد الکریم خاں شوہر کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ نے اس سے طلاق کا سوال بایں الفاظ کیا کہ اگر تم نے طلاق باضا بلہ روانہ نہ کی تو میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں) اس پر شوہر نے لکھا کہ (اگر تم نکاح کرو تو کر لو) اور یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہے اور کنایات میں نیت طلاق یا دلائلہ حال سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے اذ صبی وتزوجی تنقم واحدًا بلا نیۃ ۴۔

میری زوجیت سے باہر ہو گئی کہنے سے | **سوال (۴۴۶)** ایک عورت اپنے شوہر کے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی | والدین سے جمعہ افساد کر کے بلا مرضی اپنے شوہر کے

گھر سے باہر نکل کھڑی ہوئی اور میکہ میں رہتی رہی اور شوہر کا یہ بیان ہے کہ یہ عورت جس تاریخ سے میرے مکان سے بلا اذن میرے باہر ہوئی ہے جب سے میرے نکاح زوجیت سے باہر ہو گئی ہے اب میں کسی طرح اپنے مکان میں یا بطور زوجیت کے نہیں رکھ سکتا اور نہ بہرہ و نان نفقہ دے سکتا ہوں بلکہ وہ روپیہ نقد اور زبور حجہ کہ اس کے جہیز وغیرہ سے علیحدہ ہے یعنی میری ذات خاص سے جمع کیا ہوا ہے اس کے لینے کا مستحق ہوں جو کہ زوجہ اپنے ہمراہ لے گئی ہے۔ آیا عورت شوہر کے نکاح سے علیحدہ ہو گئی یا نہیں اور جتنے عرصہ تک زوجہ اپنے والدین کے پاس رہی اس کے نفقہ کی مستحق

۱۔ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الکنایات ص ۶۵۲۔ تفسیر۔

شوہر سے ہے یا نہیں اور کیا وہ زیرِ نفذ یہی جو بوقت نکلنے کے اپنے شوہر کے مکان سے اپنی ہمراہ مہیکہ میں لے گئی تھی جب کہ وہ مال شوہر کا ہے تو شوہر اس کے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب :- عورت کے نکل جانے اور بلا اجازت شوہر یا برہنہ چلنے سے طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی اور شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ میرے نکاح و زوجیت سے خارج ہو گئی ہے یہ نیت ایقاع طلاق کہے ہیں تو یہ الفاظ کہنے کے وقت اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی ہے پہلے سے مطلقہ نہیں ہوئی تھی اور ایسی عورت کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے جو بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے نکلے، اور مہر ساقط نہیں ہوتا، مہر بدمہ شوہر واجب الادا ہے اور جو زہور بوقت جانے کے وہ عورت ساتھ لے گئی اگر درحقیقت شوہر کا بنوایا ہوا اور دنیا ہوا تھا اور شوہر نے اس کو ہبہ نہ کیا تھا یا ہبہ میں نہ دیا تھا تو وہ شوہر کی ملک ہے شوہر اس کو واپس لے سکتا ہے۔ فقط۔

ہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۴۴۷) مسماۃ رحمی کو اس نے خاندانِ مافراں نے مار کوٹ کر گھر سے نکال دیا، رحمی نے گزارہ کے واسطے درخواست دی جس پر حاضر خاں نے مار کوٹنے ہمارا جہ نامہ کی غیبت میں حاضر ہو کر گزارہ دینے سے انکار کر کے غار کیا کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جائے۔ حکم سرکار مسماۃ مذکور کو آزاد کیا گیا۔ اس کے بعد مسماۃ مذکور نے عبدالکریم کے ساتھ نکاح ثانی کر لیا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

اے رہ یقع بالکنایات الطلاق الا بنیۃ اد دلالة الحال فهو خرجی واذھی و قومی
الح (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الکنایات ص ۶۳۵) و لوقال انا بیری من نکاح یقع
الطلاق اذا نوى (عالمگیری معری باب الکنایات ص ۳۷۱) طغیر۔

الجواب :- اگر سماءہ رحمی کو پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی تھی اور رحمی نے عدت کے بعد دوسرا نکاح عہد الکریم کے ساتھ کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں عہد الکریم کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے اور اگر رحمی کے شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے تھے کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جاوے تو اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق ہائے اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور نکاح ثانی بعد عدت کے درست ہوا اور اگر کچھ نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا رحمی کو درست نہیں ہے۔ پس شوہر اول سے نیت کا مال معلوم کیا جاوے۔ فقط۔

بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں | سوال (۴۴۸) زید نے اپنی زوجہ کو جھگڑنے کے وقت یہ کہا کہ یہ میری بہن کے برابر ہے، کہا ان الفاظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب :- دان نوى انت على مثل امی ادک می دکن الوحدن علی خانیہ بڑا اظہاراً اذلا قاصحت نیتہ و دفع ما نواه لانہ کنایۃ و الا ینوشیئاً و حذف الکاف لغاۃ و مختارہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ زید کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی دوبارہ نکاح بدون حلالہ کے ہو سکتا ہے عدت میں اور بعد عدت کے ہر حال میں نکاح درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح سابق قائم ہے۔ فقط۔

لہ دلو قال لہا اذہی ای طریق شئت لا یقع بد دن اذنیۃ (عالمگیری معمری کتابات ص ۲۶۶) لہ لدر المختار علیٰ مشارع المختار باب اظہار ص ۴۹۳ ۲۲ ظفر

جس جگہ چاہے نکاح کر لینا کہنے | سوال (۴۴۹) بھراپنا وطن چھوڑ گیا، جلتے وقت
اور لکھنے کا کب حکم ہے | اپنی بیوی زبیدہ کو یہ کہہ گیا کہ اگر میں تین سال تک
نہ آیا تو تم جس جگہ چاہے نکاح کر لینا اور خط میں بھی اس نے تحریر کر بھیجا کہ زبیدہ کو
میرے گھر سے نکال دینا۔ اب بھر کو گیارہ سال ہو گئے تو کیا زبیدہ پر طلاق واقع
ہو گئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر بکرنے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے اور خط میں لکھے تھے
تو بعد تین سال گزرنے کے صورت ادلی میں اور بوقت تحریر دوسری صورت میں طلاق
واقع ہو گئی۔ اور اگر نیت کا حال معلوم نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ باقی اگر بکرمفقود
ہو گیا ہے اور اس کا ہتہ و نشان و موت و حیات کچھ معلوم نہیں ہے تو مفقود ہونے کے وقت چار سال گزرنے کے
بعد اس کی مذبح عدت وفات دس دن ہا ماہ پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ کما ذکرہ فی الشامی

تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اسکے بعد نکاح ثانی ہو سکتا ہے | سوال (۴۵۰) رجل قال
لا مراۃ . میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے ثلاث مرات ثم ندیم علی ما فعل و امر ان
بینکھا هل یجوز له ان ینکھا بدون التحلیل .

تین پتھر پھینکے اور کہے چلی جا اس کا حکم کیا ہے | سوال (۴۵۱) رجل طلاق ثلاث
مرات الی امرأته وقال . اثمہ اور چلی جا . میرے گھر میں نہ بیٹھ . ما حکم طلاقہ

لہ فالکنایات لا تطلق بما قضاء الآیینۃ او فخر اخر حی واذہی زقومی (۱) (الدرمیان)
قوله قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون النیۃ و لزوجہ دلالة الحال وقوعہ
بواحد من النیۃ او دلالة الحال انما هو القضاء فقط کما هو صرح البحر وغیرہ
(رد المحتار باب کنایات ص ۲۳۰ و ۲۳۱) ۲ لہ ولا یفرق بینہ و بینہا و بعد مفارح
سین خلا فاما لک (رد مختار) وقد قال فی البرازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک
(رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۱) تفصیل سے دیکھئے الحیلۃ التاجزہ للفتاویٰ لور کتاب الصغ و التفریق
مرحمانی، ظفر

ای ہی بائنة بتطليقه واحدة ام مطلقة بثلاث مغلظة فلا تخل له من بعد حتى تنكح
نرجا غيره .

الجواب :- (۱) ان تكلم بهذه الكلمات ناديا الطلاق تبين
بواحدة ثم لا تقع اخرى لان البائن لا يلحق البائن . كذا في الدر المختار
فيجوز له النكاح بهابلا تحليل .

(۲) في الشامي . فلا يقع بالقاء ثلاثة اجاسا اليها اربا صها جلت
شعرها وان اعتقد الا لبقاء والخلق طلاقا استتمى وقوله ثم طلى جائزا ان كان
بنية الطلاق تقع به واحدة بائنة . كما مر . فقط .

سوال (۱۲۵۱) رید نے اپنی زوجہ سہندہ
میرے کام کی نہیں، سروکار نہیں، کنایہ
کے الفاظ ہیں۔ نیت سے طلاق ہوگی
کام کی نہیں ہے، تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے اور خطوط میں بھی یہی لکھا کہ تجھے ہند سے
کوئی سروکار نہیں ہے میں اسے نہیں چاہتا، میں اسے اپنے گھر سے نکال چکا ہوں
اب ہند تقریباً بارہ سال سے اپنے شوہر زید سے علیحدہ رہتی ہے کیا اس صورت
میں بدون مزید تحقیقات کے صرف ہند کے حلفیہ بیان پر اس کا نکاح کسی دوسرے
شخص سے ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب :- یہ الفاظ جو شوہر نے زبانی کہے یا خط میں لکھے کنایہ کے
الفاظ ہیں، مزین طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے
یا دالالت حال کا۔ اور جب کہ نیت شوہر کی کچھ معلوم نہ ہو اور نہ مذکرہ طلاق کا ہوا اور
نہ حالت غصہ میں یہ الفاظ کہے گئے ہوں تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب کنایات ص ۳۶۱ ۱۲ ۱۳ رد المختار باب المزک فیہ ۵۹۰
تحت قوله ما لم يستعمل الا فيه ۳۵ کنایة عند الفقهاء ما لم يرضع له انقبیر ۳۸

اور جب کہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو بہن یہ کہ دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ فقط
مرے لائق نہیں، مری عورت نہیں وغیرہ، کلمے کے سوال (۲۵۲) نکتہ اپنی زوجہ
الفاظ میں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں کہو باہلین دیکھ کہ یہ الفاظ کہے کہ میرے
لائق نہیں، جس جگہ چاہے نکاح کرے یا بازار میں بیٹھ جائے۔ اور یہ لکھ دیا کہ یہ
میری بیوی نہیں ہے۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو طلاق ہوئی
یا نہیں۔

الجواب :- ان الفاظ میں جو نکتہ اپنی زوجہ کو کہے نیت طلاق سے
طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس اگر نکتہ نیت طلاق کا انکار کرے تو طلاق واقع نہیں
ہوئی۔ لہذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا کا سوال (۲۵۳) زید نے اپنی زوجہ کو نوٹس دیا
جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں کہ میں نے تجھے اپنی زوجیت سے علیحدہ کیا۔ اس صورت
میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوگئی تو رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ لکھے ہیں تو اس کی زوجہ پر
طلاق بائن واقع ہوگئی۔ رجعت نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

پھر زید نے کے لفظ سے طلاق بائنہ ہوتی ہے سوال (۲۵۴) زید نے کہا کہ اگر

دقیقہ ماشیہ از ملام ای الطلاق دا حقلہ وغیرہ فالکنایات لا تعلق بہا تنقضاء
انہ بنیۃ اودلالة الحال دہی حالۃ مذاکرۃ الطلاق اوالغضب اوالدراختار علی ہمیش
ردالمحار باب لکنایات ۶۳۵ لہ اذہی دتزوجی تنقم واحد کا بلانیۃ (در مختار)
دیخالف ما فی شرح المجامع الصغیر لقاضی خان و لوقال اذہی دتزوجی دقال لہم
انواطلاق لا یقع شیئ اذہی دہیۃ ما فی الذخیرۃ اذہی دتزوجی لا یقع الا بالانیۃ (ردالمحار)
باب لکنایات ۶۵۲ لہ یہ جملہ کنایات کے باب سے ہے جس میں (دقیقہ ماشیہ بر مشہور)

میر کی زوجہ ہندو آج شب میں میسے مکان میں نہیں آوے گی تو میری بیٹی کے برابر ہے۔ بعد کیشش کے عمر و خالہ دیگر زوجہ مذکورہ کو صحن مکان تک تولے لے کر بوجہ خوف زدہ و کوب ہندو کو نکال کر دوسرے مکان میں کر دیا۔ بعد اُپھر ایک شخص نے زید مار کر سے کہا کہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں لے آتے۔ اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ چھوڑ دیا۔ بیٹی بولا چھوڑ دیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو بائنہ ہوگی یا مغلطہ۔

الجواب :- اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی اور بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ دوسری، تیسری واقع نہیں ہوئی لان البائن لیحقق البائن کما فی الدر المنثور وغیرہ دفع المشامی فی الکنایات قولہ سرحتک من السرۃ بلفظ السابین وهو الارسل ای اس سلتک لا فی طلقک الا فی هذا المنزل۔ خبر شامی ص ۲۶۵ نقطہ

ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی | سوال (۲۵۵) ایک لڑکی نابالغہ ۹ سالہ کا نکاح اس کے والدین نے کیا۔ چند یوم کے بعد یقین میں تکرار ہو گیا اور لڑکی کو شوہر کے گھر بھجوا دیا والدین شوہر نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ عدالت نے نکاح ناجائز قرار دے کر دعویٰ شوہر کا خارج کر دیا پھر مقدمہ کا اہل کیا گیا فیصلہ یہ ہوا کہ جب تک لڑکی نابالغ ہے اپنے

(بقیہ حاشیہ از ص ۳۸۸) نیت ہونے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ مفتی علاؤ الدین سے کنایات میں شمار کیا ہے و یقع باسراؤتک عن الزوجیۃ بلا نیت (در مختار) قولہ بلا نیت فی حال الغضب وغیرہ تا تا سر خانہ مقتضایہ انہ طلاق صریح تہ نظر دے کنایات الجوہرۃ انا بری من نکاحک یقع ان نوری (رد المحتار باب امرتک ص ۶۱۳) کہ اذا کان الطلاق بائن دون الثلاث فله ان یتزوجہا فی العدۃ و بعد انقضاء العدۃ (عالمگیری معری الباب السادس فی الرجۃ ص ۶۱۳) لہ الدر المختار علی ما مشرد المحتار باب کنایات ص ۶۱۳) لہ رد المحتار باب کنایات ص ۶۱۳ (۱۲ طبر

والدین کے گھر رہے، پھر لڑکی فتنار ہے، جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کے والدین نے پیغام بھیجا کہ اپنی امانت لے جاؤ، شوہر نے کہلا بھیجا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے میں نے اور نکاح کر لیا ہے۔ اب کچھ عرصہ کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے۔ یہ نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔ اور پہلا نکاح جو والدین نے نو سالہ عمر میں کیا تھا وہ فسخ ہوا یا نہیں۔

الجواب :- شوہر کا یہ کہلا بھیجا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے الفاظ طلاق صریح سے نہیں ہے البتہ کنایات میں داخل ہو سکتا ہے۔ پس اگر شوہر کی نیت اس سے طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ الغرض پہلا نکاح اس لڑکی کا جو اس کے والد نے کیا تھا صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے تھے تو مدت کے بعد دوسرا نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں، شوہر سے نیت کا حال دریافت کیا جاوے اور شافی نے ہدایت سے نقل کیا ہے کہ لاجتہالی قبیلہ میں نیت سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن شافی کی عبارت ابعداً سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ نیت سے طلاق واقع ہو جاوے گی بلکہ فقط۔

لست لك بزوجه ولست لي بامرأة اذ قالت له لست لي بزوجه فقال صدقت طلاق
ان نواه خلافا لهما او سئل الك امرأة فقال لا لا تطلق وان نوى (در مختار) قوله لا
تطلق اتفاقا وان نوى ومثله قوله له امرت بزوجك او لم يكن بيننا نكاح ۲ او لا حاجة لي
فبك بدائع لكن في المحيط ذكر التورع في قوله لا عند سواله قال ولو قال لا نكاح بيننا
يقع الطلاق والاصل ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقا بل يكون تحمدا ونفى النكاح في
في الحال يكون طلاقا اذا نوى وما عداه فاصح ان هذا الخلاف امر بذكره انما بالمرح ۳۲۳

مطلب نہیں رکھتا، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں ہے چلے کھڑے ہیں

سوال (۴۵۶) اگر کوئی مسلمان بالغ اپنی بیوی

کی نسبت اپنے برادر کھانا کھیرہ الفاظ لکھے کہ

میری بیوی باجپن ہے اس لئے میری طبیعت اس کی طرف سے ہرگز صاف نہیں ہو سکتی اور نہ میں اس سے کچھ غرض مطلب رکھتا ہوں اور نہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کا امینا رکھتے خواہ کوئی کتنی ہی صدفائی پیش کرے میں ہرگز صاف نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس تحریر بشوہر سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ نیز کہ الفاظ صاف دلیل ہیں اس کی کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ موجود ہے کہ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ اس کو طلاق دینا منظور نہیں ہے اور کوئی صریح لفظ طلاق کا اس تحریر میں نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۴۵۷) ہندو زید کی عورت

تین دفعہ کہ بھگت پر حرام ہے کہ یہ تو کیا حکم ہے

جواب :- ہندو زید کے اپنے کسی عزیز کے گھر چلی گئی اور عرصہ تک وہاں مقیم رہی۔ زید کو ایک شخص نے کہا کہ تم ایسی عورت کو طلاق دینا۔ اس پر زید نے اپنی عورت ہندو کو باریب الفاظ طلاق دی کہ میرے نفس پر حرام ہے میرے نفس پر حرام ہے۔ میرے نفس پر حرام ہے۔ تین دفعہ۔ اس کے بعد پانچ ماہ گزرے پر زید اور ہندو نے باہم رضامندی سے نکاح پر ہوا۔ زید نے کہا کہ بدو ان حلالہ پھر نکاح درست نہیں کیونکہ جو طلاق تم نے دی منافی تھی۔ اس پر ہندو نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کیا۔ دوسرے شوہر نے ہندو کے ساتھ مباشرت کی لیکن وہی پر قادی نہیں ہو سکا اور اس شوہر ثانی نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اب زید اور ہندو پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ شریعت مہارک کیا حکم دیتی ہے۔

الجواب :- اس صورت میں چونکہ زور سے نعت لفظ سے طلاق نہیں
دی بلکہ بالفاظ کنایہ طلاق دی ہے اور الفاظ کنایہ میں طلاق بائسنہ واقع ہوتی ہے
اور ایک بائسنہ کے پس رو دوسری بائسنہ واقع نہیں ہوتی، گناہ صریح پر فی الفور سختی فرمائی
لہذا بصورت مذکورہ وہ عورت مطلقہ ثلثہ اور مختلفہ نہیں ہوتی بلکہ ایک طلاق
بائسنہ اس پر واقع ہوتی ہے اس لئے حلالہ کی ضرورت اس میں نہیں ہے بلکہ حلالہ
شوبہ اول سے نکاح صحیح ہے اور اگرچہ حلالہ کے لئے دلی شوبہ ثانی کی شرط ہے اور
بارون وطی شوبہ ثانی مطلقہ ثلثہ شوبہ اول کے لئے مدعا نہیں ہو سکتی مگر بصورت
مذکورہ میں چونکہ حلالہ کی ضرورت ہی نہ تھی اس وجہ سے شوبہ ثانی کی طلاق کے بعد
جس وقت تین حیض گذر جائیں یعنی عدت پوری ہو جائے شوبہ اول کے ساتھ
نکاح صحیح ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آئے، سو بدھ بدھ
وغیرہ کے اس کے لئے عدت تین ماہ ہیں، غفرلہ۔

سوال (۳۵۰) ایک شخص اپنی بیوی کو رخصت
کر کے اپنے گھر سے آیا۔ دو تین روز بعد معلوم ہوا کہ اس کو
حمل حرام ہے، پھر نماز و نذر اس کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ دیا۔ یہ کہہ گیا کہ اس کو
میں نہیں رکھتا، یہ عورت میسر لائق نہیں ہے۔ عورت کے والدین نے عورت کو

لے لان البائن لا یلحق البائن والدہ اختار لیس : من صنف الباب
الکنایات (مستطاب) غفرلہ۔

دوسرے شخص کے گھر بٹھلا دیا۔ دو تین ماہ بعد یہ دوسرا شخص جب کہ اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ آیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے

الجواب :- اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق ہائے واقع ہو گئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے اور عدت اس کی وضع محل ہے، جب بچہ پیدا ہو چکا تو عدت ختم ہو گئی اب اس کا نکاح درست ہے۔ باقی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں یا نہیں۔ فقط۔

سوال (۴۴۹) زید نے اپنی زوجہ کو تبری عورت نہیں کا جملہ کہا کیا حکم ہے

جواب :- جہ بدسلوکی کا برتاؤ کے یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میری عورت نہیں ہے، میری ماں بہن کی طرح ہے۔ اس طریقہ پر جو شوہر نے طلاق دی وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اولیٰ حالت میں طلاق ہو جانے سے عورت کو ہر شوہر سے مل سکتا ہے۔ اور یہ طلاق کس قسم کی ہے۔

الجواب :- ان الفاظ سے جو طلاق واقع ہوئی ہے وہ ہائے ہوئی ہے اور ان الفاظ میں اگر نیت شوہر کی طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور ہر زوجہ کا بعد طلاق کے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے بعد طلاق کے عورت اپنا ہر لے سکتی ہے۔ بکنہ انی کتب الفقہ۔ فقط۔

لہ فاکنایات لا تطلق برہا قضاء الا بنية اودلالة الحال (الدر المختار علی ہمش رد المختار باب الکنايات ۶۳۵)

۲ وان نوى انت على مثل اقى ادعائى دكن الوحدف على خانیه بتراد ظهار اودلاقا صحت نيته ووقع مانوا لانه كناية (الدر المختار علی ہمش رد المختار باب الظهار ۶۳۲) المستفى بامراة اطلاق ان نوا ايضا باب لصريح ۶۳۲، ظهير۔

لفظ چھوڑا کہنے کے بعد سوال (۴۵۰) ایک شخص نے دوبارہ الفاظ کہے: فلاں عورت رجوع جانتے ہے یا نہیں کو میں نے چھوڑا چھوڑا، مگر باز آں رجوع کردہ آیا بعد از دو طلاق رجوع واقع گردیدہ نکاح باقائم میکند یا چہ حکم است۔

الجواب: لفظ چھوڑا کنایات میں سے ہے جبکہ شوہر نے یہ الفاظ نیت طلاق کہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی کما صرحوا ان البائن لا یلحق البائن۔ در مختار وغیرہ۔ اور طلاق بائنہ میں رجوع بلا نکاح صحیح نہیں ہے۔ پس طلاق بائنہ دینے کے بعد شوہر کا رجوع کرنا بقایہ نکاح کے لئے کچھ مفید نہیں ہے اور وہ رجوع کرنا کالعدم ہے۔ بلا نکاح جدید وہ عورت اس کے نکاح میں داخل نہیں ہو سکتی۔ (لہذا جدید نکاح کہے۔ ظفیر)

سوال (۴۵۱) زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ متعدد طلاق کی نیت تھی تو ہو گئی، دفعہ یہ بات کہی کہ تو میرے یہاں سے نکل جا۔ تو میرے کام کی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کو اپنے گھر سے نکال بھی دیا اور دو کوب کیا اور دو سال سے زیادہ ہوا کہ زید نے اس سے رجوع نہیں کیا اور سنائے کی خبر لی۔ آیا زید کی بیوی صحت مذکورہ میں بائنہ ہو گئی یا نہ۔

الجواب۔ قال فی الدر المختار فنحو اخو حی واذ ہی وقوی الخ یحتمل ردًا (الی ان قال) وفي الغضب توقف الاولان الخ ای ما یصلح ردًا وجوابًا الخ شامی پس صورت مسئلہ میں اگر شوہر نے نہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر

لے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ۶۳۶ ۳

لے واذ انکح الطلاق بائنہ دون الثلاث فله ای یتزوجها فی العدة وبعد انقضاءها ما لیرى

مصری۔ الباب السادس فی الرجعة ۶۳۶ ۳ ظفیر

لے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ۶۳۶ ۳ ظفیر

ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ بلا نکاح رجعت اس میں درست نہیں ہے۔ عدت کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

تجہ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے **سوال (۴۵۲)** زید نے اپنی بیوی کو بحالت ناراضگی یہ بشرط نیت طلاق واقع ہو جائیگا الفاظ خط میں لکھے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا۔ ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے، طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے اور دوسرا فقرہ کہ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا، لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔

حرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں **سوال (۴۵۳)** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اس صورت میں اس کی زوجہ بطلاق ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر نے یہ لفظ کہ تو مجھ پر حرام ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی عورت پر واقع ہوگئی۔ عدت گزرنے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جائے کہ یہ لفظ اس نے بہ نیت طلاق کہا تھا یا ویسے ہی بطریق سب و شتم کہہ دیا تھا۔ اگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو جب تک وہ طلاق نہ دے گا دوسرا نکاح عورت مذکورہ کا جائز نہ ہوگا۔

لے نوقال لہا لانکام بینی و بینک ان یقیم الطلاق اذا نوى ثم یبقی بینہ و بینک عمل و نوى یقیم (مالگیری
شوری افضل الخ مافی الکنایات ۳۱۳) ظفر
لے قال لامرأۃ انت علی حرام الخ ایذا ان نوى التحريم اولہ منوشیئا و ظہار ان نواہ و صدر ان نوى
الکذب الخ و تطلیقہ بائنہ ان نوى الطلاق و ثلاث ان نواہا و یفتی بانہ مطلق بائنہ منوشیئا
لغلبۃ العرف (در مختار) ہذا فی القضاء و ما فی الدیانۃ فلا یقیم مالہ منوشیئا و نیت الطلاق صادق
بعدم نیتہ شیئا اصلا الخ قلت الظاہر انہ اذا لم یمنوشیئا اصلا یقیم دیانۃ ایضا الخ (در مختار باب
الطلاق) ایطلب فی قولہ انت حرام الخ ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ ظفر

سوال (۴۵۴) ہندو نے بیان کیا کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے ڈیڑھ دو برس سے۔ جب زید مذکور سے پوچھا گیا تو اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس کو یعنی ہندو مذکورہ کو ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے بعدہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے طلاق دی تو کہتا ہے کہ طلاق ہی جانتے یعنی چھوڑ دی اور کچھ سروکار نہ رکھنا طلاق ہی جانتے بعدہ کسی کے اصرار کرنے پر طلاق نامہ لکھ دیا اور اپنا دین بخشوا لیا۔ سوال یہ ہے کہ پہلے قرآن سے کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے طلاق عریض ربعی واقع ہوئی یا نہیں۔ اور جب کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ اند کسی کے دریافت کرنے پر جواب دینا کہ طلاق شرعی نہیں دیا ہے یہ قرآن طلاق کو باطل کرتا ہے یا نہیں اور طلاق نامہ لکھ دینا پہلے حکم کو اٹھا سکتا ہے یا نہ اور وقوع طلاق بائن کی صورت میں عدت گزر گئی یا نہیں۔ اور دوسرا نکاح ہندو کا دوسرے مرد سے کر لینا صحیح ہو گا یا نہیں۔

الجواب :- زید کا یہ کہنا کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے ہندو کو چھوڑ دیا ہے کنا یہ تھا۔ محتاج تعاقب کا، کہ اگر یہ نیت طلاق کہا تو طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی وہ نہ نہیں۔ لیکن بعد میں یہ کہنا کہ طلاق ہی جانتے اس سے ایک طلاق واقع ہوئی۔ اگر پہلے لفظ سے بھی نیت طلاق کی تھی تو اب دو ہو گئی اور دونوں بائنہ۔ اور اگر پہلے لفظ سے نیت طلاق کی نہ تھی تو اب اس لفظ عریض سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ بعد میں طلاق نامہ لکھنا اور مہر معاف کرنا یہ دوسری طلاق ہوئی۔ اور اگر طلاق نامہ میں تین طلاق لکھی گئی ہیں تو مجموعہ میں سے تین طلاق کے ساتھ ہندو مطلقہ ہوگی، اور عدت اول طلاق

لہ ثم فرق بینہ وبين سرحتان سرحت کنا یہ (رد المحتار باب النکایات ص ۲۱۶) فالنکایات لا تطلق بہا قضاء الابنیۃ او دلالة الحال (رد المحتار) قوله قضاء قہد بہ لانہ لا یقع دیانہ ہذا دون النیۃ (رد المحتار باب ایضا ص ۲۱۶) ظہیر

کے بعد سے پورا کرنا ہوگی۔ یعنی جس وقت پہلی طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہو جاوے گی۔ طلاق نامہ لکھنے کا اعتبار نہ ہوگا اور بعد عدت کے دوسرا نکاح صحیح ہے۔ اور طلاق کے بعد اس کہنے سے کہ طلاق شرعی نہیں دی ہے پہلا اقرار طلاق کا باطل نہ ہوگا۔ وہ طلاق ثابت اور صحیح رہے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی مگر اس وقت سے تین حیض ہو چکے ہیں عدت گزر گئی اور نکاح ثانی صحیح ہے۔

چھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہوگی | سوال (۴۵۵) ایک شخص کی عورت بھاگ گئی تھی اس شخص نے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ اب اس کی بیوی واپس آگئی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے

الجواب ۱۔ اگر بنیت طلاق اس نے یہ لفظ کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو ایک طلاق ہائے اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اب بلا نکاح جدید کے اس کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا۔

صورت مذکورہ میں نیت طلاق | سوال (۴۵۶) ایک عورت مسلمان قوم لوہار کی شادی کی تھی تو طلاق ہو گئی۔ ایک شخص محمد بخش مسلمان لوہار کے ساتھ دس بارہ سال ہوئے ہوئی تھی اور وہ اس قدر مدت اس کی زوجیت میں رہی کہ شوہر کے نطفہ سے اس کی اولاد پیدا ہوئی۔ پھر اسی شوہر ظالم نے نہیں معلوم کس وجہ سے اس کو الزام لگا کر علیحدہ کر دی کہ اس نے ڈھیٹر کے ساتھ کھانا اور پیا ہے اور میرے کام کی نہیں ہے۔ چاہے غیر قوم اور غیر برادری کے گھر میں گھس جائے میں نہیں رکھتا۔ یہ کہہ کر ڈیڑھ سال سے تعلق زوجیت کا

۱۔ فیہا ثلاث حیض من وقت الطلاق شہنی (المصالحات علی ہاشم رد المحتار باب العتہ ۳۳۶) ظفر
۲۔ وفي الكنايات "ونحو اعتدى الزوج سرحتك فارقتك لا يحتمل السبب والردة ففي حالة
الرضاء والنفقة الاقسام الثلاثة تأثيرا على نية الاحتمال (المصالحات علی ہاشم رد المحتار
باب الكنايات ۳۳۹ و ۳۴۰) ظفر

نہیں رکھتا اور گھر سے نکال دیا اور قطع تعلق کر چکا ہے۔ نہ اس کو رکھتا ہے اور نہ روٹی کپڑا دیتا ہے۔ بلکہ ایک تحریر ہندی لکھا کر بہت سے اہل برادری کی گواہی لے کر اگر بھیج دی ہے کہ وہ چاہے غیوکریے جو برادری کا آدمی نہ ہو، مجھ کو غیر کے کہہ لینے میں انکار نہیں ہے اور نہ دعویٰ۔ ایسی صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- جو الفاظ شوہر کے درج میں سوال میں وہ کناہ کے ہیں، اگر یہ نیت طلاق شوہر نے ایسے الفاظ کہے ہیں تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی ہوگی بعد گزرنے عدت کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہیں کہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور شوہر کی نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور ہندی کی تحریر ہم لوگ نہیں سمجھتے کہ اس میں کیا الفاظ تحریر ہیں۔

سوال (۴۵۷) زید اور اس کی زوجہ میں ہر مہینہ ایک نیت کے وقت طلاق ہوگی دو دفعہ جھگڑا ہوتا ہے اور زید عورت کی نسبت ایک دو دفعہ لفظ نکال دیتا تھا۔ اب جو زید نے عورت سے سلوک کیا تو یہ الفاظ کہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا کروں تب تو مجھ سے بے تعلق ہے۔ عورت نے کہا کہ یہ لفظ زبان سے نہ نکالو۔ لڑائی ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ زید نے کہا کہ اگر اب لڑوں تب تیرا میرا کچھ تعلق نہیں۔ غرض کہ زید نے تین دفعہ یہی الفاظ کہے اور لڑائی دونوں کی بدستور جاری ہے اور عورت بہت نیک ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہمیشہ اس کی نا اتفاقی رہی اور اس نے طلاق کا بھی لفظ نکالا۔ اب وہ عورت نکاح میں رہی یا نہیں۔

لہٰذا لو قال لها اذہبی ای طریق شئت لایقم بدون النية وان كان في حال مذاکرۃ الطلاق (دقیلہ) وفي الفتاویٰ لمحمد بن بیہقی و بیہق عمل و نوی تقم (دالنگیری مصری باب النکایات ۲۵۳) تفسیر

الجواب :- اگر یہ لفظ کہا ہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ الخ تو مجھ سے تو بے تعلق ہے یا تیرا میرا کوئی تعلق نہیں تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ بعد شرط کے یعنی لڑائی کرنے کے واقع ہو گئی۔ اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ نہ کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اگر کبھی سرخ طلاق کا لفظ بھی کہا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط کے طلاق واقع ہو گئی۔

سوال (۲۵۸) : زوجین میں باہم جھگڑا ہوا۔ شوہر نے کر دیا تو اس کا کب علم ہے زوجہ کو کہا کہ جیسے ہم نے دوسرا نکاح کر لیا تم بھی کر لو۔ ایسا کہنے سے نکاح قائم رہا یا ٹوٹ گیا۔ اگر ٹوٹ گیا تو اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے۔

الجواب :- یہ لفظ شوہر کا کہ ”تم بھی دوسرا نکاح کر لو“ کناہ ہے طلاق کا۔ صریح طلاق نہیں ہے۔ اگر اس لفظ میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے، ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کر لیا جائے کہ اس کی نیت اس لفظ کے کہنے سے کیا تھی۔ اگر طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور بعد عدت کے جو تین حیض ہے اس عدت کے لئے جس کو حیض آتا ہو ۱۰ اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں۔ وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

لہ لو قال لھا الخ لم یبق بینہ و بینک نکاح یقع الطلاق اذا نوى الخ ولو قال لھا الخ لم یبق

بینہ و بینک عمل ونوی یقع (مائتیری کشوری باب الکناہات ۳۹۲) ، نفیر

لہ فاذا اضافہ الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لامرأتہ ان دخلت

الدار فانت طالق (مائتیری کشوری باب التعلیق فصل ثالث ۳۹۳) ، نفیر

لہ ولو قال تزوجی ونوی الطلاق او الثلث صحواں لم یوشینا لم یقع کذا فی العنایہ

(مائتیری کشوری باب الکناہات ۳۹۵) ، نفیر

سوال (۳۵۹) ایک شخص کے دو عورتیں ہیں ایک کو انہی طرے
 میں نیت سے طلاق ہوگی رکھتا ہے اور دوسری کو ایک ایک ہفتہ تک کھانے کو نہیں دیتا
 اور یہ الفاظ کہے کہ جا دور ہو جلی جا اپنے باپ کے یہاں جا رہ تیرا میرا کچھ مطلب نہیں۔
 اور اب اس شخص کو تین سال کی جیل ہوگئی تو اس حالت میں اس کی زوبہ پر طلاق پڑگئی
 یا نہیں عورت کو دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایسا شخص جو دونوں زوجہ میں عدل اور برابری نہ کرے فاسق اور
 مستحق عذاب ہے۔ اور جو الفاظ وہ اپنی ایک زوجہ کو کہتا ہے اگر نیت طلاق کی ہے تو
 طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ الفاظ کتاہ کے ہیں عریض طلاق کے نہیں ہیں
 اور کتاہ میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرا نکاح اسی وقت جائز ہوتا ہے کہ پہلے
 شوہر کی طرف سے طلاق ہو جاوے اور جیل خانہ جانے سے بھی طلاق نہیں ہوتی۔

سوال (۳۶۰) مسأۃ محمودہ چودہ سالہ کا نکاح اس کی
 کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جما سو تیلی ماں نے خالد سے کر دیا بلا رضا مندی محمودہ کے باپ عمر
 کتاہ سے نیت سے طلاق ہوگی کے کچھ عرصہ بعد خالد نے محمودہ کا زیور و کپڑا اتار کر ادید کہہ کر کہ اب عمر بھر کو جاؤ ہم سے
 کوئی واسطہ اور تعلق نہیں اس کو میکہ پہنچا دیا۔ اب محمودہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ۔

لے عیجب (القسم) وظاہر الایۃ انه فرض ان يعدل ای ان لا یغور فیہ ای فی
 القسم بالتسویۃ فی البیوتۃ وفی الملبوس والمأکول والصحبۃ (در مختار) قوله
 وظاہر الایۃ انه فرض فان قوله تعالیٰ فان خفتن الاغصہ لو فواحدة امر بالاعتصام
 علی الواحدة عند خوف الجور الخ (رد المحتار باب القسم ۵۴۳) ظہیر

کے لو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیۃ وان کان فی حلال مذاکرۃ
 الطلاق (اداس کے ذرا پہلے ہے) وفی الفتاوی (لو قال لها) لم یبق بینی و بینک عمل و
 نوی بقیم (عالمگیری مصری باب النایات ۲۵۳) ظہیر

الجواب :- بدون رضا مندی باپ کے محمودہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسری علامت، بلوغ کی مثل حیض دھل کے نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً مرد اور عورت بالغ شمار ہوتے ہیں۔ پس چودہ برس کی عمر میں محمودہ شرعاً بالغہ نہیں ہوئی اور نابالغہ کا نکاح بدون ولی کے نہیں ہوتا اور سوتیلی ماں یا اس کا بھائی ولی نہیں ہے۔ لہذا وہ نکاح جو سوتیلی ماں نے کیا باپ کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر باپ نے بعد اطلاق کے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اور اگر جائز رکھا تو صحیح ہوا۔ پس بصورت صحت نکاح اگر خالہ نے الفاظ مذکورہ بنیت طلاق کہے ہیں تو محمودہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی بلعد مدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور بصورت عدم صحت نکاح فی الفور دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۴۶۱) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ اب تو میری بیوی نہیں اور نہ آئندہ سے میں تجھ کو اپنی بیوی سمجھوں گا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر طلاق کی نیت سے شوہر نے یہ لفظ کہا ہے کہ اب تو میری بیوی نہیں ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق نافع نہیں ہوئی۔

لے فلونزوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (در مختار) فلا یكون سکتہ اجازتہ لنکاح الابد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالو یرض صریحاً او دلالة (در المختار باب الولی ۳۳۳) ظہیر

لے واخر جی واذہبی وقومی وابتنی الان واجر لانہا تحتل الطلاق وغیرہ فلا بد من النیة (ہدایہ کتاب الطلاق ۳۵۲) ظہیر

لے لستک بزوح اولست لی بامرأة الم طلاق ان نواه (در مختار) فید بالنیة لانہ لا یقع بدونها اتفاقاً لکونه من الکنایات (در المختار فیل ببل طلاق غیر البغول بہا ۳۳۳) ظہیر

سوال (۴۶۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو مارا اور کہنا یہ ہے نیت سے طلاق ہوگی کہا کہ جہاں تیری مرضی ہے چلی جا مجھ کو تیری کچھ ضرورت نہیں۔ کہلا س عورت پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- یہ لفظ کنایہ ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی **سوال (۴۶۳)** اگر شخص در حالت غضب و جبہ خود را میگوید کہ تو بر من سه چرائی سه چرائی است بعد ازاں میگوید کہ تو بر من سه طلا۔ و حرف آخر یعنی قاف را حذف کرده و تو بر من مثل مادر من هستی اگر باتوا انبساط میکنم۔ این همه الفاظ در حالت غضب اظهار نمود چه حکم است۔

الجواب :- لفظ سه چرائی کہ در سوال سه بار مذکور است معنی آن معلوم نیست کہ در تشبیر در کدام معنی مستعمل میشود و از لفظ تو بر من سه طلا بدون قاف طلاق واقع نمی شود کہ این سه صریح طلاق است و نہ کنایہ و نہ از الفاظ مستعملہ است کہ طاربا قاف را بحرف دیگر مثل تاروکاف بدل کرده باشد لهذا لغواست۔ قال فی الدر المختار و سرکنہ لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کنیة شامی۔ اما قول شوہر تو بر من مثل مادر من هستی آنچه ازاں نیت کرده است از کرامت یا ظہار یا عطلاق ہاں معتبر است و اگر هیچ نیت نیست لغواست و تشبہ در بزرگی و کرامت ارادہ کردہ خواهد شد کما قال فی الدر المختار و ان نوى بان علی مثل امی الزبیرا و ظہاراً او طلاقاً صحیح نیتہ و وقع ما نواه لانہ کنایة و الا یوشیئاً اوحذف الکاف لغا و تعین الاد فی الابر

لہ فالکنایات لا یطلق بہا قضاء الابنیۃ او دلالة الحال ، فحقوا حرجی و اذہبی

و قومی الخ (الدر المختار) مسرود المختار باب الکنایات ۳۳۳ ففیہ

کے رد المحتار کتاب طلاق مبیہ ۲۰۰ ففیہ

یعنی الکرامۃ الخ

سوال (۴۶۴) زید کی ہمشیرہ کا عقد بکر سے پانچ چھ مہر دلا دیا اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی۔ ماہ پہلے ہوا تھا۔ اب زید نے بکر سے رخصت کو کہا تو بکر نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ نکاح اول ہی مرغوب نہ تھا اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے۔ لہذا مجھے رسید مہر دلا دیا اور طلاق تحریری لے لو۔ ایسی صورت میں قطع تعلق ہوا یا نہیں۔

الجواب :- یہ الفاظ کہ مجھے رسید مہر دلا دیا اور طلاق تحریری لے لو بطریق وند اور بطریق تعلیق کے ہے کہ اگر تم رسید دلا دو گے تو میں طلاق نامہ لکھ دوں گا۔ اس سے نفی الحلال طلاق واقع نہیں ہوئی اور یہ لفظ "اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے" کنایہ ہے۔ اگر اس میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

سوال (۴۶۵) زید کا نکاح مسماۃ امۃ اللہ سے بجا تے نابالغی زوجین ہوا۔ بعد پانچ برس کے جب مسماۃ کی عمر ساڑھے بارہ برس کی ہوئی، شوہر کی طرف سے ایک کارڈ جس کا مضمون یہ تھا کہ امۃ اللہ کا نکاح جو برائے نام میرے ساتھ ہوا تھا میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اہ کارڈ کے حاشیہ پر کوئی گواہ نہیں ہے۔ ڈاکخانہ میں جون ۱۹۱۶ء کو ڈال دیا، اور زید جولائی ۱۹۱۶ء کو مسماۃ کو لینے کے ارادہ سے آیا اندر میعاد عدت کے۔ اُس وقت اس کو وہ خط دکھایا گیا جس سے وہ انکاری ہے۔ شرعاً اس قسم کی تحریر معتبر ہے یا نہیں اور تحریر برہنہ کوہ کے الفاظ سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کا رڈ میں صریح لفظ طلاق کا درج نہیں ہے، آزاد کرنے کا لفظ درج ہے اور اس میں نیت طلاق

لہ الدرا المختار علی جامش رد المختار باب الظہار ص ۹۲۲، تفسیر ۱۲ بخلاف قولہ

طلق نفسک فقال انا طالق او انا اطلق نفسی لم یقع لہ وعدہ الدرا المختار علی جامش رد

المختار باب تفویض الطلاق ص ۶۵۹، تفسیر

کی ضرورت ہے اور جبکہ شوہر کا رڈھی کا انکار کرتا ہے تو نیت طلاق کا وہ کب اقرار کرے گا دوم بصورت انکار شوہر تحریر مذکور معتبر نہ رہی۔ کیونکہ نہ دو گواہ عادل تحریر کے ہیں اور نہ اقرار شوہر کا ہے۔ لہذا وہ تحریر شرعاً لغو اور باطل سمجھی جاوے گی۔

بیوی سے کہا کہ جہاں جی | سوال (۴۶۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا ترا جہاں چاہے چلی جا کب تک علم ہے جی چاہے چلی جا، یا کسی سے حرام کراتی پھر مجھے تیرے سے کوئی کام نہیں۔ عورت دوسرا نکاح کرنے پر رضا مند ہے۔ پہلا شوہر اس کو قبول نہیں کرتا، اور شوہر نے یہ بھی کہا کہ نہ تجھ کو طلاق دوں گا اور نہ گھر میں رکھوں گا۔

الجواب :- دوسرا نکاح بدون شوہر کے طلاق دینے کے اور عدت گزرنے کے صحیح نہیں ہے اور چلی جا وغیرہ الفاظ اس قسم کے کنایات ہیں ہیں کہ ان میں ہر حال میں بدون نیت طلاق واقع نہیں ہوتی اور نیت کی نفی شوہر کے کلام سے ظاہر ہے۔

خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے | سوال (۴۶۷) زید نے اپنی زوجہ کے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کر دیں کیا حکم ہے ہاں کو یہ الفاظ کہے "میری طرف سے اجازت ہے اپنی لڑکی کا جس جگہ چاہے نکاح کر دو" آیا شرعاً نکاح زید ٹوٹ گیا یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید نے اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی ولو قال اذہی فتزوجی وقال لہ انوا الطلاق لا یقع شیئ لان معناه ان امکنک (الی ان قال) ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذہی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ وان نوى فہی واحدة بائنة الخ شامی جلد ثانی ص ۴۸۸ کنایات

بیوی سے کہا تیری ہی پیدا کہ تجھ کو | سوال (۴۶۸) زید نے اپنی بی بی ہندہ کو رخ کی حالت اپنے گھر میں آنے دیں کیا حکم ہے میں زید کو بکرا اور اس کی بدکلامی پر یوں کہا کہ تیری ہی پیدا

لہ وای لہ یقر انہ کتابہ ولم تقر بینہ لکن وصف الامر علی وجہہ لا ینطلق فضا ولا حیوانۃ رد المحتار کتاب الطلاق للعلی بن ابی شیبہ (ظہیر) رد المحتار باب المناکحات ص ۶۰۲ ظہیر

کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں۔ صورت مذکورہ میں طلاق یا ایلاہ ہوا یا نہیں اور اس کا کچھ کفارہ آوے گا یا نہیں۔

الجواب :- اس میں کچھ نہیں ہوا۔ نہ طلاق نہ ایلاہ اور کفارہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار باب الظہار۔

سوال (۴۶۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو زد و کوب کر کے جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں اس کا زیور اتار لیا اور کہہ دیا کہ تو اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں چاہے چلی جا، میرے کام کی نہیں ہے۔ ہندہ اس کہنے کے بعد باپ کے گھر چلی گئی۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- الفاظ مذکورہ کہ اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں جی چاہے چلی جا کنایات طلاق سے ہیں۔ ان میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔ کذا فی فہم من الدر المختار۔

سوال (۴۷۰) فقیر محمد کی بیوی بدین ہو گئی اور اس کے گھر سے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں نکل گئی اور جب اس نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی تو اس کے خاوند نے یہ الفاظ کہے کہ میرا اس عورت سے کچھ تعلق نہیں ہے وہ جدھر چاہے چلی جاوے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے کہ الفاظ خلیۃ بریۃ اور بنتہ وبتلۃ سے

لہ وان لا ینوشیثا وحذف الکافی لغا (در مختار) لانہ مجمل فی حق التشبیہ فما

لہ یتبین مراد مخصوص لا یمکون بستی فتم رد المختار باب الظہار ص ۶۹۷، ظہیر

لہ فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الابنیۃ اودلالۃ الحال وہی مذاکرۃ الطلاق اود

الغضب فمما اخرجہ واذا ہی وقوی الخ الدر المختار علی ہامش رد المختار ص ۶۳۵، ظہیر

کہ جن کے معنی انقطاع کے ہیں مذاکرۃ طلاق میں طلاق واقع ہو جاتی ہے وہی مذاکرۃ الطلاق یتوقف لاول فقط در محنت را ای لا ینوقف الا خیران وہی الشامی فقہر المذاکرۃ بسوال الطلاق الخ پس اس صورت میں شوہر کا یہ لفظ کہ "میرا کچھ اس عورت سے نطق نہیں ہے" بجواب اس عورت کے طلاق چاہنے کے مفید طلاق ہے۔ لہذا طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی۔

سوال (۴۷۱) زید و ہندہ نابالغان کا نکاح ان کے والدین نے صغر سنی میں کر دیا تھا۔ جب دونوں بالغ ہو گئے تو زید نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس سے ہندہ نے کہا کہ تیرا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے تو اور نکاح کیوں کرتا ہے۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا۔ دوسری عورت سے اس کی اولاد بھی ہو گئی ہے۔ ہندہ کے باپ نے زید اللہ اس کے باپ سے یہ کہا کہ جب تم میری لڑکی کو کھانے پینے کو نہیں دیتے ہو تو میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دوں گا۔ شوہر اور اس کی والدہ نے بالاتفاق کہا کہ تمہیں اختیار ہے۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح دوسری جگہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید کا یہ کہنا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا جھوٹ ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ شامی میں ہے والاصل ان نفی النکاح اصلاً لیکون طلاقاً بل یكون جھوذاً الخ اسی طرح اور اس کی والدہ کا ہندہ کے والد کے اس قول (میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دوں گا) کے جواب میں یہ کہنا کہ تمہیں اختیار ہے الفاظ صریح طلاق سے نہیں ہے جو بدون نیت کے اس سے طلاق واقع ہو جاوے پس بدون طلاق دینے زید کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے اور الفاظ

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکایات ۶۲۲ ۱۲ ظہیر ۱۵ رد المحتار باب النکایات ۶۲۲ ۱۲

تحت قوله دہی مذاکرۃ الطلاق ۱۲ ظہیر ۱۵ رد المحتار باب المصروع ۶۲۲ ظہیر

تفویض جو اختاری وغیرہ ہیں اُس میں بھی نیت شوہر کی ضرورت ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ عورت اُسی مجلس میں اپنے نفس کو طلاق دیوے، لہذا وہ صورت بھی یہاں متصور نہیں ہے ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ | سوال (۴۷۲) زید نے اپنی بیوی سے نزاع کئے کہ نہیں، کہنے میں نیت کی ضرورت ہے | یوں کہا کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ ہمارے یہاں سے چلی جاؤ، اور زیورات و کپڑے اُس سے لیکر اپنے گھر سے نکال دیا اور کچھ خبر گیری نہیں کی۔ عورت بطور خود بسر کرتی رہی۔ بعدہ عورت نے عمر سے نکاح کر لیا۔ اب شوہر اول وفات پا گیا۔ بر تقدیر عدم صحت نکاح ثانی تجدید نکاح کے لئے عمر سے عدت گذارنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ لفظ کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں الخ کنایات میں سے ہے بدون نیت یا دلالتِ حال کے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور اب چونکہ شوہر اول وفات پا گیا ہے اس لئے نیت کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ لہذا عمر کے ساتھ جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ عدت وفات دس دن چار ماہ ہیں۔ جس وقت شوہر اول کی وفات کو دس دن چار ماہ ہو جاویں اُس وقت نکاح جدید عمر کے ساتھ صحیح ہو سکتا ہے۔

جہاں مرضی ہو چلی جا کئے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی مدہ نہیں | سوال (۴۷۳) طلاق کنائی میں

لہذا کنایات لا تطلق بہا قضاء الابنیۃ او دلالة الحال الخ فخرجوا عن ذہبی الخ
یحتمل رد الخ ونحو اعتدی الخ واختاری الخ لا یحتمل السب والرد فی حالة الرضا الخ
یتوقف الاقسام الثلاثة تاثیرا علی نية الاحتمال (در المختار علی ہامش رد المختار)
باب النیات ۶۲۲، ظہیر لہ فالکنایات لا تطلق بہا قضاء الابنیۃ او دلالة الحال (لہذا المختار علی ہامش باب النیات ۶۲۲)، لست لك بزواج اولست لی بامرأة الخ طلاق لمن نواه
در مختار، لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لانكاره فيتعين الاول بالنية
وقيد بالنية لانها لا يقع بدونها اتفاقا لكونه من الكنايات (رد المختار باب الصريح ۶۲۳، ظہیر

عورت کی بد خلقی یا غلطی کی وجہ سے زبرد تو بیخ درّہ جواب درنج کے انہما کے لئے کہے کہ جہاں تمہاری مرضی ہو چلی جاؤ۔ میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ میں تنگ ہو گیا ہوں اور دل میں رنجیدہ اور اکٹھا رہنے سے پریشان اور بے قرار بھی ہوں لیکن دلالت الحال نہ ہو۔ یعنی عورت کے اسباب وغیرہ کو اس کے سپرد نہ کرے اور الگ نہ کرے بلکہ ہاتھ بھی نہ لگاؤ تو دل کے بے قرار اور عورت کی گستاخی اور بد خلقی اور بے ادبی کی وجہ سے تنگدل ہونے سے باتن کا شبہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اصلی منشاء اس کا عورت کو واقعی نکال دینا نہ ہو۔

الجواب: - سان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو یا غصہ اور قرینہ طلاق کا ہو تو حسب تفصیل درمختار طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال (۴۷۴) عورت اور اس کے شوہر میں جھگڑا ہو تو کون سی طلاق ہوتی ہو اگر تاتھا۔ ایک روز جھگڑا طویل ہو گیا اور عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ تو مجھ کو آزاد کر دے اور فارغ غلطی لکھ دے اور میں نے اپنا دینی ہر بھی چھوڑا اور اولاد بھی۔ اُس کے شوہر نے فارغ غلطی لکھ دی اور تین مرتبہ لفظ آزاد بھی کہہ دیا۔ پندرہ دن کے بعد عورت پھر اسی خاوند کے یہاں آ گئی۔ ایسی صورت میں اُس کو اُس کا رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: - اس صورت میں عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی ہے۔ لیکن اگر شوہر نے صریح لفظ طلاق تین دفعہ نہیں کہا بلکہ آزاد کرنے کا لفظ تین دفعہ کہا ہے تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ بائنہ کے بعد

۱۵ فتاویٰ خارجی واذھی الخ یحتمل رد الخ ففی حالة الرضا الخ متوقف الاقام الثلاثہ
تأثیر اعلیٰ نیۃ الخ و فی الغضب توقف الاولیٰ وان نوئی وقع والا لا وفی بعد اکرۃ الطلاق
متوقف الاول فقط الخ والذالختار علی ہامش رد المختار باب النایات ۲۳، طغیر

دوسری بابت واقع نہیں ہوتی اور ایک طلاق بابت کے بعد شوہر اول بدون حلالہ کے اُس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی۔ پس اگر واقعہ یہی ہے تو شوہر اول اُس سے پھر نکاح کر لیوے۔ اور اگر شوہر نے تین طلاق عریض لفظ طلاق کے ساتھ دی ہیں تو پھر بدون حلالہ کے شوہر اول اُس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

سوال (۴۷۵) زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کی کچھ واسطہ نہیں بلانیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے باہمی ترش کلامی اور بار بار کے اس کہنے پر کہ تم کو میرے ساتھ جبکہ خرچ وغیرہ نہیں دیتے ہو کچھ واسطہ نہیں یہ کہا کہ بیشک کچھ واسطہ نہیں اور اس کو کئی بار کہا دوسری دفعہ پھر کسی موقع پر باہمی نزاع کے وقت زید نے زوجہ سے کہا کہ مجھے تم سے جب کچھ واسطہ نہیں تو خرچ وغیرہ کا تقاضہ کیوں کرتی ہو۔ اور کئی بار ان الفاظ کو دہرایا مگر طلاق دینے کی نیت کسی بار بھی نہ تھی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- جبکہ نیت زید کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ الفاظ ان کنایات میں سے ہیں کہ بحالت غضب بھی ان میں نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کذا فی الدر المختار

۱۔ لا یدحق البائن البائن (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب النکایات ۳۱۶) ظفر ۲۷ وینکم مبانہ بملدون الثلاث فی العدة وبعد ہا بالاحماع (ایضاً باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانہ ۳۱۶) ظفر ۳۷ لا ینکم مطلقة من نکاح صحیح نافذ الخ بہا ای بالثلاث لو حرة الخ حتی یطلھا غیرہ الخ ہنکاح نافذ الخ وتمضی عدتہ (ایضاً ۳۱۶) ظفر ۳۷ فالکنایات ثلاث ما یحتمل الرد او ما یصلح للسب او لا فتحو اخری واذہی وقومی الخ یحتمل رد او نحو خلیۃ بریۃ حرام بائن و مراد فہا کتبۃ بتلۃ یصلح سبا او نحو اعتدی واستبرئ رحمک انت حرة الخ لا یحتمل السب لا الرد فی حالۃ الرضا ای غیر الغضب ولذا کرة تتوقف الاقسام الثلاثۃ تاثیر علی نیۃ الخ فی الغضب توقف لا ولا فان قوی وقع والا لا (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب النکایات ۳۱۶) ظفر

سوال (۴۷۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک لفظ چھوڑی سے بائنہ طلاق ہوتی ہے لہذا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے جماعت کے رد پر یہ کہا چھوڑی۔ چھوڑی۔ چھوڑی۔ اور

اس کو اپنے گھر سے علیحدہ نہیں کیا۔ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی۔ اب زید و ہندہ دونوں رجوع کرنا چاہتے ہیں تو کیا زید ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے، اور ہندہ مطلقہ ہوئی یا نہیں

الجواب :- یہ لفظ کنایہ کا ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور درمختار و غیرہ میں ہے کہ طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا دوبارہ نکاح اس سے کر سکتا ہے۔ علالت کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال (۴۷۷) مسکونے نے اپنی زوجہ کو عرصہ ایک سال چھوڑا ہوں کے جملہ سے بشرط نیت طلاق ہوگی ہوایہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ مسماۃ فلاں کو میں چھوڑتا ہوں۔ مجھے

کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر مسکونے نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کے کہے ہیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگئی، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

سوال (۴۷۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ میرے مکان سے چلی جا، یا تو بجائے کو خائنی معاملات میں ناراض ہو کر یہ الفاظ کہے کہ والدہ ہے، ان جملوں کا کیا حکم ہے میرے مکان سے چلی جا تو بجائے والدہ کے ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- یہ دونوں لفظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت ظہار یا طلاق کی ہو تو ظہار یا طلاق ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کمافی الدر المختار وان نوی بامت علی مثل امی ادکامی الخ برأ و ظہاراً او طلاقاً صحیح۔ نیتہ و وقع ما نواہ لانه کنایۃ لای ینو

لہ لا یلتحق البائن البائن (مسماۃ علی ہاشم مد المختار باب النیات مشکک) ظہیر

کے اس سے صحیح ہے کما فی الدر المختار ولا یدل حق البائن البائن^{۱۵}

میں اس کا شوہر نہیں ہوں کنا یہ ہے | سوال (۴۸۱) زید نے اپنی منکوحہ کو بد فعلی پر مجبور بشرط نیت طلاق واقع ہوگی کیا عورت نے تمنا نیدار سے شکایت کی۔ اس نے ختم کو دھمکایا تو شوہر نے کہا کہ میں اس کا شوہر نہیں ہوں ملازم ہوں۔ یہ کہہ کر زید روپوش ہو گیا۔ تخمیناً آٹھ سال ہوئے نہ کوئی خبر بھی نہ خرچ بھیجا۔ کیا عورت اپنا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے لست لک بزواج الن طلاق ان نواہ الن یعنی اگر اس لفظ سے نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اب جبکہ شوہر کی نیت کا کچھ حال معلوم نہیں ہو سکتا تو حکم طلاق کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر شوہر بالکل مفقود الخبر ہے کہ اس کے مرنے میں کچھ حال معلوم نہیں ہے تو موافق مذہب امام مالک کے اس کے مفقود ہونے سے چار سال بعد عدت وفات پوری کر کے مفقود کی زوجہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۴۸۲) زید اور زوجہ زید میں کچھ تکرار تھی۔ زید تیرا جی چاہے جہاں چلی جائے | سوال (۴۸۲) زید اور زوجہ زید میں کچھ تکرار تھی۔ زید میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی | اپنی زوجہ کو سسرال سے یہ کہہ کر کہ اپنے مکان لے جاتا ہوں اپنی ہمراہ لے آیا۔ راستہ میں زید نے اپنی زوجہ کا زیور اتار کر سخت مار پیٹ کی۔ حتیٰ کہ چند مرتبہ تلوار کا حملہ کر کے کئی جگہ سے زخمی کیا اور بر ملا یہ الفاظ کہے کہ ”تو میری ماں بہن کی برا بڑا تیرا جی چاہے جہاں چلی جا“ اگرچہ کنا یہ میں نیت کا اعتبار ہے۔ مگر حالت مار پیٹ و غضب میں ایسا کہنا بجز نیت طلاق کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس لفظ سے طلاق بائن واقع ہوئی اور اس کو چھ ماہ گزر چکے ہیں تو عدت بھی پوری ہو گئی تو عورت نکاح ثانی کر سکتی

۱۵ الدر المختار علی ما مشرود المختار باب النکایات ص ۲۱۲ ۱۶ ظفر ۵ ایضاً باب المصروع تحت الفرداء ص ۲۱۲

۱۷ ظفر ۵ تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ التاجزہ اور کتاب الفسخ ناظرین۔

ہے یا نہیں۔

الجواب :- درمختار میں اخراجی وغیرہ الفاظ کو ان کنایات میں لکھا ہے کہ حالت غضب اور مذاکرہ طلاق میں بھی ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ باب الظہار میں شامی نے یہ لکھا ہے کہ انت کا قی سے وقت نزاع و جھگڑے کے اور وقت مذاکرہ طلاق کے ظہار ہو جاتا ہے۔ وکذا الونوی للحرمة المجرودة منبغیان يكون ظهاراً ومنبغیان ان لا یصدق قضاء فی ارادة البر اذا كان فی حال المشاجرة وذكر الطلاق۔ اور حکم ظہار کا یہ ہے کہ جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کرے وطی وغیرہ اس زوجہ سے حرام ہے۔ بہر حال طلاق اس سے واقع نہیں ہوتی۔ الحاصل ہدون نیت طلاق کے حکم طلاق کا صورت مذکورہ میں نہ کیا جاوے گا اور نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے بھی عندا مخفیہ تفریق نہیں ہو سکتی۔ پس کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی بدون طلاق وعدت گزارنے کے نہیں ہے۔

مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے | سوال (۴۸۳) زید و ہندہ کے رفع نشوز و تنازع کے اور آپس میں صلح کر لینے کے بعد زید نے اپنی زوجہ ہندہ مذکورہ کو اس شرط پر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر میں عرصہ ایک سال سے زیادہ پردیس میں رہ کر یا عرصہ چھ ماہ تک اپنے دیس میں ہو کر تمہارے حقوق نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تمہارے ارادہ و خواہش اور خود پسندی کے مطابق دوسرا شوہر اختیار کر لینے سے تم پر ہمارا حق دین و دنیا میں بالکل نہ رہے گا۔ بعد عندا القاضی ہمارا دعویٰ کذب و باطل سمجھا جاوے گا۔ بناء براس

والکنایات ثلاث ما یحتمل الرد اعمای صلح السب اولاً ولا فتحو اخراجی اذہمی وقومی الخ یحتمل سدا الخ فی حالة الرضا الخ تتوقف الاقسام الثلاثة تاثیر علی نية الخ وفي الغضب توقف الاول ان نوى وقع والا لا (الرد المختار علی ہاشم رد المحتار باب النکایات ۶۳۹ و ۶۴۰) ظفر ۱۲ رد المختار باب الظہار ۶۴۰ ۱۲ ظفر

شرط کے بندہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کون طلاق اور کس وقت واقع ہوگی۔ اور وقوع طلاق کے بعد ہی بندہ دوسرا شوہر اختیار کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- شوہر کے اس کلام کا حاصل یہ ہوا کہ اگر میں نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تم کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق دوسرا شوہر کر لو اور پس حکم اس کا یہ ہے کہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں۔ اس میں نیت کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر نے یہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو بصورت نہ پورا کرنے شوہر کے شرط مذکور کو عورت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے نفس کو طلاق بائنہ دیدیوے اور عدت طلاق بصورت مدخول ہونے کے جو کہ تین حیض ہیں پورے کر کے دوسرا نکاح کر لیوے۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون معلوم ہونے نیت کے طلاق کا حکم نہ ہوگا گھر سے نکل جا کہنے | سوال (۴۸۴) زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ تو میرے گھر سے طلاق ہو کر نیت ہوگی سے نکل جا مجھے تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ زید کی زوجہ کو نکلے ہوئے عرصہ دو سال کا ہوا اور بکر کے گھر میں ہے اور اس سے ہم صحبت ہو چکی ہے تو وہ زید کے نکاح میں رہی یا نہیں۔

الجواب :- اگر الفاظ مذکورہ میں نیت طلاق کی شوہر نے کی ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی ورنہ نہیں۔ بلا طلاق اگر زوجہ زید بکر کے گھر رہی اور زنا کیا ہے تو زید کا نکاح

لہ ولو قال اذہبی فتزوجی وقال لہ انو الطلاق لا یقع شیء الخ ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذہبی وتزوجی لا یقع الا بالذخیرۃ الخ انوی فیہی واحداً بائناً (رد المحتار باب النکاح) ۱۶۵، ظہیرؒ وہی فی حق حرۃ تحض لطلاق الخ بعد الدخول حقیقۃً او حکماً الخ مثل حیض کو اصل (الرد المحتار علی ہاشم رد المحتار) ب العدة ۱۶۶ و ۱۶۷، ظہیرؒ و بقیتا الکتاب اذ انوی بہا الطلاق کانت واحداً بائناً الخ وهذا مثل قوله الخ اخری واذہبی وقومی وابتغی الزواج لانہا تحمل الطلاق وغیرہ فلا بد من النیۃ (بہار کتاب الطلاق ۱۶۶) ظہیر

نہیں ٹوٹا۔

بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نکاح سے | سوال (۴۸۵) اگر زید نے اپنی منکومہ
خامدہ 'اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے سے کہا کہ اگر تو اپنے ماں باپ کے یہاں گئی

تو میرے نکاح سے خارج ہے۔ زوجہ ہنوز ماں باپ کے یہاں نہیں گئی۔ دونوں میاں
بیوی چاہتے ہیں کہ حیلہ ایسا بنایا جائے کہ زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر آوے جاوے۔

الجواب :- تدبیر اس کی کہ زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو یہ ہے کہ اُس کے
ماں باپ زوجہ زید کے پاس آکر مل جا یا کریں اور زوجہ زید اُن کے گھر نہ جاوے۔ نیز
ایک صورت دوسری ہے۔ جس میں ایک بار طلاق واقع ہو کر پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ یہ
کہ زوجہ زید اپنے والدین کے گھر چلی جاوے۔ ایک بار موافق شرط کے طلاق بائنہ واقع
ہو جاوے گی اور یہیں ختم ہو جاوے گی۔ پھر دوبارہ اس سے نکاح کر لیا جاوے۔ پھر طلاق
واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسی یمن ایک دفعہ میں پوری ہو جاتی ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ

حرام کے لفظ سے کون سی | سوال (۴۸۶) زید بحالت غصہ بعزم طلاق تین دفعہ
طلاق واقع ہوتی ہے زوجہ کو حرام حرام کہتا ہے، یہ طلاق بائنہ ہے یا مغلظہ۔

اور حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ طلاق بائنہ ہے۔ نہ مغلظہ البائن لا یدحق البائن میں داخل
ہے۔ اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کافی الحد المختار والاشامی لکن الرجعی
لا یحرم الوطی فتعین البائن وکونه التلق بالصریح للعرف لا ینافی وقوع البائن بہ
فلن الصریح قد یقع بہ البائن الخ

۱۵ وفيہا کلہا تنحل ای تبطل الیمین بطلان التعلیق اذا وجد الشرط من
الافی کلمہ الدرد المختار علی ہاشم رد المختار باب التعلیق ۶۳۶، ظفر ۱۵ الدرد المختار علی ہاشم رد المختار
باب بکنایات ۶۳۶، ظفر ۱۵ رد المختار باب البکنایات ۶۳۶، ظفر ۱۵

سوال (۴۸۷) میری شادی دختر محل محمد سے ہوئی تھی رجوع کرنا چاہتا ہوں کیا حکم ہے میں اس سے سخت ناخوش ہوں۔ کیونکہ وہ میری مرضی کے موافق کوئی کام نہیں کرتی ہے اور میری بلا مرضی ہر جگہ چلی جاتی ہے۔ اس نئے میں طلاق دیتا ہوں لہذا یہ چند کلمے بطریق فارغ خلی کے لکھ دئے کہ سندر ہے۔ اور اب شوہر رجعت کا خواستگار ہے اور تحریر طلاق نامہ سے منکر ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید کی زوجہ پر موافق تحریر طلاق نامہ کے طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ اب سے رجعت درست نہیں ہے۔ البتہ اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح بہر جدید ہو سکتا ہے۔

سوال (۴۸۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو موجودگی اس کی مادر یعنی طلاق ہوتی ہے یا نہیں اپنی خوشدامن سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ میں نے تمہاری اس دختر کو چھوڑ دیا ہے۔ کبھی نہیں بلاؤں گا۔ اس وقت ہندہ حاملہ تھی۔ زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو پھر اپنی زوجیت میں رکھوں تو کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں زید نے اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تھے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور معاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔ اب بیداس دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

لے وینکم مبانہ بما دون الثلاث فی العدة و بعد ما بالاجماع الدار المختار علی ہذا رد المحتار باب حجة
 ۴۸۷، ظفر لے فالکلیات لا یتعلق بہا الوابیۃ او دلالة الحال فی صرحہ خارقہ لا یجوز السب
 الرد فی حالة الرضاء الو توقف الاقسام الثلاثۃ تاثر علی نیت (رد مختار) صرحہ من
 السراح بفتح السین وهو الامر سال ای ارسلتک لانی طلقک لاحاجة لی (رد المحتار)
 باب الکلیات ۴۸۷، ظفر لے فاذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلدان یتزوجہا فی العدة
 و بعد انقضاء ہمار یمیل برب الرجعة ۴۸۷، ظفر

شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا تو کوئی طلاق ہوئی؟
سوال (۴۸۹) زید نے اپنی زوجہ مسماہ ہندہ کو طلاق دیدی اور ہندہ نے اپنا مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کر دیا۔ یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی۔ زید ہندہ سے رجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ رجعت صحیح نہیں ہے۔
سوال (۴۹۰) ہندہ نے اپنے شوہر زید کو چند بار یہ بیوی کے متعلق کہا کہ وہ حرام ہو گئی کیا علم ہے لکھا کہ تم نو خدا کی قسم ہم کو چھوڑ دو۔ زید نے اس قسم کی گزشتہ باتوں پر خیال کر کے چند بار یہ کہا کہ وہ ہم پر حرام ہو گئی۔ پھر زید سے ہندہ نے قسم دیکر یہ لکھا کہ تم ہم کو رجوع کرو۔ ایسی حالت میں زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو ہندہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور چونکہ یہ لفظ کناہیہ ہے اس لئے بار بار کہنے سے بھی ایک ہی طلاق واقع ہوئی، اور حکم طلاق بائنہ کا یہ ہے کہ بلا نکاح کے رجعت درست نہیں ہے، اور نکاح عدت میں بھی ہو سکتا ہے اور بعد عدت کے بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ پس اگر زید کا پھر ہندہ کو رکھنے کا ارادہ ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے۔ بدون نکاح کے نہیں رکھ سکتا۔

الحکمہ ان علیاً قہ لوبلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن (المد الختار علی ہامش المد المختار باب الخلع مطلب الفاظ الخلع خستہ فیہ) ظفر لکھ وانکان الحوام فی الاصل کناہیۃ یقع بہا البائن الخ و الحاصل ان المتأخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحوام بلا نية حتی لا یصدق اذا قال لم انولاجل العرف الحادث فی زمان المتأخرین فیتوقف لای وقوع البائن بہ علی وجو العرف کہ فی زمانہم رد الختار باب کناہیات بیہ ظفر لکھ لا یلحق البائن البائن (ایضاً بیہ) ظفر لکھ وان کاو الطلاق بائناً و الثلاث فله ان یتزوجہا فی العدة وبعد انقضاءہا (ہایہ باب الرجعة فصل فیما کل بہا بیہ) ظفر

نہوڑی کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کہہ تو کتنی طلاق ہوتی

سوال (۴۵۱) عرف بن درستان میں لفظ چھوڑی طلاق بائن میں سے ہے یا عریکی

رجعی میں سے۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین دفعہ لفظ چھوڑی کہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی یا عریکی رجعی کہ بالحق طلاق مثلثہ ہو اور موجب وجوب حائضہ صورت مذکورہ میں اگر زوج حلال جان کر اپنی زوجہ کو اپنے گھر میں رکھے تو اس سے اجتناب واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- درمختار وغیرہ کتب فقہ میں سرحت و سرحتک اور فاسق و فاسقہ کو کنایات میں لکھا ہے اور حکم کنایات کا یہ ہے کہ حالت رضا میں جملہ اقسام کنایات کے نیت پر موقوف ہیں۔ اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بعض الفاظ کنایات میں بلا نیت طلاق واقع ہونے کا حکم قاضی کرتا ہے۔ پس سرحتک اور فاسق و فاسقہ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے تجھ کو چھوڑا۔ کنایات کے اُن اقسام میں سے ہے کہ حالت رضا میں اُن سے طلاق کا واقع ہونا نیت پر موقوف ہے اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بدون نیت کے حکم طلاق کے واقع ہونے کا کر دیا جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ اور نیز حکم کنایات کا یہ ہے کہ اُن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا لفظ چھوڑی اگر اپنی زوجہ کو کہا ہے اور نیت طلاق کی ہے تو اگر حالت غضب اور مذاکرہ طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوسرا از تیمم لفظ لغو ہوا۔ بدون طلاق کے شوہر اول اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔ فی الدر المختار و یقع ب فیہ ای باقی الفاظ کتاب الفساق و الفساقہ

۱۵ دیکھئے الدر المنثور علی ہمسرد و مختار باب اثبات ۳۲۲ ۱۲ طبر ۵۲۵ فالکتاب لا یصح بہ
ضماً الا بنبہ او دلالتہ الحال ام والد النبی علی ہمسرد و مختار باب الکتاب ۳۲۵ ۱۲ طبر

ان نواھا الخ لا یلحق البائن البائن^{لہ}

لفظ آزاد کر دیا کنایہ ہے اس سے | سوال (۴۹۲) زید کا نکاح زینب سے بحالت
برق نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی | نابالغی بولایت اس کی والدہ کے ہوا۔ بہ تعین مہر شرعی

ایجاب و قبول ہو گیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ اگر ہو گیا تو مہر کی کیا مقدار ہوگی۔
مسماۃ کے بالغ ہونے سے پہلے اور خلوت ہونے سے بھی پہلے زید نے ایک کارڈ میں یہ
الفاظ لکھ کر مسماۃ زینب کو میں نے آزاد کر دیا، زوجہ کے پاس بھیج دیا۔ لیکن کارڈ پر
کوئی گواہ حاشیہ نہیں تو یہ تحریر شرعاً معتبر ہوگی، اور اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔
الجواب :- اس صورت میں نکاح زید کا ہو گیا اور مہر شرعی جو کہا گیا اس

سے مراد اگر مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جیسا کہ معروف ہے تو وہ تقریباً سو سو
روپیہ ہے اور ادنیٰ درجہ مہر کا شرعاً دس درہم ہے۔ مہر شرعی سے ان کی کیا مراد تھی اس
کو معلوم کرنا چاہئے۔ وہی مہر واجب ہوتا ہے جو ارادہ کیا گیا تھا اور قبل دخول اور قبل
خلوت طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَوَيْفُ مَا فَرَضْتُمْ^{لہ}
اور تحریر سے اور خط میں لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جبکہ شوہر اقرار کرے کہ
یہ خط میرا ہی ہے۔ اور آزاد کرنے کا لفظ کہنا صریح طلاق نہیں ہے کنایہ ہے۔ اگر نیت
شوہر کی اس لفظ سے طلاق کی ہے اور حال یہ ہے کہ شوہر بالغ ہے تو اس لفظ سے ایک
طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔

لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق رجعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے | سوال (۴۹۳) زید اور اس کی زوجہ سلمین میں

لہ الدر المختار علیٰ بشر رد المحتار باب النکایات ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ غفر لہ سۃ البقرة
اربع ۴۱۔ غفر لہ و کذا اکل کتاب لم یکتبه بخطہ ولم یدله بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انه
کتابہ ام رد المحتار کتاب الطلاق ۱۰۱۶ غفر لہ و سہ حاک و ارقہ لا یحتمل السب الی الخ (الدر المختار
علیٰ بشر رد المحتار ۱۰۱۶ غفر لہ

ہاں تکرار ہوا۔ تنبیہاً و تنویہاً ایک طلاق رجعی دینے کا ارادہ ہوا۔ یکایک زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ چھوڑا میں چھوڑا میں۔ پھر خیال کیا کہ یہ تو الفاظ بالکناہ ہیں۔ اس میں طلاق کی نیت نہ کر کے صراحتہ یہ کہا کہ عمر کی لڑکی کو ایک طلاق رجعی دیا۔ پس سلیمانہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگی یا دو یا تین۔ بحوالہ تحریر فرمایا جاوے۔

الجواب :- حالت غضب اس کو مقتضی ہے کہ لفظ چھوڑا میں سے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے۔ کیونکہ یہ ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا، اور اس میں بحالت غضب بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے۔ کما فی الدر المختار و فی الغضب توقف الاولان ای ما یصلح سداً جواباً و ما یصلح سباً و جواباً و لا یتوقف ما یتعین للجواب الخ و قال قبیلہ فی شرح قولہ سرحتک و فارقتک لا یحتمل السب والرد ای بل معناه الجواب فقط الخ اور پھر طلاق رجعی دینے کے ارادہ پر لفظ چھوڑا کا زبان سے نکلنا نیت طلاق کو مفید ہے۔ پھر بعد تکلم کے نفی نیت اولیٰ کیسے متصور ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بھی تصریح ہے لا یلحق البائن البائن۔ اس لئے دودفعہ چھوڑا میں نے کہنے سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی، اور پھر اس لفظ سے، ایک طلاق رجعی دیا میں نے دوسری طلاق واقع ہو گئی اور وہ بھی بائنہ ہو گئی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد رجعی متصور نہیں۔ لہذا یہ وصف لغو ہے اور بحکم الصریح یلحق الصریح والبائن، طلاق صریح ملحق بطلاق بائنہ ہو کر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئے۔

سوال (۴۹۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ بوی کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہوگی | نابالغہ کو بحالت غصہ چند آدمیوں کے سامنے لفظ طلاق چار پانچ مرتبہ کہا اور وہ لڑکی نابالغہ موجود نہیں تھی، لہذا طلاق اس حالت میں

لے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکلیات ج ۲۲ ۲۲ ظفر لے الدر المختار علی ہامش

رد المحتار باب الکلیات ج ۲۲ ۲۲ ظفر

ہوتی یا نہ۔

الجواب :- اگر شوہر طلاق دینے والا بالغ تھا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی اگرچہ عورت نابالغ ہو، اور اگرچہ وہاں موجود نہ ہو۔ لیکن غیر مدخولہ کو اگر طلاق دیدے متفرق طور سے تو وہ ایک طلاق سے بائٹہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے وان فرق البائت بالاولیٰ الخ

سوال (۴۹۵) زید وزینب شوہر و زوجہ میں باہم نکہت کر دیں مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائٹہ ہوتی ہو۔ زوجہ نے شوہر سے کہا کہ تم مجھ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو شوہر نے کہا کہ اگر دین مہر معاف کر دو گی تو میں طلاق دوں گا۔ الحاصل عورت نے کہا کہ ہمارے بطن سے تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے ان کو بعض دین مہر دے دو تو دین مہر معاف کر دوں گی عورت کے اصرار پر شوہر نے یہ مضمون لکھ دیا کہ طلاق میں نے دیا اور دین مہر کے عوض میں لڑکے اور لڑکی کو دیا۔ اب مجھے زوجہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ لڑکے اور لڑکی سے۔ زوجہ نے بھی یہ لکھ کر شوہر کو دیا کہ دین مہر مواف کیا اور لڑکے و لڑکی کو عوض میں دین مہر کے پایا۔ اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی یا بائن۔ انصاف صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر نے ایک دفعہ یہ لفظ کہا ہے یا لکھا ہے کہ طلاق میں نے دیا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی۔ اور چونکہ شوہر کے ابتدائے کلام میں یہ الفاظ واقع ہیں کہ دین مہر اگر معاف کر دو گی تو میں طلاق دوں گا اس لئے بعد میں جو طلاق شوہر نے دی تو غرض اس کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بعض مہر اس نے طلاق دی ہے اس لئے اس صورت میں ایک طلاق بائٹہ واقع ہوئی۔ کیونکہ بعض مال کے جو طلاق ہوتی ہے وہ بائٹہ ہوتی ہے۔

لے وبقیم طلاق کلی زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ج ۹ ص ۶۳۹) ظہیر رحمہ اللہ المختار

علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق باب طلاق غیر المدخول بہا ص ۶۳۹ ۱۲ ظہیر

اور مہر معاف ہو گیا، کیونکہ عورت نے بھی معافی مہر کی تصریح کر دی ہے۔ اور یہ لغو ہے کہ لڑکا اور لڑکی کے لینے کے عوض میں مہر معاف کیا۔ ہذا معافی مہر بؤنس طلاق کے ہوگی۔ وحکمہ ان الواقعہ ولوبلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن الم ودرختار۔ اور جبکہ یہ معلوم ہوا کہ اس صحت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے تو حکم اُس کا یہ ہے کہ رجعت تو اس میں صحیح نہیں ہے۔ لیکن نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے ہو سکتا ہے۔ پس اگر عورت دوبارہ نکاح کرنے پر شوہر اول سے راضی ہو تو بلا حلالہ کے نکاح بہر جدید صحیح ہے۔ درختار میں ہے وینکم مہانتہ ہما دون التلث فی العدۃ وبعدھا الم

تین طلاق بائنہ کہنے سے | سوال (۴۹۶) (۱) طلاق بائن کے تین یا تین سے زیادہ الفاظ لکتنی طلاق واقع ہوتی ہے | ایک نیت کے ساتھ اگر عورت کہے جاویں تو ایک بائنہ واقع ہوتی ہے یا زیادہ۔ اور اگر تین کی نیت کر کے زیادہ الفاظ کہے جاویں تو تین پڑتی ہیں یا نہیں۔ اور ایک بائن ہونے کے بعد اُسی وقت یا دوسرے تیسرے روز صریح طلاق دی جاوے تو عدت کے اندر بائن کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں یا اگر بائن کے بعد بائن عدت کے اندر بجائے تو پہلی کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں جب عورت پہلی بائن سے نکاح سے الگ ہو جاتی ہے تو پھر دوسری بائن یا صریح عدت کے اندر کس طرح مل سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ایک طلاق کی نیت کرے اور دوسرے الفاظ بغیر کسی نیت کے طلاق کی تفصیل و تعریف کے لئے پہلے یا پیچھے تحریر کر دے اور ان الفاظ میں بائن وغیرہ کی نیت ہرگز نہ ہووے تو بائن کا احتمال ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اس طرح کہے کہ میں تمہیں الگ کر کے صریح طلاق دیتا ہوں۔ یا گھر سے نکال کر صریح دیتا ہوں۔ یا حقوق زوجیت سے خارج کر کے صریح دیتا ہوں۔ یا دو لفظ اکٹھے استعمال کر کے تحریر کرے کہ میں تمہیں علیحدہ کرتا ہوں اور حقوق زوجیت سے خارج کرتا ہوں اور صریح طلاق دیتا

لہذا رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الخلع فیہ ۲۲ ظہیر ۱۵ البضایاب الرجعة فیہ ۲۲ ظہیر

ہوں۔ پہلے الفاظ میں نہ بائن کی نیت ہے نہ ان لفظوں سے بائن ہونے کا علم ہے تو اس صورت میں رجعی سمجھی جائے گی یا بائن سمجھی جائے گی۔

الجواب :- (۱) قاعدہ اس میں یہ ہے جو در مختار میں مذکور ہے الصریح یلحق البائن یلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح الخ۔ لا یلحق البائن البائن۔ پس اس قاعدہ سے جواب آپ کے سوالات کے ظاہر ہو گئے۔
(۲) ان صورتوں میں طلاق بائن ہو جاتی ہے۔

سوال (۴۹۷) زید بالغ نے اپنی منکوحہ نابالغہ سے کون سی طلاق واقع ہوئی اور کتنی غیر مدخولہ کو بعد بالغ ہونے کے بذریعہ خط تین طلاق بایں طور دی کہ آج سے تم کو طلاق طلاق۔ طلاق دیدی ہے۔ اس صورت میں عورت مغفلہ ہو گئی یا بائنہ۔ اور عدت اس پر لازم ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو پہلی طلاق سے وہ مطلقہ بائنہ ہو گئی۔ باقی طلاقیں اس پر واقع نہیں ہوئیں اور صورت خلوت و جماع نہ ہونے کے اس پر عدت بھی لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیہن من عداۃ تعتدونہا الآیہ۔ پس بدون عدت کے وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر ازل سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے۔

۱۔ المختار علی ہامش رد المختار باب النکایات ۶۲۵ و ۶۲۶ ظفر ۱۲ الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (رد مختار) کما لم یقال لہا انت بائن او خالعہا علی مال ثم قال انت طالق الخ (رد المختار باب النکایات ۶۲۵) ظفر ۱۲ قال لزوجہ غیر المدخول بائن انت طالق یا زانیۃ ثلاثا الخ وحقن الخ وان فرق بوصف او خبر او حمل بعطف او غیرہ بائن بالاولی لا الی عداۃ ولذا المرتفع الثانیۃ (رد المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر المدخول بہا ۶۲۵) ظفر

سوال (۴۹۸) زید نے ایک عقد کیا مگر رخصت ہونے کے قبل چند مردان کے روبرو برضا مندی خود تین مرتبہ اپنی منکوحہ کو طلاق دی اور عدت گزر گئی۔ اب بعد دو سال کے زید مذکورہ اس عورت کو رخصت کرا کے اپنے گھر لے گیا۔ ایسی صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب :- غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے شوکر اول بدون کے اس سے نکاح کر سکتا ہے اور بدون نکاح جدید کے اس کو رکھنا اور رجوع کرنا حرام ہے۔ کذا فی البدیہۃ المختار۔

سوال (۴۹۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کی جو پہلی بیوی طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ ہو جائیگی سے تھی روزہ کی خوشی کی۔ اس کی دوسری بیوی کو ناگوار ہوا، اور اس نے جھگڑا کیا۔ شوہر نے یہ الفاظ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تجھ کو مجھ سے کچھ واسطہ نہیں، وہ ہو، نکل جا۔ وہ عورت غیر محرم کے گھر جا کر نکل گئی۔ پھر آگئی۔ غرض چند دفعہ نزاع ہوا اور یہی الفاظ کہہ کہہ کر شوہر نے نکال نکال دیا۔ عورت نے اس کو بہت تنگ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ الفاظ جو شوہر نے چند دفعہ اپنی زوجہ کے حق میں استعمال کئے ہیں کنایات طلاق میں سے ہیں۔ جن میں نیت کی ضرورت ہے۔ پس اگر ان الفاظ کے کہنے کے وقت شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے یہ

۱۵ قال لزوجته غیر المدخول بہا انت طالق ثلاثا و قدعی الخ و ان فارق الخ بانت بالادنی

ولا الخ علة ولذا المتمعن الثانية (المدخلات) ما مشرد المختار باب طلاق غیر المدخول بہا

۱۶ (ظفر) و یتکرم مہانتہ بما دون الثلاث فی العدة و بعد ہا بالاجماع (المدخلات)

علی ما مشرد المختار باب الرجعة ج ۴ ظفر

الفاظ نہیں کہے تھے تو طلاق وقت نہیں موی۔ قال فی الدر المختار فی باب الکنايات لا تطلق
بہا الابنية او دلالة الحال الخ قال الشامي قوله قضاء فيد به لانه لا يقع
اديانة بدون النية الخ وفيه انما اراد به هذا البعض ما يحتمل الرد كما خرج
واذ هي وقومي ان قال. ولذلك توقف فيها على الذية فقط
فلانة على حرام؟ کہنے | سوال (۵۰۰) شخص نے غائبانہ رو برو شاہدین عاقلین حین
سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ یعنی اس کے زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانہ علی حرام من اورا
فروخت خواہم نمود آیا بایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شود یا نہیں۔

الجواب

دریں صورت طلاق بائنہ واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفته است۔ و اگر بجائے
این عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد تیس گیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح
معروف است دریں صورت در در مختار وغیرہ فرمودہ کہ بلا نیت طلاق
واقع میشود ب ش و حرام الخ ان قال ففی حالة الرضى لا يقع الطلاق
فی الالفاظ کلہا الا بالنیۃ کذا فی الہمما ۱۰۱۰ فی قولہ وبقیۃ الکنايات الخ وبرہن قولہ
و اگر بجائے این عرف جاری باشد بقول صاحب الدر المختار قال لامرأته انت علی
حرام (الی ان قال) یعنی بانہ طلاق باش وان لم ینوہ لغلبۃ العرف الخ قال الشامی
قولہ وان لم ینوہ قلت الظہرانہ اذا لم ینوشیئا اصلاً یقع دیانۃ ایضاً وفيہ ایضاً
قولہ لغلبۃ العرف مکنہ باننا فلانہ مستثنی لفظ الحرام لان الرجعی لا یحرم
الزوجۃ مادامت فی العدة وانما یصع وصہا بالحرام بالباش فقط

۱۰۰ الدر المختار علی ہامش رد مختار باب الکنايات ۶۳۶ ۲ ظہیر ۵۰۰ رد المحتار باب الکنايات

۶۳۶ ۲ ظہیر ۵۰۰ ایضاً ۲ ظہیر ۵۰۰ الدر المختار فی ہامش رد المختار باب الایلاء ۶۳۶

و ۶۳۶ ۲ ظہیر ۵۰۰ رد المختار باب الایلاء ۶۳۶ ۲ ظہیر

سوال (۵۰۱) زید پسر بکر نے اپنی زوجہ حمیدہ کو اُس کے
 کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں | میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں
 باپ کے گھر جانے سے منع کیا۔ جب وہ باجارت اپنے خسر بکر
 کی اپنے باپ غمر کے یہاں آنے پر آمادہ ہوئی تو زید نے بخوشنودی اپنی ماں ہمنہ
 کے اپنی زوجہ حمیدہ کو غلیحہ کی میں کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے یہاں جاتی ہے تو میرا تجھ
 سے کچھ تعلق نہیں۔ اب یہ کہہ دینا زید کا اپنی زوجہ حمیدہ کو تنہائی میں قابل تسلیم ہوگا یا
 نہیں۔ اور حمیدہ کی بہ شہادت شرع شریف میں معتبر ہے یا نہیں۔ عرصہ کے بعد زید
 کا ایک پڑچہ حمیدہ کے باپ کے ہم آیا۔ اُس میں بھی زید نے لکھا تھا کہ میرے خط
 نہ بھیجنے کا سبب تم کو کسی کی زبانی معلوم ہو گیا ہوگا۔ جس سے اشارہ اپنی زوجہ کی
 طرف تھا۔ فقط

الجواب :- جو الفاظ طلاق کے ہیں اور جن الفاظ سے شرعاً طلاق واقع
 ہوتی ہے وہ تنہائی میں شوہر اپنی زوجہ کو کہنے یا جمع میں کہنے ہر طریق طلاق واقع ہو جاتی
 ہے۔ مگر صورت مسئلہ میں جو لفظ زید نے اپنی زوجہ کو غلیحہ کی میں کہا ہے وہ شرعاً لفظ طلاق
 کا نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے کہ اگر نیت طلاق سے کہہ جائے تو طلاق
 بائنہ واقع ہو جاتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر زید نے طلاق دینے کی خیال سے اور طلاق کے
 ارادہ سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق
 واقع نہیں ہوئی۔ زید سے دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ فقط وائے سلم بالجواب۔

ودلیل قولہ بلکہ یہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے الخ لا یقع بہذا الطلاق الا بالنیۃ
 او بدلالة الحال مالگیری عسری ۳۴ وایضافہ ، وفي الفتاوی لم یبق بینہ و بینک

لہ فالکنایات لا تطلق قضاء الابنیۃ او دلالة الحال وہی مذاکرۃ الطلاق ۱ و
 الغضب (در مختار) قوله قضاء قید بہ لایقع لایقع دیانۃ بدون النیۃ ولو وجدت
 دلالة الحال (رد المحتار باب الکنایات ۶۳۵ و ۶۳۶ ظفر

عمل ونوی یقع کذا فی العتایۃ مالگیری ص ۲۵۲

سوال (۵۰۲) میرے شوہر نے بحالت غضب مجھ کو یہ
 اس سے طلاق ہوئی یا نہیں الفاظ کہے کہ اگر تو شام تک میرے گھر نہ آئی تو میری طرف
 سے جواب ہے۔ اور میں شام تک اس کے گھر نہیں گئی۔ زید نے یہ الفاظ میرے مواجہ میں بھی
 کہے ہیں، اور اُس وقت اور رشتہ دار بھی موجود تھے، اور پھر ان ہی الفاظ کا اقرار میرے تایا
 صاحب کے روبرو جا کر کیا اور وہاں یہ بھی کہا کہ معافی نامہ ہر بھی میرے پاس موجود ہے جو
 خود نیت طلاق کا قرینہ ہو سکتا ہے۔ اب زید ان الفاظ کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں
 نے یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر شام تک تو میرے گھر نہ آئی تو جواب دے دوں گا۔ اور حالت غصہ
 کا ہی انکار کرتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک وہ اپنے انکاریں سچا نہیں ہے۔ ان الفاظ کے
 حالت غصہ میں سرزد ہونے کے شاہد میرے تایا اور والدہ و نانی و تانی و چچی ہیں جو ثقت
 و عدل ہیں۔ پس اس صورت میں مجھ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اور واقع ہوئی تو قصاً
 بھی ہوئی یا صرف دیانۃ ہی واقع ہوئی۔ اور مجھ کو اس شوہر کے ساتھ مقام کرنا
 اور تمکین و طی حلال ہے یا حرام۔ اور طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی۔
 زید یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت میری نیت طلاق کی ہرگز نہیں تھی۔ میں اس کو اس میں بھی
 سچا نہیں جانتی ہوں۔

الجواب :- اس صورت میں جو کچھ زوجہ کا بیان ہے اور شہادت عدول سے
 ثابت، اس کے موافق طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ کیونکہ فقط لفظ جواب ہی طلاق سے کنایہ
 ہے اور کنایہ میں اگرچہ نیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جبکہ قرینہ اور دلالت ارادۃ طلاق
 موجود ہے تو قصاً طلاق کا حکم کر دیا جائے گا۔ اور چونکہ عورت بھی اس بارہ میں قاضی
 کی مثل ہے۔ لہذا اس وقت وجود دلالت میں جو کہ حالت غضب ہے عورت کو وہی معاملہ
 کرنا لازم ہے جو قاضی کرتا۔ یعنی وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہے اور طی حرام سمجھے تا وقتیکہ

تجدید نکاح نہ ہو قال فی الشامی ویقع قضاء الا ان یكون مکرها والمراۃ کالقاضی
اذا سمعته او اخبرها عدل لا یحل لها تمکینہ الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر
عورت کو شوہر کے قول کی تصدیق ہو تو شوہر کی نیت کا اعتبار نہ کرے اور وقوع طلاق
کا اعتقاد کرے۔ کیونکہ حالت غضب میں جس کا ثبوت شہادت سے ہے وقوع طلاق
کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور قاضی اور عورت اس بارہ میں شوہر کی تصدیق
نہ کریں گے۔ نیز شوہر کا حالت غضب کا انکار کرنا شہادت عدول سے حالت غضب ثابت
ہونے کے بعد معتبر نہ ہو گا قال فی الدر المختار لان مع الدلالة لا یصدق قضاء
فی نفی النیۃ الخ باب کنایات۔ شامی جلد ثانی

واضح ہو کہ یہ سوال پہلے شوہر کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں صورت سوال بدلی
ہوئی تھی۔ اس میں بجائے ان الفاظ کے کہ میری طرف سے جواب ہے یہ لفظ لکھا تھا کہ اگر
تو عشر تک نہ آئی تو میں جواب دے دوں گا یا اپنے نکاح سے خارج کر دوں گا الخ اس کا
جواب سائل کے بیان کے موافق یہ لکھا تھا کہ چونکہ جواب دوں گا نیغۃ استقبال ہے لہذا
اس سے طلاق واقع نہ ہوگی الخ مگر سوال ہذا سے معلوم ہوا کہ وہ بیان شوہر کا غلط ہے
اور شہادت ثقہ اور معتبر لوگوں سے یہ امر ثابت ہے کہ شوہر نے یہ لفظ کہے ہیں کہ میری
طرف سے جواب ہے اور حالت غضب کا ہونا بھی ثابت ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں
وقوع طلاق کا حکم ضروری ہے۔ پہلا جواب جو لکھا گیا وہ سوال کی غلطی کی وجہ سے صحیح
نہیں ہے۔ فقط

کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے | سوال (۵۰۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا غصہ میں کہ اب سے
سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں | کبھی میرے پاس نہ آنا۔ اس نے کہا کہ میں جہاں چاہوں گا
کروں اُس نے کہا تجھ کو اختیار ہے۔ جی میں یہ خیال تھا کہ اچھا پاپ کٹ جائے۔

۱۵ المختار باب العزۃ ۵۰۴ ظفر لہ المختار ط ۱۵ المختار باب کنایات ۵۰۵ ظفر

الجواب :- یہ الفاظ کہنا شوہر کا کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا اور زوجہ کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اور شوہر کا یہ کہنا کہ تجھ کو اختیار ہے الفاظ طلاق صریح و کنایہ سے نہیں ہیں۔ پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ شوہر نے جو کہا ہے کہ تجھ کو اختیار ہے تو یہ جواب ہے کلام زوجہ کا اور کلام زوجہ یہ ہے کہ میں جہاں چاہوں کام کروں

سوال (۵۰۴) زیرکارا دہ تین ماہ سے طلاق دینے کا تھا اپنی بیوی نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں عورت کو۔ تین ماہ کے بعد چوری سے طلاق دے بیٹھا۔ لوگ اس کو ہر چند سمجھاتے رہے مگر وہ باز نہ آیا اور دے بیٹھا۔ اور زید نے یہ الفاظ کہے "میں نے چھوڑی" تین مرتبہ۔ اور زید کی نیت اب تک یہی ہے کہ کسی طرح سے مجھ سے جدا ہو۔ زید کو یہ خبر نہ تھی کہ کن لفظوں سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہ۔ اور ہوئی تو کون کی بائن یا منقطہ۔

الجواب :- یہ لفظ جو زید نے کہا "میں نے چھوڑی" اگر مراد اس سے اپنی زوجہ کو لیا ہے اور اسی کی نسبت کہا ہے اور نیت طلاق کی اس میں کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایہ ہے۔ اور کنایہ میں نیت طلاق سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے ایک ہی طلاق بائنہ رہی۔ ہذا فی الدر المختار وغیرہ بویۃ حرام بائن الی قولہ سرحت فارقہ در مختار۔ لا یدحق البائن البائن اذا امکن جعلہ اخباراً الخ (رد مختار علی ہامش الشامی جلد ۲ ص ۶۲)

۱۵ ہمارے زمانہ میں عرف بدل گیا ہے۔ عام طور پر جب عورت سے یہ کہا جاتا ہے میں نے تجھ کو یا اس کو یا عورت کو چھوڑ دیا تو طلاق ہی مراد ہوتی ہے۔ لہذا استعمال عرف کے اعتبار سے یہ صریح طلاق ہے اور اس سے طلاق رجعی واقع ہوگی۔ چنانچہ مالکی وغیرہ میں ہے وکان الشیخ الامام ظہیر الدین المرینی فی رد مفتی فی قولہ ہمیشۃ الواقع بلائیۃ ویکون الواقع رجعیاً ام اسی طرح سرحت وغیرہ میں شامی نے تفصیل کی کہ عرف پر مدبر ہے عائشہ الم۔ ہدی حسن عائشہ مدبر کا ہے۔

سوال (۵۰۵) شخصہ بہ پدر زن خود خطاب کردہ گفت کہ
دختر تو مرا نہ باید بگیر ای فارغی | دوسرے سنگریزہ داد کیا حکم ہے
دختر تو مرا نباید بگیر ای فارغی۔ ایسے گفت دوسرے سنگریزہ را
بدست پدر زن داد۔ الحال دریں صورت یک طلاق واقع میشود یا نہ۔

الجواب :- ای الفاظ کنایات اند پس اگر نیت سے طلاق کردہ است سے طلاق
واقع شود و گرنہ لغو است قال الشامی فی الکنایات وذكر فی الفتح هناك لو قال انت
بثلاث وقعت ثلاث ان نوى لانه محتمل لفظه ثم وفيه ايضا في باب الصريح وادبها
اللفظ او ما يقوم مقامه من الكتابة المستبينة او الاشارة المفهومة فلا يقع بالقاء
ثلاثة ا حجار اليها او بامها بخلق شعرها وان اعتقد الالقاء والخلق طلاقا كما قدمنا
لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه مما ذكر كما مر - وفيه ايضا في شرح قوله
وساكنه لفظ مخصوص ثم هو ما جعل لاله على معنى الطلاق من صريح او كناية فخرج
الفسوخ على ما مر واداد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة واشارة الاخرى
والاشارة الى العدد بالاصابع في قوله انت طالق هكذا كما سياتي وبه ظهران من
تساخر مع زوجته فاعطاها ثلاثة ا حجارينوى الطلاق ولعبد ذكر لفظا لا صريحا و
لا كناية لا يقع عليه كما افتى به الخیر الرملی وغیرہ ^۱ الم فسط

سوال (۵۰۶) عمرو نے اپنی بیوی کو ملنا شروع کیا کہ عمر کا بھائی
طلاق ہوئی یا نہیں | زید آگیا اور عمرو سے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو طلاق دے دو۔ پس عمرو
نے تین مرتبہ یہ کہا "طلاق دیا" خالد کہتا ہے کہ یہ طلاق عمرو کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی
کیونکہ اس میں اضافت صریحہ موجود نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ طلاق زوجہ عمرو پر واقع
ہو گئی۔ اور زوجہ عمرو بائنہ بینونت منغلط ہو گئی اور بدون حلالہ کے عمر اس کو ہرگز نہیں
رکھ سکتا ہے۔ ان دونوں میں صحیح قول کس کا ہے۔

الجواب :- اس میں قول بکر کا صحیح ہے۔ اضافت صریحہ ضروری نہیں۔ قرآن کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ شامی میں ہے۔ ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه وفيه ايضا لو قال امرءة طالق او قال طلقت امرأة ثلثاً وقال لما عن امرأتى يصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها ثم وفيه وسيد كر قريبا ان من الالف المستعملة الطلاق يلزم مني و الحرام يلزم مني وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلانية للعرف ثم فاقعوابه الطلاق مع انه ليس فيه اضافة الطلاق اليها صريحاً فهذا ابو زيد لما في القنية وظاهره انه لا يصدق في انه لم يرد امرأته للعرف فقط

بیوی سے کہنا یہ اور صریح الفاظ | سوال (۵۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے متوجہ
کہے اور تعلیفابی تو کیا حکم ہے ہو کر یہ الفاظ کہے کہ یا تو تم چلی جاؤ۔ اگر تم کو میرے پاس ہونا
منظور ہے تو ہر روز ایک دھڑی اناج پیسو اور پانچ خانہ اٹھاؤ اور سب کام کرو نہیں تو
پھر طلاق۔ اور اس سے پہلے زید نے غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ کو یہ الفاظ بھی کہے
کہ تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں میں تجھے چھوڑ دوں گا طلاق دے دوں گا۔ میں
چھوڑنے والا ہوں۔ پھر یہ بھی کہا کہ میں نے طلاق دے دی۔ لیکن تنہا زوجہ کے سامنے یہ
الفاظ کہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: اس صورت میں جس قدر الفاظ زید نے اپنی مشکوٰۃ کی نسبت کہے ان میں سے بعض کنایات ہیں جن میں نیت طلاق وغیرہ ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسے تمہ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔ اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں دھمکی اور

۱۵ ردالمحتار باب العتق ۲۹۰ - ظفر ۱۵ ایضا ۲۹۰ - ظفیر ۱۵ ایضا ۲۹۰ - ظفر ۱۵ لم یبق بیٹی و بینک عمل و نوى الطلاق یقع ولو قال انا بری منی کاحث یقع الطلاق اذ انوى ردالمکرر مدنی باب التناجات ۲۹۱ - ظفر

وعدہ طلاق کا ہے۔ جیسے طلاق دے دو بھکا، چھوڑ دوں گا۔ ان الفاظ سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ یہ الفاظ کہ ”اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہو“ الی آخرہ۔ ان الفاظ میں جو یہ لفظ ہے ”نہیں تو پھر طلاق“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر طلاق ہے، تو یہ الفاظ تعلیق طلاق کے ہیں۔ اس میں یہ حکم ہے کہ اگر وہ کام اُس عورت نے کئے تو اس پر طلاق واقع ہوگئی۔ یعنی ایک طلاق جمعی۔ ان الفاظ سے بعد تحقق شرط کے واقع ہوگئی، اور حکم ایسی طلاق کا یہ ہے کہ اگر عدت میں اس سے رجعت کر لیوے تو نکاح قائم رہتا ہے ورنہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر بدو ن جدید نکاح وہ عورت اُس کی زوجہ نہیں ہے۔

تجھ کو تراق میرے گھر سے سوال (۵۰۸) ایک شخص نے اپنی بیوی سے لڑائی کے وقت صل جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں یہ کہا کہ تجھ کو تراق ایک دو اور تین۔ تو میرے گھر سے نکل جا۔ یہ تو اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے صرف عورت کو ڈرانے اور دھمکانے کے واسطے یہ کلمہ کہا ہے نہ طلاق کی نیت سے۔ یہ شخص کچھ خواندہ ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ طلاق کے حروف سے طلاق ہوتی ہے نہ تراق سے۔ لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس نے لفظ طلاق کہا ہے اور یہی ہماری سمجھ میں آیا اس شخص کی عورت نے پہلے تو یہ دعویٰ کیا کہ اس نے مجھے طلاق دے دی ہے مجھے ہر ملنا چاہئے۔ لیکن اس شخص نے طلاق واقع ہونے کا انکار کر دیا اور اب وہ عورت بھی کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مجھے لفظ طلاق کہا یا تراق وغیرہ۔ غرض وہ دعویٰ سے دست بردار ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

لے واذا اضاف الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لامرأته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا بالانطلاق لان الملك قائم فی الحال (ہدایہ باب الابتناء بالطلاق) ظہیر لے اذ اطلق الرجل امرأته تطليقة راجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فی عدتها بعد بذالك اولم يرض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل (بیضا) رد مظہر

دونوں فارغی کو غلط سمجھ کر مل گئے۔ آیا یہ فارغی صحیح ہے یا نہیں۔ اور اب دونوں کا ملنا حق ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ فارغی صحیح ہوگئی اور طلاق بائنہ اُس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید صحیح ہے اور باپ کا جبر و تعدی بیجا تھا۔ لیکن میاں بیوی کو بدون نکاح جدید ملنا و یکجا ہونا جائز نہیں ہے۔ چاہئے کہ پھر نکاح کریں۔

سوال (۵۱۱) ایک شخص نے اپنی ا سے لے جا اور چاہے جہاں نکاح کر دے میری طرف سے طلاق۔ اس سے کون سی طلاق واقع ہوئی سالی سے لڑتے ہوئے کہا کہ تیری بہن جو میری زوجیت میں ہے اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کر دے میری طرف سے اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائن۔

الجواب :- اس صورت میں اگر اس لفظ سے کہ اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کر دے نیت شوہر کی طلاق کی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے۔ تجدید نکاح بلا حلالہ کے عدت میں اور بعد عدت کے صحیح ہے۔

سوال (۵۱۲) ایک شخص نے اپنی عورت بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شہر کہتا ہے تنہا کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا، کیا حکم ہے کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ دریافت کرنے پر

اھ دینکھ مبانہ بمادون الثلاث فی العدة و بعدھا بالاجماع (الدر المختار ص ۳۳۳) ہا مشرد المختار باب الرجعة ص ۳۳۳، تفسیر ۳۳۳ و لو قال لها اذہبی فتزوجی نفع واحدة اذ انوی (عالمگیری کنایات ص ۳۳۳)، ویقع بباقیہا ای باقی الفاظ کنایات للذکورة الباش ان نواھا (در مختار) قوله الباش بالرفع فاعل يقع فی قوله ویقع بباقیہا (رد المحتار باب کنایات ص ۳۳۳ و ۳۳۴) ظفر

کہتا رہا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے۔ یہ لفظ کہنے والا ذی علم ہے اور عدت اس کی نافرمان ہے۔ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی۔ تنبیہا کہتا تھا۔ چند آدمیوں سے کہا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے۔ صرف ڈر ادا ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- ان الفاظ سے کہ تو مجھ پر حرام ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگی اور پھر دریافت کرنے پر یہ کہنا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے اس سے دوسری بائنہ طلاق واقع ہوگئی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے الصریح یلحق البائنۃ الخ اور یہ بھی در مختار میں ہے کہ جن الفاظ کنایات سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر ان کو چند بار کہا جاوے تو ایک طلاق ہی رہتی ہے البائنۃ لا یلحق البائنۃ الخ حاصل اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئیں۔ رجوع کرنا بلا نکاح اس میں صحیح نہیں ہے۔ البتہ نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے اور یہ کہنا اس شخص کا کہ میری نیت طلاق کی تھی صرف ڈر مانے کیلئے کہا ہے لغو ہے۔ نقط

سوال (۵۱۳) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو اس بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں کی بد چلنی افواہا سننے کی وجہ نہیں بلایا۔ اور ایک مرتبہ عمر سے بیان کیا کہ میں نے اب تک ہندہ کو طلاق نہیں دی اور نہ ہندہ کی خوشی ہے اور نہ میری۔ اور میری خوشی روٹی کپڑا دینے کی بھی نہیں ہے۔ وہ خود دستکار ہے اسلئے اس کو ضرورت نہیں ہے اور میں اس کو اپنے پاس بلانا بھی نہیں چاہتا اور نہ مہر دینا چاہتا ہوں۔ اگر عورت نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ مگر میرا مال عورت سے دلیا جاوے اب تقریباً تین سال بعد زید اپنی عورت ہندہ کو بلانا چاہتا ہے کیونکہ ہندہ باعصمت ثابت ہوئی تو زید بلا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- زید اپنی زوجہ ہندہ کو بلا سکتا ہے۔ اس کو ضرر نہ بلانا چاہئے کیونکہ

اُس پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور صورت مذکورہ میں وہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی ہے۔
الجواب (مکرر) اگر غلط کی صورت ہو جاوے اور شوہر عفا منہ ہو تو خلع کر لیا
 جاوے عورت اپنا مہر معاف کر دے۔ اور شوہر طلاق دیدے۔

میرا زیور دے دو میں آزاد کر دوں گا | **سوال (۵۱۴)** ایک سال سے میری زوجہ اپنے باپ
 کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں کے یہاں رہتی ہے۔ مجھ کو میری زوجہ کے رشتہ داروں نے

داسطے لے جانے میری زوجہ کے کہا کہ یا اس کو لے جاؤ یا طلاق دے دو۔ میں نے کہا کہ میرا
 زیور دے دو میں اس کو آزاد کر دوں گا۔ انہوں نے زیور نہیں دیا اور کہا کہ اب تمہارا کچھ تعلق نہیں
 رہا۔ اور ایک مولوی نے کہہ دیا کہ طلاق ہو گئی۔ حالانکہ اس گفتگو کے وقت میری زوجہ وہاں موجود
 نہ تھی اور نہ اُس نے اس گفتگو کو سنا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب :- طلاق واقع ہونے کے لئے زوجہ کا پاس ادا سامنے ہونا یا اُس کا
 سفنا طلاق کی شرط نہیں ہے۔ لیکن صورت مسوٰرہ میں اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔
 سائل نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی بلکہ یہ کہا ہے کہ میرا زیور دے دو۔ میں اس کو آزاد
 کر دوں گا۔ اس کے بعد نہ انہوں نے زیور دیا اور نہ شوہر نے طلاق دی۔ لہذا اس صورت
 میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

لکھا کہ زوجیت سے | **سوال (۵۱۵)** زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ایک تحریری نوٹس
 علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے دیا جبکہ وہ اپنی ماں کے گھر چلی گئی تھی اور اُس نوٹس میں یہ الفاظ لکھے۔
 اپنی الحال میں نے تم کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا، لیکن جب عدالت میں زید سے پوچھا گیا

لے انفاذ الشرطان واذا اذاما لم ففی هذا الا لفاظ اذا وجد الشرط انحلت

الیمین وانتہت لا تقفنی العموم والتکرار ما لکبری مری لعلی شرع عتہ

میرے دس عطا کردہ ہے ادا انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد دائر محنت علی ہنسہ من

باب تفویض الطلاق ص ۶۵۹ ظہر

توزید نے کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ یکمہ زجراً و تنبیہاً لکھا تھا۔ میں نے طلاق نہیں دی
 نہ مقصود میرا ان کلمات سے طلاق تھی بلکہ زجراً و تنبیہ تھی کہ ہندہ فوراً میرے گھر واپس چلی
 آئے۔ آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- درمختار میں ہے لست لك بزواج اولست لي باصراً و نواہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان الفاظ میں نیت طلاق سے طلاق واقع ہوتی
 ہے۔ پس جبکہ نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی اور وہ منکر ہے نیت طلاق سے تو قول اس کا
 معتبر ہے اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

سوال (۵۱۶) ایک شخص حلفیہ کہتا ہے کہ میں بیمار
 بھیج دو ورنہ میں جواب دیدینگا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

تھا۔ میری بیوی نے میری خدمت اچھی طرح نہیں کی اور
 ایک مرتبہ میں نے اس کو کسی غیر مرد کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وجہ سے بھی میرے
 دل میں اس کی نفرت پیدا ہو گئی اور میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم میری بیوی کو اس کے
 باپ کے یہاں بھیج دو۔ ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا یا اپنی عورت کو جواب دیدیں گا
 دو گراہ ہیں جن کا بیان مختلف ہے۔ ایک گواہ کے بیان سے طلاق کا ثبوت ہوتا ہے،
 اور دوسرے سے نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- دونوں گواہوں کے بیان میں اختلاف ہے۔ اس لئے بصورت
 انکار شوہر از طلاق، طلاق ثابت نہ ہوگی۔ فقط (دوسرے دے دوں گا وعدہ ہے اس
 سے طلاق نہیں ظفیر)

سوال (۵۱۷) ایک شخص نے اپنی بیوی
 دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے کو ایک طلاق دی۔ دو سال کے بعد پھر ایک
 طلاق دی۔ پھر تین سال کے بعد کسی بات پر ناراض ہوا اور بطور دہم کرنے کے کہا

لے الدر المختار علی ہائش رد المحتار باب العزج ۲۲۲ - ظفیر

ہم سے تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے سے چلی جاؤ۔ مگر نیت دھمکانے کی ہے۔ کیا اس صورت میں نکاح کر لینا چاہئے۔

الجواب :- اس صورت میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط (دھمکانے کے لئے جو جملہ بلا نیت طلاق کہا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظہیر)

سوال (۵۱۸) زید اور زوہبہ کے تکرار ہو جانے پر زوہبہ بلا ایازت زید والدین کے گھر چلی جائے اور

زید غصہ میں خوش دامن سے یہ الفاظ کہے کہ میرے مکان پر اب زوہبہ کو مست پہنچانا اور جو کچھ سامان تھا ہمارا ہو اس کو منگالینا۔ مجھ سے قطع تعلق لیکن زید کے دل میں یہ خیال تک بھی نہیں ہے کہ زوہبہ کو طلاق ہو جاوے۔ اس صورت میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا۔

الجواب :- اس صورت میں موافق بیان زید کے کہ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی اس کی زوہبہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار میں تصریح ہے کہ ان الفاظ سے جو قطع تعلق پر دال ہیں اگرچہ حالت غصہ میں سرزد ہوں بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ عبارت ذیل درمختار کا یہی مفاد ہے۔ **وفي العصب توقفا لا ولا** ان نوى وقع والا لا الخ

سوال (۵۱۹) ایک شخص نے کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر تمہاری بیوی اپنے سالے کو خط لکھا جس میں اپنی زوہبہ کو تین طلاق لکھی تھی۔ لیکن دریافت کرنے پر شوہر نے خط لکھنے سے انکار کر دیا۔ تب لوگوں نے اس سے قرار دیا کہ اب اگرچہ ماہ تک بڑکی کی خبر نہیں لوگے اور کھانا کپڑا نہ دو گے تو تمہاری بی بی بعد چھ ماہ کے نہ رہے گی۔ اس نے منظور کر لیا۔ مگر چھ ماہ سے

۱۷۔ درمختار میں پانچ ردائیں باب الکلمات میں ہے

دو تین ماہ زیادہ ہی ہو گئے۔ اُس نے کوئی خبر نہیں لی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- خط کے انکار کی صورت میں بدون دو گواہان عادل کے طلاق ثابت نہ ہوگی اور یہ الفاظ جو شوہر نے بعد میں بطریق تعلیق کہے ہیں کہ چھ ماہ تک خبر گیری نہ کرنے سے وہ اس کی بی بی نہ رہے گی اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو شرط کے پائے جانے کے بعد اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔

سوال (۵۲۰) اگر شوہر اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ میں نے تجھ بیوی سے کہا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے۔ چاہے چکے میں جا کر بیٹھ جا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- لفظ چھوڑ دیا ترجمہ سرخک اور فارتکک کا ہے۔ اور وہ اصل میں کنایات میں سے ہے جو کہ محتاج طرف نیت کے ہیں لیکن شامی میں ہے کہ عرف فارس میں رہا کر دم صریح ہے طلاق میں۔ پس اسی طرح جبکہ ہندی میں چھوڑ دیا بمنزل صریح کے ہے تو اس میں بلا نیت طلاق واقع ہوگی۔ لفظ

۱۔ فالکنایات لا تطلق بها الابنية او دلالة الحال (رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ۶۳) ظفر ۵۲ قولہ سرختک وھوساھا کر دم لانہ صاس صریحاً فی العرف علی ما صرح بہ فجم الزاھدی فی شرح القندوری (رد المحتار باب الکنایات ۶۳) اس سے پہلے اس طرح کے تمام سوالات میں اے مفتی علام رحمۃ اللہ علیہ نے کنایہ قرار دیکر نیت کی شرط لگائی ہے اصل یہ دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان میں "چھوڑ دیا" کا لفظ طلاق کے معنی میں صریح ہے یا نہیں جس علاقہ میں صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے بلا نیت طلاق ہوگی اور جہاں صریح کے درجہ میں نہیں ہے بغیر نیت طلاق نہیں ہوگی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ رہا کر دم کہیں صریح ہو تو ہندوستان میں چھوڑ دیا بھی صریح ہی ہو۔ ظفر

سوال (۵۲۱) زید نے بغیر طلاق دوسرے کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلانیت اس سے طلاق نہیں ہوتی ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد باہم ناچانی رہنے لگی اندر یکا طرف عمل ہندہ کے ساتھ یہ ہا کہ کبھی الفتات کرتا اور کبھی عرصہ تک بے الفتائی ہی پیش آتا اسکے بعد ہندہ کو خالد نے بلایا اور اس سے مخفی نکاح کر لیا۔ یوں کہنے پر خالد نے ہندہ کو گھر سے نکال دیا اور ہندہ اندر میں پھر تعلقی زوجیت پورا پورا رہا۔ اس کے بعد خالد نے زید کو بلو کر اصلی حالت دریافت کی۔ زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو طلاق تو اب تک نہیں دی ہے۔ لیکن ڈیڑھ دو سال سے مجھے اس کے ساتھ کچھ سروکار نہیں ہے۔ اب حالت مثل طلاق ہی کے ہے۔ اگر ہندہ سے میرا ہر معاف کر دیا جائے تو میں طلاق دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس پر خالد نے کہا کہ تم طلاق دے دو میں ہر معاف کرادوں گا۔ چنانچہ زید نے اس واقعہ کے دو تین دن بعد طلاق دے دی۔ طلاق دینے کے بعد ہی خالد نے ہندہ کو بلایا اور بلا نکاح و بلا انتظار عدت گھر میں رکھ لیا۔ کیا خالد کا وہ پہلا نکاح جو مخفی قبل از طلاق ہوا تھا صحیح ہوا اور بعد از طلاق ضرورت نہ تھی۔ خالد کہتا ہے کہ زید نے چونکہ یہ جملہ کہا کہ ڈیڑھ سال سے مجھے سروکار نہیں ہے اس کہنے سے ڈیڑھ سال پہلے طلاق واقع ہو گئی اور میرا پہلا نکاح بوجہ انقضائے عدت صحیح ہوا۔ زید کہتا ہے کہ میری نیت اس جملہ سے طلاق کی نہ تھی اس عسوت میں زید کا کہنا صحیح ہے یا نہ اور ضرغ کیا حکم ہے۔

الجواب :- خالد نے جو نکاح مخفی بلا طلاق شوہر اول کیا وہ باطل اور حرام ہے اور طلاق کے بعد بھی بلا عدت گزارنے کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طلاق اُس وقت واقع ہوتی جس وقت شوہر اول یعنی زید نے طلاق دی ہے اور زید کے اس کہنے سے کہ مجھے ہندہ سے ڈیڑھ دو سال سے کچھ سروکار نہیں ہے بدون نیت طلاق

لہ امانتکام منکوحۃ الغیر ومعتداتہ الخ فلم یقل احد بمجوازہ فلم ینعقد

اصلاً رد المحتار باب العدة ۲۵۰ غیر

کے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال (۵۲۲) زید مع اپنی بیوی منکوحہ کے بکر
مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا
ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے
بیوی کے بارے میں کہنے کہ اس کو میں آپ کی خدمت میں دیتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے
مجھ کو اب اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور متواتر کئی شرب ایسا ہی کیا۔ ایسی حالت میں شرعاً زید
کی بیوی پر طلاق ہو گئی یا نہ۔ اور وہ عورت زید کے لئے جائز رہی یا نہیں اور بکر اس کے
ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- وہ شخص دیوث اور بدکار و بے حیا ہے جو اس طرح اپنی زوجہ کو
غیر مرد کے سپرد برائے حرام کاری کرے۔ مگر اس کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور زید کا
نکاح اُس سے قائم ہے اور بکر سے نکاح درست نہیں ہے جب تک زید طلاق نہ دیوے
اور عدت نہ گزر جاوے بکر سے اس کا نکاح حرام ہے۔

سوال (۵۲۳) ایک شخص نے بیماری کی حالت میں
بیماری کی حالت میں طلاق دی
مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے
اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ اور اس کو یاد نہیں کہ میں نے کے
مرتبہ طلاق کا لفظ کہا۔ ایسی حالت میں کون سی طلاق واقع ہو گئی، اور تجدید نکاح کی
ضرورت ہوگی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔ اب گمان غالب کا اعتبار
کرے۔ اگر گمان غالب یہ ہے کہ تین یا زیادہ دفعہ طلاق کا لفظ کہا ہے تو بدن حلالہ
کے نکاح میں نہ لاوے۔ اور اگر گمان غالب ایک یا دو کا ہے، اور عدت یعنی
تین حیض گزر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کر لیوے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا
فی الشائی۔

۱۰۰ فالکذبیات لا تطلق بہا الا بالثبوت (الدر المختار علی ہدایۃ المحتار باب الکذبیات ۶۳۵) ظفر

سوال (۵۲۴) طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں بلکہ تجدید نکاح ضروری است۔

الجواب :- وطلاق بائنہ تجدید نکاح لا بد است، بتراضی بدوں تجدید نکاح زائل نمی شود۔

سوال (۵۲۵) ایک عورت ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو عدالت میں بیان دیتی ہے کہ میرا خاوند نامرد ہے اور میرا خنجر مجھ سے ہمیشہ ہمستر ہوتا رہا ہے۔ اب میں اپنے خسر سے حاملہ ہوں۔ نیز اس عورت کا خاوند ایک دوسرے مقدمہ میں ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو دوسری عدالت میں بیان دیتا ہے کہ میں نے اپنی عورت کو مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو بوجہ اس کے عدالت میں مذکورہ بالا بیان دینے کے اپنے اوپر حرام تصور کر لیا تھا۔ حالانکہ ۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو اس نے تحریری طلاق بھی کر دی اور ایام حمل میں عورت مذکورہ کے متعلق تین چار آدمیوں کے سامنے حلفیہ کہہ چکا تھا کہ یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ یہ زوجات دیکھ کر میں نے اس عورت کا نکاح مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو عورت اور اس کے والد کے کہنے پر دوسرے شخص سے پڑھا دیا۔ اس صورت میں عورت مذکورہ کو کس تاریخ سے طلاق واقع ہوئی اور یہ نکاح عدت کے اندر ہوا یا باہر۔

الجواب :- اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ میں نے اپنی عورت کو ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا طلاق کی تھی تو طلاق

لے اذا كان الطلاق بائنًا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضاء ثلثها۔

رعا للگیری منری باب الرجعة ۳۱۳، ظفیر

اسی وقت واقع ہو گئی۔ عدت بھی اسی وقت سے شمار ہوگی۔ اور عورت چونکہ اس وقت حاملہ تھی تو وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہو گئی۔ بعد وضع حمل کے جو نکاح ثانی اُس کا ۶ اپریل ۱۹۱۶ء کو ہوا وہ صحیح ہوا۔ اور اگر نیت فہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی نہ تھی تو جس وقت اس نے ۵ اپریل ۱۹۱۶ء کو تحریری طلاق دی اُس وقت طلاق واقع ہوئی۔ اس صورت میں نکاح ثانی عدت میں ہوا اور باطل ہوا۔

بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا | سوال (۵۲۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کوئی تعلق نہیں کون سی طلاق واقع ہوئی | کو خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ آج سے میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ مجھے تمہارے گھر اور اولاد کی پرواہ نہیں۔ میرا تمہارا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائنہ۔

الجواب :- اس خط کے موافق اُس شخص کی منکوحہ پر دو طلاف بائنہ واقع ہو گئی اول صریح طلاق تھی۔ پھر لفظ کنایہ سے یعنی میرا تعلق اب کوئی نہیں ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور چونکہ اول ذکر طلاق کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کنایہ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وفي مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط ای بخلاف لاخیرین وبتہ وبتلہ من الفاظ الثانی لا الاول۔

۱۵ ومن الالفاظ المستعملة الطلاق يلزمني والحرام يلزمني وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلانية للعرف (درمختار) ای فیکون صریحاً لا کنایۃ (رد المحتار باب الصریح ۵۹۲) فنحو آخری واذا هی الخ یحتمل رداً ونحو خلیۃ وبریۃ حرام بائن ومراد فیها الخ یصلح سبباً (درمختار) وان کان الحرام فی الاصل کنایۃ یقع بہا البائن الخ والحاصل ان المتأخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلانیۃ حتی لا یصدق اذا قال لہ انو لاجل العرف الحادث فی زمان المتأخرین فیتوقف الآن وقوع البائن بہ علی وجود العرف کما فی زمانہم الخ (رد المحتار باب لکنایات ۶۳۲) فلیقول لہ المختار علی ما مشہور المختار باب لکنایات ۶۳۲ فلیقول لہ المختار

سوال (۵۲۷) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر دکھائی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں | گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا کہ تو جہاں تیرا دل چاہے چلی جا چاہے بھنگیوں میں چلی جا۔ مجھے صورت نہ دکھلانا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) شوہر سے دریافت کیا گیا تو یہ جواب دیا اگر مجھ کو عنہ دردت اُس کے لیجانے کی ہوتی تو میں اس قدر عرصہ تک اس کو یہاں کیوں چھوڑتا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں جو دل چاہے سو کرے۔ میری طرف سے پانچ برس سے طلاق ہے۔ اب نکاح ثانی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

الجواب: اس صورت میں اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے اگر نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ عدت اب گز گئی ہوگی اس لئے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے۔

(۲) شوہر کے اس بیان سے اُس وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت اُس نے یہ کہا ہے کہ میری طرف سے تو پانچ برس سے طلاق ہے۔ کیونکہ ایسے بیان سے اسی وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت یہ کلام کیا ہے۔ اُس سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو زمانہ گزر گیا اُس سے اب طلاق دینے کا اختیار نہیں رہا۔ پس اس کلام شوہر کے بعد جب عدت گزر جاوے یعنی تین حیض اُس عورت کو ہو جاوے اُس وقت دوسرا نکاح درست ہوگا۔

سوال (۵۲۸) شخص در حالت غضب نے وجہ غصہ میں کہا ایک دو تین تو میری ماں ہیں | خود را گفت یکے - دو - سه - برو مادر دخواهر من ہے۔ لفظ طلاق نہیں ہوا۔ کیا علم ہے

لے فالکنايات لا تطلق بها الا بالنية (للدر المختار علی ہاشم المالک باب الکنايات ۳۵۰) والقول

قول الزوج في ترك النية مع اليمين (مالگیری مصری کنايات ۳۵۰) ظفیر

ہستی بلا ذکر لفظ طلاق و بلا مذاکرہ طلاق۔ پس مدعی صورت کد ام طلاق واقع شود

الجواب :- بدون لفظ طلاق و بدون مذاکرہ طلاق از لفظ یکے۔ دو۔ سہ۔

مادر و خواہر من ہستی طلاق واقع نشود۔ و از لفظ مادر و خواہر من ہستی بلا حرف تشبیہ طلاق واقع نہ شود۔ فی الدر المختار و عالمین و حذف الکاف لفظاً۔ الخ و لفظ بر و از کنایات است اگر بہ نیت طلاق گفتہ شود طلاق بائنہ واقع شود و اگر نہ طلاق واقع نہ شود۔ فقط

تو مجھ پر حرام کہنے سے کتنی طلاق | سوال (۵۲۹) زید نے در حالت مذاکرہ طلاق بدلالة
پڑی اور چند بار کہے تو کیا حکم ہے | الحال و نزاع باہمی اپنی عورت منکوحہ کو کہا کہ تو مجھ پر حرام
تو کتنی دفعہ حرام کہنے سے ثلاثہ ہوتی ہے۔ دو بار یا زیادہ حرام کہنے سے کون سی طلاق ہوتی
ہے۔

الجواب :- مذاکرہ طلاق کے وقت لفظ حرام سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی
ہے۔ اور کئی لفظ حرام کہنے سے بھی ایک ہی طلاق بائنہ رہے گی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ
واقع نہیں ہوتی۔ کافی الدر المختار لا یلحق البائن البائن الخ

شوہر کا یہ جملہ جس طرح لائے تھے | سوال (۵۳۰) ایک شخص کو اس کے کسر نے
نکال دیا۔ طلاق کے لئے کناہ نہیں ہے | غصہ سے کہا کہ تم ہمارے یہاں مت آؤ۔ زیورات
کو لا کر اپنی بی بی کو مکان میں لے جاؤ۔ اُس نے کہا جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح
نکال دو۔ یہ کناہ طلاق سے ہے یا نہیں۔ پھر غصہ میں آکر کہا میں طلاق دیا۔ اس صورت
میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النہار ۳۳۶۔ ظفر ۳۳۷ و لو قال لہا اذہبی ای طریق فست
لا یقع بدون النیۃ (مالگیری مصری باب النکاح ۳۳۶) ظفر ۳۳۷ وان کان الحرام فی الاصل
کنایۃ یقع بہا البائن الخ والحاصل ان المتأخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا
نیۃ (رد المحتار باب النکاح ۳۳۶) ظفر ۳۳۷ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکاح ۳۳۶ (ظفر

الجواب :- یہ الفاظ شوہر کے کہ جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو انج کنا یہ طلاق سے نہیں ہیں اور پھر جو غصہ میں کہا میں طلاق دیا انج اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال (۵۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بیعتنا اتفاقی ظلم سے طلاق نہیں ہوتی کر کے اپنے مکان سے نکال دیا اور کہتا رہا کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دوں گا۔ میں تجھ کو عمر بھر رکھنے والا نہیں۔ ہندہ اپنے بھائی کے مکان میں چلی گئی۔ تین چار روز بعد زید کو اس کی سوتیلی ماں نے لعن طعن کی اور کہا کہ میں اور تیرا باپ ہندہ کو بلا کر ضرور مکان میں رکھیں گے اور تو نے اگر ہندہ کو طلاق دی تو پھر فلاں فلاں کی طرح جہنوں نے اپنی عورتوں کو طلاق دی ہے عمر بھر بے عورت رہے گا۔ اور کوئی تجھے عورت نہیں دے گا تو زید نے کہا کہ میں ہندہ کو چھوڑا کر دیا۔ میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔ اب میں عمر بھر عورت نہیں کروں گا اس صورت میں ہندہ کو کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

الجواب :- اقول بے نستعین مذاکرہ طلاق کی تفسیر فقہار نے یہ کی ہے کہ زوجہ طلاق کو طلب کرے اور صورت مسئلہ میں عورت کی طرف سے طلب طلاق نہیں ہے اور شوہر کا یہ قول کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دوں گا حسب تفسیر فقہار مذاکرہ طلاق نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ استقبال سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور وہ لغو ہوتا ہے۔ یہیں ظاہر ہے کہ زید کا قول میں نے ہندہ کو چھوڑا کر دیا میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔ اگر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے ہندہ کو چھوڑ دیا انج تو یہ کنا یہ ہے محتاج ہے نیت کا، لعدم مذاکرہ الطلاق بالتفسیر المذکور قال فی الشامی علی هذا تفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق اوتقدیرہم الا یقع کما فی اعتدی ثلثا۔ وقال قبلہ المذاکرۃ ان تسئلہ می لہ ولو قال بالعربیۃ اطلق لایکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ لالحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ص ۳۴۲) ظفر

اواجبی الطلاق الخ اور لفظ اوتقدیر الیقاع سے کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ خاص
اعتدی وغیرہ الفاظ میں کہ اول میں ایقاع طلاق مقدماً مقدر ہوتا ہے ای لانی طلقک وغیرہ
الغرض خود مرد کا ذکر طلاق بصیغہ وعدہ کرنا اور پھر لفظ کنا یہ کہنا مفید اس کو نہیں ہے کہ
اس کو نہ کہ طلاق سمجھ کر لفظ کنا یہ سے بلا نیت وقوع طلاق کا حکم کیا جاوے و هذا
ما ظہری لہ فقط

سوال (۵۳۲) ہندہ کا نکاح زید سے بغرض صلاہ کیا گیا، پھر
طلاق کیا حکم ہے اور وٹلی ہوئی۔ صبح کو بکر نے زید سے کہا کہ اب تم طلاق دے دو۔
زید نے انکار کیا کہ ابھی میرا دل طلاق دینے کو نہیں چاہتا۔ آخر بکر کے دعب سے متاثر ہو کر
مجبوراً زید نے کہہ دیا کہ اچھا حرام۔ بکر نے کہا کہ یہ نہیں تین طلاق کہو۔ زید نے اس لفظ
کے کہنے سے انکار کیا۔ بکر نے پھر مجبور کیا تو زید نے بکر سے خلاصی پانے کیلئے صرف
ایک دفعہ بغیر کسی نام کے کہہ دیا کہ اچھا جی طلاق۔ زید نے ہندہ کا نام نہیں لیا۔ نہ ہندہ
وہاں موجود تھی اس معاملہ کے ڈیڑھ ماہ بعد ہندہ مذکورہ نے رجوع کر کے بیضائے خود
زید سے وٹلی کی اور اب بکر نے ہندہ کو زید کی مطلقہ سمجھ کر دیگر جگہ نکاح کر لینے کی اجازت
دیدہ ہے۔ اس صورت میں ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ زید نے لفظ حرام کہا اور بعد میں کہا اچھا طلاق، تو وہ
عورت منکوحہ یعنی ہندہ مطلقہ بانٹ ہو گئی کیونکہ بکر اسی کو طلاق دلواتا تھا۔ لہذا قرینہ اسی
کی طرف اضافہ کا موجود ہے اور جبکہ وہ مطلقہ بانٹ ہو چکی ہے تو زید کا اس سے وٹلی کہنا
حرام ہوا۔ الحاصل ہندہ بے عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ شامی میں
ہے ویؤید ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثاً وقال
لعمریٰ امرأتی یصدق ام ویفہم منہ انہ لولویقل ذلک تطلق امرأۃ لان

العادة ان من له امرءة انما يخلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقله اني حلفت بالطلاق
ينصرف اليها ما لم يرد غيرها الخ وسيد كبريّا ان من الالفاظ المستعملة الطلاق
يلزم مني وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلانية للمرف الخ فقط

کہا کہیں چلی جائے | سوال (۵۳۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہیں چلی جا
ضرورت نہیں کیا حکم ہے مجھے ضرورت نہیں۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- ایسے الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر طلاق کی نیت
سے اس نے یہ لفظ کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اس سے پوچھنا چاہئے
کہ طلاق کی نیت سے کہے ہیں یا کس نیت سے۔ فقط

میرا کسی قسم کا تعلق نہیں | سوال (۵۳۴) زید کی منکوحہ بدون اجازت شوہر اپنے
رہا یہ لکھے تو کیا حکم ہے والدین کے یہاں چلی گئی کہ جس کو ایک سال ہو چکا ہے زید نے
اُس کے چلے جانے کے دو مہینہ بعد اُس کے پاس ایک تحریر بھیجی کہ تم چونکہ بغیر
میری اجازت اپنے والدین کے یہاں چلی گئی ہو۔ لہذا میرا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا اور
تم اسی روز سے میرے نکاح سے باہر ہو۔ اطلاقاً تحریر ہے۔

الجواب :- در مختار میں ہے کہ لست بزوج اولست لی بامہاة اوقات لست
لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه وفي الشامي، و اشار بقوله طلاق الى
ان الواقع بهذه الكناية رجعي كذا في البحر الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس
بصورت میں اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے عورت دوسرا نکاح
کر سکتی ہے۔

۱۔ ردالمحتار باب المربع ۵۹۹ ظہیر ۷۷ ردالمحتار باب المربع ۵۹۹ - ظہیر
۷۷ اذہبی الى جہنم یقع ان نوى وكذا اذہبی عنی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب
الکنايات ۶۵۲، ظہیر ۷۷ ردالمحتار باب المربع ۶۲۳ - ظہیر

سوال (۵۳۵) ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس حالت میں چھوڑ چکا ہوں اگر بیوی کے متعلق کہا تو کیا حکم ہے | میں چھوڑ رکھا ہے کہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ کہیں رہے۔ اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ طلاق کئے اس کو کہا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ طلاق کے صریح لفظ سے میں اس کو مطلقہ نہیں کرتا۔ میرا نفس اس کو نہیں مانتا۔ البتہ میری طرف سے کوئی روک نہیں خواہ کہیں نکاح کرے۔ میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنا نکاح ثانی کر چکا ہوں۔ اس صورت میں اس عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: میں اس کو چھوڑ چکا ہوں "اگر نیت طلاق کی ہے اور نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ صریح لفظ طلاق" کا اگر چہ نہ کہا ہو لیکن بہ نیت یہ لفظ کہا ہو جو اس نے کہا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کی صورت میں قضاء ان الفاظ سے بلا نیت بھی طلاق کا حکم ہوتا ہے۔ بہر حال شوہر سے یہ دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اس نیت طلاق کے لفظ "چھوڑنے کا" کہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح اس کا جائز ہے۔

سوال (۵۳۶) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ خاں غنظی لکھ چکا ہوں میرے لئے حرام ہے یہ لکھا تو کیا حکم ہے | تم میری دختر کا پوری طرح خرچ نہیں دے سکتے اور تم اپنے مکان میں چھوڑ گئے تھے تمہارے خویش و اقارب نے اس کو نکال دیا ہے لہذا جب تم میں نان نفقہ دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کی گلو گھسی کر دو۔ اس کا جواب

لے واذا برہتم ترا فان كان في حالة غضب ومذاكرة الطلاق فواحدة يملك الرجعة وان فني باثنا وثلاثا فهو كما فني (عالمگیری مصری باب الانایات ۲۹۹، سرحتک و فزقک الخ یقع بباقیها البائن ان فواها (الدہلوی علی ہاشم رد المحتار باب الانایات ۲۹۹) ظفر

داماد نے اپنی عورت کو یہ لکھا، اے بیوی تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغخطی طلب کرتی ہو تو میں پیشتر فارغخطی لکھ چکا ہوں اور اس خط میں تو فارغخطی لے، تو میرے لئے حرام ہے۔ سب طرح سے میں راضی، تو میرے کام کی نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔

مندرجہ ذیل اشعار بیوی کو لکھے | سوال (۵۳۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو جو کہ اس سے طلاق ہوئی یا نہیں اپنی ہمشیرہ خورد کے گھر گئی ہوئی تھی۔ الفاظ ذیل اشعار خط میں لکھ کر بھیجے تھے۔

ترک پرگز ہو نہیں پردہ وہاں الطاف سے جیسے بے پردہ رہی ہو کچھ دنیوں ممتاز سے
گر خلاف اس کے عمل ہے یا کیا اب جائے گا زوجیت کا یا ہی رشتہ قطع ہو جائے گا
شعر متذکرہ موصول کے پہلے ہی سے مکتوب الیہا نے میاں الطاف سے جو کہ اُن کے بہنوئی ہیں پردہ ترک کر دیا تھا اور بعد اطلاع پانے کے بھی بے پردہ رہی، اس صورت میں طلاق بائن ہوئی یا نہیں۔ شوہر کا قول ہے کہ انھوں نے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔

الجواب :- اگر شوہر کی نیت طلاق کی نہیں تھی تو اس صورت میں طلاق نہ ہوگی

کہ یہ لفظ کنایات میں سے ہے۔

چلی جا میرے کام کی نہیں | سوال (۵۳۸) میاں بیوی میں ہمیشہ تکرارہ متبی تھی۔ اس شعر ان الفاظ کا کب حکم ہے | میں بہت دفعہ مرد نے عورتوں کے سامنے یہ لفظ کہے کہ تو میرے کام کی نہیں جہاں چاہے چلی جا۔ میں کچھ غرض نہیں۔ مجبور ہو کر وہ عورت اپنے ماں باپ کے یہاں چلی آئی۔ جس کو آٹھ سال گذر گئے۔ آج تک شوہر نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ اس صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر شوہر نے ان الفاظ سے نیت طلاق کی کی تھی اور بار بار طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہو گئی ہے۔ اب کہ بظاہر عدت گزر گئی دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ پھر نکاح ثانی بھی درست نہیں ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

سوال (۵۳۹) زید نے اپنی زوجہ کو کئی مرتبہ تو مجھ سے طبعہ ہو تیری ضرورت نہیں یہ کہا تو کیا حکم ہے یہ کہا کہ تو میرے سے طبعہ ہو۔ اور نہ مجھ کو تیری ضرورت ہے اور شوہر نو ماہ سے لاپتہ ہے اس میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- یہ کلمات صریح طلاق کے نہیں ہیں۔ ان کلمات میں طلاق نیت شوہر پر واقع ہوتی ہے اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تو کچھ حکم اس پر نہ کیا جاوے گا۔ اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور دوسرا نکاح عورت مذکورہ کو درست نہیں ہے۔

سوال (۵۴۰) ایک شخص مسلمان اس وقت بصرہ انگریزی جیل جیو کو لکھا کہ حکم ہے فوج میں ملازم۔ اس شخص نے جنگ میں سے اپنے گھر خط تحریر کیا اور اپنی عورت کو مخاطب کر کے یہ لکھا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ۔ بھارت ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ تم ہمارے سے مرگئی اور ہم تمہارے سے مر گئے، اس لفظ کے سوا اور کچھ ذکر طلاق وغیرہ کا نہیں لکھا۔ ایک مولوی نے اس تحریر پر طلاق تصور کر کے دوسرے مرد کے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا ہے۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہ۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے لئے کیا

لہ فالکنایات لا تطلق بہا الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار علی ہاشم

رد المختار باب الکنایات ۶۲۵، ظفر

حکم ہے۔

الجواب :- یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں اگر طلاق کی نیت سے لکھے ہوں تو ایک طلاق بائن اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ عدت تین حیض کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون تحقیق حال کے اور بدون معلوم ہونے نیت شوہر کے طلاق کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے اور طلاق کا حکم کرنے والا اور دوسرا نکاح کرنے والا گناہگار ہے۔ تو بہ کہے اور شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

اب تو میرے کام کی نہیں رہی کل با | **سوال (۵۴۱)** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ لکھے یہ کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں کہہ کر کہ تو اب میرے کام کی نہیں رہی میرے یہاں سے نکل جا، گھر سے نکال دیا۔ ہنوز زوجیت قائم ہے یا طلاق ہو گئی۔

الجواب :- یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں رنج الفاظ طلاق کے نہیں ہیں کنایات کے الفاظ ہیں۔ اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت ان الفاظ سے کیا تھی۔ اگر نیت طلاق سے کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔ بیوی سے کہا چھوڑ دیا | **سوال (۵۴۲)** ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے طلاق ہو گئی یا نہیں تم کو چھوڑ دیا تو کیا طلاق واقع ہو گئی۔

الجواب :- لفظ چھوڑ دیا کنایہ ہے۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو

لہ فالکنايات لا تطلق بها ای بالکنايات الابنية (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الکنايات ۶۳۵) ظہیر لہ فالکنايات لا تطلق بها الابنية . فتاویٰ اخروی واذہبی وقومی (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الکنايات ۶۳۵) ظہیر

طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر یہ نیت طلاق نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے میں اعتبار شوہر کے قول کا ہے مع الیمین قال فی الدر المختار والقول بہ بیمنہ فی عدم النیۃ اور مذکرہ طلاق میں اگر شوہر نے لفظ مذکورہ اپنی زوجہ کو کہا ہے تو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی کیونکہ مذکرہ طلاق بھی اس لفظ میں قائم مقام نیت کے ہے۔
 کہا تو کسی سے نکاح | سوال (۵۴۳) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں صفائی سے کرے کب حکم ہے | اپنا زوجہ سے کہا میں اس بات سے خوش ہوں کہ تو میرے سامنے کسی سے نکاح کر لے۔ اس صورت میں طلاق بائنہ ہوئی یا رجعی یا وہ اس کی زوجہ بدستور باقی ہے۔

الجواب :- یہ لفظ کنایہ ہے اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الشامی عن الذخیرۃ اذہی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ وان نوى فہی واحدة بائنة ^۱الم اور صاحب درمختار نے جو یہ نقل کیا ہے اذہی وتزوجی تقع واحدة بلا نیۃ ^۲، علامہ شامی نے فرمایا کہ یہ خلاف ہے قاضی فان کی تصحیح کے اور پھر ذخیرہ سے اس کی تائید کی۔ کما مر
 کہا تو میری عورت نہیں | سوال (۵۴۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تو میری ہے۔ کیا حکم ہے | عورت نہیں ہے لڑکے کی عورت ہے اور تجھ کو جو حمل ہے میرے لڑکے کا ہے۔ اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور عورت

۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنايات ۶۴۲ والقول قول الزوج فی تریح

النیۃ مع الیمین (عالمگیری مسری کنایات ۲۴۵) ظفیر

۲ رد المحتار شامی فیصل باب تفویض الطلاق ۶۵۲ ظفیر

۳ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنايات ۶۵۲ ظفیر

اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ فقط

سوال (۵۴۵) کریم نے اپنی عورت کو مارا اور کہا جانکل جا
سے بابتہ طلاق واقع ہوئی میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ اس کے بعد کریم نے عورت کو نوٹس دیا
کہ میں نے تجھ کو طلاق نہیں دی۔ اس پر پچایت مقرر ہوئی اور کریم نے عورت کے
رکھنے سے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کہ عورت کیا کرے۔ کریم نے کہا کہ جہاں چاہے
جاوے اور جس سے چاہے نکاح کرے۔ اس صورت میں کریم کی زوجہ پر طلاق ہوئی
یا نہ۔

الجواب:- اگر واقعی کریم نے یہ لفظ کہا تھا کہ جانکل میں نے تجھ کو طلاق
دی تو ایک طلاق بابتہ اسی وقت اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ لیکن اگر شوہر اس سے منکر
ہے اور گواہ طلاق کا کوئی نہیں ہے اور عورت کو یہ واقعہ معلوم ہے تو گویا قاضی اس صورت
میں حکم طلاق کا نہ کرے گا مگر عورت کے لئے حکم جدائی کا ثابت ہے یعنی اس عورت کو
حلال نہیں ہے کہ اس مرد کے پاس رہے۔ مجبوری میں وہ معذور ہے اور دوسرے الفاظ
جو کریم نے پچایت کے سامنے کہے وہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ اگر پہلا لفظ جو صریح ہے
ثابت نہ ہو تو ان الفاظ میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر نیت طلاق کی ہوگی تو طلاق
واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

سوال (۵۴۶) ایک شخص نے زوجہ سے کہا میر

لہذا لو قال ما انت لی بامر ائہ اولست لك بزواج ویدی الطلاق یقع عند بی حیة
وعند هما لا یقع (عالمگیری مسری ۳۵۰) ظفر ۲۵۰ والمرأة کالفا صی اذا سمعه او اخر
عدال لا یحل لها تمکینه الم و فی البزاریة عن الادرجدی انها ترفع الامر للقاضی ف
حلف ولا ینبیه لها قال لا یقع علیه قلت ای اذا لم تقدر علی الدائم والسترب ولا علی
منعه عنها فلا ینافی ما قبله (رد المحتار باب المریع ۵۹۰) ظفر

تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں۔ تم اور یہ بستی مجھ سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئے اور یہ لفظ بھی کہا کہ تم کو طلاق دے کر جاؤنگا۔ طلاق ہوئی یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایات سے ہے اور دلالت الحال کی وجہ سے طلاق بائن ہو جاوے گی۔ ولا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال كذا في الدر المختار و افاد الشامي تحته فمفسر المذاكرة بسؤال الطلاق الخ اور تین طلاق نہیں واقع ہوگی اگرچہ نیت بھی کی ہو۔ لا يدحق البائن البائن الخ در مختار۔

سوال (۵۴۷) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو ایک دفعہ یہ لفظ کہا "چھوڑی سے بار" اس صورت میں حلالہ کی ضرورت تو نہیں ہوگی۔

الجواب :- اگر بیت طلاق یہ لفظ شوہر نے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نکاح جاریہ بلا حلالہ درست ہے۔

سوال (۵۴۸) زید زوجہ خود را در حالت جنگ و مجادله گفت انت لی حرام۔ ازیں لفظ طلاق واقع شد یا نہ۔

الجواب :- قال في الشامي في لفظ حرام وسياتي وقوع البائن به بلائيه في زماننا للتعارف^{نکھ} پس ہر گاہ در لفظ حرام وقوع طلاق بائنہ بلا نیت متعارف گشت۔ از قول زید انت لی حرام طلاق بائنہ واقع خواهد شد۔

سوال (۵۴۹) شخص غائبانہ رو بروئے شاہدین نکاح مجھ پر حرام ہے میں اسے بی دنگا کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی عاقلین حرین بالغین اسم زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانہ علی

۱۔ الدر المختار علی بامش رد المختار باب الکنايات ۶۳۵ ظفر ۷۷۱ ایضاً ۶۳۶ ظفر ۷۷۲
۲۔ فالکنايات لا تطلق بها الا بنية الخ فنحو اخرجي واخرجي واذهبي الخ مخرجك و
فارقك (الدر المختار علی بامش رد المختار باب الکنايات ۶۳۵، ظفر ۷۷۲ رد المختار باب الکنايات ۶۳۶ ظفر ۷۷۲)

حرام من اور فروخت خواہم نمود۔ آیا بایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شد یا رجعی۔

الجواب :- دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق لفظ است و اگر بجائے عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت و در مختار فرمودہ کہ بلا نیت طلاق واقع میشود قال فی الدر المختار قال لا یموت انت علی حرا اھدالی ان قل یفتی بانہ طلاق بائن وان لم یموت لغلبة العرف ای قال الشامی قولہ وان لم یموت قلت الظاہر انہ اذا لم یموت شیئاً اصلاً یقع دیانۃ ایضاً و فیہ ایضاً قولہ لغلبة العرف اما کونہ بائناً فلانہ مقتضی لفظ الحرام لان الرجعی لا یحرم الزوجۃ مادامت فی العدة وانما یصح وصفہا بالحرام بالبائنی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

آہا تو جان اور ترا کام کیا حکم ہے | سوال (۵۵۰) زید کی بیوی اس کے تشدد کی وجہ سے
میکے چلی گئی مگر زید سے اجازت لے کر۔ اور پندرہ دنوں میں واپسی کا وعدہ بھی کیا مگر واپس
نہیں ہوئی۔ زید نے دو خط لکھے۔ اس کے بھائی کے نام لکھا اس خط کو دیکھتے ہی پہونچا دو۔
جس طرح ممکن ہو اگر خدا خواستہ نہیں پہونچاؤ گے تو واضح رہے کہ مجھ سے اد آپ کی ہمشیرہ
سے کچھ سروکار نہیں رہے گا۔ آئندہ آپ جانیں اد آپ کا کام۔ دوسرا خط بیوی کے نام
بھیجا "اگر تو فلاں دن اپنے بھائی کے ہمراہ میرے یہاں پہونچ گئی تو فہما" ورنہ تو جان اور ترا کام
بیوی اس متعینہ دن پر نہیں گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- یہ الفاظ "تو جان اور ترا کام" الفاظ کنایات میں سے ہیں اور ظاہراً غلیۃ
بریہ کے ہم معنی ہیں۔ لہذا اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہندہ
پر واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

لہ دیکھئے رد المختار باب الاطلاق ۱۱۱ و ۱۱۲۔ طہر لہ فالکتابات لا یطلق بہا الا بئینہ و یدل علی

الحال (الی قولہ) نحو حلیۃ بریۃ (الدر المختار علی بائیں رد المختار باب الکناات ۱۱۲۔ طہر

پہلی جانگل جا بیوی سے کہا | سوال (۵۵۱) اگر کوئی شخص غصہ میں عورت کو کہے پہلی جا نکل جا تو ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- اپنی زوجہ کو پہلی جا نکل جا کہنے سے اگر نیت طلاق کی ہے طلاق ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ۔

تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا سے طلاق | سوال (۵۵۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا پہلی جا۔ میری طرف سے بھنگیوں میں جا یا چاروں میں، میں تیرا خواہاں نہیں ہوں۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- ان الفاظ میں نیت سے طلاق پڑتی ہے۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو گئی اُس سے دریافت کر لیا جاوے۔

تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہا | سوال (۵۵۳) مسماۃ فاطمہ سے عزیز الدین نے نکاح کیا۔ اور کوئی حق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے مسماۃ نے یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے میں تجھے باپ سمجھتی ہوں اور میں تیری بیٹی ہوں بلکہ زوجہ نے طلاق تک لے لی اور شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ جہاں جی چاہے بیٹھ جا میرا تیرا کچھ تعلق نہیں ہے اور مسماۃ کو طلاق بنا چکا تھا جب جھگڑا ہوا فوراً طلاق لے لی کیا علم ہے۔

الجواب :- زوجہ کے ان الفاظ کہنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ اختیار طلاق کا شوہر کو ہوتا ہے نہ زوجہ کو۔ زوجہ اگر یہ کہے کہ تو میرے اوپر حرام ہے یا تو میرا باپ ہے یا میں تیری بیٹی ہوں یا اسی قسم کے الفاظ کہنے سے یا صریح طلاق کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔ البتہ شوہر نے جو یہ الفاظ کہے کہ میرا تیرا کچھ تعلق نہیں جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا۔ اگر ان الفاظ سے نیت شوہر کی طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ

لہ فالکنايات لا تطلق بهما قضاء الابنية او دلالة الحال (الی قولہ) فنحو اخری

اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی ہے مگر یہ الفاظ شوہر نے کہے ہیں کہ جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جائیو۔
یہ الفاظ ایسے نہیں ہیں کہ اُن سے عورت کو طلاق لینے کا اختیار حاصل ہو جاوے۔ فقط

یہ کہنا کہ مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں | سوال (۵۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے بھائی کو خط لکھا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ تم کو اپنی ہمیشہ یعنی میری زوجہ کا اختیار ہے اُس کو جس جگہ تمہارا دل چاہے بٹھلا دو۔ مجھ کو کچھ اُس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں ہے۔ یہ خط پڑھتے ہی اُس شخص نے بعد گزرنے عدت کے دوسری جگہ نکاح کر دیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہ | ادیہ طلاق بائن ہے یا کیا۔

الجواب: ساگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائیگی
لست لك بزواج اولست لی بامراءة اوقالت لست لی بزواج فقال صدقت طلاق
ان نواه۔ در مختار۔ وفي الشامي و اشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذا الكناية رجعي
كذا في البحر۔ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں نیت کرنے پر طلاق رجعی واقع ہوگی
بعد عدت کے نکاح اُس کا دوسرے شخص سے صحیح ہے۔

بیوی سے کہا جس سے | سوال (۵۵۵) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ تو فلاں شخص
چاہے ہمبستر ہو۔ سے ہمبستر نہ ہونا اور جس سے چاہے ہمبستر ہو۔ اس کہنے سے وہ عدت

زید کے نکاح خارج ہوئی یا نہ۔

الجواب: اس کلام سے زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور

اُس پر طلاق نہ پڑے گی۔ فقط

مجھ سے تم سے کوئی واسطہ نہیں | سوال (۵۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اُس کی

ماں 'دادی' چچا کے رد برد مجھ سے اس کلمہ کو کہا کہ مجھ سے اور تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے
اس صورت میں وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔ اور بچے والد سے کچھ پانے

لہ لو قتل لہ بقی بینی و بینک و نو ی یقم (مالگیری کشوری ۲۹۴) رد المحتار ۲۳۳ باب البصرۃ ۱۰

کے سختی ہیں یا نہ۔ اور وہ لڑکی اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب: اگر شوہر نے یہ لفظ کہ مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرا نکاح اُس عورت کو درست ہے اور اگر بہ نیت طلاق اُس نے یہ لفظ نہیں کہا یا سرے سے وہ اس لفظ کے کہنے سے انکار کرتا ہے تو چونکہ گواہی شرعی پوری موجود نہیں اس لئے طلاق ثابت نہ ہوگی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور جب تک طلاق ثابت نہ ہو عورت کا نفقہ بھی اسی کے ذمہ ہے اور باپ کے مرنے کے بعد بچوں کو اُس کا مال حسب حصص شرعیہ ملیگا۔ فقط

سوال (۵۵۷) زید نے غصہ میں زوجہ سے کہا 'میں نے تجھ کو چھوڑ دیا تو میری بیٹی کے مانند ہے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔ اگر زید اس سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد کر سکتا ہے یا جب چاہے مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر طلاق کی نیت سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور ظہار اس سے نہیں ہوتا۔ نیت طلاق ہو جانے کی صورت میں زید اس سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔ مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

سوال (۵۵۸) زید نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ دعاہ کے بعد سری فارغ النکاح کر دیں کیا حکم ہے زوجہ کو فارغ النکاح کر دیں "اس خط کو آنے ایک سال ہو گیا۔

لو قال لزوجتي بيني وبينك عمل ونوى بقم (ما لگیری کشوری بقم) فالکنايات لا تطلق بها الابنية (ما لگیری علی ہاشرد لہما باب النکایات ۶۳۵) وغیرہ وان نوى باسالی غل ای حکامی و کن الوحده علی بر الوظہار او طلاقا صحت نیقہ و وقع مانواہ لکن کما تہ (لہما لہما علی ہاشرد لہما باب طلاق ۶۳۵) وغیرہ

وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب، شوہر نے جو اپنے بھائی کے نام خط لکھا ہے کہ بعد دو ماہ میری وجہ کو فارغ البال کر دیں۔ اگر نہ نیت طلاق ایسا لکھا تھا اور اس کے بھائی نے خوافی تحریر شوہر کے اس عورت کو فارغ البال کر دیا یعنی طلاق دیدی تو اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔ بدون نیت شوہر کے طلاق کی اور بدون اپنے بھائی کے طلاق دینے کے، طلاق واقع نہ ہوگی پس اگر بھائی نے طلاق دیدی ہے اور شوہر کی نیت بھی یہی تھی تو بعد طلاق دینے کے اگر عدت یعنی تین حیض گزر گئے تو اب وہ عورت دوسرا نکاح جس سے چاہے کر سکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں کر سکتی، بھائی کو چاہئے کہ اول شوہر سے دریافت کرے کہ تمہاری نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اس کے بعد جب وہ لکھے کہ میری غرض یہ تھی کہ طلاق دے دو۔ اس وقت بھائی کو چاہئے کہ طلاق دیدے جب وہ طلاق دیدے گا۔ اس کے بعد تین حیض عدت کے پھر دے کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

کہا کہ میرے کام کی نہیں | سوال (۵۵۹) ایک شخص نے چھ سال ہوئے اپنی زوجہ طلاق دے چکا کہ حکم ہے | کو ان لفظوں سے طلاق دی کہ تو میری ماں بہن ہے میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا۔ یہ میرے کام کی نہیں میں تو طلاق دے چکا۔ اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے مزید کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اور جن لوگوں کے سامنے مذکورہ الفاظ کہے تھے ان میں بعض مر گئے بعض زندہ ہیں۔

الجواب، اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی لیکن اگر شوہر نکاح کرے تو وہ عورت عادل کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی، اور دو گواہ عادل طلاق کے۔ ہوں تو طلاق ثابت۔

۱۵ فانکذبات لا تطلق بہا الا بنیۃ (المد الخار علی ہامش رد المحتار) ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵

ہوگی۔ انکار شوہر معتبر ہوگا اور باوجود گواہوں کے انکار شوہر کا معتبر نہ ہوگا۔ اگر دو گواہ طلاق کے موجود ہیں تو اب جبکہ چھ سال طلاق کو گزر چکے ظاہر ہے کہ عدت طلاق جو تین حیض میں بھی گزر گئی۔ اس حالت میں عورت مطلقہ کو دوسرا نکاح کرنا صحیح و درست ہے۔

کہا کہ جہاں تیری مرضی ہو | سوال (۵۶۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی کہ چل جا۔ کیا حکم ہے | جہاں تیری مرضی ہو چلی جاؤ۔ مجھے کچھ دعویٰ نہیں ہے۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوگی۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ فقط

سردکار نہیں کہ جلد طلاق کی نیت | سوال (۵۶۱) ہاجرہ کے شوہر نے ہاجرہ کے ساتھ سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں | بدسلوکی کی۔ ہاجرہ کے دریافت کرنے پر کہا کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں اور نہ مجھ کو تم سے۔ ہاجرہ اپنے میکہ میں چلی آئی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شوہر اول آمادہ فساد و تکرار ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: اگر شوہر نے یہ لفظ کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں الخ بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ لیکن اگر شوہر بہ نیت طلاق کہنے سے انکار کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور بدون طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح ہاجرہ کا درست نہ ہوگا۔ فقط

دوسرا خاندان کر لے کہنے | سوال (۵۶۲) زبیدہ کا خاوند کسی سال سے انہی بی بی زبیدہ سے بشرانیت طلاق ہوگئی | بے خبر ہے اور گدگری کرتا ہے۔ بی بی کی طرف سے سوا حل کرنے

۱۵ فنحو اذہبی واخرجی وقومی الخ ففی حالة الرضاء متوقفا لا قسام علی بنتہ (در مختار و لو قال لها اذہبی ای طریق شئت لا یقع بد و النیة (ما لئیری معری کتاب الطلاق ص ۳۰۳) ظفیر ۱۶ فالکنایات لا تطلق بہا الا نیة او لا لظالم ل (الدائمہ طریقی ہا مشرد الحق رباب لکنایات ص ۳۰۳) ۱۷ لمریق بیغی و بینک عمل ونوی یقع کذا فی القایہ (ما لئیری کنایات ص ۳۰۳) ظفیر

پر جواب دیا کہ میں اس کا خرچہ نہیں چلا سکتا وہ اپنا دوسرا خاوند کر لے۔ میرا کوئی اعمر نہیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق شوہر نے کہے ہوں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر نیت طلاق سے نہ کہے ہوں تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ فقط

سوال (۵۶۳) ایک شخص نے عدالت میں یہ بیان کیا کہ میں نے اپنے شوہر سے طلاق کر دی ہے۔ کیا اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ مسأۃ دہولاں میری عورت تھی وہ بدچلن ہوگئی تھی اور بارہ سال ہوئے میرے گھر سے نکل آئی تھی میں نے اس کو طلاق نہیں دی ہے۔ اس کا گذارہ حرام کاری پر ہے۔ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا۔ میری شادی کو ۱۳ سال کا عرصہ ہوا۔

الجواب :- اس لفظ سے کہ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کنایات میں سے ہے اگر بہ نیت طلاق شوہر اس لفظ کو کہے تو اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور شامی میں کہا کہ دلالت حال اس صورت میں نیت کے قائم مقام نہیں ہے عبارت مختار یہ ہے لست لك بزواج اولست لی بامرأة او قالت لست لی بزواج فقال صدقت طلاق ان نواه الخ شامی میں ہے قوله طلاق ان نواه لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق كما تصلح لانكاره فيتعين الاولى بالنية لانه لا يقع بدونها اتفاقا لكونه من الكنايات واشار الى انه لا يقوم مقام دلالة الحال الخ واشار بقوله طلاق الى ان الواقع بهذه الكناية له ولو قال اذمبي وتزوجي واحدة اذ انوى (مالمیری مصری کنایات ج ۲) والقول قول الزوج في تزويج النية مع اليميني (ایضاً ج ۲) ظفر

سراجہ کذا فی البحر من الکنایات ص ۲۵۲

کسی اور شخص سے یہ شادی کر لو کہنے | سوال (۵۶۴) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تم قلم سے بغیر نیت طلاق نہ ہوگی | دوات لے آؤ کہ تم کو تحریر کر دوں از دواج کسی اور شخص سے کر لو آیا اس صورت میں طلاق پڑھاوے گی یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں بدون نیت طلاق واقع نہ ہوگی۔ کذا فی المرد المحتار ص ۲۵۲
سوال (۵۶۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو جھگڑے میں کہا کہ تجھے ہمیشہ ہے تو کیا حکم ہے میری بیوی ہے یہ بھی کہا کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- در مختار میں ہے والی بنو شیشا او حذف الکاف لغاۃ النہ عنی اگر کچھ نیت نہ کرے یا صرف تشبیہ کو حذف کر دے مثلاً یہ کہے کہ تو میری بہن ہے تو یہ لغو ہے۔ اس سے ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوگی اور یہ لفظ کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کنایا میں سے ہے۔ اگر نیت طلاق سے یہ لفظ کہا ہو تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی وہ نہ کچھ نہیں پس اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو وہ اس عورت کو رکھ سکتا ہے وہ اس کی زوجہ ہے اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ کہے ہیں تو نکاح جدید کے بدون حلالہ کے وہ اس کو لوٹا سکتا ہے۔ فقط

ایک جملہ کا مطلب | سوال (۵۶۶) در مختار کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔

لہ رد المحتار باب الصریح ص ۲۵۲ ظہیر لہ ولو قال اذہبی فتزوجی وقال لمارا نوا الطلاق لا یقع شیء الا ویویدہ ما فی الذخیرۃ اذہبی وتزوجی لا یقع الا بالنیۃ
رد المحتار باب الکنایات ص ۲۵۲، ظہیر لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب انظار ص ۲۵۲ ظہیر

ولا یقع بأربعة طرق علیک مفتوحة

الجواب ۱- اربعہ طرق مفتوح ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرف
ہا ہے چلی جاوے اختیار ہے اور جس راستہ کو چلے کچھ روک نہیں ہے پس غرض فتنہ کی یہ
ہے کہ اس لفظ کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے لیکن اگر سوال (۵۶۷) اگر کوئی شخص اپنی بیوی
چھوڑ دیا کہا تو پھر بائنہ ہو گئی رجعت نہیں ہو سکتی کو بحالت غصہ ایک مرتبہ لفظ طلاق کا کہہ دے
اور دوسرا لفظ چھوڑ دے منہ سے نکل جاوے تو رجعت کا کیا حکم ہے اور اگر چند مرتبہ لفظ چھوڑ دے
کہا جاوے تو کیا حکم ہے۔

الجواب ۲- ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اس
میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور اگر اس کے بعد لفظ چھوڑ دے
نہی کہا تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اس میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور لفظ چھوڑ دے
بہ نیت طلاق کہنے سے بھی ایک طلاق بائنہ رہتی ہے۔ فقط

بیوی سے کہا تو میری بہن ہو چکی ہے سوال (۵۶۸) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی
جہاں چاہے نکاح کر لے کیا حکم ہے زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہو چکی جہاں چاہے اپنا نکاح
کر لے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

الجواب ۳- اپنی زوجہ کو یہ لفظ کہنا کہ تو میری بہن ہو چکی لغو ہے اس سے طلاق
نہیں ہوئی مگر یہ لفظ کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہنا چاہئے۔ البتہ یہ لفظ کہ جہاں چاہے نکاح

۱۵ دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الکنايات ۶۵۲ - پوری عبارت ہے ولا یقع بأربعة
طرق علیک مفتوحة وان نوى ما لم یقل خذی ای طریق شئت (رد مختار) کا نہ یرید
ان مراد الناس بمثله اسلکی الطريق الاربع والا فاللفظ انما یعطى الامر بسلوک احد هالک
ان تقع واحداً بائنه فتم (رد المحتار باب الکنايات ۶۵۲) نفیر

کر لے کنا یہ طلاق ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فقط

سوال (۵۶۹) ایک شخص نے دوسرے سے آکر کہا کہ بیوی چھوڑی کسی نے ہنسی سے کہا اس نے ہنسی میں جواب دیا چھوڑی۔ دل میں کچھ خیال نہیں تھا، اس بیوی چھوڑی کیا حکم ہے صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی کیونکہ ہنسی میں بھی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور چھوڑنے کا لفظ عرف ہندوستان میں بمعنی طلاق کے ہے۔ فقط (اگر نیت طلاق کی ہوگی تو طلاق واقع ہوگی مگر نیت ظہیر) چھاباڑ قطع تعلق بیوی کے جواب میں سوال (۵۷۰) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم ایک کہا مگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے سال کے لئے اپنے والدین کے یہاں چلی جاؤ میں کسی دوسری جگہ جاؤں گا۔ زوجہ نے کہا کہ میں سال بھر کے لئے تو جاتی نہیں۔ ہاں اگر تم قطع تعلق کر کے ہمیشہ کے لئے چھوڑ آؤ تو چلی جاؤں گی۔ زید نے کہا میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ پھر زید کے منہ سے ویسے ہی اشارے گفتگو میں بلا نیت و ارادہ یہ نکلا کہ اچھا جیسے تم چاہتی ہو ویسے چھوڑ آؤں۔ وہ بولی کہ ہاں، زید کے منہ سے بلا ارادہ طلاق کے یہ نکلا کہ اچھا جاؤ۔ آیا اس لفظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

الجواب :- بدو نیت طلاق کے اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ فقط

لے ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی و نحوہ (السد المتعار علی ہامش رد المحتار باب التہاریم ۹۲) ظہیر لے ولو قال لها اذہبی فتزوجی یقع واحدة اذ انوی (مالک لیبی مصری کنایات ۱۲) ظہیر لے ثلث جلا من جد و هن لهن جملہ النکاح و الطلاق الخ مشکوٰۃ باب الطلاق ۴۰) ظہیر لے فالکنایات لا تطلق بها الابنۃ او دلالۃ الملک فنحو اخری و اذہبی و قومی (السد المتعار علی ہامش رد المحتار باب کنایات ۶۳ و ۶۴) ظہیر

بلا نیت طلاق غصہ میں بیوی سے | سوال (۵۷۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو بحالت غصہ کہا تم آزاد ہو، تو کیا حکم ہے | کہا کہ تو مجھ سے آزاد ہے اور ان الفاظ کے کہنے سے اُس کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ صرف غصہ میں ڈھانے کی وجہ سے اُسے کہہ دیا تھا۔ بعد ازاں وہ غصہ ڈیڑھ سال تک اپنی والدہ کے یہاں رہی۔ اب وہ شخص راضی کر کے پھر اپنے گھر لایا کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی اور کون سی طلاق واقع ہوگی جس میں صرف نکاح کی حاجت پڑے گی یا تحلیل کی۔

الجواب :- حالت غصہ میں اپنی زوجہ کو اس لفظ کے کہنے سے کہ تو آزاد ہے، ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے قضا نیت کا اعتبار نہیں ہے کذا فی الشامی۔ لہذا اس عورت کو بدون نکاح جدید کے رکھنا درست نہیں ہے۔ پس اگر دوبارہ نکاح کرنے پر رضامند ہیں تو بدون طلاق کے نکاح ہو سکتا ہے از سر نو نکاح کر لیا جاوے۔ فقط

لے فارغ غلطی۔ لے طلاق کہنے | سوال (۵۷۲) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر سے طلاق ہوئی یا نہیں | کا خرچ پوری طرح نہیں دے سکتے اور جب تم میں نہی و نفقہ دینے کی طاقت نہیں تو اس کا کوئی خلاصہ مانتہ کر دو۔ اس کا جواب داماد نے اپنی عورت کو یہ دیا کہ تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغ غلطی طلب کرتی ہو۔ اب تو میرے کام کی نہیں۔ میرے واسطے تو حرام ہو چکی لے فارغ غلطی، لے طلاق۔ اس صورت میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔

الجواب :- فارغ غلطی کا لفظ کہنے یا کہنے سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اگر عورت اُس کو قبول کر لے۔ اور حرام ہو چکی وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہیں کہ اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو یا مذاکرہ طلاق کے وقت یہ الفاظ کہے جا دیں تو

لے قال انت طالق اوانت حر و منی الاخبار کن ذواقم قضاء الا اذا شهد علی ذالک رد بختل

ای علی انه یجب کذا (اردو المختار باب الصریح ۶۴۶) ظفر

طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ فقط

سوال (۵۷۳) غلام جیلانی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیتا ہوں اپنے نفس پر حرام کر لیا جہاں چاہے چلی جا طلاق میں کہا کیا حکم ہے

کو طلاق دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے میں نے اس کو اپنے نفس پر حرام کر دیا ہے۔ اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اپنا نکاح کر لے۔ اگر عدت میں یا بعد عدت کے تجدید نکاح کر لیں تو صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں غلام جیلانی کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئیں۔ وہ مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔ لہذا عدت میں یا بعد عدت کے غلام جیلانی اس کو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

سوال (۵۷۴) ہندہ بیان کرتی ہے کہ جس وقت سے بیوی سے کہا میں تم سے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کر لو کیا حکم ہے میری شادی ہوئی شوہر بالکل میری طرف مخاطب نہیں ہوا ایک روز شب کو میں نے شوہر کا ہاتھ پکڑا۔ تب شوہر نے مجھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں بالکل تیرے لائق نہیں ہوں تم اپنا دوسرا انتظام کر لو۔ یہ کہہ کر پانچ روپیہ دیدیے اور صبح کو کہیں چلا گیا۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

۱۔ فالكنايات لا تطلق بها الابنية او دلالة الحال ان فنحو اخر حى واذ هي وقوى الخلية بربية حرام (الدر المختار مل بشر رد المحتار باب الكنايات ۶۳۲) غفر له الصريح يلحق الصريح ويلحق الباش بشرط العدة (رد مختار) واذ الحق الصريح الباش كان بائنا لان البينة السابقة عليه تمنع الرجعة كما في الخلاصة (رد المحتار باب الكنايات ۶۳۵) قال الزوج طلاق ميكنم طلاق ميكنم؟ كرى ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قوله كم لانه استقبال فلم يكن تحقيقا بالتشكيك ولو قال بالعربية اطلق لا يكون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا ما لغير مصرى كنايات ۶۳۲ غفر

الجواب :- اگر بنیت طلاق شوہر نے یہ لفظ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ عدت گزرنے کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے قاضی شرعی بعد تاجیل کے تفریق کر سکتا ہے۔ مگر وہ اس زمانہ میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ قاضی شرعی موجود نہیں ہے۔ فقط صورت ذیل میں کیا حکم ہے؟

سوال (۵۷۵) بندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا وڈھائی سال تک دونوں میں تعلق زن و شوہر ہوا۔ بعدہ زید نے بندہ کو گھر سے نکال دیا اور کہہ دیا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلی جا میرے کام کی تو نہیں ہے۔ مجھ سے کوئی تعلق نہیں جو تیرا جی چاہے سو کر۔ تب بندہ پیشہ کسب کا کرنے لگی۔ اب کسی عالم دین کا دغظ من کر اس کو یہ خیال ہوا کہ میں اس فعل قبیح کو چھوڑ کر اپنا نکاح کسی شریف کسی بھلے آدمی سے کر لوں چونکہ زید نے بندہ کو طلاق نہیں دی ہے لیکن کسب کرنے کی حالت میں نکاح ٹوٹا یا نہیں اسد دوسرا نکاح کرنے کی حالت میں طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب :- پیشہ زنا وغیرہ سے نکاح شوہر اول کا باطل نہیں ہوا اور الفاظ مذکورہ جو زید نے کہے کنایات طلاق میں سے ہیں ان میں وقوع طلاق کے سے نیت طلاق کی ضرورت ہے پس اگر وہ الفاظ بنیت طلاق کہے ہوں تو طلاق واقع ہوگی دوبارہ طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ عورت پھر محل طلاق ہے اور اگر بنیت طلاق الفاظ مذکورہ نہ کہے تھے تو جواز نکاح ثانی کیلئے شوہروں کے طلاق کی ضرورت ہے کنافی الشای وغیرہ۔ فقط

سوال (۵۷۶) زید نے اپنی زوجہ بندہ کو یہ کہا کہ اس سے زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے؟ ہم سے زندگی بھر کوئی واسطہ اور تعلق نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہ ہوگی؟ یہ الفاظ غصہ کی حالت میں کہے ہوئے ہیں یا بنیت طلاق ہو جب بھی وہی حکم ہے جو غصہ کی حالت میں ہے یا

لے فالکنایات لا ینطی بہا الا بجمہ الدائمہ میں ہوتی رہا۔ اب اس سے چھوٹے میرے ذہن
قل لها اذہی ای طریق سنت لا یقیدون النیة وہ شرعی مصری باب کنایات چھوٹے میرے

نہیں۔ زید ہندہ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں اور بعد نکاح پھر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔
الجواب :- یہ لفظ کنایات کی قسم ثانی میں داخل ہے اور حکم اس کا یہ ہے کہ حالت غصہ میں بدون نیت کے اس میں طلاق واقع نہ ہوگی فی الدہ المختار و فی الغضب توقف۔
 لہذا اگر نیت طلاق نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر نیت طلاق کی تھی تو ایک طلاق ہائے اس میں واقع ہوئی۔ دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور لفظ مذکور سے پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط

سوال (۷۷۷) ایک شخص کو درپائے شہر کیا گیا۔ وہ مارنے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں اس سے دریافت کیا کہ تمہارے بعد تمہاری بیوی کا کس طرح گزر ہوگا۔ کیا تمہارے بعد اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے تو اس نے جواب دیا کہ میرے جانے کے پانچ برس بعد جو تمہارا دل چاہے سو کر نام کو اختیار ہے۔ اب اس کو گئے ہوئے چھ سال گزر گئے اب اس کی عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پہلے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے صاف لفظوں میں طلاق نہیں دی اس لئے اس کی نیت کا حال معلوم ہوا اس لئے وہ مفقود الخبر ہے کہ اب اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ جائز ہو جاوے۔ بہر حال اس صورت میں نکاح ثانی کرنا اس عورت کا دست نہیں ہے۔ فقط

سوال (۷۷۸) زید اپنی بیوی کو کچھ سمجھا رہا تھا کہ وہ نہیں شوہر نے کہا جاہل جاہل حکم ہے مانتی تھی۔ بیوی کی خواہش آزمانے کے لئے زید نے کہا کیا تو طلاق چاہتی ہے اس نے کہا ہاں زید نے کہا جاہل جاہل۔ بیوی وہاں سے اٹھی نہیں۔ کچھ دیر بعد زید نے رجوع کر لیا۔ زید کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ نیت طلاق نہیں کہا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اگر لفظ اس لفظ کو تین مرتبہ یا زیادہ کہتا تو کیا حکم ہوگا۔

لے السلام علی ہاشم و آلہ و سلم اب الکلمات متکثرہ ظہر

الجواب ۱۔ اس کلمہ سے جیسا کہ زید کہتا ہے جبکہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق اس پر واقع نہیں ہوگی اور ہرستور نکاح اُن میں قائم ہے اور اگر زید کی نیت طلاق کی ہوتی اور نہ نیت طلاق تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ جاہلی جا کہتا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی اور رجعت صحیح نہ ہوتی۔ کیونکہ طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے۔ نکاح جدید کی ضرورت ہوتی ہے۔

س اس کو لکھا کہ اپنی نورحشی **سوال (۵۷۹)** زید اپنی زوجہ کی نسبت اپنی خوشدامن کو تحریر کا عقد کہیں کر دیں کیا حکم ہے کرتا ہے کہ اپنی نورحشی کا عقد بہت جلد کہیں کر دیں۔ یہ مانگے از روئے مخالفت نہیں ہے بلکہ بہترائی کی رائے دے رہا ہوں۔ کیا طلاق ہو سنی۔

الجواب ۱۔ اس سے طلاق نہیں ہوگی۔ فقط

اپنے اور پر حرام کیا **سوال (۵۸۰)** میری منکوہ میری بتیرا جازت بیگانہ کے گھر چلی گئی ہیں کہنے کا کیا حکم ہے نے اس کو سمجھایا اس نے نہیں مانا۔ بلکہ مجھ کو گالیاں دینی شروع کیں اور بغیر اجازت اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ اس کے والد نے مجھے مجبور کیا تو میں اُس کے چھوڑنے پر تیار ہو گیا۔ اشامپ نويس نے خوہرے پوچھا کہ تم نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا تو میں نے مارے ڈر کے تین مرتبہ کہا کہ میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا اور عرائض نويس نے میرا انگوٹھا لگو لیا۔ چند روز بعد عورت میرے پاس آئی کہ میں تم سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتی لیکن اس کے والد نے بعد مدت کے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں۔

الجواب ۱۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ ہو گئی جیسا کہ حکم لکھایا ہے کہ الفاظ کنایات کے بار بار مادہ ایک طلاق بائنہ ہی رہتی ہے۔ کذا فی الشامی۔

۱۔ فالکنايات لا تطلق بها الابنية الخ فخرجوا خرجي واذ هي دائر المختار مل ہاشم رد المحتار باب الكنايات ۲۳۵، ظفر ۲۳۵ فالکنايات لا تطلق بها الابنية او دلالة الحال الخ فخرجوا خرجي واذ هي وقوم يحتل سدا الخ ويقع بها قبحا ای باقی الفاظ الکنايات المذكورة الخ الباش ان نواھا الخ لا یلحق الباش الباش (ہما المختار مل ہاشم رد المحتار باب الکنايات ۲۳۵ و ۲۳۶، ظفر

پس اگر دوسرے شخص سے اس عورت مطلقہ کا نکاح بعد گزرنے عادت کے ہوا ہے تو وہ نکاح صحیح ہو گیا، ورنہ عادت طلاق اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں۔ پس اگر تین ماہ دس یوم میں اس عورت کو تین حیض آچکے ہیں تو عادت اس کی پوری ہو گئی اور نکاح جو کہ بعد عادت کے ہوا صحیح ہو گیا شامی وغیرہ۔ اور واضح ہو کہ طلاق ہائے میں شوہر اول اس عورت مطلقہ کو بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔ مگر نکاح جدید کر سکتا ہے۔ لیکن جبکہ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور نکاح بعد عادت کے ہوا تو شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی

نہیں ہے میری طلاق و فارغ غلط سمجھو کیا حکم ہے

سوال (۵۸۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے رشتہ داروں سے کہا کہ عورت میرے کام کی نہیں ہے میں اس کو کھانا نہیں چاہتا۔ لہذا اپنی لڑکی کو میرے گھر سے لے آؤ اور یہی میری طلاق و فارغ غلط سمجھو ان الفاظ کے کہنے سے عقد قائم رہا یا طلاق واقع ہو گئی۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق ہائے اُس عورت پر واقع ہوگئی اور علت گذرنے پر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

ایک مرتبہ طلاق کہا بدترین | سوال (۵۸۲) مجھ میں اور میری زوجہ میں ایک روز ٹکرا رہا تھا۔ اس مرتبہ چھوڑ دی تو کتنی طلاق پڑی | پر اس کے ماموں نے پورا احمد نے مجھ کو اس قدر مارا کہ میری آنکھیں پتھر بن گئیں میرا اگلا گھونٹ کر تقریباً دو سو جوتے مارے۔ اس وجہ سے بحالت غصہ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ اس پر ایک شخص نے آکر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو چھوڑ دی۔ میں نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ چھوڑ دی۔ لیکن لفظ طلاق صرف ایک مرتبہ کہا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس صورت میں سائل کی زودہ پہ دو طلاق بائنہ واقع ہوئیں۔ کیونکہ ایک طلاق نزع لفظ طلاق سے واقع ہوئی اور پھر تین بار چھوڑ دی چھوڑ دی کہنے سے ایک طلاق بائنہ اور واقع ہوئی۔ جیسا کہ رد مختار میں ہے والہاش

یصلح الصبیح پس سائل اگر اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے اور وہ عورت بھی راضی ہو تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

کناہ کے مختلف جملے کے سوال (۵۸۳) میں نے اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ کہے آج تو کتنی طلاق واقع ہوئی میں نے عورت کے نکاح کا سوت توڑ دیا غیر عودت کے موافق حرام جانا۔ زندگی کے واسطے چھوڑ دیا اور وہ میرے واسطے حلال نہ ہو سکے گی۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی یا مغلطہ۔ دوبارہ اس کو رکھنے کی کیا صورت ہے۔

الجواب :- اس صورت میں سائل کی زوجہ سائل پر حرام ہو گئی اور اس پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور نکاح کا تعلق منقطع ہو گیا۔ مگر چونکہ یہ طلاق لفظ کناہ سے دی گئی ہے اسلئے وہ عودت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو گئی۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں تصریح ہے الباشن لا یصلح الباشن الخ لہذا سائل اس مطلقہ بائنہ سے بلا علالہ کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ عودت میں بھی اور بعد عودت کے بھی۔ کیونکہ تین طلاق اس صورت میں نہیں ہوئی۔ کذا فی کتب الفقہ۔ فقط

سوال (۵۸۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ میں نیت سے کہے تو طلاق ہو جائیگی یہ الفاظ کہے تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ اب تو میرے گھر سے نکل جا۔ اب میں نے تجھ کو تمام تکلیفوں سے علیحدہ کر دیا تو اپنے باپ کے یہاں رہا کیجئے۔ اب تیرا واسطہ مجھ سے نہیں رہا۔ پھر معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے اس کی نیت طلاق کی تھی تو اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی۔ شوہر بلا علالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہ اور عودت بعد سری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

الجواب :- شوہر کا یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں بلا حرف تشبہ

لہذا الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکایات ۶۲۵ لا یصلح الباشن الباشن (درمختار) المراد بالباشن الذی لا یصلح ہو ما کان بلفظ الکناہ لانه هو الذی لیس ظاہراً فی انشاء الطلاق کذا فی الفتح (رد المحتار باب النکایات ۶۲۶) ظہیر ۵۵۵ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النکایات ۶۲۶ ظہیر

لغو ہے۔ اس سے طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوتا۔ کنانی الدر المختار۔ البتہ یہ کہنا شوہر کا کہ تو میرے گھر سے نکل جا اگر یہ لفظ کنایہ طلاق کا ہے۔ اس میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ پس اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور تجدید نکاح عورت کی رضا مندی سے ہو سکتی ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عورت راضی نہ ہو اور دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بعد عدت کے۔ فقط

ترجمہ پر حرام ہے کہنے کے در سوال (۵۸۵) ایک شخص نے غتہ کی حالت میں اپنی گواہوں سے طلاق بائنہ ہوگی زوجہ کو ماما اور چھرا دکھا کر ڈبایا کہ مجھے باپ کہہ۔ زوجہ نے ڈر کر کہہ دیا۔ پھر اس نے کہا کہ تو ہم پر حرام ہے۔ ہم سے تجھ سے کچھ بات نہیں۔ یہ زودھا اس کے طرفدار لوگوں کا بیان ہے مگر شخص مذکور بجزار نے کہا کہ تمام باتوں سے انکار کرتا ہے ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر اس لفظ کے سننے والے (کہ تو ہم پر حرام ہے) دو گواہ ثقہ اور عادل موجود ہیں تو اس صورت میں وہ محنت اس مرد حرام ہوگئی اور اگر دو گواہ سننے والے الفاظ مذکورہ کے موجود نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درختاریں ہے۔ والقول بہ بیہیتہ الخ وفي الشامي كما افق المتأخرون في انت على حرام بانه طلاق بائن للعرف الخ۔ فقط

لہ وان نوى بانته على مثل امي برا او ظهارا اطلاقا صححت نيته وان لا يوشىئا او حذف الكاف لغا (در مختار) لانه مجمل في حق التشبيه فما لم يتبين مراد مخصوص لا يحكم بشئ (رد المحتار باب الظهار ۹۹) فنحو اخر جي واذ هي وقوى الخ يقع ببا فيها الباش الخ (رد المحتار باب الكنايات ۱۳۴) لہ رد المحتار على ما مش رد المحتار باب الكنايات ۱۳۴ ظفر لہ الحاصل ان المتأخرين خالفوا المتقدمين في وقوع الباش بالحوام بلانية حتى لا يصدق اذا قال لمرأول اجل العرف انما حدث في زمان المتأخرين لكن الرجعي لا يجزم الوطؤ ففتح الباش (رد المحتار باب الكنايات ۱۳۴ و ۱۳۵) ظفر

سوال (۵۸۶) ایک شخص کے طلاق نامہ میں یہ لکھا ہوا نکاح کر لیوے کہا تو کنسی طلاق جلتی ہے کہ میں اپنی زوجہ کو بوجہ اختلاف باہمی کے شرعی طلاق دیتا ہوں۔ اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کر لیوے میری طرف سے وہ مطلق العنان ہے۔ میں نے طلاق شرعی دیدی۔ اس نے مجھ کو مہر معاف کر دیا۔ یہ طلاق رجعی ہے یا بائنہ۔

الجواب و شامی نے یہ تصریح کی ہے کہ اگر صریح طلاق کے ساتھ کوئی لفظ کنایہ کا بولا جاوے گا تو دونوں طلاق بائنہ ہو جائیگی اور ظاہر ہے کہ مطلق العنان کی دینا زوجہ کا آزاد کرنے کے معنی میں ہے اسی طرح اس کو نکاح کا اختیار دینا بمعنی تزویج یا بتنی الا زواج یا اف ہی و تزویج کے ہے اس سبب کنایات طلاق ہیں اور مذاکرہ طلاق میں ان الفاظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ پس جبکہ صریح طلاق کے بعد ان الفاظ میں سے کوئی لفظ واقع ہوگا تو اس صریح طلاق کو بھی بائنہ کر دے گا۔ شامی میں بشرح قول صاحب رد مختار کما لو نوی بطلاق واحدا و بنحو بائن اخری مذکور ہے۔ قولہ (بنحو بائن) ای من کل کنایۃ قرئت بطلاق کما فی المفتی و البحر شامی اور یہ مسلم ہے کہ بعض کنایات میں غضب اور مذاکرہ طلاق قائم مقام نیت کے ہے اور انت حرۃ کو اس قسم میں سے شمار کیا ہے جس سے بحالت غضب و مذاکرہ طلاق بلا نیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ الغرض صورت مسئلہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ فقط

سوال (۵۸۷) زید کی زوجہ اور اس کے رشتہ داروں نے توجہ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو کہا کیا حکم ہے زید پر کچھ بہتان لگایا۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ جو بہتان مجھ پر لگایا گیا ہے جب تک اس کا تصفیہ نہ ہوگا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس پر اس کی زوجہ بلا اجازت اپنے رشتہ داروں میں چلی گئی۔ تین ماہ سے زائد ہوئے نہ وہ خود آئی نہ زید نے بلایا، اور نہ ابھی تک اس اتہام کا فیصلہ ہوا۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

الجواب۔ لفظ حرام کنایات میں سے ہے۔ اصل قاعدہ فقہ کے موافق اس میں

نیت کی ضرورت ہے۔ بلانیت بحالت غضب اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدس المختار وفي الغضب توقف الاولان الخ اور الفاظ غلیۃ بریۃ - حرام - بائن وغیرہ دوسری قسم میں سے ہیں جو کہ بحالت غضب بھی نیت پر موقوف ہیں پس اگر یہ لفظ یہ نیت طلاق اپنی زوجہ کو کہا جاوے گا تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور بحالت مذاکرہ طلاق بلانیت بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور شامی نے نقل کیا ہے کہ متأخرین کا فتویٰ یہ ہے کہ لفظ حرام سے بلانیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے حیث قال و نسیاتی وقوع البائن به بلانیه فی زماننا للتعارف الخ وفي الدس المختار وبقی امر الحرام بانہ طلاق بائن وان لعینوۃ الخ اور واضح ہو کہ کسی مدت تک یا مدت نصفیہ معاملہ مذکورہ تک اپنی زوجہ کو اپنے نفس پر حرام کرنا ہمیشہ کے لئے حرام کرنا ہوتا ہے اور شوہر اول اگر اس نے نکاح کرنا چاہے اور عورت راضی ہو تو عدت کے اندر بھی نکاح کرنا صحیح ہے اور بعد عدت کے بھی صحیح ہے و تنکح مبانته بمادون الثلث فی العدة و بعدا بالاجماع الخ فقط

سوال (۵۸۸) ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حالت غصہ میں تین لکیر کھینچ کر کہا جائے کہ نیت طلاق اثنار جنگ کے اپنی زوجہ کو میں نے کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر زمین پر اس طرح تین لکیر کھینچ کر /// کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر جا میں نے تجھ کو چھوڑا اور ہمارے ملک میں لکیریں زمین پر طلاق دینے کے وقت کھینچتے ہیں۔ آیا صورت بالا میں تین طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

الجواب :- در مختار باب المصترح میں ہے صریحہ ما لم يستعمل اللفظ الخ قال فی الشامی و اس ادبھا اللفظ او ما يقوم مقامه من الكتابة المستینة او الاشارة له الدس المختار علی ہامش رد المحتار باب النکایات ۶۳۲ ظفر ۷۷ الدس المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعة ۶۳۲ ظفر

المفہومۃ فلا یقع بالقاء ثلثة ابحار الیہا و بامرہا بحلق شعرہا وان اعتقد الالقاء
والحاق طلاقاً کما قد مناه لان رکن الطلاق اللفظ او ما یقوم مقامہ مما ذکر کما
وقال الشامی فیما سبق فی شرح قولہ و رکنہ لفظ مخصوص وبہ ظہران من
تشاجر مع زوجتہ فاعطاها ثلثة ابحار ینوی الطلاق ولعید ذکر لفظ الاصرح
ولا کنایۃ لا یقع علیہا کما افتی بہ الخیر الرملی رد المحتار شامی پس معلوم ہوا
کہ صورت مذکورہ میں تین لکیر زمین پر یہ نیت طلاق کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہیں
ہوتی۔ البتہ اس لفظ سے کہ جا میں تجھ کو چھوڑا بہ نیت طلاق یا بحالت غضب مذکرہ طلاق
ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی کذا فی باب الکنایات من در المختار

اگر تین دن نہ آؤں تو میں | سوال (۵۸۹) ایک عورت اپنے خاوند سے زبانی یا بذریعہ
ادعوی ہوں اس صورت میں کہا کہ اگر خط طلاق طلب کرے۔ اس پر شوہر یہ کہے یا لکھے کہ چھ ماہ تک اگر
میں نہ آؤں یا تیری حوائج کا انتظام نہ کروں تو میں لا دعوی ہوں جو تیرا جی چاہے کہ چنانچہ
قدوری و ہدایہ میں مذکرہ طلاق کے وقت جواب بالکنایہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کیا
یہ صحیح ہے۔

الجواب :- جو الفاظ کنایہ کے سوال میں مذکور ہیں ان سے بیشک مذکرہ طلاق
کی صورت میں طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لا دعوی ہونا انت برمتہ یا انت حرة
وغیرہ کے معنی کے قریب ہے امدان دونوں لفظوں میں مذکرہ طلاق کے وقت طلاق بائنہ
واقع ہو جاتی ہے اور جو تیرا جی چاہے کہ بمعنی اختاری کے ہو سکتا ہے اس میں وقوع طلاق بائنہ

رد المحتار باب المصروع ۶۹۹ ظہیر لکھ دیکھے رد المحتار کتاب الطلاق ۶۹۹ ظہیر لکھ فلکنایات
لانطلاق بہا الابنیۃ او دلالة الحال ثم فنحو اخرجی و اذہبی الخ (رد المحتار
علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ۶۹۹ ظہیر لکھ) وفي مذکرہ الطلاق یتوقف الاول فقط
ویقع بالاخیارین وان لم یز (رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب الکنایات ۶۹۹ ظہیر

کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یا طلاق دے۔ شامی میں ہے خلا اختاری
ای حیث ذکر انہ لا یقع بہما الطلاق ما لم تطلق المرأة نفسها الخ۔ فقط

تجھ کو نہیں رکھوں گا تجھ کو | سوال (۵۹۰) بشیر الدین کی بیوی اداس کی والدہ میں لڑائی
چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے | ہوئی۔ بشیر الدین نے بیوی کو مارنے کا قصد کیا جس سے مساءہ بھاگ کر
دوسرے مکان میں چلی گئی جب اس کی تلاش میں اس مکان تک پہنچا تو ایک عورت نے کہا
کہ تو اس کو کیوں مٹھاتا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اسی وقت بشیر الدین نے اپنی بیوی کو خطاب
کر کے کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا اگر رکھوں تو تو میری ماں ہے تین مرتبہ کہا۔ تجھ کو چھوڑ دیا مٹھانا
اس بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب :- صورت مذکورہ میں اس شخص نے پہلے یہ لفظ کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا
اس میں استقبال ہے اور استقبال سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ وعدہ طلاق ہوتا ہے جس کو علامہ
شامی نے لکھا ہے بقولہ لانہ وعدہ۔ اس کے بعد کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بات واضح ہے
کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو کسی محرمہ ابدیہ کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے انت علی کھلم
اقتی تو اس سے ظہار ثابت ہوتا ہے۔ بغیر ادائے کفارہ کے دلی نا جائز رہتی ہے۔ لیکن مذکورہ
میں بوجہ حرف تشبیہ نہ ہونے کے ظہار ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے کہ بغیر حرف تشبیہ کے کلام لغو
قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نے کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بعینہ ترجمہ ہے انت اقی کلیناں
حرف تشبیہ مذکور نہیں۔ لہذا یہ کلام اسکا لغو قرار دیا جائیگا کما فی الدر المنثور ولا ینو شینا
او حذف الکاف لغاوتین الادنی ای البر یعنی الکرامة حذف کاف کی مثال علامہ
شامی نے بان قال انت اقی کے ساتھ دی ہے۔ و فی العالم کیریۃ لوقال لہ انت اقی

لہ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب النکایات ۶۴۲ ظفر ۷۵ یعنی رد المحتار باب نفوذ الطلاق
۶۵۶ ظفر ۷۵ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الظہار ۶۴۹ اس کے بعد یہ بھی ہے ویکرہ قولہ

انت اقی ویا ابنتی وغیرہ ظفر

لا ینکون مظاهراً و ینبغی ان ینکون مکروہاً و فی البحر قید ہا تشبیہ لانہ لو خلا عنہ لان قل انت الی لا ینکون مظاهراً لکنہ مکروہ لقربہ من التشبیہ و قیاساً علی یا الخیثہ المنہی عنہ فی حدیث ابی داؤد المصرح بالکراہۃ و لولا التصریح بہا لتمكن القول بالظہار فعلما نہ لایہد فی کونہ ظہاراً باداة التشبیہ شرعاً انتہی^۱ البتہ قول اس کا ترجمہ کو چھوڑ دیا یہ ترجمہ ہے سر حاک کا۔ اور سر حاک الفاظ کنایہ کی تیسری قسم میں داخل ہے اور تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ حالت غضب میں بغیر نیت کے طلاق پڑ جاتی ہے کہا فی فتاویٰ الشامیہ و فی الغضب توقف الاولان ای ما یصلح رداً وجواباً وما یصلح سبباً وجواباً بخلاف الفاظ الاخیر ما یتعین للجواب فقط لانہما و ان احتملت الطلاق و غیرہ ایضاً لکنہا لما زال عنها احتمال الرد والتباعد والسب والشتم اللذین احتملتہما حال الغضب تعینت المحال دالۃ علی ارادة الطلاق فترجع جانب الطلاق فی کلامہ ظاہراً فلا یصدق فی الصرف عن الظاہر فلذا وقع بہا قضاء بلا توقف علی النیۃ انتہی^۲ پس یہ ثابت ہو گیا کہ چھوٹی لفظ سے بغیر نیت کے ایک طلاق ہائیں پڑے گی جب تک تجدید نکاح نہ ہو ورنہ ناجائز ہوگی۔ فقہاء دو طلاق رجس کے بعد کہا | سوال (۵۹۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو مرتبہ طلاق جواب ہے تو کیا حکم ہے | رجس دی اور دونوں مرتبہ ہندہ کے معافی مانگنے پر رجوع کر لیا تین سال کے بعد زید نے تنگ آکر ہندہ کو اس کے باپ کے گھر جانے کو کہا کہ تم اب میرے کام کی نہیں ہو۔ ہندہ کے باپ نے پہچا کہ وہ ہندہ کو اپنے گھر لے جائے۔ زید نے کہا نے جاؤ۔ ہندہ کے باپ نے پہچا کہ تمہاری طرف سے اب جواب ہے۔ زید نے کہا ہاں جواب ہے۔ اس صورت میں طلاق مانع ہوئی یا نہیں

الجواب :- وہ حکماً الطلاق مرتان زید کو دو طلاق تک حق رجعت ہندہ کا

۱۔ البحر الرائق باب النکاح ۲۔ رد المحتار باب النکاحات ج ۲ ص ۲۶

حاصل تھا لہذا رجعت دونوں دفعہ صحیح ہوگئی۔ تیسری دفعہ جو لفظ زید نے کہا وہ کناہ کا لفظ ہے۔ اس میں نیت طلاق یا دلالت حال سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ یعنی حالت غضب یا مذکرہ طلاق میں طلاق واقع ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں دلالت حال موجود نہیں ہے۔ کیونکہ عورت یا اس کے باپ کی طرف سے طلب طلاق صریح الفاظ میں نہیں ہے اور نہ حالت غضب سوال میں مذکور ہے۔ لہذا بدو نیت زید کے اُس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ پس اگر نیت زید کی طلاق کی تھی تو یہ تیسری طلاق بھی ہندہ پر واقع ہوگئی اور وہ مطلقہ ثلاثہ مغلطہ ہوگئی۔ بدو ن حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو ہندہ مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔ بدستور تعلق نکاح اُن میں قائم ہے۔ ہکذا فی الدر المختار۔ فقط

سوال (۵۹۲) ایک شخص نے بذریعہ خط اپنی والدہ نکال دو جہاں جی چاہے چلی جائے۔ کو لکھا کہ میری منکوحہ کو گھر سے نکال دو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جہاں اس کا جی چاہے چلی جائے۔ زید نے یہ الفاظ ایک مفتی کو دکھلا کر جینونٹ کا فتویٰ حاصل کر کے اس عورت سے نکاح کر لیا۔ شوہر نے دعویٰ کر دیا۔ آخر اس سے تحریری طلاق حاصل کی گئی۔ آیا زید کا پہلا نکاح درست ہے یا تجدید نکاح ضروری ہے۔

الجواب :- اگر اس شخص نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق نہ لکھے تھے جیسا کہ اس کے دعویٰ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے تو طلاق کے بعد عدت گزار کر پھر اس سے نکاح کیا جاوے کیونکہ اس صورت میں پہلا نکاح باطل ہے۔ لان نکاح منکوحۃ الغیر باطل در مختار و شامی قال اللہ تعالیٰ و المحصنات من النساء الا یہ۔ فقط

سوال (۵۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غایت غصہ میں سرکشاؤں سے کہہ کر توکب حکم ہے۔ کہا: قاتل مرد کی تصریح نہیں کرتا۔ مگر زوجہ اور اس کی والدہ بیچ شاہد

لہذا نکاحات لا ینقض بہا الا بنیۃ او دلالت الحال الا فہو اخری واذہی وقوی الخ والدہ الخ اطل الخ الخ الخ اب اثبات قیۃ غیر لہ لہا نکاح منکوحۃ الغیر فہی یقل لہا بچوانہ درہ الخ اب لہر ۳۵ سرۃ النساء

تین بار کہنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس صورت میں عدہ کو کچھ دخل ہے یا نہیں۔

الجواب ۱۔ در مختار وغیرہ میں ہے کہ سرحتک و فارقتک کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ غصہ کی حالت میں بلا نیت اس سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بحکم لایلدحن البائن در مختار۔ عورت مذکورہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جاوے گی۔ دوسری اور تیسری طلاق جو بلفظ کناہ ہو اس پر واقع نہ ہوگی اور نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے شوہر اول سے جائز ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ در مختار و شامی۔ فقط

سوال (۵۹۴) ہندہ اپنے شوہر زید کے گھر جانے مگر نیت طلاق کی نہ تھی تو کیا ظہم ہے اور رہنے سے انکار کرتی تھی۔ زید کے ایک رشتہ دار نے محض ہنگامی غرض سے الفاظ ذیل ایک خط اپنے قلم سے لکھ کر اور زید کے دستخط کر کے ہندہ کے پاس بھیج دیا۔ آج ۷ اگست ۱۹۲۶ء سے ۵ یوم کے اندر زید کے گھر آکر منسی خوشی رہنے لگو۔ ورنہ تم آزاد سمجھی جاؤ گی۔ ہم سے کچھ واسطہ نہ ہوگا۔ لیکن ہندہ پانچ یوم گزرنے پر بھی زید کے گھر نہیں آئی اور اب کہتی ہے کہ میں مطلقہ ہو چکی۔ آیا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ زید تصریح کر رہا ہے کہ میری نیت طلاق دینے کی ہرگز نہ تھی، اور نہ الفاظ کے لکھنے سے راضی ہوں۔

الجواب :- اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اول تو زید ان الفاظ کے لکھوانے اور ان الفاظ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے اور ثانیاً اس کی نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ حالت غضب و مذاکرہ طلاق کی تھی کہ جس کے قریب سے وقوع طلاق سمجھا جاوے۔ لہذا اس صورت میں زید کی طرف سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ در مختار و شامی۔ فقط

سوال (۵۹۵) صرف لفظ چھوڑی کہنے سے بیئر ملانے فرج کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

قرینہ بیونت کے بوقت مطالبہ فرج طلاق بائن واقع ہوتی ہے

یا رجسی یا کچھ نہیں۔

(۲) جب بندہ نے بحیثیت نکاح خرچہ کا دعویٰ کیا تو زوجہ تردید دعویٰ کے لئے کہتا ہے کہ میں نے چھوڑی ہوئی ہے اور یہ حق دار خرچہ کی نہیں ہے۔ یہ تردید زوجہ کی جو مال ہر انقطاع تکلفہ مستحسن اقرار بالطلاق الہائے ہے یا نہیں۔

الجواب :- در مختار میں ہے کہ سر جتک و فارق تک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے تجھ کو چھوڑی ان کلمات پر اسے ہے کہ مذاکرہ طلاق کے وقت ان الفاظ سے بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کے معنی شامی میں یہ کہنے کے ہیں کہ عورت طلاق کا سوال کرے کہ مجھے طلاق دیدے۔ ان الفاظ سے بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے یا کوئی غیر شخص شوہر سے کہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدے۔ اس کے جواب میں شوہر یہ کہے کہ میں نے چھوڑی تو اس وقت اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور طلب نفقہ کے جواب میں یہ لفظ کہنے سے طلاق طالع نہیں ہوتی فقہیر المذاکرۃ سوال الطلاق او تقدیم الایقاع - فقط

تو کہیں چل جائیں مگر طلاق کذب ہوتا سوال (۵۹۶) دو حقیقی بہنیں ہیں ایک کی شادی طلاق ہو گئی اور اخلام سے طلاق واقع ہو گئی زید کے ہمراہ ہوئی اور دوسری کی شادی عمر کے ساتھ ہوئی مگر اپنی زوجہ سے اخلام کرتا تھا اسی وجہ سے ان میں ناراضگی ہو گئی اور عمر نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے تو کہیں چل جائے مجھ کو میری قطعی پرہیز نہیں۔ وہ اپنی ہمشیرہ زید کی زوجہ کے پاس چلی گئی اور زید سے ناجائز تعلقات پیدا ہوئے اور وہ بچہ پیدا ہوا۔ آیا عمر نے جو الفاظ اپنی زوجہ کو کہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر نکاح اخلام سے نکاح نسخ ہوا یا نہیں اور زید کی زوجہ کا نکاح قائم ہے یا نہیں۔

الجواب :- عمر نے الزنا نہ کور بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور عمر کے کہے ان الفاظ سے میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور اخلام کے از نکاح سے نکاح نسخ نہیں ہوا اور زید کی زوجہ کا نکاح بھی

زید سے قائم ہے۔ فقط (مگر ایسے شخص کو جو اغلام کرنے پر قادر ہو اور بیوی سے جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو فقہار نے عین کے حکم میں لکھا ہے۔ ظہیر)

اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہو دے دو مجھ کو ضرورت | سوال (۵۹۷) زید نے بوقت جدائی نہیں اگر طلاق کی نیت سے کہے گا تو طلاق ہو جائے گی اپنے خسر کو کہا کہ اپنی لڑکی جس جگہ چاہے دید و میری تو بہ ہے اور مجھ کو کوئی ضرورت تیری لڑکی کی نہیں ہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی یا نہیں۔

الجواب :- اقول وبالله التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت و قصد طلاق کہے ہیں تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں۔ کیونکہ الفاظ مذکورہ پہلی دو قسموں میں ہیں تیسری قسم میں سے نہیں جس کی حالت غضب و جدال میں بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تیسری قسم کے الفاظ سرحدہ فارقتك انت واحدة انت حرة وغیرہ کے ہیں اور الفاظ خلیۃ حریۃ حرام باشۃ بتۃ بتلة یہ سب دوسری قسم میں ہیں اور شامی میں غانیہ سے منقول ہے اذھی فتزوجی وقال لہما انوا الطلاق لا یقع شی الخ و فی سر۔ الجامع والاحمد۔ من الواد والفاء ویؤیدہ ما فی الذخیرۃ اذھی وتزوجی لا یقع الا بالمبہ الخ برد المحتار۔ فقط

ہیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں | سوال (۵۹۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہہ کر اس سے نیت سے طلاق ہوتی ہے کہ تم کو اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں اور اس سے تم کو کچھ واسطہ نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- یہ الفاظ جو شخص مذکور نے اپنی زوجہ کو کہے کنایات میں سے ہیں۔ صریح طلاق کے الفاظ نہیں۔ ان میں اگر قرینہ طلاق کا نہ ہو تو نیت شوہر کی دریافت کی باقی ہی رہے رد المحتار باب النیات ۴۴ ظہیر ۴۵ رد المحتار باب النیات ۴۴ ظہیر

اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ درمختار۔ شامی۔

سوال (۵۹۹) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے والد جہاں چاہوٹ دی کر دو کہنے سے شرعاً ثابت حلال ہو جائیگا۔
 نے ایک بڑی عمر والے شخص کے ساتھ کر دیا تھا۔ ہندہ اپنے شوہر زید کے یہاں رخصت ہو کر گئی۔ چونکہ میاں بی بی کی عمر میں بڑا فرق تھا، لڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد زید رنگون چلا گیا اور ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ گیا۔ چونکہ کچھ خبر نہ لیتا تھا عورت نے خط لکھوایا کہ آنا ہو تو آ جاؤ۔ ورنہ صاف صاف لکھو۔ میں دوسری جگہ شادی کر لوں۔

زید نے اپنی ساس کے نام خط بھیجا کہ میں نہ آؤں گا، اس کی جہاں چاہوٹ شادی کر دو۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد زید کا بھتیجہ ہندہ کو رخصت کر لایا اور زید کو لکھا۔ وہ بھی رنگون سے چلا آیا۔ اپنی عورت ہندہ سے ملا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد لڑائی شروع ہو گئی۔ ہندہ نے اپنے بھائی وغیرہ کو خبر دی۔ وہ کسی طرح ہندہ کو زید کے گھر سے لے آئے۔ اب ہندہ زید کے یہاں جانے پر کسی طرح رضامند نہیں ہوتی اور زید اس کو علیحدہ کرنے اور خلع کرنے پر رضامند نہیں۔ ہندہ نے زید سے کہلا بھیجا کہ تم نے خط لکھا تھا کہ جہاں چاہوٹ شادی کر لو۔ میں اپنا نکاح کرتی ہوں زید نے جواب دیا کہ میں نے غصہ میں لکھا تھا۔ ہندہ نے عمر سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح شرعاً درست ہوا یا نہیں۔

الجواب :- زید کے یہ الفاظ کہ اس کی جہاں چاہوٹ شادی کر دو کنایات طلاق سے ہیں۔ جن سے بعد نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ پس صورت مسئلہ میں

لے فالکنایات لا تطلق بہا الا بنیۃ او دلالة الحال فنحو اخر جی واذہبی وقومی الخ

(الدر المختار مع الشامی رد المحتار ج ۶، ظفر

یہ لفظ اگر بہ نیت طلاق کہے تھے تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اس کا نکاح عمر سے صحیح ہو گیا۔ لیکن اگر زید کی نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ وہ اس سے انکاری ہے تو یہ الفاظ بیکار ہیں۔ ہندہ بدستور اس کی منکوحہ ہے۔ اُس نے عمر سے جو نکاح کیا صحیح نہیں ہوا جس طرح بھی ہو زید سے پہلے طلاق دلائی جائے یا یہ ممانہ قاضی کے یہاں پیش کیا جائے۔ وہ کسی شافعی المذہب قاضی کے ذریعہ اُن میں تفریق کر سکتا ہے۔ کیونکہ عدم اداۓ نفقہ کی صورت میں اگرچہ حنفی قاضی کو تفریق کا اختیار نہیں، لیکن اگر یہ کسی ایسے حاکم کو جس کے مذہب میں تفریق جائز ہو حکم کر دے تو اُس کا فیصلہ حنفی المذہب زوجین کے حق میں نافذ ہے۔

اس کو لے جاؤ اس سے نکاح کر لینا اگر سوال (۶۰۰) ایک شخص نے باہمی جھگڑے طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہو گئی کی وجہ سے اپنی زوجہ کو ایک غیر شخص کے ہمراہ کر کے یہ کہا کہ یہ ہمارے قابل نہیں ہے۔ تم اس کو لے جاؤ۔ اس سے نکاح کر لینا۔ یا اور کسی کے ساتھ نکاح کر ادینا۔ اس صورت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس کے شوہر سے دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اُس نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ درمختار۔ فقط

سوال (۶۰۱) شوہر نے دو خطوط میں اپنی میری طرف سے اجازت ہے رکھو یا عقد کراد لکھنے سے طلاق ہوگی یا نہیں زوجہ کی نسبت یہ الفاظ لکھے کہ میری طرف سے اجازت ہے جو طبیعت میں آوے کروایا اپنے گھر رکھو یا دوسری جگہ عقد کرادو۔ اس عورت میں مسامحہ کے لئے کیا حکم ہے۔

الہ لو قال لہا اذہبی فتردجی نفقہ واحدۃ اذ انوی و ما لکری منہ فیہا عفرۃ ولو قال ابعدی غنی و انوی الطلاق یقع و ما لکری منہ فیہا عفرۃ

الجواب :- یہ الفاظ جو اس کے شوہر نے دو خطبہ میں لکھے ہیں صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں۔ ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر شوہر نے یہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے یا لکھے ہوں تو ایک طلاق بائنہ اس صورت میں واقع ہوگئی ہے۔ اور نیت کا حال شوہر سے صاف طور سے دریافت کر لیا جاوے کہ تمہاری نیت ان الفاظ کو لکھنے سے طلاق دینے کی ہے یا کیا مطلب ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

سوال (۶۰۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں پہلی مرتبہ کہا کہ تُوں سے طلاق ہوئی یہ کہا کہ تم مجھ سے آزاد ہو۔ اور دوسری مرتبہ کہا جاؤ تم مجھ سے اور تیسری مرتبہ کہا کہ مجھ سے آزاد ہو۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ عرف تجدید نکاح سے حلال ہو جائے گی یا حلالہ بھی شرط ہے۔ اس سوال پر ایک دوسرے مولوی کا جواب لکھا ہوا تھا جس سے وقوع طلاق ثلثہ مفہوم ہوتا تھا۔

الجواب :- اس صورت میں بندہ کے نزدیک طلاق بائنہ اس شخص کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے انت حرة تو آزاد ہے۔ کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ جس میں بحالت غصہ بلا نیت کے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جو الفاظ کنایہ شوہر نے کہے اُن سے بحکم لا یدحق البائن البائن جدید طلاق واقع نہ ہوگی۔ عبارت درمختار انت واحدة انت حرة الخ۔ وفي الغضب توقف الاولان الخ ولا يتوقف ما يتعين للجواب الخ شامی ج ۲ ص ۲۵۱ اقول وانت انت حرة للجواب۔ فقط

سوال (۶۰۳) زید ہفتہ عشرہ سے اپنی زوجہ کے میں طلاق کی نیت کا اعتبار ہے ناراض تھا۔ جس پر چند آدمی بوجہ اتفاق کرائے کے جمع ہو گئے اور زید کو کہا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ۔ جس پر زید نے یہ کہا کہ یہ میرے مصرف کی نہیں میں نہیں لے جاتا اور میں طلاق بھی نہیں دوں گا۔ اس صورت میں طلاق شرعی ہو سکتی

ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں اگر زید کی نیت طلاق کی نہ تھی جیسا کہ اس کے لفظوں سے ظاہر ہے کہ میں طلاق بھی نہ دوں گا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ جو الفاظ زید نے کہے ہیں وہ صریح الفاظ نہیں ہیں کنا یہ کے ہیں۔ اُن میں نیت کی ضرورت ہے یا دلالت حال کی ضرورت ہے اور وہ دونوں اس صورت میں موجود نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن سے غصہ کی حالت میں اور مذکورہ طلاق کی حالت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ شامی۔ فقط

سوال (۶۰۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے علیحدہ کر دیا کہنے سے طلاق تم کو زوجیت سے علیحدہ کر دیا۔ آج سے تو میری بیوی نہیں اور تم سے ہمارا نباہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ زوجہ علیحدہ ہو گئی اور پانچ چھ ماہ کے بعد اُسی عورت سے جدید نکاح کیا۔ لہذا قول سابق سے طلاق پڑی یا نہیں۔ اور جدید نکاح کے بعد جو صحبت کی وہ زنا ہے یا نہیں۔

الجواب :- الفاظ مذکورہ اگر بہ نیت طلاق کہے جاویں تو اُن سے طلاق بات نہ واقع ہوتی ہے اور دوبارہ نکاح اُس سے صحیح ہے۔ لہذا نکاح مذکور ہو گیا اور بعد نکاح کے صحبت اس سے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار لا یدل حق الباشن الباشن الخ۔ فقط

سوال (۶۰۵) خلاصہ سوال یہ ہے کہ (۱) ایک دفعہ زن و شوہر ہر ایک دوسرے سے تکرار ہوئی۔ شوہر نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا کہ تیرا میرا نباہ نہ ہوگا تو اپنا مہر لے کر اپنے والدین کے یہاں ہمیشہ رہ۔ پھر مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔

لہذا لکنایات لا تطلق بھا قضاہ الابنیۃ اود لالۃ الحال ففی حالۃ الرضا متوقف الاقسام الثلاثۃ علی نیتہ و فی الغضب الاولان و فی مذکرۃ الطلاق الاول فقط و مختارہ الحاصل اذ الاول یتوقف علی النیت فی حالۃ الرضا و الغضب المذکر و رد المحتار ۳/۲۳۲ ظفر ۳۷۲ المختار علی ہامش رد المحتار باب لکنایات ۳/۲۳۲ ظفر

اس کے بعد مزید کو لینے کے لئے آیا نہ خرچ و خوراک دیا۔

(۲) بیوی کے خرچ مانگنے پر یہ کہا کہ مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ ہے۔

(۳) شوہر نے اثنائے گفتگو میں خسر سے یہ کہا کہ فیصلہ تو اس طرح ہوگا کہ یا تو میری

بیوی کو ساتھ کرو، یا مجھ سے طلاق لو۔ خسر نے کہا کہ بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی طلاق

ہی چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا اچھا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد طلاق کی تحریر ہو گئی جو منسلک

استفتا رہے۔ لہذا اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ رجوع ہو سکتا ہے یا

نہیں۔ اور زوجہ چونکہ حاملہ ہے عدت اُس کی وضع حمل ہوگی یا نہیں۔ اور نفقہ گذشتہ ایام

کا اور عدت کا شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں۔

الجواب :- اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ یعنی

مٹ میں جو شوہر نے یہ لفظ بجواب قول خسر خود کہ میں یہی چاہتا ہوں یعنی طلاق ہی چاہتا

ہوں کہا کہ اچھا چھوڑ دیا۔ اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ کیونکہ یہ لفظ طلب

طلاق کے بعد کہا گیا۔ لہذا مذکورہ طلاق کے بعد یہ لفظ کہا گیا ہے جو کہ موجب وقوع طلاق

ہے۔ درمختار۔ بخلاف مٹ کے کہ وہاں کوئی قرینہ اور دلالت حال وقوع طلاق

کی نہیں ہے اور نیت شوہر بھی طلاق کی نہ تھی۔ جیسا کہ تمام تحریر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا

ہے ظاہر ہے اور پھر جو تحریر طلاق کی ہوئی وہ چونکہ اسی طلاق سابق کی خبر دینے کے طریق

سے تھی اس لئے اس سے دوبارہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ الغرض رجوع اس میں جائز نہیں

ہے۔ البتہ نکاح بہر بعد برضائے فریقین ہو سکتا ہے اور عدت اس کی وضع حمل

سے۔ اور نان نفقہ گذشتہ زمانہ کا واجب نہیں رہا، اور نفقہ عدت کا شوہر کے

ذمہ ہے۔

۱۔ دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ص ۶۳۲۔ ظفیر

۲۔ وقع بآقیر ما ان البائن ان فواہا (ایضاً ص ۶۳۲) ظفیر۔

میں نے تمہاری صفائی کر دی کہہ کر۔ سوال (۶۰۶) خلاصہ سوں یہ ہے کہ زید نے اپنی زوجہ علیحدہ کر دے تو طلاق ہوگی یا نہیں۔ کا زید نے کہا کہ اب تم نے تمہاری صفائی کر دی۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا۔ زید کی زوجہ میکہ علی آئی۔ اب وہیں کے بعد زید دعویٰ دے رہے ہیں کہ میں نے تم کو طلاق نہیں دیا۔ زید اس کو ثابت کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر زید یہ کہے کہ میری نیت ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو اس کا معتبر ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ اس کو کھ سکتا ہے۔

لہ والقول له بيمينه في عدم النية (الدر المختار على هامش والمختار باب الكنايات ضمیمہ) ظفیر۔

قد تم الجزء التاسع بعون الله تعالى وتوفيقه في شهر رمضان
الذي انزل فيه القرآن سنة ثلاث وتسعين وثلاث مائة
والف على يد العبد الضعيف محمد ظفیر الدين المفتاحی
فوض اليه الترتيب والتحشیه تحت اشراف صاحب الفضيلة
حكيم الاسلام مولانا القاسمی محمد طیب صاحب دامت
فيوضه. رئيس دار العلوم ديوبند. وباتى الجزء العاشر
انشاء الله